ذخیر

جو 4

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

# پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
## پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

بزرگے :- فریادکناں خدائے را میجویند
مگر ایں قوم خدائے دوری دارند

بیروں از تونیست ہرچہ در عالم ہست
از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ تو ئی

بزرگے :- اے آنکہ شب و روز خدا میطلبی
کوری مگر از خویش جدا میطلبی
حق با تو شب و روز عیاں میگوید
سر تا قدمت منم کرا میطلبی

مغربی :- یار ما ہر ساعتے آید بہ بازارِ دگر
تا بود حسن و جمالش را خریدارِ دگر
کسوتے دیگر بپوشد جلوۂ دیگر کند
مظہرے دیگر نماید بہرِ اظہارِ دگر

بزرگے :- بہ طوفِ کعبہ کجا میروی خدا اینجاست
بہ سنگِ مردہ چہ سر میزنی صفا اینجاست
تو آہوئے ختنی مشک جوئی از صحرا
زناف خویش نداری خبر خطا اینجاست

بزرگے :- تو از دوکان دل اکنوں متاعِ غیر بیرون کن
کہ آید خود خریدارے کہ چوں دل با صفا داری
تو آہوئے ختن ہستی بصحرا مشک شے جوئی
زِ ناف خود نمیداری خبر اینجا خطا داری

Marfat.com

خواجہ حافظ صاحب :۔

خانہ خالی کن دِلا تا منزلِ جانان شود
ایں ہوسناکان دِل و جان جائے دیگر میکنند

ولہ :۔ چشم دِل بیدار شد معشوق را در خویش دید
عین دریا گشت چوں بیدار شد چشمِ حباب

" میانِ عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست
تو خود حجاب خودی حافظ از میان برخیز

نظامی :۔ پردہ بر انداز و بیرون آئے فرد
گر منم آن پردہ بہم در نوردد

قرآن شریف :۔ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَاِیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ۔

خواجہ نیاز احمدؒ صاحب :۔

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا
کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا

نکتۂ اینما سے واقف ہو
جلوۂ یار جا بجا دیکھا

عشق میں آ عجب مزا دیکھا
خویش و بیگانہ آشنا دیکھا

کہیں ہے بادشاہ تخت نشیں
کہیں کاسہ لئے گدا دیکھا

کہیں زاہد بنا کہیں عابد
کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا

کہیں لیلیٰ بنا کہیں مجنوں
آپ پر آپ کو جلا دیکھا

کہیں عاجز نیاز کی صورت
سینہ بریاں و دل جلا دیکھا

Marfat.com

بزرگے :۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ پوش ؛ من انداز قدت را میشناسم

بیدل ؎ بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد
در تماشائے خودش شد سیر ایں گلزار ما

جامی :۔

آنچہ دل از پیش بدانستہ بود ؛ پیش بصر جملہ ہویدا نمود
دید کہ عالم ز سمک تا سما ؛ نیست بجز واجب ممکن نما
چوں پئی گوہر سوئے دریا شتافت ؛ ہیچ گہر جز گہر خود نیافت
چوں بہ تماشا سوئے خود بنگریست ؛ ہیچ ندانست کہ جز بحر چیست

بزرگے :۔

بنام آن کہ او نامے ندارد ؛ بہر نامے کہ خواہی سر برآرد

فقیرے لنگوٹی پوش در لکھنؤ بہ محفل رقص و سرود بر غزل قتیل دہلوی "مارا بغمزہ کشت و قضارا بہانہ ساخت" والی غزل پر

؎ آں کس کہ خاک مارا گِل کرد و خانہ ساخت
خود در میاں در آمد و مارا بہانہ ساخت

سائیں بھلے شاہ صاحب :۔

اربعہ عناصر آپے بنیاتے وڑ بیٹھا وچہ آپے
آپے پھٹے آپے رودے آپے کرے سیاپے

سعدی :۔

ندارم روا با تو از خویشتن ؛ کہ گویم تو ئی باز گویم منم
عجب است با وجودت کہ وجود من بماند

Marfat.com

گورو نانک صاحب :-

آپ گوائے تاں شوہ پائے اور کیہی چترائی

دیدار۔ شنائے است کہ بردار فروشند ؛ گل نیست کہ در کوچہ و بازار فروشند

مطلب کہ نفی خود کرے۔ واجب الوجود کو ہی موجود سمجھے۔

محقق طوسی :-

موجود بحق واحد اوّل باشد ؛ باقی ہمہ موہوم و مخیّل باشد

ہر چیز بجز او کہ آید اندر نظرت ؛ نقشِ دو بین چشم احول باشد

بزرگے :- یک حقیقت جلوہ گر در کفر و اسلام است و بس

اختلافات مذاہب محض اوہام است و بس

از تعصب کاسۂ شیخ و برہمن شد جدا

ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس

خواجہ شیراز۔ "اسلام و کفر سے پرے اپنا مقام ہے"

بزرگے درحیرتم کہ دشمنیٔ کفر و دین چراست

از یک چراغ مسجد و بتخانہ روشن است

بزرگے نیست غیر از یک صنم در پردۂ دیر و حرم

کے بود آتش دورنگ از اختلاف سنگہا

خواجہ حافظ شیرازی صاحب :-

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید خ

دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

گوہرے کز صدفِ کون و مکان بیرون بود

طلب از گمشدگانِ لبِ دریا میکرد م

Marfat.com

سالہا دل طلب جام جم از ما میکرد
آنچہ خود داشت ز اغیار تمنا میکرد

محمود شبستری۔

اگر کافر ز بت آگاہ بودے ؛ چرا در دین خود گمراہ بودے
مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست ؛ بدانستے کہ دین در بت پرستی است

بزرگے:۔ تا ہست غم خودت نہ بخشایندت
تا با تو توئی است ہیچ ننمایندت
تا از خود و از دو کون فارغ نشوی
این در مزن اے خواجہ کہ نکشایندت

وصالی

بجہاں در ہمیشہ پیدائی : لیک در چشم من نمے آئی
اے کہ در ہیچ جا نداری جا : بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی
گاہ مستی و گاہ ہشیاری : گاہ پیری و گاہ برنائی
گاہ دُرّی و گاہ غواصی : گاہ موجی و گاہ دریائی
اندرون و برون و از پس و پیش : در چپ و راست زیر و بالائی
خجل از آفتاب طلعت تو : چہرہ ہائے بتان یغمائی
از جمالت کہ بے مثال آمد : خرم آندم کہ پردہ بکشائی
دوش گویندۂ ادا میکرد : با دل زار صوت شیدائی
کہ بچشمان دل مبین جز دوست
ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست

بزرگے

یار من با کمال رعنائی : خود تماشا و خود تماشائی

Marfat.com

## نکتہ ۱۱:-

### نصیحت بہ نفس خود

اے دل ببر از ہر چہ ترا پیوند است : زیرا ہمہ بر جان تو فرو ایند است
سُودے طلب از عمر کہ سرمائیہ عمر : روزے چند است و کس نداند چند است

---

شوقے کہ شود بجز خدا پابندے است : عقلے کہ شود مائل دنیا بندے است
در راہِ خدا بجُز خدا اے سالک : دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بندے است

---

ہر خیالِ غیر حق را دُزد خوان : عارفان را ہر زمان ایں ورد دان

---

ایکہ دستت میرسد کارے بکن : پیش ازان کز تو نیاید ہیچ کار
بیا تا برآریم دستے زِ دِل : کہ نتوان برآورد فردا زِ گِل

۲۶- فروری ۱۹۰۸ء
برکت رائے درگڈہ شنکر

## دعا- پرارتھنا

(واقعہ ۹- اپریل ۱۹۰۸ء بروز پنجشنبہ درگا اشٹمی- درگڈہ شنکر)

اے اعلےٰ طاقت گیان سروپ (علیم بالذات) سرب شکتیمان (قادر مطلق) آتما (قائم بالذات) اکہہ (لازوال) آپ کی تعریف کس طرح کرسکوں اور آپ کے گنا باد کس طرح گاؤں- آپ کی ذات کی اور آپ کی قدرت- کی کماینبغی تعریف کرنی میری طاقت

Marfat.com

فہم وادراک سے باہر ہے۔ سعدی:۔ ؎

توان در بلاغت بہ سحبان رسید ؛ نہ در کنہ بیچونِ سبحان رسید

تاہم جو کچھ میں سمجھتا ہوں۔ اور تعریف کرسکتا ہوں۔ کرنا چاہتا ہوں۔ کُل کائنات کی بناوٹ کُل سے لیکر جزو تک آپ کی ہستی کے ثبوت پر شاہد ہے۔ جامی:۔ ؎

کون و مکان شاہد جودِ تو اند ؛ حجّتِ اثبات وجودِ تو اند

کائنات ایک لامحدود فضا (آکاش) میں موجود ہے۔ لامحدود تاراگن خورد و کلان آکاش میں متمکن ہیں۔ جو ہمکو اوپر معلوم ہوتے ہیں۔ بوجہ گردش ہماری زمین کے جو ایک چھوٹا سا کرہ ایک لامحدود فضا میں سرگردان ہے ورنہ سب تاراگن لامحدود فضا میں بے نہایت فاصلوں پر برابر برابر موجود ہیں۔ اکثر اپنے پرکاش سے اور بعض اُن کے پرکاش سے نورانی ہیں۔ چمک دمک رہے ہیں۔ بعض لمبی لمبی دُموں اور چوٹیوں سے غیر محدود فضا میں چکر لگا رہے ہیں اپنی کرۂ ارض کی صرف کسی قدر کیفیت ہمکو معلوم ہے۔ کیونکہ ہم اسپر موجود ہیں۔ جہاں تک ہمارا گذر اس پر ہوتا ہے۔ وہاں تک اس کے حالات معلوم ہوئے ہیں۔ دریا کوہ دشت جھیل سمندر یہہ آپ کی حکمتوں بالغہ اور کاریگریوں عجیب کے شاہد ہیں۔ موالید ثلاثہ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات مطلق و ناطق اسی پر گھومی (کرۂ ارض) پر آپ کی حکمتوں کا خوب۔ پکا۔ یقینی غیر متزلزل سبق دیتی ہیں

سعدی:۔ برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

Marfat.com

ببیں تا یک انگشت از چند بند : باقلیدسِ صنع درہم فگند
کہ بے گردشِ کعب و زانو و پا : نشاید قدم برگرفتن ز جا
ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست : کہ در پشت او مہرہ ملیخت نیست

اسی فضا میں نور ظاہر کیا اسی میں گیان (علم و عقل) اسی میں طاقت برقی۔ مقناطیسی وغیرہ۔ آگ۔ باد۔ آب۔ خاک سب آپ کے کرشمے ہیں۔ آدمی کو دیکھو۔ اس میں کتنی چیزیں جمع کی ہیں۔ ارادہ یا توجہ (جو آدمی کی اصل ہستی ہے) جلد۔ استخوان باقاعدہ ایک دوسرے سے رابطہ مناسبت سہارا و پیوند کے رکھنے والیں۔ رگ۔ ریشہ خون۔ صفرا۔ بلغم۔ سودا۔ پران (تنفس) آنکھ بینائی۔ ناک سونگھائی۔ کان شنوائی۔ لمس چھوائی۔ رجولیت (قوت حظ گیرندہ جماع) ذائقہ چکھائی رودہ امعا معدہ جگر تلی جائے بول و براز مثانہ قلوں دل پھیپھڑہ دماغ حافظہ متخیلہ حس مشترک قوت ہاضمہ۔ جاذبہ ماسکہ۔ دافعہ۔ سینڈ۔ کھنگار۔ آب چشم۔ گیڈ۔ کانوں کی میل رطوبت ہاتھ۔ پاؤں۔ شکم۔ ناف۔ بازو۔ ساعد۔ انگشت۔ دست و پا۔ کفِ دست۔ کفِ پا۔ سرین۔ ران۔ زانو۔ پنڈلی شتالنگ۔ پاشنہ۔ دانت۔ زبان۔ لطق مجری غذا۔ مجری تنفس۔ رحم۔ مثیمہ۔ نارہ۔ خصیہ۔ فرج۔ پستان۔ شیر پستان۔ ناخن۔ بال (موئی)۔ سر۔ کھوپری۔ اعصاب عضلات شریان۔ یہ سب چیزیں بجائے خود کیسی ضروری ہیں۔ اگر ایک بھی نہ ہو۔ تو بدن کی مشین (کل) کیسی نکمی اور ناقص دکھائی دیتی۔ اسی بدن میں پھر نیچرل (قدرتی) طور پر صفات

Marfat.com

حسنہ۔ حلم۔ رحم۔ ایمان۔ سخاوت۔ شجاعت۔ تہور۔ ظرافت وغیرہ اور صفات ذمیمہ۔ تکبر۔ حسد۔ بغض۔ غضب۔ تمسخر بخل۔ کینہ۔ شہوت۔ بزدلی وغیرہ رکھی ہیں۔ رنج و راحت خوشی (مسرت) قلق (بیقراری) امید۔ خوف۔ تذبذب۔ کڑہنا رونا۔ ہنسنا۔ فازہ۔ خمیازہ وغیرہ رکہے ہیں۔ بتاؤ یہ کس کس مقام میں ہیں۔ اپنے اپنے وقت پر اوتپت (ظہور پذیر) ہو جاتے ہیں۔ غریب۔ مسکین۔ مظلوم۔ ناقادر کو دیکھ کر دیا یا رحم آ جاتا ہے۔ بُرے کاموں کو کرتا ہوا دیکھ کر غضب نازل ہو جاتا ہے۔

پہلے ایک قطرہ آب کا ہونا اور اُس میں سب کچہہ بطور اجمال موجود ہونا۔ پھر بستار (تفصیل) بڑہتے جانا (نشو نما پانا) جوان ہونا۔ بڑہاپا ہونا مر جانا۔ پھر خاک ہو جانا۔ پہر خاک سے نباتات بن کر اُگنا پھر اُس کو حیوانات نے کھانا۔ پھر خون نطفہ دودہ وغیرہ بنجانا۔ حیوان۔ انسان بن جانا۔ یہ نیرنگئیں یہ قدرتیں عجیب و غریب مجہکو حیران کر رہی ہیں۔ پاگل بنا رہی ہیں اب اس سے آگے چلیں۔ پرندوں کے عجیب عجیب رنگ بوقلمون آوازیں۔ سُریں۔ چونچ۔ پنجہ۔ اور سبہی کچہہ سمجہہ بچوں کی حفاظت کی جننے کی جنس سے الفت غیر جنس سے نفرت۔ ظلم کے موقعہ پر آہ و فغان وقت پر آشیان میں چلے جانا۔ وقت پر سیران و طیران یہ حکمتیں اُن کے اجسام کی عجیب اثر طبیعت پر پیدا کرتی ہیں۔ اسی طرح سے حیوانات چار پایۂ زندبار

Marfat.com

تند بار کی حالتیں اُن کے سینگ کھُرپنجہ دانت راکھشی۔ ہاتھی دانت وغیرہ عجیب تحیّر میں ڈالتے ہیں۔ آگے چلیں تو حشرات الارض چھوٹی چھوٹی کیڑیاں۔ مکوڑے۔ تیتریاں۔ رنگ برنگ زنبور مگس۔ مچھّر۔ پسو۔ کھٹمل۔ مینڈک۔ سانپ۔ چپکلی۔ جھنگر نیول۔ موش۔ خرگوش۔ چمگادڑ۔ چام چٹھہ۔ سپش بدنی (جوہیں لیکھ دکھ) بدنی کیڑے۔ ہیضہ طاعون کے اجرام اور ان کی کیفیتیں اور افعال عجیب حیرت پیدا کرتے ہیں۔ پہل مختلف مزوں کے۔ انگور سیب ناسپاتی۔ انار۔ بیر۔ لکاٹ۔ شہتوت بیدانہ لیچی سنگترہ۔ میٹھا لیموں۔ سٹابری۔ کشمش۔ اخروٹ۔ پستہ۔ چلغوزہ۔ آنب۔ ککڑی کھیرہ۔ مولی۔ گاجر۔ وغیرہ عجیب مزہ دار اوتپت ہوکر ایک عجیب حالت دل پر پیدا کر رہے ہیں۔ رنگ برنگ کے پھول اُنکی خوشبوئیں علیٰحدہ علیٰحدہ۔ گلاب۔ کیوڑہ۔ چنبیلی۔ موتیا۔ چوب خوشبودار صندل عود وغیرہ علیٰحدہ دل لُبہا رہے ہیں۔ نافہ آہو میں عجیب دلاویز خوشبو رکھی ہے۔ ایک خون میں یہ طاقت پیدا کر دی۔ کہ کُل خوشبوؤں کی سردار ہے۔ گاؤ عنبری کے براز میں خوشبو ڈالدی ہے۔ کہ ۶۰ روپے تولہ بکتا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

آبی جانوران گھڑیال۔ مچھلیاں رنگ برنگ سنہری۔ لال چٹی کالی۔ پیلی۔ چھوٹی سے چھوٹی۔ اور دیل تک عجیب طرح سے عقل کو حیران کرتی ہیں۔

کیا کیا کہوں میں تیری قدرت کا کھیل سبحان اللہ جس چیز کی جہاں جہاں ضرورت ہے اُسی طرح کی بناوٹ مچھلیوں میں گل پھڑہ

Marfat.com

کہ پانی نکل جاوے۔ رحم میں بچہ پرورش پاوے مشیمہ (آنول) میں
اُس کا فضلہ رحم میں جمع رہے۔ تاکہ رحم کو نہ جلاوے۔ پستان
میں پیدائش سے پہلے ہی خون کا دودھ بنا دینا۔ واہ پیارے
واہ بجائے بول و براز کا رحم میں اپنے افعال سے معطل رہنا۔
ناف سے مشیمہ میں فضلہ کا جانا۔ نر میں رحم کے عضو کا نہ ہونا۔
مادہ میں ہونا۔ نر کا آلت باہر بنظر دخول بنایا جانا۔ مادہ کا عضو
تناسل بطور غلاف اُس کے بنظر قبولیت بنایا۔ ان جگہوں پر
ایسی لذت کی طاقت رکھنا کہ فریقین خواہش جماع کی کریں
زبان میں ذائقہ کا رکھنا کہ رغبت سے غذا کھائے۔ سبحان اللہ!
سبحان اللہ!! واہ واہ واہ!!! میں ٹڈی مکوڑی کیا کیا کہوں۔
سبحان اللہ۔ سبحان اللہ!! بیداری۔ خواب۔ نیند۔ موت عجیب
حالتیں۔ خوبی ان کی بیان سے باہر ہے۔ جیسا جنم معمولی ہے
بیہوشی سے ویسا ہی معمولی ہے بیہوشی سے۔ کہاں سے آتا ہے
کہاں جاتا ہے۔ صرف تجھے معلوم۔ تیرے بھید کسی نے نہیں پائے
واہ واہ واہ واہ جی واہ جنما کرمارنا بظاہر بُرا معلوم ہوتا ہے
لیکن جیسے تیرے اور کام بقول فعل الحکیم۔ لا یخلو عن الحکمۃ
حکمت سے بھرپور ہیں۔ اسی طرح سے میں خیال کرتا ہوں
بھی ایک بڑی ہی حکمت کا کام (بیشک) ہوگا خواہ ہم اس کی
خوبی سمجھنے کے ناقابل ہیں۔ اسے پیارے اللہ تعالیٰ
رہے پیشیم آور کہ انجام کار : تو خوشنود باشی و من رستگار
ہر حالت میں ہمارا ارادہ ہم کو ہمارا اپنا آپ معلوم ہوتا ہے

Marfat.com

بحالت سکپت (آرام کی نیند) اور بیہوشی میں یہ ارادہ بھی محو ہو جاتا ہے۔ حالانکہ جسم جون کا توں بمعہ قوائے دماغی کے ہوتا ہے۔ تو اس سے میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ وہ ارادہ تو ہے۔ یعنی وہ تیرا جلوہ (چمتکار) ہے۔ جو بیہوشی اور نیند یا آرام کی حالت میں ہٹ جاتا ہے۔ قوت بینائی بھی ایسی ہی ہوگی۔ . . . آنکھوں سے دیکھتا ہے لیکن اگر ارادہ راغب نہ ہو تو کچھ نہیں دیکھتا۔ پس آنکھیں گویا اور ارادہ بینا ہے اسی طرح کانوں سے سنتا ہے پر جب توجہ (ارادہ شنوائی) پر میذول نہ ہو تو کچھ نہیں سنتا۔ پس ارادہ ہی (قوت ارادی جو انسان کا عین ہے) سنتا ہے۔ اسی طرح سمجھنے کے وقت بھی ہوتا ہے۔ کہ مخاطب کی طرف سمٹکہ ہو کر قوائے دماغی کو رجوع کرتا ہے۔ لیکن ارادہ اور طرف ہو (جو ایک ہی چیز ہے) تو کچھ نہیں سمجھتا۔ سعدی ؎ "دو چو آشفتی الف با تا ندانی"

اگر جسمانی بناوٹ کا ہی کوئی نتیجہ ارادہ ہے جس کا مقام جسم کے کسی اعضاء میں پایا نہیں جاتا تو یہی اُسکی ہستی فی الواقعہ کل قوائے جسمانی سے اشرف معلوم ہوتی ہے۔ وہ تیری ہی ہستی پر منحصر ہے۔ جیسے سب سرشٹی تیری پھرنی پر منحصر ہے جب تو پھرنا کرتا ہے۔ جگت ہو جاتا ہے جب پھرنا چھوڑ دیتا ہے جگت نہیں رہتا۔ تیریاں تو ہی جانیں۔ لا علم لنا الا ما علمتنا

اب جب ایک چھوٹی کرہ ارض کی نانا پرکار کی موجودات کا انت نہیں ہے تو سورج چاند زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد

Marfat.com

ہرشل پنجوں سلاطن جونو دستا پالس وغیرہ اس نظام شمسی اور دیگر تاراگن سیریس (شعری الیمانیہ) لسرطایر سہیل۔ دبران عیوق بنات النعش۔ بٹلی گوش۔ رجل۔ دہرو (قطب) وغیرہ شموس کی سرشٹیوں کی موجودات کا کون قیاس کر سکے وہ کس طرح کی اور کیا کیا تاثیرات والی سرشٹیاں ہیں۔ چھوٹے چھوٹے تارے اور کہکشان سب بیشمار شموس کا مجموعہ وفنار لامحدود میں ہیں آپ کی ہستی میں سب کچھ ہے۔ آپ کی ہستی کیا ہے وہ آپ ہی جانیں۔ نظامی:۔

نیندلشید اندیشہ افزوں ازیں ؛ کہ ہستی نہ بلکہ بیروں ازیں

نانک صاحب:۔ جے وڈ آپ جانے آپ آپنہ دہن توں دہن توں دہن توں دہن" جو سب کچھ ہست نما موجود ہے۔ فی الواقعہ آپ پر منحصر ہے۔ اپنے آپ کچھ نہیں۔

سائیں بھلے شاہ صاحب:۔ میں ناہیں تو آپے ہیں اپنی آپ کریں دلجوئی

گورو نانک صاحب:۔ سوئی سوئی سدا سچ صاحب جا چاہی نامیں ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جن رچائی" رنگیں رنگیں بھاتیں کر کر جنسی مایا جن اُپائی۔ کر کر دیکھے کیتا اپنا جو تس دی وڈیائی۔ جو تس بھاوے سوئی کرسی حکم نہ کرنا جائی سو پادشاہ شاہاں پات صاحب نانک رہن رضائیں"

حافظ:۔ ما بداں مقصدِ عالی نتوانیم رسید۔ ہاں مگر فیضِ شما پیش نہد گامے چند۔" اے پاک پروردگار طمانیت دل اگر مجھکو حاصل ہو تو تیری سرشٹی میں جو متبرک اور مقدس واک شری واشسٹ

Marfat.com

اور شری مہاراج رام چندر کے مکھ واک شری مہاراج بالمیک جی
کے بطور کتاب جوگ واشسٹ کے ہیں۔ اُن سے ہوتی ہے
یہ کتاب سراپا تیرا نور اور حق الظہور ہے۔ میرے خیال میں
یہ ساری تیری سرشٹی ان مہاواکوں کی ستیا پر محمول ہے (اسرے
ہے) اے مہاراج بالمیک نورانی ظہور اوتم خواجہ حافظ کا قول
تیرے آگے اپنی طرف سے بطور پرارتھنا کے گذارش کرتا ہوں
ساربان بار من افتاد خدارا مددے۔ کہ امید کرم ہمرہ ایں محمل کرد
اور بقول خواجہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سچ بات بھی یہی
ہے۔ کہ ؎ حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بہ حکمت ایں معما را

قولِ بندہ:۔ بکردے غم دامن عمر چاک۔ دستک ارنبودے نگہبان من

برکت رائے ہانڈہ منصف گڈہ شنکر ولد منشی سکھدیال
صاحب مرحوم و مغفور سابق سرشتہ دار چیف کورٹ پنجاب
۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء مقام گڈہ شنکر:۔

ضمیمہ دعا جو فوراً دل میں آیا۔ خواجہ حافظ صاحب

ساقی بنورِ بادہ برافروز جام ما ؛ مطرب بگو کہ کار جہاں شد بکام ما

دو شعر اس کے ساتھ اور لکھنے کا حکم ہوا۔

ما در پیالہ عکس رُخِ یار دیدہ ایم۔ اے بیخبر ز لذتِ شربِ مدام ما

چنداں بود کرشمۂ ناز سہی قدان
کاید بجلوہ سرو صنوبر خرام ما

برکت رائے تحریر صدر۔ مقام صدر۔

Marfat.com

نکتہ ۱۲:- اس دنیا میں آن کر انسان کو تمام مشاغل دنیوی مثل زراعت۔ تجارت۔ صنعت حرفت کھیل کود ورزش جسمانی عیش وعشرت تعلیم وتعلم وغیرہ سے مقدم اور ضروری امر یہ ہے۔ کہ معلوم کرے کہ مرنے کے بعد میرا کیا ہوگا۔ آیا وفات پر ختم ہو جاؤنگا یا کچھ باقی رہونگا۔ اور اگر باقی رہونگا تو کس حالت میں رہونگا۔ اس کی تحقیق کیئے بغیر جو شخص مر جائیگا۔ وہ ضرور بر ضرور یقیناً اپنی عمر ضایع کر کر مرے گا۔ جو شخص اس دنیا کے مشاغل میں مصروف لگا تار رہے اور اس طرف توجہ نہیں کرتا ہے وہ اپنا عزیز سرمایہ عمر رائیگان برباد کر رہا ہے۔ پیچھے پچھتانے سے کچھ نہیں ہوگا۔ "پیچھے پچھتاوت کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت" گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں۔ اور جگاتے ہیں۔

کرنوں ہو سونا کیو پر لوہ کے پھند: نانک سیو رام گیو اب کیوں رودت اندھ

ایک اور بزرگ فرماتا ہے۔

اے آنکہ دل بعمر سبک رو نہادۂ: در رہگذار سیل مساں راکشادۂ
ایں راحتی کہ میطلبی از نسیم لطف: دامانِ فرصت است کہ از دست دادۂ

ایک اور بزرگ کہتا ہے۔

من نہ میگویم زیان کن یا بہ فکر سود باش
اے زِ فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش۔ سعدی کہتا ہے۔

بیا تا برآریم دستِ زدل: کہ نتواں برآورد فردا زِ گل۔ ولہ
اے کہ دستت میرسد کار بکن: پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار

صدیوں جیئے۔ جگوں جیئے۔ آخر لقمۂ اجل اور لقمۂ موت ہوگا۔

Marfat.com

سب دنیا کال کا گراس ہے۔ کل شئے ھالک الا وجہہ ربک ذوالجلال
لا یبقیٰ شئے الا وجہہ ربک ذوالجلال۔ سعدی

قضا نقشِ یوسف جمالے نہ کرد ؛ کہ ماہیٔ گورش چو یونس نہ خورد

یہ حیات چند روزہ ہے۔ اس کا قیام نہیں ہے۔ موت لازم ولابد ہے پس موت کا اور موت کے بعد کا حال معلوم کرنا زندگی کے وقت میں ہی ضروری ہے۔ عطار

ہر کہ اینجا ندید محروم است ؛ در قیامت ز لذتِ دیدار

ظاہر میں موت یہ ہے۔ حرکتِ دل بند ہو جاتی ہے۔ تنفس بند ہو جاتا ہے۔ جسم کو کوئی گیات نہیں رہتی۔ جسم سڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ مرنے کیوقت بیہوشی غش طاری ہو جاتی ہے۔ زبان کھچ جاتی ہے۔ حواس باصرہ سامع وغیرہ اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہیں سمجہا جاتا ہے کہ جسم بگڑ گیا ہے۔ زندگی ختم ہو گئی ہے۔ باقی کچہہ نہیں رہا۔ ؎ نشنیدۂ ہر انکہ بمیرد تمام شد "

ماٹی میں ماٹی رلی اور پون میں پون۔ کہورے گیانی مُوا ہے کون
دنیا سے عدم تک نفس چند کی ہے راہ۔ دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہی کہاں کا

اگر عدم سے عالم ناسوت میں نفیر
سوجہا یہ مجہہ کو زندگی مستعار سے
ڈہونڈا نہ پاؤں سوزنِ بیرشتہ کی طرح
تار نفس جو جائے نکس جسم زار سے

جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت
جگ رچنا تیسے رچی جان لٹورے میت

Marfat.com

اور ظاہر میں سچی بات یہ معلوم ہوتی ہے۔ ؎

پھرا نہ ملک عدم سے کوئی کہ پوچھیں ہم ؛ مسافر و کہو منزل پہ کیا گذرتی ہے

لیکن بعض بزرگان جو عالم فاضل لاثانی ہوے ہیں۔ وہ طرح طرح کی تعلیم سے بعد فساد بدن انسان کی ہستی کا باقی رہنا بتلاتے ہیں۔ جو روح ہے۔ یعنی جسکو روح کہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انسانی ہستی یہی روح ہے۔ جو جسم کے علاوہ جسم میں ایک پاک مجرد عن المادہ ایک ہستی ہے اور اُس کے معلوم کر لینے کے لئے طرح طرح کے طریقے بتلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ انسان کا مین پن یہی روح ہے۔

اور وہ بزرگان اپنے اپنے طریقوں سے اس روح کو معلوم کر کر مرگ سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ یہ بزرگان عقل کے طریقہ سے علیٰحدہ طریقہ دریافت روح اور دیگر علوم مبادی عالیہ کا بتلاتے ہیں۔ جو طریقہ کہ ریاضت و مجاہدہ و نفس کشی کا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس سے ایک نور انسان کے دل میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اُس سے روح کو اور دیگر اشرف معلومات کو دریافت کر لیتے ہیں۔ اور ریاضت سے ظاہری اور باطنی طہارت نصیب ہو جاتی ہے۔ اور خدا سے ایک خاص محبت یعنی عشق پیدا ہو جاتا ہے۔ جو اصلی اور حقیقی باتیں بتلاتا ہے جن کا دریافت کرنا عقل کی طاقت سے باہر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عقل کا دیکھنا دور کا ہے۔ اور عشق کا دیکھنا سر پر چڑہ کر دیکھنا ہے۔ ؎

آنچہ بیند قدم بہ یک دم حال ؛ ننویسد قلم بہ پنجہ سال

—:—

Marfat.com

یہ علم عشق کا ریاضت ہائے شاقہ کے کھینچنے اور دنیاوی لذائذ
حظوظ نفسانی کو خیرباد کہنے سے حاصل ہوتا ہے۔ نانک صاحب کہتے ہیں
آپ گوائیے تاں شوہ پائیے۔ اور کیسی چترائی
ایک بزرگ کہتا ہے کہ:۔ جے تینوں پریم کہلین کا چار۔ سر دھر تلی
گلی میری آ:۔ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ؎
اندرون از طعام خالی دار ؛ تا درو نورِ معرفت بینی۔ مولوی
چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ؛ گر نہ بینی نورِ حق ہر ما بخند
روح کی حقیقت کے بارہ میں یہ فرماتے ہیں۔ ؎
اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ؛ ما بقا تو استخوان و ریشۂ
مولوی نظامی صاحب فرماتے ہیں۔ ؎
مرا زندہ پندار چوں خویشتن ؛ من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن
بعض اصحاب روح کو ذات واجب الوجود خداوند تعالےٰ کا ہی حصہ
سمجھتے ہیں۔ مولوی جامی فرماتا ہے۔ گر گل گندد بخاطرت گل باشی
ور بلبل بیقرار بلبل باشی۔ تو جزوی و حق کل است گر روزے چند
اندیشۂ کل پیش کنی کل باشی
خواجہ نیاز احمد بریلوی فرماتے ہیں۔ جس نے پہچانا ہے اپنے
آپ کو ہے نیاز اپنے قدم پہ سر نگوں۔ قول ہے۔ من عرف
نفسہٗ فقد عرف ربہٗ
گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں:۔ کاہی رے بن کھوجن جائی۔ سرب نواسی
سدا الیپا توہی سنگ سمائی۔ پوہپ مدھ جیوں باس بست ہے مکر ماہہ جیسو
چھائی تیسو ہی ہر بسیں نرانتر گھٹ ہی کھوجو بھائی۔ جن نانک بن آپا چینے مٹے نہ

ف ذات ۔ بابر بہرا مکو حالو ابہہ کور کہاں

۵ دیدار حق کے است کہ بر دار فروشند۔ گل نیست کہ در گلخن بازار فروشند۔ ایک گورو صاحب کہتے ہیں کہ

Marfat.com

یعنی بغیر اپنے آپ کے دریافت کئے کبھی وہم دور ہی نہیں ہوتا
سبحانی بتلائے شاہ فرماتے ہیں۔ الف اپنا آپ تو سمجھ پہلے کی وسعت ہی تیرا ذرہ پیدا
باجہ اپنے آپ دے صحیح کیتے ہیوں وچ دوسرے دے وکھ بہار ہے۔ ہور
راجہار انجہا کردی فی میں آپے راجہا ہوئی سدونی مینوں دیدو
راجہا سیر نہ آکھو کوئی۔ راجہا میں وچ میں راجہے ہور خیال نہ کوئی
عشق کی طاقت معلومات سے ان بزرگوں کے نزدیک عقل کو کوئی
نسبت نہیں ہے۔ جامی فرماتا ہے۔ جنبت العقل بالکشف
کہ نسبت الوھم بالعقل۔ خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔
بامدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ۔ تا بیخبر بمیرد در رنج خود پرستی
عقل گر داند کہ دل در بند لفش چون خوش است ۔ عاقلان دیوانہ گردند از پے زنجیر ما
حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو ۔ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را
حدیث از زلف لیلی گو کہ کار عشق بنوں کن ۔ کہ عاشق را زیاں دارد مقالات خردمندی
نالان داد خواہی بیہودہ میروم از دست ۔ غم خلاص دل آسیا گر شود

درش وقت صبح از غصہ تجاتم داند ۔ کاندراں ظلمت شب آب حیاتم دادند
یہ لوگ جسمانی زندگی کے بعد اپنی حیات ابدی معلوم کر لیتے ہیں
بغلیں بجا بجا کر منادی کرتے ہیں۔ خوف مرگ سے آزاد اور فنا سے
ہو گئے ہیں۔ خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں۔
مرگ ہر مرد است گو نزد من آ ۔ تا دو آنخوشش بگیرم تنگ تنگ

Marfat.com

من ازو عمرے ستانم جاوداں اوزمن دلقے ستاند رنگ رنگ
بھگت کبیر جی فرماتے ہیں۔

جان مرنے نہیں جگت ڈری میری من آنند ÷ مرنے تے ہی پائے پورن پرم آنند

سائیں بلہے شاہ فرماتے ہیں۔

بلہے شاہ اساں مرنا نہیوں مر گیا کوئی ہور۔

ساڈے دل مکھڑا موڑ وے اڑیا ساڈے دل مکھڑا موڑ

دلہ جنم مرن دا بہے چکایا میں۔ آذر کیواں ضلع بدنی کا علم ایسا جانتا تھا
کہ اُس کا قول ہے کہ جسم میں سے روان کو مثل بدن کے
پیراہن سے الگ کر لیتا اور ڈالتا ہوں۔ قولہٗ

چو من از بدن بر گسستم روان ÷ رواں بُد میانِ رواں ہاروان الخ

دیکھو کتاب دبستان مذاہب

پاتنجل منی یوگ شاستر سے روح کی قدرت بدن پر ظاہر کرتے ہیں
شاہ گل حسن صاحب تذکرہ غوثیہ میں ایک تماشا چشم دید سائیں غوث
علی شاہ صاحب کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہ مردہ طوطا میں اپنا روح
ایک ہندو فقیر نے ڈالدیا۔ غرضیکہ کئی ایک جماعتیں روح کے
وجود کی بعد فساد جسم مختلف طرح سے قائل ہیں

کوئی بہشت دوزخ بتلاتے ہیں۔ اس کی بابت ناسکیت گرڑ
پوران اُردشیر بابکان کی کارروائی معرفت ارداے ویراف
جو دبستان مذاہب میں مذکور ہے وغیرہ وغیرہ ہیں

کوئی تناسخ مانتا ہے۔ سناتن دھرمی آریہ اور ماہ آبادیاں
جیسا کہ اُن کے عقائد کتاب دساتیر وغیرہ میں درج ہیں

Marfat.com

کوئی بھوت چڑیل پریت بتلاتے ہیں۔

کوئی جابلسا۔ جابلقا بتلاتے ہیں۔ کتاب شرح گلشن از شیخ محمد لاہجی و دبستان مذاہب مشائین حکماء نفوس سادہ رہجاتے بتلاتے ہیں۔ بیندی و دبستان مذاہب ویدانتی آتما سے جیووں کے اوتپتی اور اوسی میں لین مانتے ہیں۔ صوفی ذات الہی سے روح کا محو ہوجانا مانتے ہیں۔

اے بھائیو۔ خواہ جسم تک زندگانی کا خاتمہ ہوتا ہووے۔ خواہ بقول مختلف جماعت ہائے مذکورہ کے عقائد کی روح باقی رہتے ہووین۔ خواہ کوئی اور تیسری صورت ہووے۔ یہہ کسی صورت میں مستحسن نہیں ہے کہ بغیر اس امر کے معلوم کئے زندگی گذار دیجائے۔ انسان کی بڑی ڈیوٹی اور فرض عظیم میرے نزدیک یہ ہے کہ کل امور دنیاوی سے مقدم اسی امر کا دریافت کرنا سمجھا جائے۔ خواہ عقلی طور پر خواہ ریاضت کھینچکر خواہ عشق پیدا کر کر غرضیکہ جس طرح ہوسکے اپنی ہمیشہ کیحالت کے متعلق سعی بلیغ دریافت میں کرنی چاہیئے کیونکہ زر اندوزی اور حصول اسباب آسائش و آرائش جسمانی زندگی تک موثر و محدود ہے اور اس امر کا دریافت کرنا گویا کہ توشہ ابدی و دائمی کا حاصل کرنا ہے اگر روح باقی نہیں رہتا تو اس امر کے معلوم کر لینے سے ہمارا کچھ حرج نہیں ہوگا۔ اور اگر روح کوئی چیز بدن سے علاوہ موجود ہے۔ اور باقی رہے گا۔ تو ہم کو جسمانی زندگی میں اس کے پہلے سے حالات معلوم کر لینے سے بہت آرام ملیگا۔ جیسے کہ ایک مسافر نقشہ جات

Marfat.com

اور جغرافیہ شہروں ملکوں سے پہلے سے واقف ہونے سے سفر میں بمقابلہ ناواقف مسافر کی سہولیت حاصل کرتا ہے۔ موت یقینی ہے۔ اس کا خوف مٹانا چاہیئے۔ ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس ٭ بر رسولان بلاغ باشد و بس

برکت رائے ہانڈہ ۱۳ جون ۱۹۰۸ء وقت ۴ بجے
شام مکان سرو خانہ در لاہور

---

خلاصہ ہمارے مذہب کا یہ ہے جو میں رکھتا ہوں۔ میرا مذہب یہ ہے۔ کہ کل نوع انسان ایک ہی جد امجد آدم کی اولاد ہیں۔ (نانک اوتم نیچ نکو)۔

اول اللہ نور اوپایا قدرت کے سب بندے ٭ ایک نور تے سب جگ اوپجیو کون بھلے کون مندے۔ ایک انسان کو دوسرے کو برا نہ جاننا چاہیئے۔ سعدی ؎ مرا پیر دانائے مرشد شہاب
اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش ٭ دگر آنکہ در غیر بد بین مباش

قانون ہمارا (سعدی) ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔ کل مذاہب کی شریعت خواہ کچھ ہو۔ ہمارے مذہب کی ہارج نہیں۔ ہم سب کی پیروی کرنے کو تیار ہیں۔ بجز ایک امر کے جو خواجہ حافظ فرماتے ہیں۔

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن ٭ کہ در طریقت ما غیر ازین گناہے نیست

Marfat.com

Marfat.com

انسان ایک ہی مذہب رکھتی ہے۔ سب اپنی برادری اور بھائی چارہ اور یگانہ ہیں پرہیز کس سے۔ بُت پرستی جہاں تک بزرگوں اور محسنوں کی یادگار رکھنے کے متعلق ہے جائز ہے اس سے بڑھ کر خدا کو چھوڑ کر دوسرے کو معبود سمجھ کر بُت پرستی کرنی کفر ہے۔

برکت رائے تحریر صدر در لاہور

---

## لُب لُباب مکتوبوں کا

جب دماغ پر کلورافارم یا کسی اور طرح سے مخالف اثر پڑ جاتا ہے تو پھر بوجہ اس کے قوت ارادی ایمانی طاقت ادراک جس کو روح سمجھا جاتا ہے قائم نہیں رہتی۔ سب سُدھ بُدھ جاتی رہتی ہے اس سے یہ امر کہ روح پاک مجرد جسم میں ادراک کرنے والی قوت ہے یا دماغ ہی ہے۔ معرض اشتباہ میں آجاتا ہے اور بظاہر بھی زیادہ قرین قیاس پایا جاتا ہے کہ روح کوئی چیز جسم میں نہیں ہے دماغ ہی مدرک تھا۔ جب وہ خراب ہو گیا سمجھ جاتی رہی۔ برخلاف اس قیاس کے بڑے بڑے رکھی منی پتسوی۔ جوگی جن در ہبران دین مذہب عارفان و محققان کامل اصرار سے یہ بات کہتے ہیں کہ روح ایک پاک مجرد عن المادہ ہستی ہے۔ وہ ہی سمجھدار اور مدرک اور عالم چیز ہے۔ جسم جڑہ (عدیم الشعور) ہے۔ روح کے تعلق جسم سے اٹھا لینے سے جسم مردہ ہو جاتا اور سڑ جاتا ہے کچھ ادراک

Marfat.com

نہیں کر سکتا روح غیر فانی چیز ہے۔ وہ باقی رہتی ہے۔ جیسے کہ نظامی کہتا ہے۔

زغیب آن پدیدارش آری بدست ✤ کزین غائب آگاہ گردد کہ ہست
تو نیز ار شود من نہفت ✤ خبر دہ کہ جان ماند گر تن نہفت

خواجہ حافظ کہتا ہے کہ

چاک خواہم زدن این دلق ریای چہ کنم
روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم
خرم آن روز کزین منزل ویران بروم
حجاب چہرہ جان میشود غبار تنم
خوشا دمے کہ ازین چہرہ پردہ برفگنم
چگونہ طوف کنم در فضاے عالم قدس
کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم

چنین قفس سراے من خوش الحان است
روم بگلشن رضوان کہ مرغ آن چمنم
شب رحلت من از بستر روم تا قصر حور العین
اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ✤ اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

بلہے شاہ صاحب۔ بلہے شاہ اساں مرنا نہیں مرگیا کوئی ہور۔ ساڈے دل مکہڑا موڑ وے اڑیا ساڈے دل مکہڑا موڑ۔

Marfat.com

بیتو رکھیشر کی داستان میں واشسٹ دیو مہاراج فرماتے ہیں کہ اس کی آتما محو ذات الٰہی ہو گئی۔ اور اس کا بدن سوکھے پتے کی طرح جھڑ گیا بلکہ وہ اپنے تمام سخنان حقائق بلند میں صرف یہی ارشاد فرما رہے ہیں کہ تمام عالم جو سکاری ہے۔ مثل خواب کے وہم و خیال سے اور تنہا ہے۔ صرف آتما ہی موجود اور قائم بالذات لافنا ہے۔ بیاس مہاراج فرماتے ہیں کہ آتما کو تلوار نہیں کاٹ سکتی۔ آگ نہیں جلا سکتی۔ پانی نہیں ڈبو سکتا۔ ہوا خشک نہیں کر سکتی۔ تو یہ اشچرج اور گوہڑ اور ضروری سے ضروری معاملہ دریافت کرنے کے قابل ہے جس شخص نے دنیا میں آکر یہ امر دریافت نہیں کیا۔ اس نے خواہ لاکھوں کروڑوں روپیہ پیدا کر لئے اور جوڑ لئے اور تمام آسائشیں مثل معشوقان طناز کے وصل اور جائداد مکانی شیش محل اور باغات پر فضا بنا لینے کی اور فرزندان آگیاکاری کے حاصل کر لینے کے بلکہ بادشاہی حاصل کر لینے کے اس نے اپنی پیاری اور بے بدل زندگی برباد کی۔ اور کتے کی موت مر گیا پھر واشسٹ مہاراج فرماتے ہیں کہ راجہ ہو کر جو گیان (یعنی اپنے سروپ کے دریافت) سے بے بہرہ ہے اگر وہ راجہ بھی ہے تو گروپ (گدھا) ہے۔ بزرگان کہتے ہیں۔

اے دل مبر از ہر چہ ترا پیوند است ٭ زیرا کہ بر جان تو فردا بندہ است
سودے طلب از عمر کہ سرمایۂ عمر ٭ روزے چند است و کس نداند چند است
شوقے کہ شود بجز خدا پابند لیست ٭ عقلے کہ شود مائل دنیا بند لیست
در راہ خدا بجز خدا اے سالک ٭ دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند لیست

Marfat.com

جہان تک مینے خوض کیا ہے میں نے ایک رسالہ تحقیق روح
بھی مفصل عقلی دلائل سے تحریر کیا ہے جس کو علماء فضلا لوگوں
نے بھی پسند کیا ہے لیکن میں سچ کہتا ہوں کہ وہ تمام رسالہ
عقلی دلائل سے مملو ہے جو حقیقت ذات روح کا مشاہدہ
نہیں کراتیں نہ باوجود نہایت اقوائے دلائل کے ایسا ہے کہ
اعتراض دلائل سے مبرا ہو۔ پس اس امر ضروری از ضروری
دریافت ہستی خود کا میرے نزدیک جو طریقہ ہے وہ ابھیاس ہے
خواہ پاتنجل منی جیو مہاراج کے یوگ شاستر کے طریقوں
سے کیا جائے۔ یا اہل سلوک اسلام کے مجاہدات کے طریقوں
سے کیا جائے خواہ آذر کیوانی پارسیوں کے طریقوں سے
کیا جائے۔ خواہ کسی اور کراہیروں مقتداؤں کے طریقہ سے
کیا جائے جس سے یہ نتیجہ نکل آوے کہ روح علاوہ جسم
کے بصورت مخلوق روح کے یا ہستی الٰہی کے جزو کے جیسے
کہ مولوی جامی فرماتا ہے۔

گر گل گذرد بخاطرت گل باشی ٭ ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کل است گر روزے چند ٭ اندیشہ کل پیش کنی گل باشی

موجود ہے یا صرف جسم ہی جسم بقول (نشنیدہ ہر آنکہ میرد تمام شد)
ہے روح یا آتما کوئی چیز نہیں ہے۔ یا عاشقوں کے طریقہ
عشقبازی حقیقی کے ذریعہ سے دریافت کر لیا جائے جیسا
کہ خواجہ حافظ علیہ الرحمت کے اقوال سے مترشح ہوتا ہے

چل سال رنج و غصہ کشیدیم و عاقبت

Marfat.com

تدبیر ما بدست شراب دو سالہ بود

صاف ہے کہ ان کے کلام میں مئے دو سالہ سے شوق الٰہی اور پیر مغاں سے مرشد کامل ست گورو یا وہی میکدہ سے مرشد راہ نما کا گھر مراد ہے۔ اور دیگر اقوال کہ

دوش وقت صبح از غصہ نجاتم دادند
کاندراں ظلمت شب آب حیاتم دادند

وغیرہ ہیں۔ واشسٹ دیو جی نے جوگ واشسٹ میں اونچی پہنچا کر کر پکار کر کہا ہے اور میں بھی کہتا ہوں۔ کہ زندگی تب ہی سپھل ہے کہ یہ امر جوں توں کر کے معلوم کر لیویں۔ ورنہ زندگی عبث کھوئی جاویگی اور پھر ہاتھ نہ آئیگی۔ اور کف تاسف ملنا ہوگا امولک رتن ضائع ہو جائیگا۔

اگر روح ثابت ہو جائے۔ تو عاقبت کے توشہ کے حصول کی کوشش کرو۔ ورنہ جسمانی زندگی بڑھانے کی کوشش کرو۔ کہ جتنا زیادہ جیئے اتنا ہی اچھا ہے ؎

گر نیائد بگوش رغبت کس
برسولان بلاغ باشد و بس

برکت رائے ہائی کورٹ لاہور۔ لوہاری منڈی محلہ چوپڑیاں
در مکان خود بوقت رخصت وقت ۴ بجے شام۔
۶ر جولائی ۱۹۰۹ء

نکتہ اوپر کے نکات تو میں نے علم الٰہی کے متعلق لکھ دیئے ہیں ایک نکتہ دنیاوی موجودات کے متعلق لکھنا ضروری سمجھتا ہوں

Marfat.com

اور وہ یہ ہے کہ جب رات کو ہم پلنگ پر سونے کو لیٹتے ہیں یا جب نیند سے آنکھ کھلتی ہے تو ایک نہایت فضا جگ مگ کرتی نظر آتی ہے۔ یعنی خلا (ایتھر) میں ستارگان و سیارگان بطور چھوٹے چھوٹے نکتوں دونیوں۔ چونیوں اٹھنیوں روپیہ کے برابر چمکتے نظر آتے ہیں جو کمال بُعد کی وجہ سے ایسے چھوٹے نظر آتے ہیں ورنہ اتنے بڑے ہیں جیسے کہ ہمارا سورج ہے بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑے علم ہیئت میں بیان کئے گئے ہیں۔ جو سب سے بڑا ستارہ نیلے رنگ کا ایتھر میں چمکتا ہے جس کو شعری الیمانیہ بھی کہتے ہیں سوا سو سے زیادہ گنا بڑا سورج سے بیان کیا جاتا ہے سہیل (اگست سن) قطب جنوبی اس سے چھوٹا ہے۔ باقی نسر طائر عیوق۔ دبران وغیرہ بھی اول درجہ کے ستارہ بڑے آب و تاب سے چمکتے ہیں۔ اب تک یہ معلوم نہیں کہ یہ کس مادہ کے بنے ہوئے ہیں کتنے بڑے ہیں ان میں کیا کیا موجودات موجود ہے چھوٹے ستارون کا جو بہت ہی دور معلوم ہوتے ہیں اور بے نہایت ہیں۔ اُن کا تو ذکر ہی کیا۔ سیاروں میں سب سے قریب زمین کے چاند زہرہ اور مریخ ہیں سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے یہ سیارات ہمارے نظام شمسی میں ہیں۔ ان کا بھی کچھ حال معلوم نہیں ہے باوجودیکہ یہ پیش نظر ہیں۔ اور باوجودیکہ بہت آدمی تعلیم یافتہ لماذا لفنی اور شمس العلماء اور ایم۔ اے۔ بی۔ اے وغیرہ گریجویٹ طبقہ دنیا میں موجود ہیں سہ اور ہمچو من دگرے نیست کا دم مارتے ہیں۔ اور پھر معلوم نہیں کر سکے۔

Marfat.com

(مہندس بسے جوئید از راز شان)

نداند کہ چون کردی آغاز شان

کہ یہ کیا اور کتنے ہیں۔ اور ان کی کیا حالت ہے ایسے علماء فضلاء گریجویٹ بہت تعظیم طلب اور اپنے آپ کو منتہی دریافت کا سمجھتے ہیں اور عامہ خلائق کو مورکہہ جانتے ہیں اپنے آپ کو انسان اور خلائق کو حیوان سمجھتے ہیں۔ میں اِن کی فضیلت کا تب قائل ہو سکتا ہون۔ اور استادی کا خط اِن کو دیسکتا ہون۔ اگر یہ اپنے علم و ہنر طریقہ سائنس ایجاد دوربین وغیرہ سے مجھ کو اور ہم مخلوق کو کل ثوابت کواکب کا کم سے کم چند یا ایک دو کا ہی صحیح ٹھیک حال دریافت کرا دیوین۔ جب وہ یا ویسے متقدمین آفرینش دنیا سے اب تک آنکھون کے سامنے موجودات کا حال ہم کو نہیں بتلا سکے اور مثل ہمارے نادانوں کے بتلانے سے عاجز ہیں تو ہم اُن کو کبھی منتہی التعلیم اور تعلیم کی چوٹی پر بیٹھا ہوا تسلیم نہیں کر سکتے بات صرف یہ ہے کہ اُن کی نسبت زیادہ معلومات کی بذریعہ حصول تعلیم اعلےٰ اور حصول ڈگریات علمی کے عامہ خلائق سے ایسے ہے جیسی کہ ایک غیر تعلیم یافتہ اور معمولی تعلیم یافتہ ایک دوسرے سے اچھا سمجھ والا اور بہ دال ہوتا ہے کبھی چاند کو غیر آباد کہدیتے ہیں کہ اُس میں پانی نہیں ہے اور اس لئے وہ آبادی کے لائق ہی نہیں۔ حالانکہ پہلے زمانہ کے رکھی منی چاند میں امرت یعنی آب حیات بیان کرتی ہیں جب

Marfat.com

ایسے عالم فاضل ہمہ دان کہلا کر ایسی بے ٹھکانہ باتیں ایک
دوسرے کے متضاد کبھی کچھ کبھی کچھ بیان کر دیتے ہیں
تو ایسے لوگ انجان ہمہ دان و فارغ التحصیل کیونکر کہلا سکتے
ہیں جو آنمک علم سے بھی بے بہرہ ہیں اور دنیا کے سامنے آنکھوں
کی چیزوں کو کچھ بھی نہیں جانتے۔ اور چیزیں بھی ایسی
کہ لاکھوں بلکہ کروڑوں میلوں کا ایک ایک قطر رکھتی ہیں
زمین کے بہت حصوں کو معلوم کر چکے ہیں۔ اور جغرافیہ سے
بچہ بچہ جانتا ہے لیکن فضیلت تو تب تسلیم کیجا سکتی ہے کہ
ایتھر کے دیگر موجودات کے علم سے خلائق کو واقف کر دیتے
میرے نزدیک دیگر تمام اشرف علوم کے جاننے سے اس
علم کا جاننا بہت ضروری اور مفید اور دلچسپ ہے۔ اے
دنیا کے لوگو۔ عالمو۔ فاضلو۔ ہمہ دانی کا دعوے
کرنے والو۔ انجانو۔ بے علمو۔ ناواقفو کوشش کرو۔ کمر
ہمت باندھو۔ ان سیارگان و ستارگان کے حالات
دریافت کرو۔ سب سے پہلے ایسی دوربینیں ایجاد کرو۔
کہ ان اجرام کا رگ و ریشہ نکتہ نکتہ نظر آجائے۔ تب انہیں
پہونچنے کے آلات بناؤ۔ اور پہونچو۔ بشرطیکہ یہ قیام انسان
کے لائق پائے جائیں۔ زندگی کے قائم رکھنے اور دور
ہونے کی بھی تدابیر ان کے پہونچنے کے لئے ساتھ ہی
کرتے چلے جاؤ۔

السعی منی والاتمام من اللہ برکت رائے تحریر صدر

۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء پھلور بوقت ۶ بجے صبح۔

نکتہ پرتھکش کو چھوڑ کر پرمان کے پیچھے مت جاؤ۔ پرتھکش کو مانو۔ پرمان کی ضرورت نہیں ہے۔ یونہی حسن اعتقاد بنا کر کسی امر غیر پرتھکش اور غیر معقول کو مت مانو۔ کہ بمنزلہ دیدہ دانستہ خودکشی اور مگس خوری ہے۔ وہمی امر کو نہ مانو۔ نہ اس کی تقلید کرو۔ کبیر کے فقیر ہرگز نہ بنو۔ ہمیشہ عقل کو کام میں لاؤ۔ کہ نور عقل اسی لئے عطا کیا گیا ہے جو کچھ دکھائی دے رہا ہے پرتھکش ویراٹ روپ خدا ہے۔ یہ خدا کا ظاہری وجود ہے۔ جوگیان شکتی (طاقت علمی) اس ویراٹ میں پائی جاتی ہے یعنی انسان حیوانات وغیرہ میں معلوم ہوتی ہے۔ یہ اس خدا تعالےٰ کا سوکشم (لطیف) وجود ہے۔ پس خدا کو ظاہری آنکھوں دیدہ سے دیکھ کر نور بصارت حاصل کرو۔ اور اس کی عالم ہستی کو دیکھکر اس سے ہر وقت رات دن صبح و شام ملاقات کرو پاک پروردگار ظاہر سے اظہر ہے۔ گمراہ نادان۔ پرتھکش کو چھوڑ کر کے وہمی خدا کی تلاش میں سرگردان بھٹکتا پھرتا ہے۔ اور چونکہ سوائے ویراٹ بھگوان کے کوئی اور خدا فی الحقیقت نہیں ہے اس لئے ملتا نہیں۔ نظر نہیں آتا۔ پکارنے سے آواز نہیں دیتا اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ دولت کا خزانہ رکھتے ہوئے متلاشی دولت ہو کر دوڑتا پھرتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

فریاد کناں خدائے ما می جوئند
گر این قوم خدائے دوری دارند

Marfat.com

سائیں بُہلے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

بہس نمازاں چکڑ روزے کلمہ دے مونہہ شاہی
بلہا شاہ شوہ اندروں پایا بُہلی پہرے لوکائی

ایک اور بزرگ فرماتا ہے۔

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جہکائے دیکہہ لے

مولوی جامی فرماتا ہے

آنچہ دل از پیش بدانستہ بود
پیش بصر جملہ ہویدا نمود
دید کہ عالم ز سمک تا سما
نیست بجز واجب ممکن نما

واشٹ بھگوان فرماتے ہیں۔ جگت برہم برہم جگت ہے۔
قرآن شریف فرماتا ہے۔ واینما تولو فثم وجہ اللہ و
نحن اقرب الیہ من حبل الورید!

اصلی ظہور انسان مطلق ہے۔ ہندو۔ مسلمان۔ یہود۔ نصارا۔
مجوس وغیرہ سوسائٹی رولز ہیں محض فرضی نام ہیں۔ ان سے
انسان کی نیچر نہیں بدلتی نہ اُس میں کچہہ فرق آتا ہے۔ پس
سب انسان بھائی ہیں ہمارا خاص بہائی وہ ہے جو جانور آزاری
بذریعہ ذبح یا کسی اور طور پر نہ کرے۔ جو ایسا نکرے۔ ہم کو اُس سے
کوئی متنفر چہوت چھات بائیکاٹ نہیں ہے۔

---

Marfat.com

نکتہ۔ حافظ۔ جناب عشق راد رگاہ بسے بالاتر از عقل است
کسے این آستاں بوسد کہ جان در آستین دارد

انسان کے خواب کی سرشٹی میں جیسے سرب برہمانڈ یکایک بن جاتا ہے آکاش بھی اسی میں سمہ نادا گن کے ہوتا ہے۔ اور خواب سے بیدار ہونے پر وہ سرب سرشٹی نشٹ ہو جاتی ہے اسی طرح یہ آکاش بھی موجود بالذات (رشن) نہیں ہے۔ یہ بھی پرماتما کا ہی رچا ہوا ہے۔ اس کے ارادہ ایکادکائیات کے چھوڑ دینے پر ناش کو پراپت ہو جائیگا۔ موجود بالذات بطور رشن کے جاڈ اکیوں کی عقائد کے مطابق نہیں رہیگا۔ خداوند تعالےٰ کی ذات اقدس کی چگونگی معلوم کرنی محال ہے۔ کہ وہ کیسی ہے۔ سکھتی میں گیان شکتی بھی ناش کو پراپت ہو جاتی ہے تمام اندریاں باصرہ۔ گیا لمسہ شامہ وغیرہ کر بھی ناش کو پراپت ہو جاتی ہیں۔ بس جو خالق ان کو رچتا ہے۔ وہ ان سے بالاتر ہے۔ علم سے بھی بالاتر ہے باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ وغیرہ سے بھی بالاتر ہے۔ کہ علم و حواس مذکورہ ناش کو پراپت ہو جاتے ہیں اور وہ خالق ان کو پھر سنوار ہان کر دیتا ہے۔ وہ ایسا عالم ہے کہ وہ جانتا ہے کہ علم کس طرح بنتا ہے اس کو بنا دیتا ہے۔ جو علم کہ برہمانڈ میں بہا تا ہے پس اس علم کا خالق ہے اور کیسا عالم ہے اسکے چگونگی کی دریافت میں عقل قاصر ہے وہ آنکھوں کانوں ناک وغیرہ کو سنا دیتا ہے اور ان میں قوت بینائی شنوائی وغیرہ رکھ دیتا ہے

Marfat.com

پیدا کر کر رکھ دیتا ہے۔ وہ خالق مالک جانتا ہے کہ بینائی کس طرح بنتی ہے اور شنوائی وغیرہ کسطرح بنتی ہیں وہ ایسا بینا شنوا وغیرہ ہے کہ بینوائی شنوائی موجودہ عالم کو بنا دیتا ہے بینائی و شنوائی وغیرہ وہ رکھتا ہے تو بینائی شنوائی وغیرہ کو جان کر بنا دیتا ہے۔ پس اُس کی بینائی و شنوائی وغیرہ کس قدر اس بینائی و شنوائی وغیرہ سے بلند و بالا تر ہیں اور اس قسم کے حدقہ چشم سے دیکھنے والا یا پردہ کان کے ذریعہ سننے والا نہیں ہے وہ کیسے ہی کس قسم کی ہے کوئی نہیں جان سکتا ہے۔ سبحان اللہ مولوی نظامی نے سچ کہا ہے ؎

نیندیشہ اندیشہ افزون ازین
کہ ہستی نہ بلکہ بیرون ازین
وجود تو از حضرتِ تنگ بار
کند پیک اندیشہ را سنگسار

سعدی فرماتا ہے۔

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ در کنہ بیچون سبحان رسید

نکتہ میں اونچی ہجا کر کر پکار کر کہتا ہوں کہ جانوروں کو ذبح کرنے والا اور اُن کے گوشت کھانے والا کبھی ناجی و رستگار نہیں ہو سکتا خداوند تعالیٰ کی مخلوق کی جڑ کاٹنے والا شخص کیونکر ایسے کر سکتا ہے اور دعوے کر سکتا ہے کہ خدا مجھ پر راضی ہے نفس پروری اور خود غرضی سے جانور کی خونریزی کر کر قربانی یا جگ نام رکھنا

Marfat.com

اور خدا کو راضی سمجھ لینا اور آپ کو پاپی و گنہگار نہ سمجھنا کمال غلطی اور نادانی اور گنہ گاری و خطاداری ہے۔ ایسا شخص بجائے ناجی و رستگار ہونیکے مقہور و مغضوب خداوند تعالےٰ کا ہے باغ کا مالی اُس شخص پر کیونکر خوش ہو سکتا ہے جو اُس کے باغ کے درخت یا کسے نونہال کو توڑ کر برباد کر دے یا خورد برد کر جائے۔ نفس علی ہذا ہے۔ ایسا جانور آزار مذہب حقانی نہیں ہو سکتا ہے۔

یکم فروری سنہ ۱۹۱۱ء برکت رائے در پہلور وقت ۵ بجے شام

---

نکتہ پہلے بھی اوپر صریحاً و کنایتاً لکھ چکا ہوں کہ پرتہکش کو چھوڑ کر پرماتما ماننا حماقت ہے۔ اب پھر بآواز دہل کہتا ہوں کہ آؤ متروِ دیدہ سر سے جمال خداوندی ملاحظہ کرو۔ آنکھیں نورانی کرو یہ تمام عالم جو دیدہ سر سے دیکھا جاتا ہے یہ ویراٹ سروپ برہم ہے۔ اس میں ہستی علمہ (گیان شکتی) سوکھشم روپ برہم ہے۔ اربعہ عناصر اگنی وایو آب خاک آکاشی۔ قوت برقی۔ مقناطیسی کہربالائی مرکز ثقل وغیرہ کرشمہ جات سائنس سب جلوہ آلہی ہیں اُس بے شمار مالک کی بیشمار محدود قوائے قدرتین طاقتین ہیں۔ من و تو حاضر غائب، مائی قوئی بحر وجود میں چھلیں۔ ترنگین بلبلے ہیں آدیت کہیت ان کی سوبھاوک وجودی ہے۔

جو شخص ایسے پرتہکش خدا کو نہیں دیکھتا ہے اور یقین اُس میں خداشیت کا نہیں کرتا ہے۔ باوجود بصیر اور بینا ہونے کے اعمیٰ

Marfat.com

واندھا ہے۔ اور بدنصیب ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ایسے بدنصیبوں اور بدبختوں کے واسطے ؎

گم شدم در چشمہ خورشید و بے نورم ہنوز
غوطہ خوردم در شراب ناب و مخمورم ہنوز

تمام عمر کوشاں رہیں کہ کسی فرضی خدا کو پائیں کبھی کامیاب نہ ہونگے کیونکہ اور خدا تو ہے ہی نہیں۔ پس فرضی اور موہوم چیز کس طرح ملے ہو تو ملے۔ آخر کہدیتے ہیں (تھک کر) کہ خدا کا ملنا ناممکن ہے۔ یا محال ہے۔ یا بہت مشکل ہے۔ یار جا بجا مختلف شیوں سے جلوہ گر ہے۔

مغربی فرماتا ہے ؎

یار ما ہر ساعتے آید ببازار دگر
تا بود حسن و جمالش را خریدار دگر
کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند
مظہر دیگر نماید بہر اظہار دگر

اس میں شک نہیں کہ پرماتما کے سنکلپ سے سرشٹی ہے سرشٹی سنکلپ پرماتما کا پرماتما سے باہر نہیں ہے۔ پرماتما اور سنکلپ خود کا ہے پس جب سنکلپ سوائے پرماتما کے وجود کے کوئی غیر خارجی وجود نہیں رکھتا ہے تو یا سرشٹی پرماتما ہی ہے۔ جدا کس طرح ہے ؎

جز تو کسے نیست بملک قدم
کہ لمن الملک فراز و علم

Marfat.com

سائیں بلہے شاہ قدس سرہٗ نے اس باب میں ایک کافی خوب فرمائی ہے وُہنہا رانجہا رانجہا کردی نی میں آپے رانجہا ہوئی سدو نی مینوں۔ دہیدو رانجہا ہیر نہ آکہو کوئی۔

رانجہا سے خالق ہیر سے مخلوق مراد ہے۔ یعنی تحقیق و تجسس سے معلوم ہو گیا کہ مخلوق خالق ہی ہے۔ آگے چل کر اس کی صاف وضاحت فرماتے ہیں۔

رانجہا میں وچ میں رانجہے وچہ ہور خیال نہ کوئی

یعنی رانجہا (خالق) میں وچ یعنے قالب انسانی میں جو سنکلپ سے رچا ہوا ہے جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اور میں رانجہے وچ یعنے رانجہا (خالق) کے سنکلپ میں میرا قیام وجود ہے۔ دونوں لازم ملزوم ہیں۔ پہلے سنکلپ سے وجود عنصری رچا تو اس طرح سے میں رانجہا وچ ہو گیا۔ اور پھر میرے قالب عنصری میں بفحواے منیر سے اور اُپنکہد و آتم پوران و قرآن شریف کے اُس قالب عنصری میں جلوہ افروز ہو گیا۔ تو قالب عنصری چیتن اور سوادہان ہو گیا۔ پس ہور خیال نہ کوئی پس جب یہی سچی اور درست بات ہے تو اور باتین ٹھیک نہیں ہیں اور فضول ہیں۔ میں پہلے بہی کہہ چکا ہون اور اب بہی کہتا ہون کہ لامحدود سنکلپی ابدان میں ایک ہی نور بلا تقسیم جلوہ افروز ہے۔ جیسے حضرت نیر اعظم سیارگان ظلمانی۔ زحل مشتری۔ مریخ۔ زمن۔ زہرہ۔ عطارد۔ چاند وغیرہ کو منور کرتا ہے۔ اُسی طرح سے ایک ہی نور پرماتما سے سب

Marfat.com

ابدان عنصری سنکلپی منور ہو رہے ہیں۔ تناسخ بہشت۔ دوزخ۔ روچک بھیانک واک ہیں۔ جدا جدا جیو آتما نہیں ہیں باب نہم۔ ستیارتھ پرکاش میں دیانند سرستی فرماتا ہے کہ جیو آتما کو جب اس دیہہ کا کھایا پیا یاد نہیں رہتا ہے تو پچھلے جنموں کے حالات کس طرح یاد رہ سکتے ہیں۔ یہ ایک خام جواب ہے۔ آدمی کو اس عمر کے چھوٹے امور کھائے پیئے اگر یاد نہیں رہتے تو بڑے بڑے واقعات زلزلہ۔ آتشزدگی ریلوے کلیشن وغیرہ جنگ و جدل۔ ڈاکہ وغیرہ چھوٹی عمر کے دیکھے ہوئے تو یاد رہتے ہیں۔ پس ایسے بڑے امور پہلے جنموں کے ضرور یاد ہونے اور رہنے چاہئیں۔ بشرطیکہ علم کا ظرف کوئی جیو آتما ہو۔ کھایا پیا بھی یاد رہ جاتا ہے۔ جب کوئی بڑی خوش مزہ چیز یا بدمزہ کھائی جائے۔ تو وہ بھی عمر تک یاد رہتی ہے۔ دیانند سرستی کہتا ہے کہ انومان سے جانچ سکتے ہو کہ فلاں شخص آرام میں ہے فلاں شخص تکلیف میں ہے۔ اس کا کوئی کارن ہے۔ پس عبرت پکڑو۔

بھلا انسان تو یہ امر انومان سے جان سکتا ہے۔ حیوانات گائے بیل۔ گھوڑا۔ گدھا۔ مکھی پسو مچھر وغیرہ کس طرح انومان سے ایسا امر جان کر عبرت پکڑ سکتے ہیں۔ دیانند سرستی عدالتی امر پر قیاس کو دوڑا کر تائید۔ تناسخ کی کرتا ہے وہ ایک ہی مکمل مالک کی قدرت کو نین جدا جدا صفتوں میں قائم بالذات قرار دیتا ہے۔ ایک ایشور (فرمی) کو دوم بیشمار

Marfat.com

جیو دن (ارواح) کو سوم پرکرتی یعنی مادہ عناصر کو۔
نظامی فرماتا ہے ؎

پیٔ و بندہ را یاوہ زان شد کلید
کز اندازہ خوشتن در تو دید
کسے کز تو در تو نظارہ کند
ورق ہائے بیہودہ پارہ کند
ہر آنکس راکہ ایزد راہ ننمود
ز استعمال منطق ہیچ نکشود
ز دور اندیشی عقل فضولی
یکے شد فلسفی دیگر حلولی
محقق را کہ وحدت در شہود است
نخستیں نظر بر نور وجود است
زہے نادان کہ او خورشید تابان
بنور شمع جوید در بیابان

پس جیو آتما جدا جدا انہیں۔ نہ تناسخ میں پھرتے۔ نہ بہشت دوزخ میں جاتے آتے ہیں۔ کوئی گردش نہیں کرتے۔ یہ سب اُورے اَورے کی باتیں ہیں۔ ہماری اوپت اُس بحر ناپیدا کنار واجب الوجود میں ہوتی ہے۔ اور اُسی میں کھپت ہو جاتی ہے۔ وہ جو آئے تھے وہ تو چل بسے۔ ہے سزا جزا کی جنکے یہ ہیں سب یہین کے مباحثے۔ نہ ثواب ہے نہ عقاب ہے ؎

نشیندۂ ہر آنکہ بمیرد تمام شد

Marfat.com

دیہہ چھُٹے تے انت جیا گدھا تمیا سنت
مائی میں مائی رہی پون میں پون

کہو رے گیانی مو آہے کون۔ پنج تت تے تن رچیو ہے جانو چتر سجان۔ جہاں تے اوپجیا ناسکا لین تا ہیں ہیں مان۔ جیسے جل تے بُد بُدا اوپجے بِنسے نیت جگ رچنا تیسے رچی جان یورے میت۔

---

جو لوگ عبادت کے سلسلہ کی قدر کرتے ہیں اور اس کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ دنیا کا انتظام اعتدال اور امن سے قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ جیو آتما (ارواح) کو علیحدہ جلوہ ذات الٰہی در ابدان سے سمجھتے ہیں۔ اور نرک سورگ آواگون کو مانتے ہیں۔ اس پر زور سے یہ دلیل دیتے ہیں کہ اگر نیک و بد کا انجام یکسان ہے۔ اور بعد مرگ کوئی ہستی روحانی باقی نہیں رہے گی تو پھر عبادت کرنے اور نیک اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ دلیل ایسی قاطع نہیں ہے کہ جس کے باعث سے حقیقت میں ایسی چیز جو علیحدہ وجود نہ رکھتی ہو۔ یعنی جیو آتما یا روح اس کو مان لیا جاوے۔ پرم آتما (حضرت واجب الوجود) کے پرکاش سے بدھی (یعنی دماغ، من یعنی قلب منور ہو کر گیانی (علیم) ہو جاتے ہیں۔ جب اعتدال زندگی درہم برہم ہو جاتا ہے۔ دماغ اور دل میں افاضۂ نور واجب الوجود

Marfat.com

کے قابلیت نہیں رہتی - تب وہ اگیانی ہو جاتے ہیں - اور علم
اور فہم و ادراک انسان اور حیوان کا جاتا رہتا ہے دماغی بیماریوں
سے پاگل ہو جاتا افراط تفریط (کچھ کا کچھ) کرنے لگ جاتا ہے
جب مر جاتا ہے سب علم جاتا رہتا ہے - اسی لئے ڈاکٹر
سرکلشن (بلڈ وران خون) کے ختم ہو جانے پر موت قرار دیتے ہیں
کئی نفس ناطقہ کے قائل نہیں ہیں - انسان اور حیوان کی زندگی
کی حالت میں جسمانی - ظلمانی - قوائے دل اور دماغ جن کو
سنسکرت اصطلاح میں بدھی اور من کہتے ہیں - ذات آلہٰی
کے پرتو افگن ہونے سے نورانی ہو جاتے ہیں - اللہ بس باقی
ہوس - اللہ ہی اللہ ہے اور کچھ نہیں ہے

نبود آفرینش تو بودی خدا
بناشد ہمہ ہم تو باشی بجا
قرار ہمہ ہست بر نیستی
توئی آنکہ بر یک قرار ایستی
بودی ولیں باغ دل افروز نے
باشی و میدان شب و روز نے
بحر بقائے تو و باقی سراب
منک المبدا و الیک المآب
جز تو کسے نیست بملک قدم
کز لن الملک فرازد علم

موجود بحق واحد اول باشد
باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد

Marfat.com

ہر چیز جزو کہ آید اندر نظرت ٭ نقش دو بین چشم احول باشد
کوئی خود خدا بننے کا الزام دیکر کوئی ٭ پورانی دقیانوسی فلاسفی بتلا کر دیانند
فرقہ نوین ویدانت نام رکھ کر اس اصلی اور متبرک علم حقانی
ویدانت تصوف کو مکروہ لغو اور سستی اور کاہلی کی بنیاد بتلاتے ہیں
جب سچ اسی طرح ہے کہ سرشٹی واجب الوجود کے سنکلپ
میں متمکن ہے۔ اور سنکلپ اوسکا تدروپ ہے تو ایسے
الزامات اور بدگوئی سے راستی کو زوال کیونکر آسکتا ہے۔ سانچ
کو آنچ کیا۔ دیانند کہتا ہے کہ ایک میعاد (کلپ) معین تک جیو
آتما پرم آتما میں پہرتا رہتا ہے۔ گویا کہ پرماتما دریا ہے اس میں
تیرتا رہتا ہے۔ لیکن اُس کی ذات سے ایک نہیں ہوتا نہ ایک
شروع سے ہے۔ جب جیو آتما کی ہستی ہی نہ رہیگی پرماتما میں
مل کر تو جیو آتما کو موکہش کیا اور آنند کیا۔ - - - - - - - -
- - - - - - - - - - برہمو سماجی کہتے ہیں کہ ایشور
کے پریم سے اُس کی گود میں کھیلتا رہیگا۔ نہ ایشر کوئی دریا
ہے نہ ایشر خلا حیز اتیہر ہے۔ اور نہ اس کی کوئی گود ہے سب
انسانی کمزور دلوں کے ڈہکوسلے ہیں من اوکتیاں ہیں۔ کوئی
حور و غلمان کے دہندوں میں پڑا رہتا ہے ؎

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

بھلا غور فرمایئے کہ یہ تعلیمات مذکورہ کون سے عالی اور
چمکیلی اور ناقابل اعتراض و بحث قطعی ہیں۔ کہ ویدانت
پر پہیتیاں جماتے ہیں۔ ویدانت کا آنند جس کو آیا ہے وہ

Marfat.com

ہی جانتا ہے۔ ویدانت پرتھکش علم ہے دلیلی علم نہیں ہے کہ اعتراضوں کا مضرب بنے۔ نہ لکیر کا فقیری علم ہے۔ دہریہ اور چارواکہ بھی اسی عالم کو ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ لیکن وہ باقاعدگی ایجاد عالم حسب ضروریات کو نہ دیکھ کر نظر انداز کر کر اس کائنات کو خدا نہیں مانتے۔ بلا خدا کے خود بخود قائم قدیم مانتے ہیں۔ صرف یہ اُن کی غلط فہمی ہے۔ یہ سب امور اوپر کے نکتوں میں میں مفصل لکھ آیا ہوں۔ ہم کو تو ہر وقت رانجھا میں وچ میں رانجھے وچ کا خیال رہتا ہے۔ اسی میں مگن رہتے ہیں۔ آگے چل کر سائیں بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

میں ناہیں تو آپے ہیں اپنی آپ کریں دلجوئی

بس یہی اصلیت ہے ہمارا وجود موہوم ہے۔ اُس کا وجود اصلی ہے۔ قول درشٹ جیو برہم جگت ہے جگت برہم ہے جو ہمارا منظر چشم ہے

برکت رائے منصف پھلور وقت ۷ بجے شام

---

نکتہ جو اندھا ہے۔ خدا نے اُس کو اپنے دیدار سے محروم رکھا ہے کہ وہ جہان کو نہیں دیکھتا ہے جو خدا کا ظاہری پرتھکش وجود دیرات سروپ ہے۔

---

نکتہ جو شخص پوری عمر طبعی ۱۲۰ برس کی بھوگ کر مرتا ہے۔ اُس کے پران بلا تکلیف نکل جاتے ہیں۔ کہ اُس کا جسم بتدریج ضعیف ہو ہو کر

Marfat.com

ناکارہ ہوا ہوا ہوتا ہے۔ صرف دم خفیف ہو کر بند ہو جاتا ہے
تکلیف صرف غیر طبعی عمر میں پرورش یافتہ جسم کے مرنے
میں ہوتی ہے۔ تو غور سے دیکھو کہ پرماتما دیو نے جو نیم جزا (پیری)
کے بعد مرنے کا بنایا ہے۔ کمال رحم کا ہے۔ کہ تکلیف اُس
میں نہیں ہوتی۔ جب ہم اپنی بے اعتدالیوں سے قبل
از وقت مقررہ جسم کو ناقص کر کر مرتے ہیں تو تکلیف ہم کو محسوس
ہوتی ہے سو یہ قصور ہمارا اپنا ہے۔ ہمارے بُرے افعال کا نتیجہ ہے
کہ یم آلہی ہم نے بھنگ کیا (توڑا) نہ کہ پرماتما دیو کا۔ فقس علے
ہذا۔ برکت رائے منصف پہلور یکم فروری ۱۹۱۱ء وقت ۷ بجے شام

---

نکتہ آؤ دیکھو پیاریاں سجناں نوں سردیاں رکھیاں نال
گل اک نکتہ وچہ مکدی ہے۔ کدی بات سچی بہی لکدی ہے
تمام دنیا ایک فرضی اور موہوم خدا کی طالب ہے۔ سو اس وجہ سے
دوام مایوسی اور محرومی میں رہتی ہے۔ کیونکہ فرضی اور موہوم خدا
نہیں مل سکتا ہے لیکن محقق را کہ وحدت در شہود است
نخستین نظر بر نور وجود است محقق عارف۔
پرتہکش برہمانڈ ویراٹ سروپ کو جو برہم ہے۔ دوام چشم
مشاہدہ کرتا ہے اور فائز رہتا ہے برہم جگت ہے۔ جگت برہم
ہے۔ اسپند (حرکت) برہم کا جگت ہے تہہ اسپند (سکون) برہم کا
مہاپریے (قیامت کبریٰ) خلوت اور بطون شانت پد ہے جیسے
اسپند وایو (ہوا) کا سپرش ہے تہہ اسپند بے سپرش ہے

Marfat.com

جیسے اسپند بحر کا لہر ہے اور نہ اسپند آب صاف ہے۔ ہستی وجود کا سبھاؤ سب کچھ ہونا ہے جیسے حرکت سے پانی میں لہریں ترنگیں چہلیں بھنور نمودار ہو جاتے ہیں تیسے ہی حرکت واجب الوجود (آتما) سے جہان گوناگون نمودار ہو جاتا ہے حرکت برہم کی صرف اُس کا سنکلپ ہی ہے۔ کُن فیکون کا یہی مسئلہ ہے ؎

ز دریا موج گوناگون برآمد ÷ ز بے چونی برنگ چوں برآمد
گہے در کسوت بیلے فرو شد ÷ گہے در صورت مجنون برآمد

؎ کتے رومی ہو کتے زنگی ہو ÷ کتے ٹوپی پوش فرنگی ہو
کتے مے خانہ وچہ بھنگی ہو ÷ کتے مرد مہری ہو وسدے ہو
تسی ہر رنگ دے وچہ وسدے ہو ÷ سانوں لامکانی وسدے ہو

یار کو ہم نے جا بجا دیکھا ÷ کہیں ظاہر کہیں چھپا دیکھا
کہیں ہے بادشاہِ تخت نشین ÷ کہیں کاسہ لئے گدا دیکھا
کہیں زاہد بنا کہیں عابد ÷ کہیں رندوں کا پیشوا دیکھا
کہیں لیلی بنا کہیں مجنون ÷ آپ پر آپ کو جلا دیکھا۔
کہیں عاجز نیاز کی صورت ÷ سینہ بریان و دل جلا دیکھا

لیکن یہ بات بھی ساتھ ہی یاد رکھنی چاہیئے کہ جز کُل کبھی نہیں بن سکتا۔ کل کی قدرت جزو میں کبھی نہیں آسکتی۔ ایک تندرستہ (رسن) کا زور اور طاقت برداشت نہیں رکھ سکتی۔ خواہ وہ تندرستہ کا جز ہی ہے۔ حباب (بلبلے) کا وجود بحر ہے لیکن سارے بحر کا کام

Marfat.com

حباب (بلبلے) سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی طرح جو انسان عارف یا غیر عارف یہ خواہش کرتا ہے کہ میں یہ نکتہ سمجھ کر کہ میری اصلیت حضرت واجب الوجود (برہم) ہی ہے۔ خدائی کام کرنے لگ جاؤں وہ مایوس رہے گا۔ کبھی کامیاب نہیں ہو سکیگا۔ لاکھوں رتیاں مل کر من بن جاتا ہے اور رتی من کا جزو ہوتی ہے لیکن رتی من کے برابر وزن کو نہیں تول سکتی ہے آتما اوشٹان ہمارا ہے سا کھشی بھوت ابھمان پرش جگت کا ہے ہمارے لئے اتنا ہی سمجھ لینا اور یقین کر لینا کافی ہے کہ ہم سوائے واجب الوجود کے کچھ نہیں ہیں اوسی کے آشرے قائم ہیں وہ ہی ہمارا آشرا اور اوشٹان ہے یہہ اصلیت سمجھ کر ہماری تسکین ہو جانی چاہیئے زیادہ خواہش خدائی قدرت کی بے شرمی ہے کہ رتی من اور رائی پہاڑ نہیں ہو سکتی ہے۔ البتہ صفائی باطن اور تزکیہ نفس اور قلب سے کسقدر طاقت بشری معمولی طاقت سے زیادہ بڑھ سکتی ہے۔ جیسے کہ جسمانی ورزش سے ایک انسان پہلوان بن جاتا ہے۔ اور چند ابنائے جنس سے زیادہ ان کی مغلوبی کی طاقت حاصل کر لیتا ہے اسی طرح روحانی ورزش سے زیادہ تر معلومات (غیبی یا خفیہ) بھی انسانی ورزشی روحانی کو بہ نسبت ابنا جنس کے حاصل ہو جاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی محدود۔ روح ہمارا آتما کا پرکاش ہے جو جسمانی قوائے پر پڑ کر ان کو نورانی کر دیتا ہے اور انسان حیوان اوس سے عالم۔ گیانی۔ مدرک ہو جاتے ہیں جیسے سورج کی دھوپ سے تمام ظلمانی اجسام اور اجرام نورانی ہو جاتے

Marfat.com

ہیں - اور پھر یہی سورج کی دھوپ سورج سے منفک نہیں ہوجاتی
اور اجسام کے ساتھہ بلکہ سورج سے قطع بُرید نہیں ہوجاتی اُسی
کے ساتھہ بدستور قایم دائم رہتی ہے پس ہمارے پانی یوگ
یہی بات تھی سو ہم نے پالی - اس سے زیادہ کچھہ حاصل نہیں ہوسکتا
ہے کہ مشاہدہ جمال دوست سیری اس تحریر متذکرہ کے
مطابق چشمانِ سر سے کر لیا - اور کیا چاہیئے - باقی ہوس - بیجا ہے
اللہ بس باقی ہوس -

سائیں بلھے شاہ صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں -

مین پایا ہے مین پایا ہے ۔ ۔ ۔

بلہے شاہ صاحب

پھڑ نقطہ چھوڑ حساباں نوں ٭ کر دور کفر دیاں بابان نوں
لاہ دوزخ گور عذاباں نوں ٭ کر صاف دلیدیاں خوابان نوں
گل ایسے گہر وچہ ڈہکدی ہے ٭ گل اک نقطے وچہ مکدی ہے
ایویں متھا زمین گھسائیدا ٭ لسا پا محراب دکھائیدا
پڑھ کلمہ لوک ہسائیدا ٭ دل اندر سمجھ نہ لیائیدا
کدی بات سچی بہی لکدی ہے ٭ گل اک نقطے وچہ مکدی ہے
کئی حاجی بن بن آئے جے ٭ گل نیلے جامے پائے جے
حج وچ ٹکے لے کھائے جے ٭ بھلا ایہ گل کسنوں بہائے جے
کدی بات سچی بہی لکدی ہے ٭ اک نقطے وچہ گل مکدی ہے
اک جنگل بحرین جاندی نی ٭ اک دانہ روز لے کھاندے نے
بے سمجھ وجود تہکاندے نی ٭ گھر آون ہو کے ماندے نی
اینویں چلیاں وچہ جند سکدی ہے ٭ اک نقطے وچہ گل مکدی ہے
پھڑ مرشد عبد خدائی ہو ٭ وچہ مستی بے پرواہی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو ٭ بلہا بات سچی کد اکدی ہے
گل اک نقطے وچ مکدی ہے

سائیں صاحب موصوف نے

تعلیم توحید کیا سچ فرمائی ہے ٭ سچ کہاں تا بہا نبڑ مچدا ہے
جہوٹہہ کہیاں بہی ناں کچھ بچدا ہے ٭ جی دوہاں گلاں توں جچدا ہے
جچ جچ کے جیہا کہندی ہے
مونہہ آئی بات نہ ہندی ہے

Marfat.com

جس پایا بھیت قلندر دا ؛ راہ کہو جیا اُس نے اندر دا
اوہ باسی ہے اوس مندر دا ؛ جتھے کوئی نہ چڑہدی لہندی ہے
ایہہ تلکن بازی دیہڑا ہے ؛ تہم تہم ٹرو اندھیرا ہے
وڑ ویکھو اندر کیہڑا ہے ؛ کیون خفتن باہر ڈہونڈی ہے
اوتھے لیکہا پون پسارا ہے ؛ اوہ صاحب سب توں نیارا ہے

اوتھے قدرت دا چمکارا ہے ؛ جیوں چنگ دا رو وچ پیندی ہے
جد ظاہر ہوے نور ہور مین ؛ جل گئے پہاڑ کوہ طور ہورین
دار چڑہے منصور ہورین ؛ اوتھے شیخی پیش نہ ویندی ہے
کتے ناز ادا و کہائیدا ؛ کتے عاشق بن بن آئی دا
کتے ہو رسول ملائیدا ؛ کتے جان جدایان سہندی ہے
سب بھل جاون تکرار تائیں ؛ پھر مارن بلہے یار تائیں
ایتھے مخفی بات سوہندی ہے ؛ اک لازم شرط ادب دی ہے
ایہ بات معلومے سب دی ہے ؛ ہر ہر وچ صورت ربدی ہے
کتے ظاہر کتے چھپیندی ہے ؛ اساں پڑھیا علم تحقیقی ہے
ہور ساری گل و دہیکی ہے ؛ اینوین رولا پا پا پہندی ہے
بلہا شوہ اسان تہیں وکہہ نہیں ؛ بن شوہ تہیں دوجا کہکہ نہیں
پر دیکہن دا ہی اکہہ نہیں ؛ تائیں جان جدائیاں سہندی ہے

---

سائیں صاحب ایک اور جگہ پر بہی کہلم کھلا یوگ ابہیاس کے
اشارت فرماتے ہیں دلہ مین وچہ میں تاں رہ گئی رائی
تین کارن میں جیسے ہو یا ؛ نو دروازے بند کر سو یا

دسوین درتے آن کہلو یا ۔ ہن تان من میری آشنائی

---

ہر وقت ذات آلہی میں محو اور مگن رہو۔ مولوی روم صاحب
قافیہ اندیشیم و دلدار من ۔ گو بدم مندیش جز دیدار من
واسشٹ بھگوان کی ہدایت کے مطابق ہمیشہ اس علم سے واقف
و دانا ہو کر دل ذات الٰہی میں محو رکھو۔ اور دنیا کا کام سُتے سِدھ
کرتے چلے جاؤ۔ اب یہ فقیر کہتا ہے۔ کہ میری اس سچی رونما کتاب
کو پڑھ کر خیالات فاسد کمزور اور لکیر کی فقیری کا جناب کر لو۔ بہر
جوگ واسشٹ۔ آتم پُران۔ اپنکھد۔ بھگوت گیتا۔ وساتیر۔ مثنوی
مولانا روم۔ لوائح حضرت مولانا جامی۔ شرح گلشن راز تصنیف
حضرت بلھے شاہ صاحب قصوری۔ کافیاں۔ سی حرفی۔ دیوان
خواجہ حافظ شیرازی۔ دیوان شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی۔ گورو
گرنتھ صاحب (خصوصاً شبد ناوان محل گورو تیغ بہادر صاحب
ویراگ شتک راجہ بھرتری جیو۔ ترجیع بند وصالی۔ قصیدہ جودیہ
حضرت فرید الدین عطار صاحب۔ دیوان حضرت شمس تبریز
تصانیف حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔ مثنوی تحفۃ احرار
دسجۃ الابرار و رسالہ دُرّ مفاخرہ۔ حضرت مولانا نور الدین عبد الرحمٰن
جامی صاحب کے ادویہ مرکبہ کے استعمال سے اپنا خون
روحانی بڑھا کر موکش اور نجات کی پہلی (درجہ) سے صحت
فنا فی اللہ حاصل کر لو۔ کتب ہنود و شاستر میں ہمان ذکر تناسخ
اور نرک سرگ کا آیات اور دیگر کتب اہل اسلام میں جہاں ذکر

Marfat.com

بہشت اور دوزخ کا آیا ہی اُن کو بزرگاران دین کی حکمت عملی و مصلحت اندیشی سے روچک اور بہیانک واک (اقوال) سمجہو ان کی اصلیت کچہہ نہیں ہے۔ یہاں ہی بہشت ہے یہاں ہی دوزخ ہے۔ ایسے اقوال مثل ڈبہ یا صندوق کے ہیں کہ جن میں علم توحید کی دولت اور زیورات محفوظ رکہے گئے ہیں اور جیسے کتاب کے مقوہ میں مضمون کتاب محفوظ ہوتا ہے۔ ایسا ہی اقوال تناسخ بہشت دوزخ کے مقووں میں علم توحید کو سمجہو۔ جیسے استخوان سر میں مغز محفوظ ہے۔ اسی طرح علم توحید اقوال مذکور میں محفوظ ہے۔ جیسے مغز کی حفاظت کیلئے سر کی استخوان کی ضرورت ہے اسی طرح سے مغز توحید کی حفاظت کے سر کیلئے اقوال شرعی کے رکہنے کی ضرورت ہے لیکن محققان استخوانون سے مغز کو نکال لیتے ہیں اور مغز سے ہی سروکار رکھتے ہیں اور استخوانون کو پھینک دیتے ہیں جیسے ماکہنی مکہن کو نکال کر چہاچہہ کو گیر دیتا ہے۔ اسی طرح محقق عارف اقوال شرعی سے سروکار نہیں رکھتے۔

مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔

ما ز قرآن مغز را برداشتیم ٭ استخوان پیش سگان انداختیم

شیخ فریدالدین عطار صاحب فرماتے ہیں۔

کہ کفر کافر را و دین و دیندار را ٭ ذرۂ از درد دل عطار را

کہان تک لکھتا جاؤن ؎

اگر در خانہ کس است ٭ حرفے بس است

138421

Marfat.com

سائیں بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

مین عشق حقیقی مٹھی کوڑے مینوں دسو پیا دا دیس نی مینوں
دسو سجن دا دیس۔ ماپیاں دے گھر بال ایانی
پریت لگا کے لٹی کوڑے۔ مینوں دسو پیا دا دیس نی مینوں
دسو سجن دا دیس۔ منطق معنی کنز قدوری میں پڑھ پڑھ علم گنی کوڑے
مینوں دسو پیا دا دیس نی ؛ مینوں دسو سجن دا دیس۔ نماز
روزہ اونہاں کی کرنا جنہاں پریم صراحی لٹی کوڑے۔
مینوں دسو پیا دا دیس نی۔ مینوں دسو سجن دا دیس
بلھے شاہ دی مجلس بہ کے سب کرنی میری چھٹی کوڑے
مینوں دسو پیا دا دیس نی۔ مینوں دسو سجن دا دیس۔
کیونکر جائے کعبے نون ؛ دل لوچے تخت ہزارے نون
لوگ جو سجدہ مکے نوں کردے ؛ میرا یار پیارے نون
بہس نمازاں تے چکڑ روزے کلمہ دے منہ شاہی ؛ بلھا شاہ شوہ اندروں پایا بہلی پہرے لوکائی
خواجہ حافظ
زاہد تو دان خلوت و تنہائی نماز ؛ عشاق را حوالہ بعیش مدام رفت
دیگر مکن نصیحت حافظ کہ رہ نیافت ؛ گم گشتہ کہ بادۂ عشقش بکام رفت
ولہ
چو طفلاں تا کے اے واعظ فریبی ؛ بہ سیب بوستان جوئے شیرم
بفریادم رس اے پیر خرابات ؛ بیک جرعہ جوانم کن کہ پیرم
ولہ
با مدعی مگوئید اسرار عشق و مستی ؛ تا بے خبر بمیرد در رنج خود پرستی
واعظ مکن نصیحت شوریدگان کہ ما ؛ با خاک کوئے دوست بفردوس ننگریم
مکھن یہ ہے کہ برہم جگت ہے جگت برہم ہے

Marfat.com

دیدار خداوندی پر تکیہ ہو رہا ہے

دلے کز معرفت نور و صفا دید ÷ بہر چیزے کہ دید اول خدا دید

فرضی اور موہوم خدا کو تلاش مت کرو کہ نہیں ملے گا

جے جاگاں تدنال ہے سواں تدنال ÷ ٹردیاں پھردیاں اٹھدیاں بیٹھدیاں نالو نال

فریاد کناں خدائے را مے جوئید ÷ مگر این قوم خدائے ! دوری دارند

چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید ÷ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

## دعا

ساقیا مایۂ شباب بیار ÷ یک دو ساغر شراب ناب بیار

گر صواب است و گر خطا خوردن ÷ گر گناہ ہست و ور ثواب بیار

گرچہ مستم سہ چار جام دگر ÷ تا بکلی شوم خراب بیار

برکت رائے در پہلو رسکان رہائشی خود۔ وقت ۴ تا ۶ بجے

صبح - ۱۲ر فروری ۱۹۱۱ء یوم یکشنبہ۔

نظم بطور نکتہ از برکت رائے گنہگار

لکھیا پڑھیا روڑہ پڑہ گیا بہٹہ پیا سب فضل کمال

جے اک نکتہ جاتا نہیوں کی ہے اپنا اصل احوال

معلوم نہ شد کہ کیستم من ÷ واضح نہ شد کہ چیستم من

موت کیا شے ہے کے واقف سے پوچھا چاہئے۔

دو نفس میں ختم کرتی ہے یہہ سوچا چاہئے

جیتے جی جس نے نہ جانا صاحبو اس موت کو

زندگی برباد کرتا ہے اُسے احمق کہو

Marfat.com

موت کا ہی جاننا اک کام ہے ؛ ورنہ سارا علم حکمت خام ہے
جبکہ مرجاتا ہے کچھہ رہتا نہیں ؛ یا کہ کچھہ رہتا ہی یہ سمجھو یہیں
گر نہیں رہتا ہے کچھہ چھوٹے بہلے ؛ گر ہو صورت دوسری تو کیا کرے
یہ مروڑی کہولنا ہی کام ہے ؛ ورنہ ساری عقل و دانش خام ہے
کلہم فضل و دانش سارا ہی واہیات ہی ؛ موت کا ہی جاننا اک بات ہے
رہ گیا اوس شخص کا فضل و کمال ؛ موت کا جسنے نہ جانا اصل حال
ساری دولت موت تک ہی ساتھ ہے ؛ ورنہ جانا یہاں سی خالی ہاتھ ہے
یا خدا جو بات ہے اصلی بتا ؛ جہل و نادانی کا دے پردہ اٹھا
عقل تو پاتی نہیں یہ مدعا ؛ نور عشق خویشتن را کن عطا
تا ہمہ ظلمات را رفع کند ؛ زنگ شبہ و شک را دفع کند
بن تری امداد کے ہین نارسا ؛ خواجہ حافظ نے ہی کیا اچھا کہا
ماں بدان مقصد عالی نتوانیم رسید ؛ ہاں مگر پیش نہد فیض خدا گامے چند

## از مصنف

نہ عاصی بچے اور نہ عارف بچے ؛ یہ مارے اجل ہر کسی کو ڈسے

---

۸ مارچ ۱۹۱۱ء در پھلور وقت صبح ۳ بجے

نکتہ۔ ہم ناستک ہیں کہ کسی فرضی موہوم غیر موجود خدا کو نہیں مانتے۔ ہم آستک ہیں۔ کہ سامنے سچے موجود خدا کو مانتے ہیں جو آنکھون کے سامنے نظر آرہا ہے یعنی ویراٹ سروپ کے جہان نما خدا کو مانتے ہیں۔ اگر ہم اس جہان کو خود بخود بقولیکہ۔
تو میدانی جہان خود ہست قایم ؛ بہ نور خویشتن پیوستہ دایم

Marfat.com

خدا سمجھکر نہ مانتے تو ناستک ہوتے ہم جہان میں باقاعدگی
کی ایجاد حسب ضروریات معقول طور پہ مثل گردش ستارگان
مرکز ثقل۔ قوت برقی۔ کہربائی۔ مقناطیسی۔ نور نار سردی گرمی
رطب۔ یابس۔ عناصر اربعہ۔ آکاشی۔ بصر سماعت۔ شامہ۔ لامسہ
ذائقہ۔ ہاضمہ۔ جاذبہ۔ دافعہ۔ دل۔ جگر۔ معدہ۔ امعا جائے
بول۔ براز۔ رحم مثیمہ۔ آلہ تناسل۔ فرج۔ گوشت۔ پوست۔
استخوان اعصاب۔ شریان۔ عضلات۔ خون۔ شیر وغیرہ
دیکھتے ہیں۔ بقول لیکہ

بہ بین تا نکنی انگشت از چند بند ؛ باقلیدس صنع درہم نگند
تامل کن از ہر رفتار مرد ؛ کہ چند استخوان پے زدو صل کرد
کہ بے گردش کعب و زانو و پا ؛ نشاید قدم برگرفتن ز جا
ازاں سجدۂ آدمی سخت نیست ؛ کہ در پشت او ہر یک لخت نیست
رگت برتنست اے پسندیدہ خو ؛ زمینے درو سی صدو شصت جو
بصر دہ سرو نکو را سے و تمیز ؛ جوارح و ہر دل بدانش عزیز

اس لئے جہان کو جس میں سب کچھ باقاعدہ ہو رہا ہے
خدا مان لیا ہے۔ ایک ہی چیز ممکن واجب لطیف سب
کچھ بن رہی ہے۔ ایک نکتہ سابقہ میں ایک ہی چیز کے
سب کچھ بننے کے تفصیل بیان کر دی ہوئی ہے۔ اسی کو
خدا مانتے ہیں۔ اس سے غیر خدا کوئی اس واسطے نہیں
مانتے کہ اگر کوئی اور خدا ہوتا تو دکھلائی دیتا یا کسی نہ کسی
طرح تبلا دیتا کہ میں خدا ہون ایسا ہون۔ تمام عمر ڈھونڈتے
چلے آئے نہ ملا اگر ہوتا تو مل جاتا۔ پس جو لوگ سوائے

Marfat.com

ویراٹ سروپ۔ برہمہ ایشور کے اور کسی خدا کو مانتے ہیں وہ فرضی خدا کو مانتے ہیں۔ جیسے بالک (بچہ) ہُوّا کو مانتے ہیں۔ پر ہُوّا ہوتا نہیں ہے۔ اسی مین اُپت کہپت ہے۔ وجود (یعنی ہستی) ایک بحر ناپیدا کنار اور نامتناہی اپنے سرمدیت میں موج زن ہو رہا ہے۔ یہی خدا ہے۔ ہم اُس میں لہرین ہیں ؎

ما ز دریائیم و دریا عین ماست ؛ این سخن داند کسے کو آشنا است

---

ذات و صفات ہر دو بمقصد یکے بود ؛ تمثال موج دریا اصلش یکے بود
کو طالبش کہ بیند موجود خویش مطلق ؛ آدم رسول مولیٰ ہر سہ یکے بود

---

بحریست نہ کاہندہ نہ افزائندہ ؛ امواج برو روندہ و آئندہ
عالم چو عبارت از ہمیں امواج است ؛ نبود دو زبان بلکہ دو آن پائندہ

---

بحریست وجود جاودان موج زنان ؛ زان بحر ندیدہ غیر موج اہل جہان
از باطن بحر موج بین گشتہ عیان ؛ بر ظاہر بحر و بحر در موج نہان
کتب مقدس و ساتیر نامۂ جمشید ؛ میں اور بھگوت گیتا کے ویراٹ پر ہے
اور آتم پران میں ویراٹ کی تعریف میں نہایت مفصل شرح و بسط سے یہی راز بیان کیا گیا ہے کہ برہمانڈ کس طرح سے واجب الوجود ہے۔ ان کتب مقدس میں ملاحظہ کرو ہماری کتاب نکات ہے نہ کہ تفاصیل اس لئے

Marfat.com

اُن کی نقل کوئی ضروری نہیں ہے کہ نکتہ کی تعریف زائل ہوتی ہے۔ اور طوالت ہوتی ہے۔ کتب مقدس اپکھد جوگ واسشٹ۔ بھگوت گیتا۔ ویدانت سوتر یاس منی۔ آتم پران۔ قصیدہ جودیہ عطار۔ لوائح جامی۔ دیوان خواجہ نیاز ترجیع بند وسالی۔ کافی۔ وسی حرفی ہوشاہ صاحب شبد گورو تیغ بہادر صاحب۔ تحفۃ احرار۔ دیوان حافظ۔ مثنوی مولانا روم صاحب مفصل ہیں۔ ہر وقت پڑھو۔ اور فیض اُٹھاؤ اور آنند حاصل کرو۔ موکھش پاوانِ کتابوں کو حرز جان رکھو اِن کو پڑھتے ہوئے موت آجائے تو موکش سمجھو۔ حافظ شاد باد ارواح آن رندے کہ او نہ بر سرِ کوئے بتان یابد وفات

وہ بُت یعنی مصنف ان کتب کے تو موجود نہیں ہیں بحرِ وجود ویراٹ سروپ میں لین ہو چکے ہیں ان کی تصانیف مقدس ہی بُت ہیں جہاں ان کتب کی لائبریری ہو

اُس کو کوچہ بتاں سمجھو۔ او سمین وفات ہو تو شاد باد انواع آن رندے۔ کا سلہ صادق آجائیگا۔ پیارے یو۔ ہم کو خود خدا ہونے اور بننے کا الزام معترض اس مسئلہ وحدت وجودی کو ماننے کے لئے دیتے ہیں جو سراسر اصلی واقعات اور حالات کے خلاف ہے۔ سچ کو ماننے کی کیا شرم ہے جب بات ہی اصلی فی الحقیقت یہہ ہے۔ تو پھر کیا اُن کو شرم نہیں آتی کہ جب وہ فرضی موہوم غیر موجود خدا کو مانتے ہیں اور اُس کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ اور اُس خدا کو دکھلاتے ہیں

Marfat.com

سکتے ہیں۔

عاقل نقد را بہ نسیہ ندہد

ہمارے پاس تو نقد ہے سامنے ویراٹ روپ خدا کو دکھلا رہے ہیں۔ ان کے پاس نسیہ ہے کہ دکھلا نہیں سکتے۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم اگر جہان کو خدا روپ نہ مانتے ہوتے صرف خود بخود مانتے ہوتے تو ہم کافر ہوتے ہم تو خدا کو ہی مانتے ہیں جہان ظہور روپ ہے اس میں گیان شکتی جو گو کہیں کہیں پرگٹ مثل چمک بجلی کے ہے وہ بطون روپ ہے جو شخص خدا روپ جہان کو نہیں مانتے جہان روپ مانتے ہیں وہ ناستک دہریہ ایتھٹ سفسطی ہیں۔

مولانا جامی فرماتے ہیں۔

سوفسطائے کہ از خود بیخبر است ÷ گوئد عالم خیالے اندر نظر است

آرے عالم ہمہ خیال است ولے ÷ جاوید در و حقیقتے جلوہ گر است

یہی بات یافتنی ہے اسی میں ابھیاس رکھو۔ ؎

چون این یافتہ شد ہمہ یافتہ شد ÷ مقصد یافتنی دیگر نیست

چلے کاٹنے یوگ ابھیاس حبس نفس ریاضات کرنے سب کا مقصد اسی امر کا دریافت کرنا ہے اور باطن ہی باطن ہیں نہ کوئی مزید دریافت غیب کی ہے نہ فتوح غیب ہے نہ کوئی فرشتے ہیں نہ دیوتا ہیں نہ عالم عقبےٰ ہے نہ تناسخ ہے نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے سب شرعی ڈکوسلے ہیں جنہوں نے اس مسئلہ کو دریافت نہیں کیا وہ ہی ظلمات۔ دارکنس۔ جہالت۔ نادانی۔ دوزخ جہنم (حیوان کی صورت) آواگون میں ہے۔

Marfat.com

پھڑ نکتہ چھوڑ حسابان نون ÷ کر در کفر دیاں باباں نون
لاہ دوزخ گور عذاباں نوں ÷ کر صاف دلے دیاں خواہاں نون
میں پایا ہی میں پایا ہی تین اپنا بھیس وٹایا ہی ÷ نہ جا مسجد نہ کر سجدہ نہ رکھ روزہ نہ مربھو کہا
خودی کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا ÷ بہن سٹ سوٹا کاسہ لوٹا ؎
چشم بکشا کہ جلوۂ دیدار ÷ متجلی است از در و دیوار

ہر وقت ظاہری آنکھوں سے ویراٹ سروپ عالم کو دیکھکر جلوہ دیدار اور نور بصر حاصل کرتا رہو۔ کوئی مخفی الٰہی نہیں ہے جو ملتا نہیں ہے مایوس نہ ہو تو فائز المرام ہے ؎

او بہ پیش تو ایستادہ چو سرو ÷ سرفرو بردۂ تو زگس وار

جاگ پیارے اور دھیان دھر بچہ نکتہ ہندو وغیر مذاہب والوں کو سنسکرت پڑھاؤ۔ در ریغ نہ رکھو۔ کہ اس میں نقصان مذہب ہنود ہے۔

بندۂ احقر برکت رائے منصف پھلور۔ خلف لالہ سکھدیال صاحب ہانڈہ سررشتہ دار چیف کورٹ پنجاب بن لالہ سوایا رام بن لالہ رام چند ستوطن بلدۂ قصور در پھلور مقام رہائشی خود وقت ۴ بجے صبح ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

---

**نکتہ:** ۔ پہلے بھی ایک مفصل نکتہ جیو ہنسیا یعنی ذبح جانوران کے خلاف لکھا ہے اب بھی مختصراً لکھتا ہوں کہ کوئی وہ مذہب الٰہی نہیں ہو سکتا جس میں ہنسیا جائز ہے خدا کی مخلوق کی بیخ کنی کر کر بے زبان۔ بے گناہ جانوروں کی خونریزی کر کر ان کے مردہ جسم کو غذا بنانا اس سے خدا راضی نہیں ہو سکتا۔ جو جانوران کو ذبح کر کر قربانی نام رکھتا ہو آپے میں رجی کجی آپے میرے بچے جیون کا مصداق ہے

Marfat.com

خودی کی قربانی کرنی چاہیئے۔ تذکرہ غوثیہ میں مذکور ہے۔ کہ ایک چیلہ فقیر کا کرامات متواتر دکھلانے لگ گیا۔ فقیر صاحب سے لوگون نے اُس کی اُچاہٹی کی شکایت کی۔ تو فقیر صاحب نے فرمایا کہ چند روز مرغی کا گوشت کھلا دو۔ خود اُس کا سینہ سیاہ ہو جائے گا پس اس سے ثابت ہے کہ گوشت کھانے سے سینہ سیاہ ہو جاتا ہے نہ کہ نورانی۔ پس جو اشخاص زندہ جانور کو ذبح کر کر اُس کو مردار بنا کر گوشت خوری کرتے ہیں وہ اپنے مذہب کے رحمانی اور دل کے نورانی ہونے کے کس طرح دعویدار ہو سکتے ہیں ایسے بے رحم آدمی جو جانورون کی گردن چھری سے گھڑ گھڑ کر کاٹتے ہیں اور جانور سامنے اُن کے جان توڑتا ہے اور وہ دیکھتے ہیں وہ خدا کے دوست اور پیارے کس طرح سے ہو سکتے ہیں۔ دیکھو حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتا ہے

کہ دوش مرغے بہ صبح می نالید ÷ عقل وصبرم ببرد وطاقت وہوش
یکے از دوستان مخلص را ÷ مگر آواز من رسید بگوش
گفت باورندا شتم کہ ترا ÷ بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم این شرط آدمیت نیست ÷ مرغ تسبیح خوان و من خاموش

اور جگہ فرماتا ہے۔ کہ

بذکرش ہر چہ بینی در خروش است ÷ دلے داند درین معنے کہ گوش است

پس جب کہ مرغان توحید ایزدی کے نغمہ سرا اور یاد خدا میں مشغول ایسے عابدوں کی ہلاکت کس طرح جائز ہے۔ اور اُن کو کاٹ کر کھا جانا کہاں کا انصاف ہے۔ حتیٰ کہ خدا کو بھی اس پر راضی بیان کیا جاتا ہے ہر بھگتوں کی قتل عام ہر ہی ہر کو کیونکر منظور

Marfat.com

ہو سکتی ہے ہائے خود غرضی ؎

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

بوکت رائے منصف بھلور ۶ بجے صبح ۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء

---

سوتر ہمارا گورمنتر۔

(۱) اہنسیا (جیو ہتیا) (ذبح جانور) مت کرو۔

(۲) پرتکھد کو چھوڑ پرمان مت مانو۔

(۳) جانو کہ جو کچھ دکھائی دے رہا ہے (برہمانڈ) یہی خدا ویراٹ سروپ ہے اور کوئی خدا اس کے علاوہ حقیقت میں نہیں ہے اسی میں اوپت کھپت حدوث وفنا ہے۔ یہی باقی یا بقا اپنے آپ میں قائم بالذات (آتما) ہے۔ کسی موہوم فرضی غیر موجود خدا کی تلاش میں کبھی مت دوڑو۔ کہ نہ پاؤ گے۔ چونکہ اس برہمانڈ میں سب کچھ باقاعدہ طور پر ہو رہا ہے۔ یا یہ برہمانڈ باقاعدہ طور پر بن رہا ہے۔ یہ مدبر خدا ہے۔ آستک دھرم رکھو۔ اگر بے قاعدگی نظر آتی ہو تو اس کو خدا نہ سمجھتے اور ناستک دھرم درست ہوتا اسی برہمانڈ کو ناستک باقاعدگی اور تدبیر کے امر کو دانستہ یا ہٹھ دھرمی یا بے وقوفی سے نظر انداز (اور بلک) کر کر از خود قائم قدیم بطور جگت اور دنیا کے مانتے ہیں۔ ہم اس برہمانڈ کو باقاعدہ مدبرانہ بنا ہوا دیکھ کر از خود قائم بالذات قدیم برہم (یا خدا) مانتے ہیں۔ لا انتہا آکاش۔ روپ تارا گن جمیع اقسام کی موجودات چرند۔ پرند۔ عناصر۔ اربعہ۔ نور ظلمات۔ سردی۔ گرمی

Marfat.com

برقی مقناطیسی قوتین۔ حبس فضا رکہتا ہوا یہ برہمانڈ خدا ہے یہ مجموعی صورت کا رکہنے والا خدا ہے۔ جیسے انسان کی شکل پرنگ برنگی۔ سنہری۔ نیلی پیلی سبز کلگی وغیرہ والی ہے جیسے درختان کی صورت شاخ برگ پھول پھل والی ہے۔ اسی طرح سے خالق (خدا) کی شکل نامتناہی۔ آکاش۔ روپ۔ تاراگن (ثوابت کواکب)۔ جمیع موجودات۔ موالید ثلاثہ۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات نور ظلمات سردی گرمی برقی مقناطیسی وغیرہ طاقتوں کے رکھنے والی ہے۔ اپنی اپنی شکل ہے۔ اُس کی شکل اسی طرح کی ہے (تمہاری مرضی کے مطابق زرہ پوش خود بکتر رکھنے والی ہتھیار پکڑے ہوئے شجاعانہ یا نرگس یا آہو چشم۔ لب لعل خورشید خد سرو قد دراز موئے معشوقانہ نہیں ہے کیا کرین ؎

چو قسمت ازلی بے حضاری ما کردند
گر اندکے نہ بوفق رضائے است خوردہ مگیر

پس وہی وہ ہے اور غیر کچہہ موجود نہیں ہے۔ ؎

سمایا ہے جب سے تو آنکہوں میں میرے ÷ جدہر دیکھتا ہون اُدہر تو ہی تو ہے
ایکو اہنگ بہشیامی (ایکو برہم دوتیو ناستی)

وا ینما تولو فثم وجہہ اللہ۔ لا الہ الا اللہ ؕ

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد ؕ لم یلد ولم یولد

ولم یکن لہ کفوًا احد ؕ

۰۰ آنکہہ ناک موہنہ دست و پا شکم لاتین پاؤں رکہنی والی ہے جیسے ناوس کی شکل ÷

Marfat.com

باپ (خالقی) صفت کو لئے ہوئے۔ بیٹا مخلوقی صفت کو لئے ہوئے روح القدس ان دونوں صفات سے معرّا حیثیت رکھتی ہوئے وہ ہی خالق وہ ہی مالک ہے۔ ست سری اکال۔ وہ بحر زخار نا پیدا کنار واجب الوجود اپنی سرمدیت میں موجود ہے۔ سرب سرشٹی اس کی امواج (لہریں) ہے ؎

جیسے جل تے بدبدا اوپجے بنسے نیت ÷ جگ رچنا تیسے رچی جان لیو ہے میت

پس ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی سکھ وغیرہ سب سجاتی ایک روپ بھائی بھائی ہیں۔

رل مل ہرگن گائے ندی ناؤ سنجوگ

علیحدہ خدا بہشت دوزخ۔ آواگون سب فرضی ہیں۔ مت مانو ؎

وہ جو آئے تھے وہ تو چل بسے ÷ ہے سزا جزا کی خبر کسے

یہ ہیں سب یہیں کے مباحثے ÷ نہ ثواب ہے نہ عقاب ہے

حافظ صاحب فرماتے ہیں

چو طفلان تا کے اے واعظ فریبی ÷ بسیب بوستان وجوئے شیرم

بفریادم رس اے پیر خرابات ÷ بیک جرعہ جوانم کن کہ پیرم

زاہد تو دان خلوت و تنہائی و نیاز ÷ عشاق را حوالہ بعیش مدام رفت

(دنیا کے نظام کو قائم رکھنے کے لئے اور افراط تفریط کے لئے ڈنڈ دینے کے لئے بادشاہی ظہور مالک کا ہے۔ تم مت فکر کرو) بہشت حور و غلمان۔ اپسرا اون۔ حوض کوثر۔ طوبےٰ۔ فلک برچہہ کی تمناؤں میں مت بھٹکتے پھرو۔ توحید کے ست سنگیوں کے دوارے پر آؤ کہ موکھش یہاں ہی پاؤ گے ؎

Marfat.com

نالان و دادخواہ بے خانہ میروم ÷ کز دست غم خلاص دل آنجا گر شود
غمے دنیا چو از پایم در آرد ÷ بجز ساغر نباشد دست گیرم
اگر غم شکر انگیزد کہ خون عاشقان ریزد ÷ من و ساقی بہم سازیم و بنیادش براندازیم
فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم اوفتاد ÷ عارف بجام میزد و از غم کراں گرفت
صد وہ کہ ہر کہ آخر کار جہاں بدید ÷ از غم سبک برآمد و طل گراں گرفت

---

۴۔ جیسے پرمان کو پرکھش کے ہوتے ہوئے ماننا یوگ نہیں ہے اسی طرح سے اور کوئی علم غیب نہیں ہے۔ محض ایک ڈکھونسلہ ہے جو حال برہمانڈ کا ہے۔ علم سائینس سے دریافت ہوگا جیسے تار برقی کے ذریعہ یا بے تار برقی کے آلات کے ذریعہ پیغام لیتے دیتے ہو۔ جیسے ریل پر سوار ہوکر ہزاروں کوس دوڑے جاتے ہو۔ برسوں کا کام مہینوں میں اور مہینوں کا دنوں میں دنوں کا گھنٹوں میں گھنٹوں کا منٹوں میں کر لیتے ہو۔ غباروں اور ہوائی جہازوں میں اُڑے پھرتے ہو۔ سڑکوں اور پلوں کے احتیاج سے چھوٹ گئے ہو۔ اسی طرح اس علم کی بدولت ترقی کرتے کرتے سیریس بیلی گوس۔ ریگل۔ سہیل۔ چاند۔ مشتری۔ زحل۔ وینس۔ مریخ وغیرہ تک جا پہنچو گے۔ اور کسی طرح سے نہ جا سکو گے جیسے دوربین کے ذریعہ جو نو دسٹا پالس۔ مشتری۔ زحل وغیرہ کے چاند۔ ہرشل۔ پنچوں وغیرہ کو دیکھ لئے ہیں اسی طرح سے

Marfat.com

اور لوک دنیا میں سیبرلیس الفانسوڑی وغیرہ کے گرد گھومنی والی بھی دیکھ لوگے۔ میدان تحقیق میں قدم بڑھاتے جاؤ۔ سب کچھ پالوگے۔ لیکن کبھی فضول علم غیب کی تمنا مت رکھو ایسے معلم کے گھسّے مت چڑھو۔ کہ ایسا علم غیب ذہن نشین کراکر پاگل بناتا ہے

---

۵۔ سروگ ویراٹ روپ سمندر الیشر ہی ہے۔ ہم لہرین الگ ہیں سروگتا کی کوشش مت کرو کہ کامیاب نہیں ہوگے لہر بحر کا کام نہیں کرسکتی۔ سعدی

چہ شب ہا نشستم درین سیر گم ÷ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم
کہ خاصاں درین راہ فرس راندہ اند ÷ بلا احصی از تگ فرو ماندہ اند
فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند ÷ سحرگاہ خروشان کہ وا ماندہ اند

ز خود گرچہ مرکب بیروں راندہ ام
براہ تو در نیم راہ ماندہ ام

حکومت ختم شد۔ برکت رائے منصف پھلور بوقت ۴ بجے صبح قبل طلوع آفتاب در پھلور ۱۵ مارچ ۱۹۱۰ء آج مردم شماری کی تعطیل ہے

---

**نکتہ**۔ موکھش اس امر کا دریافت کر لینا ہی ہے کہ جو کچھ دکھلائی دے رہا ہے۔ برہم ہے۔ برہم سب کچھ ہو رہا ہے۔

۲۔ بعد فساد بدن کے کوئی جیو آتما باقی نہیں رہتا۔ کہ جس کو آواگون ہو۔ یا بہشت دوزخ ملے۔ نہ آواگون ہے نہ بہشت دوزخ ہے میری اپنی بین

Marfat.com

کے مطابق محسوس جہان بھوت آتما ہے۔ گیان شکتی جو جہان میں معلوم ہوتی ہے پرم آتما ہے۔ غرضیکہ پرم اور بھوت اوپادھی ہیں یعنی دو مختلف پوزیشنیں ہیں۔ دراصل ایک ہی آتما دو شانوں سے متجلی ہو رہا ہے۔ پرم آتما اپنے گیان کے نور سے بھوت آتما کو جو سنکلپ خود سے بن رہا ہے۔ منور کر رہا ہے۔ جب بھوت آتما یعنی جسم کا اعتدال بنا رہتا ہے۔ وہ فیض نور گیان پرم آتما سے نورانی رہکر گیانوان رہتا ہے۔ جب اُسکا اعتدال بگڑ جاتا ہے وہ مجہول اور ظلمانی ہو جاتا ہے۔ اِن معنوں میں خواجہ حافظ فرماتا ہے

؎ جانان طلبی آئینہ را قابل ساز ٭ ورنہ ہرگز گل نسریں ندمد ز آہن و روی

مطلب یہ ہے کہ جب اعتدال قابل قبول فیض نور گیان پرم آتما کا بھوت آتما (جسم) کو ہوتا ہے۔ تب نور مذکور سے وہ منور ہوتا رہتا ہے۔ اعتدال کے بگڑنے پر افاضہ نور مذکور نہیں کر سکتا ہے۔ اگر دوسرے معنوں میں خواجہ صاحب کے قول کی تعبیر کیجائے کہ آلائش تعلقات دنیوی سے دل کو پاک کرنا چاہئے۔ تب عکس روئے جانان آئینہ دل میں پڑتا ہے۔ تب بھی اعتدال کے معنے ہی نکلتے ہیں۔ کہ صفائی اعتدال حاصل ہونے سے فیض نور سے منور ہوتا ہے۔ پرتکشش ہی پرتکشش جو ہے قابل یقین ہے۔ غیب کچھ نہیں ہے۔ صرف حکایات ہیں۔ جو اصلیت سے دور کر کر گمراہی میں ڈالنے والی ہیں۔ نہ غیب ہے نہ فتوح غیب ہے۔ جو کچھ ہے واضح ہے۔ علم دلائل بھی اسی طرح حیرت میں ڈالکر تباہ کرنے والا ہے۔ مولوی روم ؎

پائے استدلالیاں چوبیں بود ٭ پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

## ست سری اکال

Marfat.com

۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء برکت راے منصف پھلور
در پھلور وقت ۷ بجے صبح در خانہ رہائشی خود

لہٗ

در لاہور مکان خود ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

# المختصر ہمارا مذہب

## نکات

نکتہ نمبر ۱۔ چابک یا کوٹلہ جگانے والہ۔
قول گورو تیغ بہادر صاحب غازی۔

کرنو ہو سونا کیو پریو لوبہہ کے پھند
نانک سمیوں رم گیو اب کیوں رووت اندہ

دل کوٹلہ بالا کھا کر اس طرف آیا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ خود دل نے ہی جواب دیا کہ تین امور ذیل اوّل دریافت کرنے چاہئیں۔ پھر چوتھا امر ملحوظ رکھکر زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ پھر چوتھے امر کی مختصر تفصیل سمجھنی چاہیئے۔

پہلا امر کہ جو کچھ جہان دکھلائی دے رہا ہے از خود ہے یا کہ بنا ہوا ہے اس کے بارہ میں دل نے جواب دیا کہ جہان باقاعدہ بنا ہوا ہے۔ اسلئے کسی مدبّر قادر مطلق کا بنایا ہوا ہے۔ اسپر قول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ یاد آیا۔ جو قادر مطلق خالق کے وجود پر استدلال کرتا ہے۔ اور وہ

Marfat.com

قول اثبات واجب الوجود کے لئے کافی ہے۔ وھو ھذا:-

بہ بیں تا یک انگشت از چند بند ✣ باقلیدسِ صنع درہم فگند
تامل کن از بہر رفتار مرد ✣ کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد
کہ بی گردشِ کعب زانوے پا ✣ نشاید قدم بر گرفتن زجا
ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست ✣ کہ در پشت او مہرہ یک لخت نیست

دوم۔ یہ امر کہ ہم کیا ہیں۔ جسم ہیں یا اُسکے سوا کوئی اور شئے ہیں۔ ہم کو عقل اور حافظہ متخیلہ اور دیگر قواے مدرکہ ظاہری اور باطنی۔ سب جسم کے اجزا ہی معلوم ہوئے۔ لیکن ابہمانی پُرش یعنی اصلی عالم ایک اور چیز نظر آئی۔ کہ جو جسم کے علاوہ ہے۔ چشمان۔ ناک۔ کان ذائقہ۔ لامسہ من سب نورانی ہیں۔ لیکن بغیر اُسکے سب ظلمانی ہیں۔ یہ سب قواے اپنی درست حالت میں کام پر باز ہوتے ہیں۔ لیکن وہ پُرش جب اپنی توجہ اور طرف کر لیتا ہے۔ یہ قواے کچھ کام اپنے متعلقہ دیکھنے سننے وغیرہ کا نہیں کر سکتے۔ وہ پُرش ہم ہیں۔ کسی چیز کے یاد نہ رہنے پر یا سمجھ میں نہ آنے پر جو چیز (پرش) افسوس کرتی ہے وہ ہم ہیں۔ جو چیز بُرے کاموں کے کرنے کے وقت ممانعت کرتی ہے اور بعد میں ملامت کرتی ہے وہ ہم ہیں۔ سخاوت۔ مروت۔ شجاعت۔ عشق جس چیز میں ہے۔ وہ ہم ہیں ✣

امر سوم۔ ہمکو کیا کرنا چاہئے۔ اسکا جواب دل نے یہ دیا [illegible] اسباب آسائش و آرائش دنیوی۔ دولت گذشتنی و گذاشتنی ہیں۔ انکا تعلق انسان سے انسانی زندگی تک ہے۔ پس تمام عمر ان اسبابوں کی بہم رسانی میں صرف کر دینی عمر کا ضائع کر دینا ہے۔ وہ چیز جو دائمی سکھ

Marfat.com

پہونچادے وہ حاصل کرنی چاہیئے۔ سو وہ چیز میرے نزدیک علم خلع بدنی (نیوہ چیمنہ) (کایا پلٹ) ہے کہ جس سے روح کو اپنے اختیار سے جسم سے جدا کر لینے اور متعلق کر لینے کا قاعدہ آجاتا ہے۔ اس سے جنم مرن کا خوف اور دوکھ دور ہوجاتا ہے۔ پیدا ہوکر اگر یہ علم نہیں سیکھا تو بیشک عمر عزیز ضائع کر ڈالی اور انسانی جسم اکارتھ ہوا۔ پس سب کاموں کو چھوڑ کر یہ علم بخشہ طور پر سیکھو جب یہ علم معلوم ہوجائے تو معلوم کرو کہ یہ روح کیا چیز ہے۔ اسکی اصلیت کو پہچانو (شناخت کرو)۔ عارف کہتے ہیں۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

شاہ نیاز احمد صاحب ؎

جسنے پہچانا ہے اپنے آپ کو ✤ ہے نیاز اپنے قدم پر سرنگوں

بلھا شاہ صاحب ؎

بلھا شاہ اساں مرنا ناہیوں۔ مرگیا کوئی ہور

خواجہ حافظ صاحب ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✤ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

مولوی جامی صاحب ؎

گر گل گذرد بخاطرت گل باشی ✤ ور بلبل بیقرار بلبل باشی

تو جزوی و حق کل است گر روزی چند ✤ اندیشہ کل پیش کنی کل باشی

## تنبیہ

یہ تینوں امور ۱۔ اثبات واجب۔ ۲۔ اثبات روح۔ ۳۔ امر سعادت میں نے یہاں مختصر بطور دیوجا۔ سندھیا اور نماز ہر وقت) کے لکھ دئیے ہیں۔ تاکہ میں انکو ہر وقت بطور حرز جان اپنے رکھوں۔ اور اپنے خلف اولاد کو فائدہ

Marfat.com

پہونچاؤں اور عامہ خلائق سے جو مستحق شخص اس سے فائدہ اٹھانا چاہے اوٹھالیوے - اِن تینوں امور کے لئے مفصل میری کتابیں - ۱- تحقیق روح ۲- ادیب الاعتقاد - ۳- تحقیق سعادت (بزبان فارسی) موجود ہیں - جو شخص زیادہ تحقیق چاہے اُنکو دیکھ سکتا ہے - باقی رہا ۱- چہارم - وہ علم معاشرت ہے - سو اُسکی بابت میرے دلی عقائد یہ ہیں -

۱- یہ کہ الہام غیر وسیع ہو سکتا ہے - لیکن ابتک غیر وسیع الہام یعنے لا محدود علم ہؤا ہوا معلوم نہیں ہؤا - الہامیوں کے کلام میں بعض بعض غلطیں پائی جاتی ہیں مثل وجود افلاک وغیرہ -

۲- مذہب صرف ایک ہی حقانی ہے - وہ یہ ہے (بقول حضرت سعدی) کہ ؎ ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند - باقی سب سوسائٹی رولز ہیں - بقولیکہ ؎

کسی کو گُل پسند آیا - کسی کو شمع خوش آئی -
محبت ہر کی ہر سوی ہے کہ جسکی جسکے من بھائی

۳- کُل انسان ایک نوع ہیں - ایک کو دوسرے سے نفرت یا ناواجب محبت قومیت اور شخصیت کی نہیں چاہئے - ہندو مسلمان - یہودی - عیسائی مجوسی سب ایک ہیں - ہندوستانی - پنجابی - ایرانی - چینی - جاپانی - حبشی یورپین سب ایک ہیں - چھوت کا مسئلہ تعصب پر مبنی ہے - جو نہیں چاہئے بقول حضرت سعدی ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب + دو اندرز فرمود بر روی آب
یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش + دگر آنکہ در غیر بدبین مباش

کوئی کسی طرح رہے اُسکی عیب چینی نہیں چاہئے کہ گند کی پھرولنا - کُتّے اور کوّے کا

Marfat.com

کام ہے لیکن جانور آزاری نہیں چاہیئے - دیا مرعی رکھنی چاہیئے - خواجہ حافظ شیرازی فرماتے ہیں ؎

بباش دریئ آزار و ہرچہ خواہی کن ✣ کہ در طریقتِ ما غیر ازیں گناہی نیست

قول شخصے ؎

بہشت آنجا کہ آزاری نباشد ✣ کسے را با کسے کاری نباشد

سعدی علیہ الرحمۃ - بحوالہ حضرت فردوسی طوسی علیہ الرحمہ ؎

چہ خوش گفت فردوسیٔ پاک زاد ✣ کہ رحمت بران تربت پاک باد

میانا رموری کہ دانہ کش است ✣ کہ جاں دارد و جانِ شیریں خوش است

؎

شنیدم گوسپندی را بزرگے ✣ رہانیدند از دندان گرگے

شبانگہ کارد بر حلقش بمالید ✣ روانِ گوسپند از وی بنالید

کہ از چنگال گرگم دور دیدی ✣ چو دیدم ہائبت گرگم تو بودی

؎

شنیدہ ام کہ بقصاب گوسپندی گفت ✣ دراں زماں کہ سرش را بکارد از تن

سزای ہر خس و خارے کہ خورد ام دیدم ✣ ہر آنکہ پہلوے چرب خورد چہ خواہد کرد

فضول خرچی موجب ادبار کا ہے - آرائش و چمک دمک موجب مفلسی و خانہ کشی ہے - کُلّی (مکان) جُلّی (کپڑا) گُلّی (روٹی) اپنی چاہیئے - کمائی بذریعہ زراعت سب سے افضل ہے - تجارت اوسط ہے - نوکری ادنےٰ ہے بقولیکہ ؎

اوتم کھیتی - مدھ بیوپار ✣ نکھد چاکری - نہ پھٹ دوہار

کمانے والہ کو کمائی اس طرح خرچنی مناسب ہے - چہارم میں خود گذارہ کرے

Marfat.com

چہارم والدین کو دے۔ چہارم اولاد کو دے۔ چہارم پس انداز کرے واسطے شادی غمی بیماری وغیرہ کی ضروریات کے۔ تا امکان قرضہ نہ لینا چاہیئے۔ خوش خلقی اور راست بازی۔ راست روی سے بسر کرنی چاہیئے۔ خصوصاً ہماری اولاد کو اسپر عمل کرنا چاہیئے +

برکت رائے ہانڈہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء

---

لاہور درخانہ خود ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء

# خلاصۂ معرفت

سب چیزیں نباتات حیوانات۔ جمادات زمین سے مختلف اوقات پر پیدا ہوئیں اور ہوتی رہتی ہیں اور اسی میں سما جاتی ہیں۔ زمین طرح طرح کی موجودات بن جاتی ہے اور پھر ویسی ہی ہو جاتی ہے جیسی کہ وہ ہے۔ اسی طرح زمین اور ستارے سیارے گیس (گرمی) (آگ) سے ہوئے ہیں۔ آگ ارادہ ہے ارادہ حرکت ہے۔ جو واجب الوجود میں ہوئی اور آکاش روپ سوکھشم طور پر ہے اور بستار روپ بجلی اور اگن مقناطیس وغیرہ ہے۔ آتما چد آکاش ہے سوکھشم روپ ہے۔ آکاش اسکا استھول روپ ہے۔ بھوت آکاش بھی خدا ہی سامنے دکھائی دے رہا ہے کہ جسکے بیچ چلتے پھرتے ہیں۔ اور نہیں بھی دکھائی دیتا کہ کوئی روپ سکار والہ نہیں ہے۔

پس منبع واجب الوجود ہے۔ بیدل ؎

بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد + در تماشای خودش شد سیر این گلزار ما

برکت رائے ۳۱ جنوری ۱۹۰۹ء

Marfat.com

مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء وقت صبح ۹ بجہ مقام پھلور

جیسا کہ ہمارے اوپر کے خیالات سے ظاہر ہے۔ ہم موحد ہیں۔ ہم کو کسی سے اختلاف نہیں ہے +

۱۔ جو کہے کہ میں دہریہ ہوں۔ خدا کوئی نہیں۔ اُس سے بھی ہم کو اتفاق ہے کیونکہ وہ اس موجودات کو اپنے آپ قائم بالذات مانتا ہے۔ ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ آتما جگت ہے۔ جگت آتما ہے۔ بہن (غیر) کوئی چیز نہیں ہے۔ پس خدا کا خدا کون۔ صرف باریکی سے دیکھنا ہے کہ ایک ہی چیز سب کچھ بن رہی ہے۔ یعنی چدآکاش۔ بھوت آکاش۔ بھوت آکاش، برق۔ مقناطیس۔ گیس۔ یہ چیزیں آگ۔ ہوا۔ پانی۔ خاک۔ آفتاب۔ ماہتاب۔ سیارے۔ ستارے۔ میٹیارز۔ کہکشاں وغیرہ زمین۔ موالید ثلاثہ۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ بینائی۔ عقل۔ گویائی۔ شنوائی۔ پھر یہ سب چیزیں اپنی حیثیت اور ہیئت سے واپس یا زائل ہو کر پہلے زمین روپ ہو جاتی ہیں۔ پھر زمین ریزہ ریزہ ہو کر گیس۔ برق۔ مقناطیس بن جاتی ہیں۔ پھر یہ چیزیں بھوت آکاش ہو کر چدآکاش میں (جو آتما یعنی قائم بالذات ہستی ہے) سما جاتی ہیں۔

گوتم مت والے یا آریہ سماجی دیانندی جو جیووں (روحوں) پرمانوؤں (مادہ) ایشر (خدا) کو انادی مانتے ہیں۔ جیووں۔ پرمانوؤں کو ایشر کرت نہیں مانتے ہمارا ان سے بھی اختلاف نہیں ہے۔ ہم بھی یہی مانتے ہیں۔ ہم بھی تینوں چیزوں کو انادی مانتے ہیں۔ اس میں بھی صرف ایک بات باریک نگاہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔ جو نہ دیکھی جانے کے سبب سے اختلاف مابین ہمارے اور اُنکے نظر آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اُن آدتا کو ایشر مانتے ہیں۔ جسمیں یہ تینوں چیزیں۔ ایشر۔ جیو۔ پرمانوں اکتر (یکجا) ہو جاتے ہیں۔ یعنی جو صفت کہ ان تینوں کے شامل ہے۔

Marfat.com

وہ ایشر ہے یہ تینوں اُس کے گُن یا مختلف ظہور ہیں یعنی یہ سمجھو کہ اناد تا (ان آدتا) یا (ندم) ایک ہستی واجب الوجود (قائم بالذات اپنے آپ) چلی آتی ہے۔ وہ اِن تین مختلف شئیوں سے ظاہر ہو رہی ہے۔ ایشرتا۔ جیوتا۔ پرکرتی یعنی پرمانوں ہونا اُس کے مختلف صفات ہیں۔ پس وہ چیز جو اِن تینوں اشیاء کو اپنے میں شامل کرتی ہے۔ وہ ایشر ہے اور وہ اناد تا یعنی قدامت ہے۔ اگر قدامت کی صفت ان تینوں چیزوں پر اپنا اطلاق نہ کرے تو یہ حادث ہو کر قدامت کی شرفیانہ تعریف سے معرّا (خالی) ہو جائینگی پس قدیم نہ رہینگی۔ وہ قدیم ہونا (قدامت) ہی ہے۔ کہ جس نے انکو معزز دیور قائم بالذات ہونیکا پہنایا ہوا ہے۔ وہ ہی قدامت ہمارا ایشر ہے جو متجلّی بہ شیون غیر النہایت ہے ٭

ویا (رحم) اصلی ذاتی صفت (یعنی گُن) آتما کی ہے۔ جو اسکے خلاف کام ڈکیتی۔ راہزنی۔ قتل کا کرتے ہیں۔ اُن سے بھی ہمکو کوئی نفرت نہ کرنی چاہیئے۔ وہ بھی بھائی ابنائے جنس ہیں۔ ہم اپنے افعال کے ذمہ دار ہیں وہ اپنے کے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا

وبقول بھگت کبیر صاحب ؎

کبیرا تُری جھونپڑی گل کٹیّن کے پاس
کرینگے سو بھرینگے تم کیوں بھے اداس

وبقول خواجہ حافظ صاحب ؎

کہ گناہ دگراں برتو نخواہند نوشت

وبقول حضرت سعدی صاحب ؎

Marfat.com

متاب ای پارسا روی از گنہگاراں + بہ بخشائندگی بر روی نظر کن۔
اگر من ناجواں مردم بہ کردار + تو بر من چوں جواں مرداں گذر کن

وبقول بابا نانک صاحب ؎

کرمی آپو آپنی۔ کے نیڑے کے دور

یہ ہم اوپر اپنے نکات میں ذکر کر آئے ہیں کہ ؎

بے رضائے او یکے برگ نجنبد ز درخت

"مرضیٔ مولا از ہمہ اولےٰ" اُس کے بھید نہیں جانے جا سکتے۔ اُسی کی مرضی سے تند بار۔ شیر۔ چیتا۔ گرگ۔ باز۔ عقاب وغیرہ زند باران آہو۔ گوسفند۔ میش۔ خرگوش۔ نیلگاؤ وغیرہ کے ہلاک کرنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں۔ اب ظاہر میں زند بار کیا گناہ کرتے ہیں کہ تند باراں انکو ہلاک کر ڈالتے ہیں اور کھا جاتے ہیں۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ +

جب ہمارا موحد ہونا مذہب ہے تو قوانین قدرت کے مطابق چلو۔ جو سچا راہ نما ہے۔ کل انسانوں کو بنی نوع سمجھو خواہ کسی خطہ سرزمین کے ہوں۔ خواہ کوئی رنگ گورا۔ کالا۔ پیلا۔ مختلف زبانیں رکھتے ہوں سب برادر ہیں۔ رنگوں کی تفاوت اور جسمانی بناوٹ۔ چپٹے ناک۔ موٹے ہونٹ خوبصورت۔ بدصورت ہونا یہ سب مختلف حصص زمین کی سکونت (و پیدائش) کی وجہ سے ہیں۔ ورنہ سب کی مادر اصلی یہ زمین (کرۂ ارض) ہے۔ سب اسی سے اٹھے اسی میں سما جائینگے۔ کبھی سکندر والے جسم کی مٹی جنتی کو اور کبھی جنتی والی سکندر کے جسم کو لگ جائیگی۔ ہندو مسلمان یہود۔ نصرانی مجوس وغیرہ سب سوسائٹی رولز ہیں۔ سوسائٹی رولز کے سبب سے ہم موحد لوگ کوئی اختلاف برادری انسانی کا نہیں سمجھتے

Marfat.com

ہیں۔ پس ہم کو کسی سے نفرت نہیں ہے۔ چھوت چھات تعصّب کی بنا پر مبنی ہے۔ جو ایک ناقص خاصہ نفس امّارہ کا ہے۔ اس کی پیروی نہیں کرنی چاہئے۔ البتہ متعدی اور ساری بیماریوں کی صورت میں چھوت چھات بلا تخصیص مذہب کے قاعدہ طبّی کی رو سے روا ہے۔ سب بھائیوں سے میل ملاپ سجاتی (ہمذات) (ابناے جنس) سمجھ کر کرنا چاہئے۔ جتنی جتنی قومیت بناتے جاؤ گے محدود ہوتے جاؤ گے۔ دوکھوں کے کانٹے بیجو گے۔ سکھوں کے گلزار سے دور پھینکے جاؤ گے۔ خواہ کوئی کتنا علم پڑھ جائے۔ کتنی باتیں بنائے۔ وعظ کہے۔ لکچر دے۔ سب غفلت کے پردے ہیں۔ کل تعلقات دینی دنیوی سے برہنہ ہو کر جب تک جناب کبریائی میں توجہ نہ کرے۔ کبھی شانت اور موکھش پد کو پراپت نہیں ہوتا ہے ؎

شوقے کہ شود بجز خدا پابندیست + عقلے کہ شود مائل دنیا بندیست
در راہ خدا بجز خدا اے سالک + دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بندیست
ہر خیالِ غیر حق را دزد خواں + عاشقاں را ہر زماں ایں دردواں
طالبُ الدنیا مخنّثٌ + طالبُ العقبیٰ مؤنثٌ + طالبُ المولیٰ مذکرٌ

پس سب بھائیوں سے بلا اجتناب میل ملاپ رکھو۔ چھوت چھات نفرت نہ کرو۔ اور ہر وقت اِس قول سعدی علیہ الرحمۃ کو شعار طبع رکھو کہ

؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔

جو چیز ضرر رساں اور خوش مزہ ہو۔ اُس کو نہ کھاؤ۔ اعتدال مرعی رکھو۔ اچھی گذر جائیگی۔ نہ ہندو۔ نہ مسلمان نہ عیسائی نہ یہودی نہ مجوسی بنو۔ صرف عبدہُ الغفار بنو۔ والدین کے حقوق ادب آداب خدا سے اُتر کر کرتے رہو۔ کہ انکی ایک ایک منٹ کی محنت جان نثاری کا حق ادا نہیں کر سکتے

Marfat.com

اسی لحاظ سے یہ نہ چاہو کہ بادشاہ کون۔کس مذہب اور کس ملک کا بنے۔صرف یہی چاہو کہ وہ شخص بادشاہ بنے جو عادل اور رعایا کا خیر اندیش سکھ دینے والا پاسباں چوں گلہ گوسفنداں کا ہو۔خواہ کسی ملک کا کسی قوم کا کسی رنگ کا ہو۔ اپنے ملک کا اپنی قوم اور اپنے رنگ کا بادشاہ ہو اور ان صفات سے معرّا عیاش۔خود پرست۔ظالم۔بے خبر ہو تو اُس کے بادشاہ ہونے سے کیا فائدہ ہے؟ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ✣ کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

جب یہ مذہب اصلی ہے کہ کُل بنی نوع آدم ایک ہے۔تو غیر ملک کا بادشاہ عادل بیدار۔رعایا پرور۔خیر اندیش کیوں بُرا ہے؟ دل اور زبان کو ایک رکھو۔ مثلاً ایک شخص دیا اور رحم کا وعظ کہے اور دوکان قصابی کی کرے تو خلق اللہ اُسکا کیا اعتبار کریگی؟ صادق القول صادق الاعتبار ہوتا ہے مختلف راہ رسم بنانے قوانین قدرت کو نظر انداز کر کر موجب عناد۔لڑائی۔فساد۔ تفکرات اور بے آرامی کا ہوتے ہیں ✣

خود پسندی موجب بے آرامی۔کسر نفسی موجب آرام کا ہے۔اس سے کچھ بگڑتا نہیں ہے۔ ؎ بلہا تینوں کافر کافر آکھن توں آکھو آکھو آکھ ✣

سعدی علیہ الرحمہ ؎

مرا پیر دانا مرشد شہاب ✣ دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ در خویش خود بین مباش ✣ دگر آنکہ در غیر بدبیں مباش

برکت رائے ہانڈہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۹ء

پیلور

Marfat.com

۷ اپریل سنہ ۹ء پھلور صبح ۷ بجہ

آجکل کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین سے بخارات کوہ آتش فشانوں کے ذریعہ بہت خارج ہوتے ہیں۔ اور زلازل پیدا ہوتی ہیں۔ کانگڑہ اور مسینہ کی ہزارہا اور لکھو کھہا جانوں کی تباہیوں سے یہ سبق ملتا ہے کہ پختہ مکانات گارہ اینٹ میں رہائش رکھنا سخت خطرناک ہی۔ جھونپڑیاں مختصر سی بنا کر رہنا چاہیے امرا اور اوسط اور ادنےٰ درجہ کے انسان اور حیوان پسو پنچھی مکانات میں رہنے والے بہت ہلاک ہوئے۔ خانہ بدوش اقوام مثل ساہنسی۔ ہارنیون پکھی وارہ سے کوئی نہیں مرا۔

اسی طرح سے طاعون جھونپڑیوں میں کم نمودار ہوتا ہی۔ گارہ اینٹوں کے مکانات میں زیادہ ہوتا ہی۔ طاعون سے سخت تباہی آتی ہی۔ اس سے بھی بچنے کے لئے جھونپڑیوں کی رہائش ہی مستحسن ہی۔ اسمیں شک نہیں ہی کہ مکانات اینٹ گارہ والوں میں آرام بہت ملتا ہی۔ لیکن ایسے آرام کی یہ حالت ہی کہ "بندہ جوڑے پلی پلی"۔ اور زلزلہ اور طاعون کی تباہی کیصورت یہ ہے کہ "رام رُڑ ہائے کپا"۔ پس جبکہ دو مصیبتوں میں مبتلا ہو تو آسان تر کو پکڑنا چاہیے۔ یعنی تھوڑی تھوڑی بی آرامی جھونپڑیوں کی رہائش کی قبول کرلینی چاہیے۔ لیکن مکانات کے نیچے دب کر جان دینی نہ چاہیے اور ایسا ہی طعمہ طاعون نہ بننا چاہیے۔ خدا نے عقل و فہم جیسا کہ موجود ہی عطا فرمایا ہے۔

## المختصر۔ نکات مختصر

۱۔ باقاعدہ ایجاد عالم سے استدلال خالق و صانع پر ہوتا ہے۔

۲۔ ایک توجہ جو انسانی وجود میں واحد طور پر پائی جاتی ہے۔ روح پر استدلال کرتی ہے۔

Marfat.com

۳- دنیا کب پیدا ہوئی اور کس طرح سے ہوئی ہے۔ اسبات کا کما ینبغی قیاسات سے سمجھنا ناممکن ہی۔ خواجہ حافظ صاحب ؎

در کارخانۂ کہ رہِ علم و عقل نیست + وہم ضعیف و رای فضولی چرا کند

حدیث از مطرب و می گو راز دہر کمتر جو + کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را۔

گورو نانک جیو ؎

ویل نہ پائیا پنڈتیں جو لکھن لیکھ پوران + وقت نہ پایا قاضیاں جو لکھن لیکھ قرآن

تتھ وار نہ جوگی جانی رت ماہنہ نہ کوئی + جاں کرتا سرشٹی کو ساجیو آپی جانے سوئی

لکھ آکاشاں آکاش لکھ پاتالاں پاتاں + اوڑک اوڑک بھال تھکی وید کہن اک وات

سہنس اٹھاراں کہن کتیباں اصلوں ای اک دھات + لیکھا ہووی تاں لکھئی لیکھے ہوئی وناس

سن گلاں آکاش کی کیٹیاں آئی ریس + نانک اینویں جانئی کوڑی کوڑی ٹھیس

سائیں بلھی شاہ صاحب ؎

لکھاں گئی تے ہزاراں آئی + اوسدی بھیت کسی نہیں پائے

گلاں تاں موسیٰ نال نی + پر کوہ طور چڑھا کے

حضرت سعدی شیرازی صاحب ؎

تواں در بلاغت بہ سحباں رسید + نہ در کنہ بیچون سبحاں رسید

فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند + سحرگاہ خروشاں کہ وا ماندہ اند

چہ شبہا نشستم دریں سیر گم + کہ حیرت گرفت آستینم کہ خم

مولانا نظامی صاحب ؎

ز خود گرچہ مرکب بروں راندہ ام + براہ تو در نیم راہ ماندہ ام

بسے منزل آمد ز من تا بتو + نشائد ترا یافت الا بتو۔

پژوہندہ را یاوہ زاں شد کلید + کز اندازہ خویشتن در تو دید

Marfat.com

کسے کز تو در تو نظارہ کند ✣ ورقہا ے بیہودہ پارہ کند
وجود تو از حضرت تنگبار ✣ کند پیک اندیشہ را سنگسار

الخلاصہ - گورو تیغ بہادر صاحب کے پہلے مقولہ سے کہ ؎

کرنو ہو سو ناکیو - پریو لوبھ کی پھند ✣ نانک سمیوں رم گیو اب کیوں وت اندھ

کے سبقی کو ٹلہ سے بیدار ہو کر علم الٰہیات کی طرف توجہ کرو - اور پھر انہیں کے اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ (اور اس سے زیادہ آگے اس علم اور عقل کے ذریعہ سے جو انسان کو عطا ہوا ہی رسائی نہیں ہی) وہو ہذا ؎

جیسے جل تے بُد بُدا اپجے بنسے نیت ✣ جگ چنا ایسو رچی جان لیو رے میت

قول مولوی جامی صاحب سے اس کی تائید ہوتی ہے ؎

چوں پئے گوہر سوئے دریا شتافت ✣ ہیچ گہر جز گہر خود نیافت
چوں تماشا سوے خود بنگریست ✣ ہیچ نہ دانست کہ جز بحر چیست
آنچہ دل از پیش بدانستہ بود ✣ پیش بصر جملہ ہویدا نمود
دید کہ عالم ز سمک تا سما ✣ نیست بجز واجب ممکن نما

بیدل ؎

بود شاخ و برگ و گل و تخم و اثمش مجمد ✣ [illegible]

خواجہ حافظ صاحب ؎

سالہا دل طلب جام جم از ما میکرد ✣ آنچہ خود داشت ز بیگانہ تمنا میکرد
گوہرے کز صدف کون و مکان بیرون بود ✣ طلب از گم شدگان لب دریا میکرد
فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ✣ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

کھوجو با کھوجو - جسم کے مرنے پر کچھ باقی رہتا ہی یا نہیں، اگر رہتا ہے تو کس طرح اور کس حالت میں اور فکر فضول، رہزن اور زیان۔

Marfat.com

سعدی ؎

ایکہ پنجاہ رفت و در خوابی ✣ مگر ایں پنج روز دریابی۔
اے آنکہ دل بعمر سبکرو نہادۂ ✣ در راہ گذار سیل میاں را کشادۂ
ایں را حتی کہ میطلبی از نسیم لطف ✣ دامان فرصت ہست کہ از دست دادۂ
من نمی گویم زیاں کن یا بفکر سود باش ✣ اے ز فرصت بیخبر در ہر چہ ہاشی زود باش
غافل ز احتیاط نفس یک نفس مباش ✣ شاید ہمیں نفس نفس واپسیں بود

ستھرہ بھگت ؎

اکھ پھر کبھی نہ ملی۔ منہ وچ رہی گراہ ✣ لکھ لعنت اونہوں ستھرا جو دم دا کری وساہ
ایکہ دستت میرسد کاری بکن ✣ پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار

سعدی ؎

بیا تا برآریم دستے ز دل ✣ کہ نتواں برآورد فردا ز گل

عطار ؎

ہر کہ اینجا ندید محروم است ✣ در قیامت ز لذت دیدار

برکت رائے ہانڈہ منصف پھلور ۷ اپریل ۱۹۰۹ء ۷ بجہ صبح

---

۱۱۔ اپریل ۱۹۰۹ء مقام لاہور وقت ۸ بجے صبح

خدا نے عجیب حکمت و قدرت رکھی ہے کہ ایک چٹکی میں نیند کی مورچھا گت جاگرت پر غالب آکر جاگرت کو معدوم اور مفقود کر دیتی ہے۔ اور پھر ایک ہی چٹکی میں نیند فنا فرد ہو جاتی اور جاگرت پتھا یوگ آجاتی ہے۔ اسی طرح موت کی مورچھا گت ہو کر ہمیشہ کیلئے جسم ساکت ہو جاتا ہے۔ بعد کا حال نامعلوم۔ بقولیکہ ؎

Marfat.com

پھرا نہ ملک عدم سے کوئی کہ پوچھیں ہم ✤ مسافرو کہو منزل پہ کیا گذرتی ہے؟

جاگرت میں۔ سپن۔ سکھپت۔ موت کی بیہوشی سب سے چوکنا ہوتا ہے۔ پس ضرورت ہی یہ پائی جاتی ہے۔ کہ ان تینوں اوستھا (حالت) پر ابھیاس (مشق) سے غالب آکر ہر وقت انسان جاگتا رہے۔ پردہ غفلت سپن سکھپت موت کو چاک کر دے۔ پس پھر موکھش (رستگاری) میں کوئی شک نہیں رہتا۔

خواب کے متعلق خواجہ حافظ صاحب فرماتا ہے کہ ترک کرو۔ وہو ہذا:۔

خورشید می ز مشرق ساغر طلوع کرد ✤ گر برگ عیش میطلبی ترک خواب کن

موت کے بارہ میں کہتا ہے کہ ؎

حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ✤ خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم

چنیں قفس نہ سرای من خوش الحان ست ✤ روم بگلشن رضواں کہ مرغ آں چمنم

یعنی جسم انسانی

چگونہ طوف کنم در فضای عالم قدس ✤ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بندم

چاک خواہم زدن ایں دلق ریائی چہ کنم ✤ روح را صحبت [illegible]

مولوی روم صاحب فرماتے ہیں کہ ؎

مرگ اگر مرد است گو نزد من آ ✤ تا در آغوشش [illegible]

من ازو عمرے ستانم جاوداں ✤ او ز من دلقی ستاند [illegible]

یعنی جسم

بابا نانک صاحب فرماتے ہیں ؎

میری کنت نہ بھاوے چولڑا پیارے الخ

بھگت کبیر فرماتے ہیں ؎

جاں مرنے تی جگت ڈرے میری من آنند ✤ مرنی ہی تے پائیے پورن پرم آنند

ہاتھی جو بڑا بھاری جسم رکھتا ہے وہ بھی من (دل) (منبع خواہشات سنکلپ و بکلپ کرنے والی چیز۔ ملایم سے رغبت۔ غیر ملائم سے [illegible]

Marfat.com

والی چیز) رکھتا ہے - اور ایک پشہ (مچھر) جو مثل ایک نقطہ کے ہوتا ہے یا پسّو یا سپش (جوں) اور دیگر چرند پرند جو بہت چھوٹے چھوٹے اجسام رکھتے ہیں - اور ہاتھی اور انسانوں جیسے اجسام نہیں رکھتے - اونمیں بھی یہ خواص منبع خواہشات سنکلپ بکلپ کرنے والے ملائمات کی رغبت غیر ملائم سے نفرت پائی جاتی ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ خواص جسمانی نہیں ہیں - اگر جسمانی ہوتے تو مساوات ہاتھی و پشہ کے خواصوں مذکورہ کی نہ ہوتی کیونکہ بفرض اس امر کے کہ جب ہاتھی جیسا دل و دماغ ہو تو وہ خواص پیدا اور موجود ہو جاتے ہیں جب پشہ میں اُس قدر دل و دماغ نہیں ہے - تو پھر کیونکر وہ خواص اُسمیں پیدا و موجود ہو سکتے ہیں - پس اس فرق اجسام سے اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ خواص مذکور جسمانی نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اجسام مختلفہ پر ایک نور (عالم) کا لقا ہو رہا ہے جو سب میں مساوی خواص بلالحاظ اجسام کی بڑائی اور چھوٹائی کے پیدا کر دیتا ہے - اور چونکہ یہ خواہش اجمال کے لحاظ سے ایک ہی قسم کی ہے - یعنی اپنا (ظاہر) فائدہ و آرام ہر جانور چاہتا ہے (گو کہ تفصیل بلحاظ اجسام کے اُس فائدہ و آرام کی ایک دوسرے اجسام کی اضداد بھی ہو جاتی ہیں جیسے کہ شیر بکری کے کھانے سے خوش اور بکری رنجور ہو جاتی ہے لیکن بکری بھی خواہش گھاس دانہ کی صورت میں شکم پُری کے لئے مثل شیر کے ایک ہی قسم کی ہوتی ہے) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک طاقت اپنا ایک ہی قسم کا کام نورانی رحیمانہ کر رہی ہے - لیکن اجسام کی مختلف بناوٹوں کے سبب سے مختلف اثر اُن سے ظاہر ہو جاتے ہیں -

سعدی فرماتا ہے ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ✤ در باغ لالہ روئد و در شور و بوم خس

پس ابھیاس پیدا کرو اور موت کے پنجہ سے نجات حاصل کر کر روح کو

Marfat.com

علم خلع بدنی سے ایسا بس میں ناؤ کہ ہر وقت جاگرت رہو اور تو رابدی اور سرور سرمدی سے بہرہ ور ہو جاؤ۔

برکت رائے ہانڈہ در لاہور ۱۱ر اپریل سنہ ۱۹۰۹ء ۸ بجہ صبح

---

در پھلور ۹ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

**نکتہ** خدائی عقل (بدھی) بینائی ۔ شنوائی ۔ شامہ ۔ ذائقہ ۔ لامسہ ۔ استخوان گوشت ۔ پوست ۔ رگ ریشہ ۔ جہاں جہاں جس جس شئے کی ضرورت تھی مع آکاش چاروں عنصر سیارگان ۔ ستارگان ۔ برق متضادین وغیرہ اسباب عالم ایسے بنائے ہیں کہ جس سے بہتر بننے ناممکن معلوم ہوتے ہیں۔ نظامی ؎

چناں برکشیدی دلبستی نگار ÷ کہ بہ زاں نیارد خرد در شمار

پس خدا جو ان تمام چیزوں کا بنانے والا ہے ۔ وہ ان سب اشیاء سے بالاتر ہے ۔ وہ ایک ایسی قادر مطلق ہستی ہے اور ایسی قدرت کاملہ اور علم کامل رکھتی ہے جو ان قیمتی و قابل قدر و ضروری چیزوں کو اپنی مرضی سے بلا استعداد آلات و دیگر اسباب تعاون کے بنا لیتی ہے ۔ اس کی ایسی کامل اور زبردست طاقت سمجھ سے باہر ہے ۔ نظامی ؎

نیندیشد اندیشہ فزوں ازیں ÷ کہ ہستی نہ بلکہ بیروں ازیں

حافظ ؎

جناب عشق را درگاہ بس بالاتر از عقل است ÷ کسے ایں آستاں بوسد کہ جاں در آستیں دارد

سعدی ؎

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم ÷ وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم

Marfat.com

دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر ✣ ما همچنان بأوّلِ وصفِ تو مانده‌ایم

عطار ؎ سبحان خالقی که صفاتش ز کبریا ✣ بر خاک عجز میفکند عقل انبیاء

گر صد هزار سال همه خلق کائنات ✣ فکرت کنند در شرف و عزت خدا

آخر بعجز معترف آیند کای احد ✣ دانسته شد که هیچ ندانسته‌ایم ما

نانک ؎ قدرت کون کہاں دیچار ✣ واریا نہ جاواں ایک وار

جو تدہ بہاوے سائی بھلی کار ✣ توں سدا سلامت نرنکار

ولہٗ - توں سلطان کہاں ہوں میاں تیری کون وڈائی ✣ جو توں دیہہ سو کہاں سوامی ہوں ورکھن جائی -

جب یہ صورت ہے تو ہم کو کیا کرنا چاہئے - اور ہمکو کیا کرنا مناسب ہے - حافظ ؎

در کارخانہ کہ رہِ علم و عقل نیست ✣ وہم ضعیف ورائے فضولی چرا کند

ہم کو خدا کی پناہ و شرنا گت میں آکر قول نظامی پر عمل کرنا چاہئے -

۱- یہ کہ ؎ دو کار است یا فرّ و فرخندگی ✣ خداوندی از تو زا بندگی -

اور دوسری یہ مناجات پڑھنی چاہئے ؎

گریوہ بلند است و سیلاب سخت ✣ نگردان عنانِ من از راہ رخت

ازیں سیل گاہم چناں در گذار ✣ کہ پل نشکند بر من این روزگار

رہی پیشم آور کہ انجام کار ✣ تو خوشنود باشی و من رستگار

چناں گرم کن عزم و رایم بتو ✣ کہ خرّم دل آیم چو آیم بہ تو

حافظ ؎ ما بدان مقصد عالی نہ توانیم رسید ✣ ہاں مگر پیش نہد فیض شما گامے چند

سار باں بار من افتاد خدارا مدد ی ✣ کہ امید کرمم ہمرہ ایں محمل کرد

دریا و کوہ در رہ و من خستہ و ضعیف ✣ ای خضر پے خجستہ مدد کن بہمتم

تو دست گیر شوای خضر پے خجستہ کہ من ✣ پیادہ میروم و ہمرہاں سوارانند

صبح است ساقیا قدحی پُر شراب کن ✣ دور فلک درنگ ندارد شتاب کن

Marfat.com

زاں پیشتر کہ عالم فانی شود خراب ✤ ما را بجام بادۂ گلگوں خراب کن
ما مرد زہد و توبہ و طامات نیستیم ✤ ما را بجام بادۂ صافی خطاب کن
روزیکہ چرخ از گل ما کوزہ ہا کند ✤ ز ہر کاسۂ سر ما پُر شراب کن
زاں پیشتر کہ عمر گرانمایہ بگذرد ✤ بگذار تا قیامت روئے تو بنگرم
باز آ ای ساقیا کہ ہوا خواہ خدمتم ✤ مشتاق بندگی و دعا گوئے دولتم
زانجا کہ فیض جام سعادت دروغ نیست ✤ پیوستہ شادمان و غزلخوان و خرمم

اور ہر وقت "دست با کار و دل با یار" رہنا چاہئے۔ بقول نظامی

چو اول شب آہنگ خمار بار کردم ✤ بہ بینی نامہ مشتاق پیما آوردم
چو من نیم شب سر بر آرم ز خلوت ✤ ترا خوانم و پیرہم از دیدہ آبی
وگر با دادست با ہم بہ نشستن ✤ چو روز آرم شب آنجا ہم بہ نشستن
شب و روز و ہر شام و ہر بامداد ✤ نیایش ہمی دارم از ہر نہاد

تخلیہ اور مراقبہ بھی حسب حوالہ بالا ضروری ہے

چشم بند و گوش بند و لب بہ بند ✤ گوشۂ بینی تو حق را جائے شد
سعدی۔ اندرون از طعام خالی دار ✤ تا در او نور معرفت بینی
حافظ۔ خانہ خالی کن و لا تا منزل جانانہ شد ✤ ہر ہوا و ہر خیال و ہر نقش کہ بینی
خور شید می ز مشرق ساغر طلوع کرد ✤ گر برگ عیش میل تماشا و ما کنی
آہ نیم شبی و گریۂ سحری ✤ [illegible]

الف۔ اپنا آپ تو سمجھ پہلے کی دست ✤ تیرا [illegible]

باجھ آپنے آپدے صحیح کیتے رہوں ✤ ہور لکھ اپائے نہ سکھ ہووے
جے کجھ سیانڑے جگ سارے ✤ ست چت آنند اکھنڈ ہیں توں بھلا شاہ پکارے بید پکارے

Marfat.com

ب بھن اکھیں اتے کن دونویں گوشہ بیٹھ کی بات وچار ہی جی
چھڈ خواہشاں جگ جہان کوڑا کہا عارفاں دا ہیے وہار ہی جی
پیریں پا زنجیر بے خواہشی دے ایس نفس نوں قید کر ڈار ہی جی
جان جاندی نوں جان روپ اپنا بلھا شاہ ایہہ خوشی گذار ہی جی

جامی ؎ گر گُل گذرد بخاطرت گُل باشی ٭ ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی وحق کُل است گر روزی چند :: اندیشہ کُل پیش کنی کُل باشی

کرنا چاہیئے - آگے جو مالک کو پسند ہو - اپنا فرض یہی ہی بجالانا چاہیئے - اُس کی مرضی وہ منظور یاد ے یا نہ یاد ے - کیونکہ اُس کی جناب لا اُبالی ہی اُس کے بھید سمجھنی انسانی طاقت سے باہر ہیں - نانک ؎

جو تِس بھاوے سائی بھلی کار ہے جے توں راج بہالیں تاں کی وڈیائی -
جے تو بھیکھ منگائیں تاں کیے گھٹ جائی - بلھا شاہ صاحب ؎

لکھاں گیتے ہزاراں آئی ٭ اُسدی بھید کسی نہیں پائے
گلاں تا موتے نال نی ٭ پرکوہ طور چڑھا کے
ایس جوگی دی سنو اکھاڑے ٭ حسن حسین نبی دی پیارے
ماریوس وچ جدال نی ٭ پانی باجھ ترسا کے
ایس جوگی دی سنو کہانی ٭ موہنی ڈوبی وچ ڈونگھی پانی
پھر لیا ہینوال نی - ٭ سارا رخت لٹا کے

ولہ - بھروا ساکی آشنائی دا ٭ ڈر لگدا بے پروائی دا
ابراہیم چیخہ وچ پایو - ٭ سلیمان توں بھٹہ جھوکائو
یونس مچھی نے نکلائو ٭ یوسف مصر وکائیدا -
بھروا ساکی آشنائی دا - ٭ ڈر لگدا بے پروائی دا

Marfat.com

پیغمبر تھیں نور او پائو + نام امام حسین دہرائو
جھولا جبرئیل جہولائو + پھر پیاسا گلا کٹائیدا
بھروا ساکی آشنائی دا + ڈر لگدا بے پروائی دا

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد + رندے بمئ دو سالہ ضبطے دارد
معلوم نشد کہ یار خورسند زکیست + ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

دعا۔ حافظ ؎ مستم کن آنچناں کہ ندانم زبیخودی + در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت

ساقیا مایۂ شباب بیار + یک دو ساغر شراب ناب بیار
گر ثواب ہست و گر خطا خوردن + ور گنہ ہست و گر صواب بیار
گرچہ مستم سہ چار جام دگر + تا بکلی شوم خراب بیار

سعدی ؎ زمسکینیم روئے در خاک رفت + غبار گناہم در افلاک رفت

تو یک نوبت ای ابر رحمت ببار + کہ در پیش باراں نہ پائد غبار
بگرداں زنا دیدنی دیدہ ام + مدہ دست بر ناپسندیدہ ام
چراغ یقینم فرا راہ دار + زہد کردنم دست کوتاہ دار
جہاں آفریں تا نہ یاری کند + کجا بندہ پرہیزگاری کند
بلطفم بخواں یا براں از درم + ندارد بجز آستانت سرم
شنیدم کہ در روز امید و بیم + بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم
بہ طاعات پیران آراستہ + بہ صدق جوانان نوخاستہ
بہ پیران پشت از عبادت دوتا + زشرم گناہ دیدہ بر پشت پا
کہ مارا دراں ورطۂ یک نفس + زننگ دو گفتن بہ فریاد رس

نظامی ؎ دراں ساعت کہ ما باشیم و آہے + زبخشائش مرا بنمای راہے
جامی ؎ دراں ساعت کہ ما مانیم و ہوئے + زبخشائش فرو مگذار موئے

Marfat.com

نظامی ؎ پردہ برانداز و بروں آی فرد ✣ گرمنم آں پردہ بہم درنورد
بے دیت است آنکہ تو خوں ریزیش ✣ بے بدل است آنکہ تو آویزیش
چارۂ ما ساز کہ بے یاوریم ✣ گر تو برانی بکہ روے آوریم
چارہ کن اے چارۂ بیچارگاں ✣ یار شو اے مونس غمخوارگاں
خسرو ؎ خسرو مسکین زدل مستمند ✣ طرح بہ تسلیم رضایت فگند۔
کار نگویم کہ چساں گن بدو ✣ ہرچہ سزد بتو آں کن بدو
جامی ؎ گرفتم از پاے مرا دستگیر ✣ انت نصیری والیک المصیر
برکت رائے ہانڈہ عفی عنہ منصف پھلور ۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء

---

در لاہور - وکیشن ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء ۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ۹ بجہ صبح دزکان خود

نکتہ - سب بزرگان موجدان مذاہب کا گیان اور طاقت محدود ہوئے ہیں - غیر محدود نہیں تھے - گیان اُنکے الگ تھے - سروگ نہ تھے - علی قدر اپنی اپنی معلومات کے ہر ایک نے راگ الاپا ہے یعنی ہدایات کی ہیں - محمد صاحب نے افلاک اور شق القمر کے بارہ میں غلطی کی ہے نہ ہی افلاک ہیں (صرف آکاش یعنی خلا ہے) نہ چاند اُنگلی سے ٹکڑے ہو سکتا ہے - نہ بغلوں سے نکلکر اُس کو میل لگ سکتی ہے - ایسا ہی ذبح جانوران بیگنا کی اجازت مبنی بر غلطی کی ہے - اگر وہ عالم الغیب اور آخر الزمان پیغمبر تھے تو اُنہوں نے کُل ضروریات دنیا کے لئے بے غلط اور مکمل ہدایات کی ہوتیں اور ایسی غلطیوں کے گڑھے میں نہ گرتے - اِس سے ثابت ہے کہ اُنکی معلومات محدود تھیں - جس قدر جانتے تھے بیان کر دیا - اگر الٰہی طاقت رکھتے تھے تو مخالفوں سے بھاگ کر مکّہ سے مدینہ کو کیوں ہجرت کر گئے - مخالفوں

Marfat.com

کو آلہی طاقتوں سے مغلوب کر لیا ہوتا - اسی طرح حضرت عیسےٰ مسیح سولی پر نہ چڑہتے - مخالفوں کو تباہ کر ڈالتے - مثل موسیٰ علیہ السلام کے جنہوں نے فرعون کو دریا بُرد کر دیا - یہ بھی مخالفوں کو مغلوب کر ڈالتے - حضرت موسیٰ نے بھی کوئی ناطق خاص دلچسپ ہدایات نہیں کیں - جن سے اُنکی معلومات مکمل سمجھی جاتیں - شری کرشن - کیا آپ کیروں کو آلہی طاقت سے تباہ نہیں کر سکتے تھے کہ ارجن کو گیتا سُنا کر اُس کے ہاتھ سے قتل کرایا - اور لاکھوں خلقت جنگ کرا کر تباہ کر ڈالی - اور آپ متھرا سے بخوفِ دشمنان دوارکا کو ہجرت کر گئے اور ایک شکاری کے ہاتھ سے عالم بقا کو سدہاری - اسی طرح منصور سولی پر چڑہا - دارا شکوہ عالمگیر کے ہاتھوں بہشت نصیب ہوئے گورو تیغ بہادر بھی علیٰ ہذا القیاس - گورو ارجن کو بھی جہانگیر نے عذاب پہونچائی فریدالدین عطار اور مولوی روم صاحب بھی شہید ہوئے - حضرات حسنین نے بھی شربت شہادت کا چکھا - یہہ بزرگان جنکا ذکر محمد صاحب سی لیکر حسنین شریفین تک کیا ہی - یہ بہت ہی تقدس مآب ہوئی ہیں - لیکن گیان سب کا الپگ ہوا ہے اور طاقت بھی نامحدود نہیں رکھتی تھے - جسکی سمجھ میں جس قدر آیا نیک ہدایات انہوں نے کر دیں - اُن سے امداد جوئی انکو بہت بڑا قادر مطلق سمجھ کر کرنی حسن اعتقاد اُنکے پیروان کا عقیدہ سعید مبالغہ آمیزی سے ہے - ورنہ نہ کوئی شفیع ہو سکتا ہے - نہ ہی کسی نے اپنی گردن پر سب کے گناہ اُٹھا لئے کسی کی کیا مجال ؎

"پیراں نمے پرند مریداں ہمی پرانند" ؎ دادو دنیا باوری مڑہیاں پوجین اوت

اوہ ماری ملک الموت کی اُن سی مانگیں پُوت" اتنا برہمانڈ (یونیورس) بے نہایت ستاروں سی بھرا ہوا ہے - اِن بزرگوں نے کسی ایک ستارہ

Marfat.com

کا حال ہی بتا دیا ہوتا۔ کہ کس چیز سے بنا ہوا ہے۔ کتنا بڑا ہی۔ اس دنیا سے کتنا دور ہی۔ آباد ہی بے آباد ہے۔ کیا ہے۔ جب سامنے کی چیز کا حال نہیں بتلا سکے تو غیب کا کیا بتلا سکتے تھے۔ بہشت دوزخ تناسخ وغیرہ سب روچک بہیانک واک (اقوال) ہیں۔ ورنہ ایک ہی رحمان خالق ارض وخلا متجلی سب ابدان اجساد عنصری میں ہے۔ اور سب مذکورین کو منور کر رہا ہے۔ جب وہ اجسام قابل حصول نور نہیں رہتے۔ ناقابل ہو جاتے ہیں تو انہیں نور رحمانی مؤثر اور چمکتا معلوم نہیں ہوتا ہے جیسے شیشہ زنگ آلود میں عکس عاکس کا معکوس معلوم نہیں ہوتا ہے حالانکہ عکس تو برابر پڑتا رہتا ہے۔ لیکن بوجہ ناقابلیت شیشہ کے محسوسیت سی رہجاتا ہے۔ کوئی روح الگ الگ نہیں ہے۔ ورنہ سکھپتی یا کلورافارم کی تاثیر سے جسم بے علم نہ ہو جاتا۔ کیونکہ تھکاوٹ اور کلورافارم کی تاثیر جسمانی ہے مجرد چیز پر اسکا اثر نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر روح عالم جسم میں موجود ہوتا تو باوجود تھکاوٹ کے اور کلورافارم کے سنگھانے کے انسان کا علم دور نہ ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دماغ اور دل کو علم آتما (خدا) کی روشنی سے ہوتا ہے۔ جب یہ اعضا تاثیر تھکاوٹ اور کلورافارم سے حصول فیض نور الٰہی سے ناقابل ہو جاتے ہیں۔ تب باوجود نور فیضان الٰہی کی پڑتے ہوئی ہونے کے بھی بوجہ ناقابلیت خود اعضائے مذکور حصول فیض نور سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آتم پوران میں لکھا ہے کہ مایا یعنی قدرت الٰہی نے اجسام بنا دئے اور انہیں موکلات پاک پانچ پران۔ پران۔ اوپان۔ دیان۔ سمان۔ اودان اور حواس خمسہ ظاہری یعنی پنج گیان اندرے۔ باصرہ۔ سامعہ۔ شامہ۔ ذائقہ۔ لامسہ۔ اور پانچ کرم اندرے۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ گدا (مقعد)

138421

Marfat.com

(جائے براز) جائے بول - واک (کلام کی طاقت جو زبان میں ہے) اور چار
انتش کرن - من - چت - بدہ - ہنکار تعینات کر دیئے - تو بھی جسم (اجسام)
سوادہان یعنی علیم اور قادر نہوئے - تو اُس نے خیال کیا کہ جبتک ہم اسمیں
پرویش نہیں کرینگے تو سوادہانی اسکو نہیں ہوگی - پس خود براہ ام الدماغ
(تالو) جلوہ افروز جسم کے ہوئے تو جسم اُٹھ کھڑا ہوا - اور گولکوں
آنکھ (چشم) ناک سے داخل ہونا پسند نہیں فرمایا کہ اِن راستوں سی
موکلات بینائی شنوائی وغیرہ جو اُن کی پہرت (غلام) تھی داخل ہوئے
تھی - نوکروں کے راستہ سے جانا مناسب خیال نہیں فرمایا - (قوت جلالی)
اسی لئے استعارہ ام الدماغ کا مقام محمود کا ہے اسی لئے دسویں دوار جوگیشران
پران چڑہاتے ہیں - اسی لئے ڈاکٹران دماغ کو علیم فرماتے ہیں - قرآن
شریف میں قریب قریب انسان کے ذی ہوش ہونے کی متعلق یہی بیان
کیا گیا ہی - جہانکہ فرمایا ہی کہ انسان میں (نفخت فیہ من روحی) اور تب انسان
کھڑا ہو گیا - اور بقول قرآن شریف کہ انی جاعل فی الارض خلیفۃ انسان
نائب خدا ہو گیا - اور عزازیل اس رمز کو نہ سمجھکر کہ انسان میں خدا کا
ظہور ہے - سجدہ انسانی سے انکار کر کر ملعون اور مقہور ہو گیا - اس جلوہ افروزی
باری تعالے کا انسان کے وجود میں آتم پوران میں اس طرح ذکر فرمایا ہے
کہ خداوند تعالیٰ حصہ حصہ ہو کر اجسام میں داخل نہیں ہوا - بلکہ مثل آکاش کے
جو گھٹ اور پٹ سب میں ہی لیکن باوجود سب میں ہونے کے حصہ حصہ نہیں
بلکہ بلا تقسیم کے ایک ہی ہی - اسی طرح خالق عالم و عالمیان بھی کبھی تقسیم نہیں
ہوئے نہ جزو جزو ہو کر داخل اجسام ہوئے بلکہ ایک ہی ذات قائم رہ کر
لامحدود اجسام میں جلوہ افروز ہو گئی - اور اجسام کو نور علم اور طاقت سی

Marfat.com

سنورا اور طاقت ور فرما دیا - اسی لیئے کوئی ارواح جدا جدا نہیں ہیں - اور میری سمجھ میں موت کے وقت کوئی روح یا جیو آتما سوائے ذات واجب الوجود کے کہ جنکی تجلی جسم کی معتدل حالت میں پڑتی تھی - اور روح مجرّد ہوکر بھاستی تھی نہیں رہتے بوجہ ناقابلیت جسم کے اُنکی تجلی جسم پر موثر محکم نہیں ہوتی ہے کہ کسی روح مذکور کو عذاب یا ثواب ہو - یا جو آواگون کرے یہ سب روچک بہانک واک ہیں ؎

وہ جو آئے تھے وہ تو چل بسے ✣ ہے سزا جزا کی خبر کسے
یہ ہیں سب یہیں کے مباحثے ✣ نہ ثواب ہے نہ عقاب ہے
یہ زمانہ عالم خواب ہے ✣ پیئے تشنہ مثل سراب ہے
جو مکاں ہے مثل حباب ہے ✣ جو نکیں ہے نقش برآب ہے

اسی طرح ازل سے ابد تک بحر وجود مواج ہو رہا ہے ؎

ماٹی میں ماٹی رلی پون میں پون ✣ کھوجی گیانی مُوا ہے کون؟

پنج تت تے تن رچیو ہے جانو چتر سجان ✣ جہاں تے اوپجیا تہاں لین ہیں ہیں مان

سچ بات تو یہی معلوم ہوتی ہے - خواہ تمام سلاسل جگت خیرات تسبیح عبادت درہم برہم ہوں خواہ کچھ ہوں - پھرنا - برہم (واجب الوجود کا) قدرت کاملہ سے جگت پیدا کر دیتا ہے - اور اپنے آپ متعلق جگت ہوکر برہم دیولیلا فرما رہے ہیں - پھرنا ہی قرآن شریف کا لفظ کُن ہے - کوئی اختلاف اصلیت کا ہندو مسلمان میں نہیں ہے ؎

یک حقیقت جلوہ گر در کفر و اسلام آمد پدید ✣ اختلافات مذاہب محض اوہام است و بس
از تعصب کاسۂ شیخ و برہمن شد جدا ✣ ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس
نیست غیر از یک صنم در پردۂ دیر و حرم ✣ کے بود آتش و رنگ از اختلاف سنگہا

Marfat.com

سائیں بہا شاہ فرماتے ہیں ؎

اربعہ عناصر آپے بنیا وڑ بیٹھا وچ آپے + آپے رووے آپے پٹے آپے کرے سیاپے

؎ آنکس کہ خاک ما را گل کرد و خانہ ساخت + خود در میان در آمد و ما را بہانہ ساخت

ہمنے اپنے مطالعہ کتب مختلف ادیان و مذاہب سے اور پیروان مذاہب کی صحبتوں سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ لامحدود علم کائنات کا اور علم الٰہی تو کسی مذہب کے موجد کو نہیں ہوا۔ جزوی جزوی ہوا ہے۔ علوم کائنات اور علم الٰہی سب سے زیادہ شرح و بسط سے کتب اہل ہنود۔ وید۔ اپنکھد۔ گیتا۔ جوگ واسشٹ۔ جوگ شاستر پاتنجلی۔ آتم پوران۔ بیاس سوتر وغیرہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور نہایت [illegible] یقینی طور سے ذہن نشین کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد وساتیر پورانی کتاب [illegible] اور قرآن شریف میں اور تصوف کی کتابوں اہل اسلام مثل شرح گلشن راز و مثنوی مولوی روم و تصانیف حضرت جامی علیہ الرحمۃ لوائح درہ فاخرہ۔ تحفۃ الاحرار وغیرہ میں اور دبستان مذاہب محسن فانی میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد اور مذاہب کی اعتقادی کتابوں میں بہت تھوڑا تصور فرمایا گیا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ؎

دو کار است با فر و فرخندگی + خداوندی [illegible]

اللہ بس۔ باقی ہوس۔ برکت [illegible] ستمبر ۱۹۱۰ء

---

**نکتہ** | خیرات تین امور میں دینی چاہیے۔ اول [illegible] جو دوربینیں سیاروں کی بڑی طاقت کے [illegible] ہو۔ تاکہ ایسی دوربینیں مکمل طیار ہو جائیں اور سیاروں کے حالات [illegible] آنکھوں سے دیکھی جا سکیں +

Marfat.com

۴۔ سنسکرت ودیا کے پرچار کرنے والی مجلس کو دیوے کہ اس زبان میں نہایت معزز اور قابل قدر علوم ہیں۔ اُنکی دریافت سے نجات تک پہونچ سکتا ہے۔ علم الٰہی ایسا کسی زبان میں نہیں ہے۔ جو دعویٰ کرے مقابلۃً فضیلت خود دکھلا دیوے۔ بصورت ثبوت تمام ہم اُسی کے قائل ہو جائینگے ٭

۳۔ گائے اور بھینس بیل اور جانوروں کی رکھشا کے لئے دینا چاہیئے۔ کہ انکی قیام اور بیشی انسانی طاقت کو قائم رکھنے والی ہے۔ اگر انسانی طاقت قائم ہوگی تو بقول رج ہان تاں کدھان۔ سب علوم عالیہ بھی انسان حاصل کرنے کے قابل ہوگا۔ اور ریاضات شاقہ کی برداشت بھی کرسکیگا۔ اور مجاہدات کرنے کے قابل ہوگا۔

۴۔ جو شخص اپنی روزی نہ کما سکتا ہو۔ جسمانی نقص کے سبب سے۔

پنجم۔ خیرات علوم سائنس کی ترقی کے لئے دینی چاہیئے۔ کہ اُس سے بہت مفید عام اور آرام بخش اشیاء و آلات ایجاد ہو جاتے ہیں۔

ششم۔ سقیم الحال زمینداران و دیگر سچے محنتی اشخاص کی امداد بحصول وغیرہ رفاہ عام بھی کر دینی چاہیئے ٭

اور کسی کام میں نہیں ہٹے کٹے مشٹنڈے گدائی پیشہ اقوام کو کوڑی نہیں دینی چاہیئے۔ کہ ملک میں افلاس پیدا کرنیکا موجب ہوتی ہیں۔ اور بیکاری کے سبب سے وارداتیں قتل رہزنی چوری وغیرہ کی کرتے ہیں۔ اور بے تہذیبی پھیلاتے ہیں۔ برکت رائے ہانڈہ منصف پھلور در لاہور ۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء

۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء لاہور بوقت دوپہر در مکان خود

نکتہ۔ پہلے نکات میں اور کتاب تحقیق روح میں ہم نے روح کو جسم سے ایک

Marfat.com

پاک ہستی علیحدہ با علم بیان کیا ہے۔ نکتہ بالا مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۱۰ء میں روح کو کوئی چیز علیحدہ جسم سے نہیں بتلایا۔ صرف پرم آتما کا پرکاش من چت بدھ ہنکار پر ظاہر کیا ہے۔ اس طرح سے علم اور شعور جسم انسانی کو ہو جانا ظاہر کیا ہے۔ اس سے تناقض ہمارے کلام میں وارد نہیں ہوتا ہے۔ نہ ایسا سمجھنا چاہئے۔ ہم ابتدا سے دل سے ایسا ہی مانتے ہیں کہ ایک ہی پرم آتما تمام اجسام میں مچھر سے لیکر کنچر (ہاتھی) تک جلوہ گر (بحیثیت روح کے) ہے۔ ویدانت کا سدھانت بھی ہے "ایکو اہنگ بھشیامی" یہ شرتی "تت منی" "سوہنگ" یہ شرتیاں اور بھگوت گیتا کہ در جمیع جانداران منم پکار پکار کہہ رہی ہیں کہ ایک ہی آتما بلا حصہ حصہ ہونے کی تمام اجسام جانداران میں روح ہو کر جلوہ گر ہے۔ گورو گوبند سنگھ جیو نے فرمایا ہے "ایک ہے پھر انیک ہے" جہاں ہمنے روح کو جسم سے جدا دکھلایا ہے اور روح کو مخلوق اور خدا کو خالق بتلایا ہے۔ اس سے ہماری مراد ہستی ذی شعور کے جسم سے الگ ظاہر کرنے کی ہے۔ یعنی یہ مراد ہے کہ علم اور گیان خاصہ مجرد اور نورانی ہستی کا ہے۔ جسمانی اور ظلمانی ہستی کا نہیں ہے۔ یہ پہلا سبق جوئندہ معرفت کے لئے ہے۔ دوسرا سبق اس سے آگے قدم بڑھا کر یہ ہے کہ وہ مجرد و بعلم ہستی جو ہر قالب عنصری میں پائی جاتی ہے وہ در اصل جدا جدا لا نہایت ہستیاں نہیں ہیں بلکہ ایک ہی پاک ہستی بلا حصہ حصہ ہونے کی تمام اجسام میں جلوہ گر ہے

جامی ؎ جز تو کسے نیست بملک قدم ٭ کہ لمن الملک فرازد علم

مولوی روم ؎ گر نہ بودے ذات حق اندر وجود ٭ کے ملائک را بفرمودے سجود

روح اگر ہر ایک جسم کا الگ الگ ہوتا تو اسکو بصورت سونگھانی کلوروفارم کے یا سکھپتی (نوم بالآرام) کی حالت میں بے شعوری نہو جاتی۔ کیونکہ جب

Marfat.com

وہ عالم اور مدرک ہے اور مجرد اور غیر جسمانی ہستی ہے تو کلورا فارم جسمانی چیز کا اور تھکاوٹ وغیرہ باعث سکھیتی کا اثر اُسپر ہونا چاہئے - چاہئے کہ جسم کی ناکارگی کی حالت میں بھی علم انسان یا حیوان برقرار رہے جو نہیں رہتا ہے - اسلئے ڈھکے کی چوٹ ہم کہتے ہیں کہ علم خواہ خیال فکر (بچار) خواہ حافظہ وغیرہ کا ہونا یہ سب قوائے جسمانی کو بحیثیت مَن - چِت - بُدھ - اہنکار کے جسکو دل اور دماغ بھی کہہ سکتے ہیں - اس شرط لازم کی معیت سے ہوتا ہے - کہ اون قوائے پر اُنکی معتدلہ اور قابل مستعد حالت سے پرکاش پرم آتما کا پڑ رہا ہو - تاثیر کلورا فارم اور تھکاوٹ وغیرہ سے اعتدال اور قابل مستعدی تاثیر فاعل کی حالت قوا کی نہیں رہتی ہے - اسلئے فاعل پرماتما کے فعل فیض کی تاثیر سے وہ معرا ہو جاتے ہیں اور علم اور گیان اُنکا جاتا رہتا ہے - جیسا کہ ہمنے بحث سورجھ تیر سنہ ۱۹۱۰ء میں مفصل بیان کر دیا ہے - موت کے بعد کوئی علم جسم کو نہیں رہتا ہے نہ ہی کوئی ایسا روح باقی رہتا ہے جو سوائے پرماتما کی ہستی کے اپنا علم رکھتا ہووے - جو سزا و جزا کا مستوجب ہووے - اور تناسخ میں ڈالے پلٹا پھیرے - یہ روچک بھیانک ڈاک ہیں - تاکہ خوف عقوبت دوزخ اور عذاب اجسام موری اور پاخانہ کے کیڑے کی اجسام کی حالت کے بذریعہ تناسخ نصیب ہونے سے ڈر کر انسان افراط تفریط سے پرہیز کرے - انسان کی حالت بھی مثل تمام دیگر جانداران کے معذوری کی ہے - وہ ایک گندہ آب نطفہ سے پیدا ہوتا ہے - اور جنین اور رضیع کی حالت میں نہایت کمزور ہوتا ہے - کچھ سمجھتا جانتا نہیں ہے - مکھی بھی اپنے سے اوڈا نہیں سکتا ہے - پیشاب اور گندگی میں لبڑا (ملوث) رہتا ہے - ماں اُسکے مونہہ میں دوا سونف وغیرہ کو تھوک میں ملا کر دیتی ہے - اس طرح سے بڑا ہوتا

Marfat.com

ہوتا فرعون شداد ہامان بن جاتا ہے۔ الوہیت سے منکر عزازیل سے زیادہ متکبر ہو جاتا ہے۔ اُس کے قواے جسمانی حالتِ رضاعت و بچپن میں بہت ناکارہ ہوتی ہیں وہ پرکاش پرماتما کے حصول کی پوری قابلیت رکھتے نہیں ہوتے اس لئے علےٰ قدر استعداد خود کے ہی وحشی پن میں رہتا ہے۔ جو جو بڑا ہوتا ہے پرکاش پرماتما سے منور ہو کر اگر وہ توجہ مبادی عالیہ کیطرف کرتا ہے تو ملائک اور دیوتوں سے اشرف ہو کر فخر اشرف المخلوقات ہونے کا کرتا ہے۔ اگر اسفلیات کیطرف رجوع کرتا ہے تو خوک اور سگ سے بدتر ہو جاتا ہے۔ سوسائٹی رولز کے سبب سے (جیسا کہ ہمنے اوپر کے نکتوں میں بیان کیا ہے) مختلف دین اور مذاہب پیدا کر کر ضد اور تعصب کرنے لگ پڑتا ہے اور برادران کی خونریزی کرنے لگ جاتا ہے۔

عیسائیت دین عیسوی میں ہمارے نزدیک توحید ہے۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس کی ایکتا اسپر دال ہے۔ باپ حیثیت خالق۔ بیٹا حیثیت مخلوق اور روح القدس حیثیت خالقیت مخلوقیت سے معرا ہونیکا نام ہے +

اہل اسلام کے قرآن شریف میں صاف توحید موجود ہے۔ کہ انسان کے وجود میں وہ ذات جلوہ گر ہے۔ آیت نفخت فیہ من روحی صاف اعلان کر رہی ہے۔ تمام اکابر صوفیہ بھی یہی راگ الاپ رہے ہیں۔ مولوی روم

کز نیستان تا مرا ببریدہ اند + از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش + باز جوید روزگار وصل خویش

جامی ؎ تو جزوی و حق کل است گر روزی چند + اندیشۂ کل پیش کن [illegible]

چوں پئے گوہر سوئے دریا شتافت + ہیچ گہر جز گہر خود نیافت
چوں بتماشا سوئے خود بنگریست + ہیچ ندانست کہ جز بحر چیست
آنچہ دل از پیش بدانستہ بود + پیش بصر جملہ ہویدا نمود

Marfat.com

دید کہ عالم زسمک تا سما ✣ نیست بجز واجب ممکن نما

سائیں بلھے شاہ صاحب ؎ مَیں ناہیں توں آپے ہیں اپنی آپ کریں دلجوئی۔
سکھ صاحبان کا ناواں گورو مہاراج گورو تیغ بہادر غازی فرماتے ہیں کہ ؎
پوہپ پئے جیوں باس بسیت ہے مکر ماہ جیسے چھائی ✣ تیسے ہی ہر بسے نرانتر گھٹ ہی کھوجو بھائی
باہر بھیتر ایکو جانو ایہہ گرگیان بتائی ✣ جن نانک بن آپا چینے مٹے نہ بھرم کی کائی
پس اختلاف مذاہب کا اصلیت میں کہاں ہے۔ جزیات جسمانی رہائش وغیرہ کے متعلق اختلافات ہیں۔ ایک دوسرے سے تنفر۔ بلا ضروری متعصبانہ چھوت چھات دشمنی اور عناد کا موجب ہیں۔ ورنہ ؎
"در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس"۔ مطالعہ کتب دبستان مذاہب شیخ محمد محسن فانی۔ صحیفہ آدم اور دساتیر اور ژند و اوستا زرتشت اور زبور توریت انجیل قرآن شریف گرنتھ صاحب شرح گلشن راز کیمیائے سعادت۔ مثنوی معنوی۔ لوائح۔ زوارہ۔ تحفۃ الاحرار۔ سبحۃ الابرار جامی۔ منطق الطیر۔ قصائد عطار۔ تصانیف سعدی علیہ الرحمہ۔ دیوان حافظ و دیگر دواوین اہل تصوف۔ شاہ نیاز احمد مغربی۔ احمد زندہ پیل۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ تصانیف سائیں بلھے شاہ صاحب۔ وچار ساگر۔ ترجمہ جوگ واسشٹ۔ آتم پوران۔ بھگوت گیتا۔ انو گیتا۔ ۵۲۔ اپنشد کتب برہم سماج۔ کاشف الالہام۔ مسئلہ اعظم وغیرہ کتب آریہ سماج ستیارتھ پرکاش وغیرہ۔ ترجمہ جوگ شاستر پاتنجلی منی۔ ترجمہ ویشک شاستر کناد منی۔ ترجمہ رامائن ترجمہ سریمد بھاگوت۔ ترجمہ مہابھارت۔ تذکرۃ الاولیاء۔ روضۃ الاصفیا سفینۃ الاولیاء۔ نفحات الانس۔ کشف المحجوب۔ مرآۃ العارفین وغیرہ کتب دینی اور تواریخ روضۃ الصفا۔ آئین اکبری۔ اکبر نامہ۔ خلاصۃ التواریخ۔

Marfat.com

تاریخ فرشتہ - شاہ نامہ - سکندر نامہ بری و بحری - مفتاح التاریخ ولیم طامس بیل - رسومات ہند و دیگر تواریخ و کتب طب - افعال الاعضاء - طب اکبر - میزان الطب - رسالہ جنین وغیرہ ناولات الف لیلہ داستان امیر حمزہ و بعض ناولات حال وغیرہ مثنویات ولی رام و غنیمت زلیخا شیریں خسرو - قران السعدین - کتب ہیئت مفتاح الافلاک وغیرہ وغیرہ کے بعد ہماری یہ رائے ہے - کہ علم بے پایاں ہے عمر قلیل ہے - حاوی کامل ہونا محال ہے - صرف نیت نیک اور آسرا خدا کا مطلوب ہے ؎

گفت پیغمبر باواز بلند ✣ بر توکل زانوے اشتر بہ بند

تو بھلا ہی بھلا ہے - ہماری عمر سفر میں ہے - ہماری عنان رفتار ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے - مجبور و معذور ہیں - ڈرا یور اللہ پاک ہی ہے - خواہ منزل مقصود پر پہونچا وے - خواہ کلیتہً (تصادم) سے تباہ کردے - جو کچھ ابتک ہمنے لکھا ہے - یا جو آئندہ لکھیں گے - اسی کرۂ ارض کے علوم موجودہ میں سے ہے - اور جو جو اولیا انبیا اوتاران راگ الاپتے گئے وہ بھی اسی کرۂ ارض کے علم کے متعلق ہی بیان کرتے گئے - کیونکہ اس سے زیادہ علوم سماوی کے بیان کرنے سے معذور تھے - علم غیب وغیرہ باتیں - باتیں ہی باتیں ہیں - جو شخص اعلےٰ درجہ کی دوربین بناکر سیارگان ظلمانی و ستارگان نورانی کے حالات آنکھوں کے سامنے دکھلا دیگا وہ ہمارا ماسٹر اول ہوگا - اور جو بذریعہ کسی آلات ایرو پلین وغیرہ کے بناکر اور ہمکو پرو غیرہ لگاکر اور طاقت برداشت از حد گرمی و سردی و برداشت صعوبت و سختی ہائے بے نہایت کی ہم میں بڑھاکر اور خدشہ ضائع ہونے زندگی کا دور کرکر اُن سیارگان و ستارگان میں جو قمر - عطارد - زہرہ - مریخ - مشتری - جونو - پالس - وسٹا - مشتری - جل

Marfat.com

یونیس یعنی ہرشل - نیچون - قطب - سیریس - (شعری الیمانیہ) سہیل شعری الشامیہ - رہیگل - بٹلی گوس - دیگہا - الذنب الدجاجہ - نسر طائر - السماک الرامح - ظہر الدب - قلب الاسد - تنین الفرس - عیوق دبران ثریا وغیرہ میں پہونچا کر سلامتی سے واپس لے آویگا - اور پھر اسی طرح آمد و رفت کا سلسلہ جاری کردیگا - تو وہ ہمارا سیکنڈ ماسٹر متصور ہوگا - ستاروں تک پہونچنا بوجہ اُنکی دوری کے ایک لمبا سفر ہی ہے - جو ظاہری سفر نہیں کرا سکتا وہ باطنی کیا کرائیگا؟ اور جو موت کے بعد کا حال یقینی طور پر بتلا کر دکھلا دیگا وہ ہمارا ہیڈ ماسٹر ہوگا - انکے سوائے جو تھوڑے تھوڑی سائنس دان - فونوگراف - فوٹوگراف - ریلوی - ٹیلیگراف - ایروپلین وغیرہ بنانے والے ہیں اور جو چکنی چپڑی باتیں کرنے والے دنیا کے متعلق امور کے فصیح البیان لیکچرار ہیں وہ ہم سے بیس[۲۰] - اکیس[۲۱] ہیں - اگر ہم اُنیس ہیں ایسوں کی ہمکو کچھ پرواہ نہیں ہے - نہ ہم اُن سے ڈرتے ہیں - نہ ہمارا دل اُنکی تھوڑی سی تعظیم سے زیادہ جھکتا ہے - بس اب فی الحال چپ -

لاہور ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء بوقت دوپہر برکت رائے ہانڈہ

---

نکتہ - پہلے پہل جہان (عالم) اسی طرح سے پیدا ہوا ہے - جیسے سُپنے (خواب) میں ہو جاتا ہے - اسپر سُپنے کی مثال ہی دال ہے - جب سویا اور سُپنا آیا کل جہان موجود ہوتا ہے - اپنا آپ جسمانی وہاں بلا پیدائش از مادر و تمام کائنات انڈج - جیرج - سویج - اودبھج - بلا پیدائش اُس قاعدہ کے جس طرح سے جاگرت (عالم بیداری) میں ہوتی ہے - موجود ہوتا ہے - اس سے واضح ہوتا ہے کہ جہان ایک دفعہ مثل سُپنے کے موجودات کے خدا کے پھرنے سے موجود

Marfat.com

ہوگیا - اور بعدازاں سلسلہ والد و مولود وغیرہ چار قسم کی موجودات کا چل پڑا -
جریدہ عالم ہی دفتر ہے - اسی سے سب سبق حاصل ہوتے ہیں - غور سے
مطالعہ کرتے رہو - اس کے دیکھنے سے تین سبق حسب ذیل مجھکو بلا ملاحظہ
کسی مصنف کی تصنیف کے حاصل ہوئے ہیں - اور وہ یہ ہیں :-

۱ - زمین سے مختلف طرح کی جمادات سونا - چاندی - جواہرات -
الماس - لعل - نیلم - زمرد - نباتات - نیشکر - حنظل - صندل - کیکر - وغیرہ
پیدا ہوتے دیکھکر (جیسا کہ سابقہ ایک نکتہ میں میں نے تحریر کر دیا ہے) یہ
یقین ہوگیا کہ ایک ہی چیز سب کچھ ہو جاتی ہے - اور اسی میں لین ہو جاتی ہے -
اور وہ اللہ تعالےٰ ہے - باقی بس -

دوم یہ نکتہ آج کا کہ پیدائش ابتدائی ایک دفعہ مثل خواب کی موجودات
کے موجود ہوگئی - بعد میں سلسلہ تولید جاری ہوگیا -

سوم یہ کہ دل انسانی ضرور گذرگاہ جلیل اکبر است - کہ از خود میرے
دل میں یہ نکات گر جاتی ہیں جو میں لکھ لیتا ہوں - کوئی تکلیف کر کر یہ نکات
مجھکو حاصل نہیں ہوتے - اللہ بس - باقی ہوس -

لاہور بوقت سہ پہر روز ۲۲ ستمبر ۱۹۱۰ء برکت رائے ہاڑہ

---

در لاہور بوقت دوپہر در مکان خود

**نکتہ** - ہندو - ویدانتی برہم بلا پھرنے والے کو خدا اور بھرنے والے کو
جگت بتلاتے ہیں - شرتی ؎ ایکوا جگ بہتیامی -
اور مسلمان صوفی بطون خدا کو خدا اور ظہور کو جہان بتلاتے ہیں -
شاہ نیاز احمد ؎ کیا ہی چین خواب عدم میں تھا زلف یار کا کچھ خیال -

Marfat.com

سوجگا کے شور ظہور نے مجھے اس بلا میں پھنسا دیا۔ بیدل ؎

بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد ✣ در تماشائے خودش شد سیر این گلزار ما

جامی ؎ آنچہ دل از پیش بدانستہ بود ✣ پیش بصر جملہ ہویدا نمود

دید کہ عالم ز سمک تا سما۔ ✣ نیست بجز واجب ممکن نما

چارواکی یا دہریہ بھی اسی جہان کو از خود قدیم چلا آتا بیان کرتے ہیں۔ لیکن ہستی خدا کے قائل نہیں ہیں۔ ہماری رائے ویدانتیان ہنود اور صوفیاء اسلام سے متفق ہے۔ جہان کی بناوٹ باقاعدہ نظر آتی ہے۔ کل کواکب باقاعدہ ثوابت (شموس جنمیں سے ایک ہمارا شمس بھی ہے) کے گرد گردش کرتے ہیں مرکز ثقل و طاقت گردش ثوابت نورانی و سیارگان ظلمانی میں پایا جاتا ہے نور کے ہونے سے جہان کے کل کاروبار چلتے ہیں۔ ظلمات ہوتی تو اندھیر تھا۔ انسان کی بناوٹ کو ہی دیکھو۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ آلات تناسل جو ضروری اسباب زندگی کے ہیں۔ اگر موجود نہ ہوتے تو انسان جڑہ و ٹنڈ ہوتا پھر دیکھو کہ عورت کے پستان بچہ کو شیر پلانے کیواسطے ہوتے ہیں اور خون شیرین جاتا ہے۔ عورت کے اندر رحم برائے استقرار حمل و پیدائش بچہ کے ہوتا ہے۔ مرد کے اندر یہ عضو بلا ضرورت نہیں ہوتا ہے۔ مرد کا آلہ تناسل بطور بالش سخت قابل دخول ہوتا ہے۔ عورت کا آلہ تناسل بطور غلاف قابل قبول ہوتا ہے۔ جب تک بچہ دودھ پیتا ہے دانتوں کی چکی دہن میں نمودار نہیں ہوتی۔ جب ضرورت زیادہ مقدار کی غذا کی اور چبانے کی ہوتی ہے۔ دانت نکل آتے ہیں۔ اسی طرح سے جائے دفع بول و براز کا۔ بجواب منہ کھانے والے کے ہونا یہ ایک ایسے صاف نظام تدبیر کو ثابت کر رہے ہیں کہ جہان حسن تدبیر ایک مدبر اعلےٰ سے بنا ہوا ہے۔ اگر یہ باتیں جہان میں نہ ہوتیں اور جہان کا

Marfat.com

انتظام بے قاعدگی سے پایا جاتا تو چارواکیوں یا دہریوں کا خیال قابل پذیرائی ہوتا۔ ایسا صریح اور پرتکھش ثبوت ہی جو کائنات میں تدبیر کا پایا جاتا ہے ہستی خدا کو ثابت کرتا ہے۔ پس خدا ہی ایک ہستی قائم بالذات لافنا لہٗ ہمیشہ سے موجود ہے اور رہیگی۔ اُس کے پھُرنے سے جہان نمودار ہوا ہوا ہے اور پھُرنا اُسکا عین اُسکا ہے اسلئے جہان ضرور واجب ممکن نما ہے۔

بعض خدا کو الگ بحیثیت فاعل اور خالق۔ اور کائنات کو مفعول اور مخلوق مانتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ بھی مبارک ہی۔ لیکن وجود ہستی سوائے واجب الوجود کے اور کسی چیز کو حاصل نہیں ہے۔ اور جو کچھ نمود ہے بے بود ہی جیسے سپنے میں روپا اور رجو مین سرب اور آکاش کے پھُول اور خرگوش کی سینگ اور عقیمہ کا پسر اور مرگ ترشنا کا جل کہ بہاستی ہیں پر ہیں نہیں۔ خواجہ نصیر الدین طوسی فرماتا ہے ؎

موجود بحق واحد اوّل باشد + باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت + نقش دو بین چشم احول باشد

واینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ کوئی ٹھاکر دوارہ میں سنکھ اور ناقوس بجاتے ہیں۔ کوئی گرجا گھر میں جرس کھڑکاتے ہیں۔ کوئی مسجد میں اذان دیتے ہیں۔ سب تکلف فرماتے ہیں ؎

فریاد کناں خدا را میجویند + مگر ایں قوم خدای دوری دارند

نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ سائیں بلہے شاہ ؎

چڑہ کے ملاں بانگ پکاری + اللہ اکبر ڈہونڈے سارے
اندر اپنے جھات نہ ماری + تھکا اوچیاں واجاں مار

قرآن شریف میں انسان کے مظہر حق اور خلیفۃ اللہ اور امانتدار ہونے کے متعلق

Marfat.com

آیات ذیل صاف ہیں۔ سورۃ الحجر مکی میں فرمایا ہے۔ واذ قال ربک للملئکۃ انی خالق بشرا من صلصال من حما مسنون ٥ فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ سجدین فسجد الملئکۃ کلہم اجمعون ٥ الا ابلیس ابی ان یکون مع السجدین ٥ سورۃ البقر میں فرمایا ہے واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ آگے بڑھ کر اسی سورۃ میں فرمایا ہے واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین۔ امانت کا امر سورہ احزاب میں فرمایا ہے (امانت کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ کا وجود انسان میں تشریف لانا) انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا ٥ لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المؤمنین والمؤمنات وکان اللہ غفورا رحیما

؎ بیروں ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست ٭ از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ توئی
سالہا دل طلب جام جم از ما میکرد ٭ آنچہ خود داشت ز اغیار تمنا میکرد
گوہری کز صدف کون و مکان بیروں بود ٭ طلب از گم شدگاں لب دریا میکرد
فیض روح القدس ار باز مدد فرماید ٭ دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

برکت رائے ہانڈہ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۰ء دوپہر در لاہور

---

نکتہ۔ دماغ یا بدھی جسم میں ایک عمدہ حالت اعتدال اظہار علم کی ہے۔ اس پر جلوہ آتما کے پڑنے سے علم ہو جاتا ہے۔ جب یہ غیر معتدل ہو جاتے ہیں علم بوجہ عدم قبولیت جلوہ الٰہی کے جاتا رہتا ہے۔ جیسا کہ اوپر کے نکات میں مذکور ہوا اگر علیحدہ روح ہوتا اور علم اسی کو ہوتا تو علم غیر معتدل ہونے دماغ یا بدھی کی صورت

Marfat.com

میں جاتا نہ رہتا - کہ علم تو روح کو تھا - ان کو نہیں تھا جو غیر معتدل ہو گئے
دراصل علم انکو ہی بقائی شرط تجلی انگنی آتما یعنی اللہ تعالےٰ کے ہوتا ہے اسی
لئے اِنکے بگڑ جانے پر حکماء و ڈاکٹر علاج دماغ کا ہی کرتے ہیں - تراوت
کی چیزیں بادام روغن وغیرہ کھلاتے ہیں - حافظہ جاتا رہتا ہے - دوائیں
دیتے ہیں اگر روح قدیم اور ناسخ ہوتا تو پچھلے تمام جنموں کا حال یاد رہتا
یہاں رات کا کھایا پیا بھی یاد نہیں رہتا - علم کا ابہمانی اہنگ کہنے والا
آتما ہی ہے - اُسکو سب کا گیان ہے وہ جز جز نہیں ہوا ہوا ہے کہ ہر
قالب کے جلوہ کو جدا جدا گیان ہو - از مورتا بماہی وہی خبردار ہے - مور کو
ماہی کا ماہی کو مور کا حال معلوم نہیں ہے - نہ مور یا ماہی کو قالب چھوڑنے
کے بعد جدا جدا علم رہتا ہے - کہ جدا جدا آتما یا روح نہیں ہے - بعض لوگ
جو اس نزاکت کو نہیں سمجھتے کہ جڑہ ضد چیتن کی ہے اور قلب حقائق
محال ہے - وہ قرار دیتے ہیں کہ مجموعہ عناصر یعنی جسم انسان کو عناصر کے
اعتدال سے ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے - اُسکو گیان (علم) ہو جاتا ہے
بے اعتدالی کیصورت میں وہ کیفیت ضائع ہو جاتی ہے - اس لئے غش
اور سکھپتی اور موت میں علم نہیں رہتا - یہ بات نہیں ہے - جڑہ مفرداً
مفرداً بھی جڑہ ہے - مجموعہ بھی اُسکا جڑہ (عدیم الشعور) ہی ہوتا ہے اگر
سُو نادان ایک جگہ جمع ہو جائے تو دانا نہیں بن جاتا - اگر سُو
کے حیوان بندر گدھا کوّا طوطا اکٹھے ایک جگہ میں کر دیئے جائیں تو
لقمان یا افلاطون نہیں بن جاتا - اسی طرح سے مجموعہ عناصر سے اگر
کوئی کیفیت نازک عمدہ ترین پیدا بھی ہو جاتی ہے تو وہ بھی جڑہ ہی ہستی
ہے ذی شعور نہیں ہو سکتی ہے - موجدان انجن ریلوے نے انجنوں کو

Marfat.com

پیدا اور چیختا ہوا تو بنا دیا ہے لیکن اونمیں علم طاقت ارادہ از خود چلنے پھرنے آواز دینے باقاعدہ بولنے کی پیدا نہیں ہو سکی - وہ صاحب علم ہستی انسان کے زیر تحت کام دے رہی ہیں - اسی طرح سے جسم ظلمانی اور اُس کی کیفیت عمدہ ترین و نازک ترین جو مثل روح حیوانی کے جسم میں پیدا ہو جاتی ہے وہ یا دماغ کی مکھ یہ بذاتہ شعور نہیں رکھتے صرف اُسی مالک جہان پر دم آنا دیوتی تجلی سے منور ہو کر شعور کا کام کرنے لگ جاتی ہیں ورنہ جڑ کو جڑ ہی ہیں سے سونے روپے لدی - ماں پھیر گھمیاری سدی - عبادت ریاضت پوجا پاٹھ پہلے کام ہیں خرابیوں اور برائیوں سے باز رکھتے ہیں - مصائب میں نہیں ڈالنے دیتے سے

آنہا کہ بحق غایت پیوستند ✣ از دست و زبان حرف گیراں رستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند ✣ از دست و زبان حرف گیراں رستند

"ہیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را" ورنہ بجز اس امر کے جاننے کے کہ ہماری حقیقت اور اصلیت کیا ہے باقی تمام عبادتیں اور ریاضتیں اصلیت پر نارسا ہیں - مصنف سے

یا الٰہی ہستیم معلوم گردان کیستم ✣ بعد مرگم ہیچ مانم یا نمانم چیستم

لاہور ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء برکت رائے ہانڈہ بعد دوپہر

---

نوٹ - "کل جگ کا اندھور پرتاب گیاں کو آیاں کہیں" - یعنی آنکھیں جب پُر آشوب ہو جاتی ہیں تو اُنکے چلے جانے کا احتمال ہوتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ جی اکھیاں آگیاں ہیں - گاڑی جسپر چلتے ہیں - ریل اور موٹر کار تک اِنکو گاڑی کہتے ہیں حالانکہ یہ چلنے والی چیزیں ہیں سے

Marfat.com

"چلتی کو گاڑی کہیں اُلٹی جگت کی ریت"۔ اسی طرح جو ذبح جانور کریں اور قربانی اور بلی دان پر فخر کریں وہ تو مومن اور دھارمک کہلائیں اور جو دیا رحم کریں۔ جیو ہتیا نہ کریں وہ کافر کہلائیں ؎

واہ تیریاں قدرتاں + وگدیاں ندیاں تھل کریں
تھلوں کریں اسگاہ + توں ڈاڈھا بے پرواہ
؎ جز تو کسے نیست بملکِ قدم + کز لمن الملک فرازد علم

## بھائی صاحبان

جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت + جگ رچنا تیسے رچی جان لیوری میت
دنیا خوابیست و زندگانی در وے + خوابے است کہ در خواب ببینی آنرا

در لاہور ۲۸ ستمبر ۱۹۱۰ء برکت رائے ہانڈہ بعد دوپہر

---

نکتہ۔ مچھر جو ایک نکتہ باریک سا ہوتا ہے جب اُسکو پکڑنے لگتے ہیں کس پھرتی اور چالاکی سے اُڑ جاتا ہے۔ اُسمیں نہ انسان [illegible] کی سی آنکھیں نہ دیگر قوائے اندرونی و بیرونی۔ دیکھو اسکو بھی بصارت اور کیسی عقل حاصل ہے کہ وہ اپنی حفاظت زندگی میں کیسا چوکنا ہے۔ بھن بھنا ہے یعنی آواز بھی اُسکی کتنی بڑی ہے۔ تجلی الٰہی سے وہ بھی اپنی [illegible] دم مارتا ہے۔ عنکبوت (کہنا) جو تار سے لٹکتا ہے۔ جب [illegible] پر جاتا ہے کیسے دبے قدم اُسکی آنکھوں کا پہلو بچا کر ایسا آہستہ آہستہ [illegible] کی طرف) جاتا ہے کہ گویا سکون ہی ہو رہا ہے وہ [illegible] جانتا ہے کہ آہٹ سے شکار خبردار ہو جاتا ہے اس لئے وہ ایسے فنون کرتا ہے اُس کے چھوٹے سے جسم کو کیا عقل و طاقت تجلی الٰہی نے بخشی ہے۔ کہاں وہ قوائے [illegible]

Marfat.com

انسانی جو شرافت کا دم مارتے ہیں۔ بلھے شاہ صاحب ؎

لکھاں گئی۔ ہزاران آئے ✣ اُسدی بھید کسی نہیں پائے

نانک صاحب ؎ لکھ آکاشاں آکاش۔ لکھ پاتالاں پاتال۔
اوڑک اوڑک بھال تھکے وید کہن اک واتھ۔ سہنس اٹھاراں
کہن کیتباں اصلوں ای اک ہات۔ لیکھا ہووے تاں لکھیئے لیکھے ہوئے ناس

انت کارن کیتی بل لاہیں ✣ تانکے انت نہ پائے جاہیں
قدرت کون کہاں ویچار ✣ واریا نہ جاواں ایک وار
جو تدھ بھاوی سائی بھلی کار ✣ توں سدا سلامت ہے نرنکار

جو پہاڑ کھندروں میں جا کر پدم آسن لگا بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے آرام جہان کو لکدمار کر گھاس پات کھایا۔ چلو بھر پانی پر گذارہ کیا۔ صرف پون ہی بھکشن کی۔ اُنہوں نے بھی اسی دنیا کے متعلق ہی جوگ ابھیاس حبس دم پرانا یام وغیرہ طریق بتلائے۔ یہ نہ بتلایا کہ سیرلیس (شعری الیمانیہ) میں کیا ہے۔ کیسے ہمارے بھائی ہیں۔ کیسی تعلیم ہے۔ کیسا دن رات ہے۔ کیسی روشنی اندھیرا سردی گرمی ہے کس طرح کے اجسام ہیں۔ کیا اسباب آسائش و آرام ہیں کیا سامان عذاب ہے۔ کتنا بڑا وہ کرّہ ہے۔ کتنا قطر ہے کتنا محیط ہے۔ سہیل کیسا ہے۔ سماق الرامح نسر طائر کیسے ہیں۔ البتہ واسشٹ اسقدر بولا ہے کہ میں اڑا تو بعض جگہ بہت روشنی آئی کہ روشنی ہی روشنی تھی۔ کہیں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اسی طرح بعض رکھیشان ہنود نے سورج لوک چندر لوک برہسپت لوک اندر لوک مجملاً بیان کر دیئے۔ تفصیل وہاں کی کہ وہ لوگ کیسے ہیں کیا ہیں نہریں ہیں غاریں چوٹیاں ہیں خوشگوار ہیں تپش والے یا برفانی ہیں۔ یہ بیان نہیں کیے۔ روشنی اور لوک تو ہم بھی جانتے ہیں کہ ہے

Marfat.com

ہر ستارہ کے قریب روشنی ہوگی - بُعد میں ظلمات ہوگی - سیارے اتنے جحیم ہوکر ضرور آباد ہونگے - اس کرہ ارض کے جسم میں جیسے از خود حشرات الارض بنا سپتی لکھوکھہا طرح کے از خود نکل آرہی ہے - اسی طرح اجرام اُن سیاروں سے بھی نکل آتے ہونگے - نانک صاحب ؎

جان کرتا سرشٹی کو ساجیو آپے جانی سوئی +

زباں را گو شمالِ خاموشی دہ + کہ ہست از ہر چہ گوئی خامشی

در لاہور مکان خود لوہاری منڈی برکت رائے ہانڈہ

بعد دوپہر ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء

---

آج صبح چار پانچ بجے سرب گراس گرہن چاند کو لگا - ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء پنجشنبہ

**نکتہ** - خدا بوجہ باقاعدہ ایجاد کائنات کے ثابت ہے جیسا کہ ہمنے اوپر کے نکتوں میں مفصل کہا ہے ؎ بہ بین تا یک انگشت از چند بند - الخ

کُل مذاہب سوسائٹی رولز ہیں جو بلحاظ ضروریات وقتاً فوقتاً کے بانیان مذاہب نے بنالئے - ورنہ قدرتی مذہب ایک ہی ہے - راست بازی راست شعاری - سعدی - کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ اوینصرانہ اویمجسانہ - بابا نانک ؎

ہندو کہاں تاں مارئی مسلمان بھی ناہہ + پنج تت کا پوتلا کھیلے جک کی ماہہ

ہمارا مذہب یہ ہے کہ کُل مذاہب کے عقائد کو غور سے دیکھے اُنکی دینی کتب کا مطالعہ کرے - جو عقیدہ فضیلت رکھتا ہوگا خود بخود دلچسپ ہوگا - بقول ؎

مشک آنست کہ خود ببوئد - نہ کہ عطار بگوید - ہمارے نزدیک آزاد ہی سب سے بُری ہے - خواہ تھوڑی سی دل دُکھائی کی قسم کی ہو - خواہ بدرجۂ اتم

Marfat.com

مثل قتل اور خونریزی کے ہو - جو آزار دہی سے پرہیز کرے ہمارا بھائی ہے ہمکو اُس سے کوئی تنفر نہیں ہے - ہمارا مذہب ہی بقول خواجہ حافظ شیرازی کے یہی ہے کہ ؎ مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن -
کہ در طریقتِ ما خیر ازیں گناہے نیست - جیوہتیا کو بابا نانک جیونی بھی بُرا فرمایا ہے ؎ کیتے بلیچھ مل بہکھ کھائیں - کیتے گل وڈھ ہتیا کمائیں - کیتے پاپی پاپ کر جاہیں - جن لوگوں کے مذہب میں گوشت خوری حلال ہے اس کے برگزیدہ ممبران نے بھی نکوہش ہی کی ہے دیکھو فردوسی طوسی شاہنامہ میں فرماتا ہے کہ ؎

میازار موری کہ دانہ کش است ✣ کہ جاندارد و جان شیریں خوش است

حضرت سعدی نے اس بیت کو بوستاں میں تضمین فرمایا ہے - کہ ؎

چہ خوش گفت فردوسیٔ پاکزاد ✣ کہ رحمت براں تربت پاک باد
میازار موری کہ دانہ کش است ✣ کہ جاندارد و جان شیریں خوش است

ایک بزرگ کہتا ہے ؎

لحم خوردن گفت تاجِ سروراں ✣ لحم خود خوردن نہ لحمِ دیگراں

موذی جانوران کا قتل بوجہ بچاؤ و دیگر کُل ذی روح جانداران کی جان آزاری نہیں ہے - بلکہ پُن ہے جیسا کہ قتل یا قید راہزنان ڈاکوان قاتلان پُن کرم ہے - سب انسان ایک جنس ہیں رل مل کر محبت سے رہو - ہر گُن گاؤ - بھگت تلسی داس فرماتا ہے ؎

تلسی اِس سنسار میں بھانت بھانت کے لوگ ✣ رل مل ہر گن گائیے ندی نا و سنجوگ

خواجہ نیاز فرماتا ہے ؎ عشق میں آعجب مزا دیکھا ✣ خویش و بیگانہ آشنا دیکھا -
پرایا کوئی نہیں - برکت رائے درھلور بوقت صبح ۶ بجہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

Marfat.com

نکتہ۔ پاتنجلی جیو کے جوگ شاستر کے کرتب۔ خلع بدنی کے علم کے کرتب۔ تھیاصوفیکل سوسائٹی کے کرتب۔ ملاقات ارواح سوکھشم شریر کا چھوڑنا۔ میڈم بلیوٹسکی کی کتاب کے مبینہ بیانات دربارہ لاما تبت وغیرہ کے کرتب۔ مسمریزم والے عاملان کے معمول پر عمل کرکے غیر ممالک اور مخفی حالات کی دریافتوں کے کرتب۔ پیغمبروں کے معجزہ اوتاروں کی لیلائیں۔ انگلی پر پہاڑ اُٹھانے وغیرہ کے کرتب۔ ست پرشوں۔ اولیاؤں کی کراماتیں۔ اُنکے گفتہ فرمودہ کی تاثیریں وغیرہ وغیرہ سائنس کے کرشمے کیسی کیسی معزز اور قابل قدر باتیں ہیں۔ لیکن کال بھگوان سب سے برتر غالب افضل بہکشو ہے نہ کوئی جوگی رہا نہ اوتار رہا نہ پیغمبر نہ ست پرش نہ اولیا رہا۔ ان معزز علوم اور کرتبوں کی کچھ پیش رفت نہ گئی۔ آخر فنا۔ آخر فنا۔ کل شئ ھالک الا وجہ ربک ذوالجلال لا یبقیٰ شئ الا وجہ ربک ذوالجلال ؎

قرار ہمہ ہست بر نیستی۔ + تو ئی آنکہ بر یک قرار ایستی
بودی و ایں باغ دل افروز نے + باشی و میدان شب روز نے
بحر بقائی تو و باقی سراب + منک المبدء والیک المآب

؎ نہ بود آفرینش تو بودی خدا + نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا

کامل مکمل صرف قادر مطلق کی ہی قدرت ہے۔ اگر اوتاران پیغمبران۔ ست پرشان۔ اولیا لوگوں وغیرہ کی قدرتیں طاقتیں۔ متذکرہ مکمل ہوتیں تو وہ کیوں فنا کو پراپت ہوتے۔ پس مالک کی پناہ اور شرنا گت میں آکر اُسکے آسرے رہو۔ اُس کے بھیدوں کو کسی نے نہیں پایا ؎

دو کار ست با فر و فرخندگی + خداوندی از تو ز ما بندگی

Marfat.com

پر عمل کرتے جاؤ۔ کسی مذہب کو بُرا بھلا نہ کہو۔ جو بھلا ہوگا۔ خود دلچسپ ہوگا بُرا مکروہ اور غیر مرغوب معلوم ہوگا۔ مذہب کا شعار خصوصًا دو اقوال حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ پر رکھو۔ ۱۔ ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔ ۲۔ ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ✣ دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش ✣ دگر آنکہ در غیر بد بیں مباش

ہماری اس کتاب نکتہ کو پڑھو۔ ضرور پڑھو۔ ہمیشہ مدنظر رکھو۔ کہ عطیۂ رحمت الٰہی ہے۔ بلا خود غرضی ہماری یہ کتاب مذہب حقانی اور راہ الٰہی ہے۔ آمین

نکتہ۔ گپت ودیا اگر قدرت الٰہی سے بعد میں کوئی پرگٹ ہو جائے اور وہ کوئی عمدہ مذہب پیدا کر دے جسکی ہمکو اسوقت تک کچھ خبر نہیں ہے تو یہ امر دیگر ہے۔ ورنہ یہ مذہب عالمگیر ہوگا۔

برکت رائے ہانڈہ در پھلور۔ پنجشنبہ ۷ بجے صبح ۱۷ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

---

۳۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء در لاہور۔ مکان خود۔

نکتہ۔ روح کوئی چیز (علیحدہ پرماتما کے پرکاش سی) ہی نہیں ہے۔ جو پیدا ہوئی ہوئی ہو۔ اسی لئے وہ موت کے بعد (علیحدہ اپنی ذاتی جداگانہ حیثیت سی) باقی نہیں رہتی ہے۔ روح پرماتما کی گیان السروپ دھوپ ہے۔ جو اجسام کے حصص دل اور دماغ پر چمک کر اُن کو منور کر دیتی ہے۔ جسم کی ناقابلیت پر وہ دھوپ تاثیر سوادھانی اور عقیل فہیم کرنے جسم کی بابت مؤثر معلوم نہیں ہوتی ہے۔ ورنہ وہ ہی دھوپ علمی ادراکی الآن کما کان اپنی بیاپکانہ محیطانہ حیثیت سے لاجنبش اور لازوال اور لافنا طور پر

Marfat.com

قائم بالذات باقی رہتی ہے حصہ کے طور پر بوقت تعلق بموقعہ قابلیت جسم کے متعلق بہ جسم نہیں تھی نہ ہی جسم کی ناقابلیت کے موقعہ پر حصہ اور جزو پر ماتما کے طور پر باقی رہتی ہے۔ صرف جسم اُس کے استفادہ نور سے بوجہ ناقابلیت و نقص خود کے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام موت ہے۔

حافظ۔ ہر چہ ہست از قامت ناساز بی اندام ماست ٭ ورنہ تشریف تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

جبکہ روح شروع میں ہی کوئی ساختہ ایجاد کردہ چیز نہیں ہے۔ تو اُسکا بقاء یا فناء بعد فساد بدن کیا اور کیسا۔ بقول نعمت خان عالی۔ در وقائعہ

؎ او ز ابتداء معرکہ خود در میان نبود۔ کہا گیا تھا کہ بادشاہ میدان کارزار سے فرار ہو گیا تھا۔ نعمت خان کہتا ہے کہ بادشاہ جنگ میں شامل ہی نہیں ہوا تھا۔ پھر بھاگنا کیسا۔ اسی طرح جب روح شروع سے ہی جسم کی پیدائش پر نہ پیدا ہو کر اُسکے متعلق جداگانہ ہوا تو فساد جسم پر بھی اُسکے باقی رہنے یا فانی ہو جانے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا ہے۔ چھوٹی سی ننھی حالت و صورت جسم پر اُس کی حیثیت اور حالت کے مطابق تجلی دہوپ آلہی کی گیان السرو پانہ علیمانہ مدرکانہ پڑنے لگجاتی ہے اور وہ جسم رضیعانہ (شیر خوارانہ) کا دردائیں۔ رونے دہونے ہنسنے سونے جاگنے دودہ چوسنے ہگنے موتنے کی کرتا رہتا ہے۔ پھر جب جوان عاقل بالغ ہوتا ہے تو وہ دہوپ مذکورہ موصوفہ اُس کی اُس حالت کو بھی اُس کی حیثیت کے مطابق منور کرتی چلی جاتی ہے۔ کہولت میں کہولت کی عمر کے مطابق اور بہت پیران سالی ضعیفی میں اُسی حالت جسمانی کے مطابق اُس کی حیثیت و حالات کو پرکاشتی رہتی ہے۔ جب غلبہ بلغم یا کسی اور طور پر دوران خون بند ہو جاتا ہے اور قوائے جسمانی دل و دماغ او

کُل جسم اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہیں۔ تو اوس حالت سکوت بدن کو موت کہتے ہیں تو اُسوقت بھی وہ دھوپ گیان السروپانہ علیمانہ مدرکانہ اپنا پرکاش توبدستور کرتی ہوتی ہی۔ اُس کی تاثیر فیض میں کچھ فرق نہیں آجاتا صرف اپنی ناقابلیت سے استفادہ نورعلم کا نہیں کرسکتا ہی اور اپنی ناقابلیت کے فعل سے فیض نورگیان سے محروم ہوجاتا ہے۔ اُس سخی مالک کا دروازہ فیض اُسی طرح کھلا ہوتا ہے اور دسترخوان کرم علم مہیا ہوتا ہے جسم بھکاری دریوزہ گر چل کر نہیں جاتا ہے اور دسترخوان کرم نہیں لاتا ہے۔ پس نہ کوئی جدا روح پیدائش جسم کے وقت اُس کے ساتھ تعلق پکڑتا ہی۔ نہ موت کے وقت جسم سے جدا ہوتا ہے۔ اس جگہ مطلب اقوال ذیل کل شئ ھالک الا وجہ ربک ذوالجلال۔ لا یبقیٰ شئ الا وجہ ربک ذوالجلال کا صاف طور پر سمجھ میں آجاتا ہے اور اقوال مذکور کے معنی حل ہوجاتے ہیں۔

**خلاصہ نکتہ** پس روح اُسی دھوپ گیان السروپانہ علیمانہ مدرکانہ الٰہی کا نام ہے جو ہر وقت اپنی قائم بالذات لازوال لاجنبش لاتجزیہ حالت سے اجسام اور قوائے اجسام دل ودماغ وغیرہ کو منور کرتی رہتی ہی اور کوئی روح نہیں ہے۔ جسکے بقاء وفناء کا سوال اوٹھ سکے۔ ہاں بندہ نواز۔

---

دربھیلور واقعہ ۷۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

نکتہ۔ ۱۔ راست خیال کا ازخود دل میں پیدا ہونا یہی الہام ہے۔ اور الہام کوئی نہیں ہے۔

۲۔ اپنے فکر صحیح اور بلیغ سے اصلیت صحیح اور درست معاملہ کو

Marfat.com

معلوم کرلینا اسکا نام کشف ہی اور کوئی علیحدہ علم مکاشفہ نہیں ہے۔

۳۔ اس امر کا معلوم کرلینا کہ برہم جگت ہی اور جگت برہم ہے معرفت ہے اور کوئی معرفت علیحدہ نہیں ہے۔

۴۔ کمال محبت سے محو برہم ہوکر دنیاوی تعلقات سے دستکش ہونا اور بیٹا باپ ماں بہن دوست آشنا دولت وغیرہ کو ناشونت سمجھ کر اُن کی مفارقت سے حزین اور غم زدہ نہ ہونا۔ اور اِنکے حصول سے خوش و خرم نہونا دل کو حالت قیام میں رکھنا۔ اسکا نام موکش (نجات) ہی اور نجات کوئی نہیں ہے۔

۵۔ برہمانڈ کو یہ یقین کرکر کہ یہی مظہر واجب الوجود ہے دیکھنا یہی لقاء خدا ہے اور کوئی لقاء نہیں ہے۔

نکتہ۔ دودھ دہی مکھن بالائی وغیرہ یہ بھی حیوانی غذا ہیں اور گوشت بھی حیوانی غذا ہے۔ لیکن قسم اوّل حیوان کو چارہ ونڈ وغیرہ ڈال کر خوش کرکر رکھا کر اُسکو بغیر پہونچانے ضرر کے حاصل کرتا ہے اور قسم دوم جانور کو ہلاک کرکر آزار دیکر حاصل کرتا ہے۔ پس اچھا امر کون ہی۔ انسان خود انصاف کرسکتا ہے اور اُس طریق سے یہ غذا حیوانی حاصل کرسکتا ہے میرے نزدیک قسم اوّل مسعود ہے۔ اور قسم دوم قابل اجتناب ہے

نکتہ۔ ہم قدرتاً صرف زمین پر چل پھر سکتے ہیں۔ پرند زمین پر بھی چل پھر سکتے ہیں اور ہوا پر بھی اوڑ سکتے ہیں۔ ہمکو ایک جگہ سے دوسرے مقام پر جانے کیلئے سڑک راستہ جہاز وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پرند اِس تکلیف سے آزاد ہیں۔ پس پرند ہم سے اچھے ہیں۔ بطخ وغیرہ پرند ہمچو قسم زمین پر بھی چل سکتے ہیں ہوا پر بھی اوڑ سکتے ہیں۔ پانی میں بھی تیر

Marfat.com

سکتی ہیں غوطہ بھی بعض لگا لیتے ہیں۔ پرند بمقابلہ ایک وصف زائد کے اور لبطخ وغیرہ پرند دو اوصاف زائد سے ہم سے بہتر ہیں۔ آبی جانور مچھلی مینڈک مگرمچھ کچھوا وغیرہ زمین کے سوائے پانی میں بھی مغرق رہتے ہیں ہم نہیں رہ سکتے ہم سے ایک وصف میں اچھے ہیں۔ کیڑے مکوڑے دیواروں پر سیدھے اُلٹے چڑھ جاتے ہیں ہم نہیں چڑھ سکتے ہم سے اس ایک وصف سے اچھے ہیں۔ شہد کی مکھیاں شہد بنانے کی کاریگری سے ہم سے عمدہ ترین وصف سے اچھی ہیں لیکن ماشاءاللہ چشم بد دور ہم علوم الٰہی معرفت سائنس ہیئت ہندسہ سب کے معلوم کر لیتے ہیں اور ان علوم سے کام تار برقی مقناطیسی۔ ریلوے۔ غبارہ ایروپلین۔ پل بندی۔ زینہ سازی۔ بروج سازی وغیرہ لیتے ہیں طریقہ حیات یوگ کم خوردنی کم خفتنی وغیرہ حاصل کر لیتے اور دیگر کل موالید ثلاثہ سے اشرف ہیں۔ ایسی شرافت رکھتے ہوئے کیا ہمکو حیوانی غذا حیوانات کو ہلاک کر کر حاصل کرنی یوگ (واجب و مناسب) ہے یا اپنے سے کمتر درجہ کی موالید کو آرام دینا انسب ہے۔ انصاف کس میں ہے۔ خود ہی کہو مقتضائے شرافت انسانی کیا ہے۔ ایسے شریف اخلاق مجسم ہوتے ہوئے جانور آزاری سے بغرض خوراک خود اغماض و چشم پوشی کرنا بلکہ فتوائے یکسُو ترہاش و حلال کا دینا ہماری کہاں تک منصفی اور نصفت شعاری ہے اور کیوں ہمکو خود غرضی کیوجہ سے حلال و جائز کہتے ہوئے اس جانور آزاری سے شرم نہ کرنی چاہیئے۔ پس جانور آزاری سے پرہیز و شرم کرتے ہوئے اہ مسئلہ ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند" کو شعار شیع بناتے ہوئے محبت الٰہی میں محو ہو جاؤ۔ دنیا کے کام بھی بقول

Marfat.com

؎ دست با کار دل با یار" کرتے چلے جاؤ - ہاں میاں نظم مصنف

گھر ڑ کر سر نہ کاٹو جانور کا ✤ بناؤ مت غذا اُسکو شکم کی
بخود غرضی مگو آنرا حلال است ✤ رکھو مت پھر امید حق کی کرم کی
خدا راضی نہیں ہے اُس سے بیشک ✤ کہ جس نے گردن حیوان قلم کی
نہیں میں کہنے والا اس بیاں کا ✤ یہ مرضی سے ہے مولا کے رقم کی

برکت رائے منصف پھلور ۷ر اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

---

۲۰ر اپریل سنہ ۱۹۱۱ء در پھلور صبح ۷ بجہ

**نکتہ** - حواس خمسہ بویائی - شنوائی - بینائی - ذائقہ - لامسہ کُل حیوانات خاکی ہوائی آبی کو دیئے گئے ہیں - جنکا فائدہ وہ اٹھا رہے ہیں - اسی طرح سے قوت علمی - ادراکی - ارادی بھی اُنکو عطا شدہ ہے - جس سے وہ اُڑتے پھرتے چلتے دوڑتے بیٹھتے - اوٹھتے - سوتے - جاگتے - کھاتے - پیتے - پیخال پیشاب وغیرہ کرتے رہتے ہیں - ملائمات کی طرف رغبت - مکروہات سے پرہیز - نا ملائم مخالفات سے خائف پائے جاتے ہیں - پس صاف طور پر وہ مثل انسان کے سب خواص مکمل رکھتے ہیں - کسی چیز سے محروم نہیں ہیں پس وہ مساوی انسان کے مستفید ہیں -

**نکتہ** - سابق مفصل نکتہ جات کی رُو سے میں ثابت کر آیا ہوں کہ روح علیحدہ مجرد ہستی کوئی نہیں ہے - کہ جسکو نرک سورگ [illegible] جو چیز کہ اجسام انسانی و حیوانات کو پرکاشتی ہے وہ پرکاش بیاپک پرماتما دیو کا گیان السروپ دھوپ [illegible] ہر جگہ پرکاشمان ہے قابل مستعد اُس سے فیض گیان کا قبول کر لیتے ہیں جو [illegible] عقل [illegible] دماغ [illegible] دل [illegible]

Marfat.com

ہیں۔ اور علمی ادراکی کام کرتے ہیں (جب کوئی ناقص کام کرتا ہی تو لوگ
اُسکو کہتے ہیں کہ کیا عقل ماری گئی ہی جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ قوت
دماغی فہم ادراک کی تحلیل ہوگئی ہے جو استفادہ نور علم و ادراک کا برہم
دیو سے کرتی ہی) پس روح مجرد یا جیوآتما کوئی چیز نہیں ہے۔ میں نکتہ جات
سابقہ میں کلورا فارم اور سکھیتی کے دلائل سے بھی ثابت کر چکا ہوں۔ کہ
روح مجرد جسم میں کوئی چیز نہیں ہے۔ باقی رہا جسم جو مادہ سے بنا ہوا ہے۔
میں رسالہ ادیب لاعتقادیں ثابت کر آیا ہوں کہ مادہ باعتبار اپنے وجود
کے بنا ہوا اور ساختہ پایا جاتا ہے کہ اسمیں قوت برقی۔ مقناطیسی۔ کہربائی۔
اربعہ عناصر آگ۔ باد۔ آب۔ خاک وغیرہ اس قسم کی اشیاء موجود ہیں کہ جن
سے سیارگان۔ موالید ثلاثہ۔ جمادات۔ نباتات۔ حیوانات۔ رگ و
ریشہ۔ خون و استخوان وغیرہ بال ناخن بنے ہوئے ہیں اس سے صاف یہہ
امر ثابت ہوتا ہے کہ یہ مادہ کسی مدبر قادر مطلق کی تدبیر سے قابل قابلیت
ایجاد عالم کے بنایا ہوا ہے۔ ورنہ اگر خود ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بے ڈھنگا۔ غیر
معتدل ہوتا۔ اسکو نیائک پرکرتی۔ ویدانتی مایا۔ صوفی عشق الٰہی کہتے ہیں
میں اور واسشٹ بھگوان اور سائیں بھلے شاہ۔ پرماتما دیو کا سنکلپ
(ارادہ) کہتے ہیں۔ جو اُس کی قدرت کاملہ کے سبب سے پرپک ہوکر نمودار
ہوا ہے اور عالم رنگا رنگ اُسکی مرضی کے مطابق بن گیا ہے۔ صوفی اس
کو اعیان ثابتہ کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ جامی فرماتا ہے کہ الاعیان
الثابتہ ما شممن رائحۃ الوجود لم تظہر ولا تظہر بل انما تظہر
لہا۔ ویدانتی اس مادہ کو یا مایا کو بھی جزو پرماتما کا ہی سمجھتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ ایک انش میں پرماتما کی اگیان رہتا ہی ؎

Marfat.com

تو و طوبیٰ و ما و قامت یار + فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

بات ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ارادہ برہم ہیولائے عناصر (یا پرکرتی) ہے۔ اُس سے سنسار نمود ہو جاتا ہے اور گیان شکتی پرماتما کی اُس میں پرگٹ ہو کر کام قیام عالم کا کرتی رہتی ہو اور غلط العام خیال سے روح کہلانے لگجاتی ہے بیدل ؎

بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد + در تماشائے خودش شد سیر این گلزار ما

پس جبکہ روح بھی کوئی چیز نہیں ہے نہ ہی عالم کا مادہ کوئی چیز ہے تو صاف اور روشن نتیجہ یہ ہے کہ آتما ہی آتما (اللہ ہی اللہ) ہے۔ جامی ؎

جز تو کسے نیست بملک قدم + کز لمن الملک فراز و علم

بودی این باغ دل افروز نے + باشی و میدان شب و روز نے

ھوالاول - ھوالآخر - ایکو برہم دوتیو ناستی - [illegible] یا اولی الابصار

یوگ واسشٹ - آتم پوران - گیتا - دیوان [illegible] - [illegible] شاہ - دیوان نیاز - قصیدہ جودیہ - ترجیع بند وصال [illegible] بغل میں دابو - پیدائش سے لیکر مرتے دم تک انکی [illegible] کی تمام دولت کو لات مار دو۔

۲۰ اپریل ۱۹۱۱ء برکت رائے در پھلور ۷ بجے صبح در مکان خود

---

۲۱ اپریل ۱۹۱۱ء در پھلور وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - اصلی دہرم اور مذہب دیا اور [illegible] ہے - باقی [illegible] رولز ہیں - دو بزرگوں کے اقوال اسپر [illegible] لاتا ہوں -

۱ - بھگت تلسی داس جیو فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

دیا دھرم کا مول ہی لوبھ مول ابھمان ✣ تلسی دیا نہ چھوڑیئے جب لگ گھٹ میں پران

۲۔ شیخ فریدالدین عطار صاحب فرماتے ہیں ؎

کفر کافر را و دین دیندار را ✣ فرہ از درد دل عطار را۔

پس جو شخص خواہ کیسا ہی عالم فاضل ہو۔ خواہ کیسا ہی جوان رعنا ہو۔ خواہ کیسا ہی دولت مند گنج قارون رکھنے والا ہو۔ خواہ شہنشاہ ہفت کشور ہو۔ اگر دیا اور درد دل کے زیور سے آراستہ نہیں ہے تو وہ کبھی دھارمک یا مذہب حقانی اور الٰہی والا نہیں ہو سکتا ہے۔ جانوران کو ہلاک کر کر امیر لوگ اُنکی ہلاکت کا نام شکار رکھ کر اُنکے گوشت کو جسمیں لہو۔ وسہن اور طعام شکم بناتے ہیں اور اسپر رحمت الٰہی کے امیدوار بنکر اپنے آپ کو دیندار دھارمک مذہب الٰہی اور حقانی والا ظاہر کرتے ہیں۔ بتلاؤ یہ کہانتک درست ہے۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ بٹیر تیتر اور شیر وغیرہ درندجانور تمہارا پیٹ چاک کر کے اور تمہارا گلا کاٹ کر تمہارے جسم کے ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے کھا جائیں تو تم بھی ہرن گوسفند وغیرہ کو کھا سکتے ہو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ باز چرغ وغیرہ پرند درند جانور تمہارے جسم کو نوچ نوچ کر کھا جائیں تو تم بھی مرغ تیتر بٹیر کو ہلاک کر کے کھا سکتے ہو۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہاری عورات کے حمل اسقاط کر کے جنین بچے جانوران درند کھا جائیں تو تم بھی اُن کے جانوران پرند کے انڈے توڑ پھوڑ کر کھا سکتے ہو۔ مجھے امید ہے کہ آپ میرے سوالات کا جواب کبھی اثبات میں نہیں دینگے۔ تو پھر بھائی صاحبان تم کیوں جانوروں کو ذبح کر کر اُنکا گوشت ٹکڑہ ٹکڑہ کر کر قیمہ کر کر کوفتہ بنا کر کھاتے ہو۔ کیا قول سعدی علیہ الرحمہ بھول گئے ہو ؎ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔

Marfat.com

خودغرضی سے اندھے ہوکر چاہ ضلالت میں مت گرو۔ جانوران کی ہلاک کرنیکا نام حلال اور شکار مت رکھو۔ فافہم

برکت رائے ہانڈہ ورھلور ۱۰ بجہ صبح ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء

---

۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء ۷ بجہ صبح ورھلور

نکتہ۔ ہمکو حمد الٰہی بجالانا چاہیئے۔ الیشر پراتما کا صدق دل سے دھنیاد کرنا چاہیئے کہ ہمکو ایک ایسی عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ کر رکھا ہے۔ کہ جسکی حکومت ہمارے لئے سراپا رحمت الٰہی اور برکت ہے۔ ایسا امن جو اس گورنمنٹ کے سایہ عاطفت پایہ سے ہمکو حاصل ہے بمنزلہ بہشت اور سورگ کے ہے۔ کسی نے کہا ہے کہ ؎

بہشت آنجا کہ آزاری نباشد ✤ کسے را با کسے کاری نباشد

اسی گورنمنٹ عادل رحیم کریم کی برکت ہے کہ ہم لوگ اپنے خیالات جس آزادی سے چاہتے ہیں بیان کر سکتے ہیں اور اپنی مذہبی رسوم آزادی سے ادا کر سکتے ہیں۔ ؎ "بلے بدین خود موسے بدین خود"

کسی کو کسی سے سروکار نہیں ہے۔ پہلے زمانے کی کئی روایات مشہور ہیں کہ خیالات کے اظہار پر مظہران کے سر قلم کئے گئے۔ کھالیں ادھیڑی گئیں سولی چڑھائے گئے۔ زہر کے پیالے پلائے گئے۔ ایسی مثالوں کے بیان کرنے سے بعض مذاہب کے لوگوں کی دل شکنی ہوتی ہے۔ اسلئے مثالوں کے لکھنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ جو لوگ علم تاریخ سے بہارت رکھتے ہیں وہ خود ایسی مثالوں کو معلوم کر سکتے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان مختلف اقوام و مذاہب کی رعایا سے آباد ہے۔ ایک کا مذہب دوسرے مذہب سے متضاد

Marfat.com

ہے۔ مذہب میں عقائد کے لحاظ سے سرپھٹول رہتی تھی۔ ہمارا ملک مختلف رئیسان کی ریاستیں بطور طوائف الملوکی کے رکھتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر انہیں لڑائی چھڑ جاتی تھی۔ جو تخریب امن کا باعث ہوتی تھی پھیلوں پنڈاروں کی لوٹ گھسوٹ۔ سرحد کے حملے۔ رعایا ہند کو ہمیشہ سرگردان اور تفکرات میں مبتلا رکھتے تھے۔ سکھ کی نیند سونے نہیں دیتے تھے۔ جیسے یہ ذلیل اور دکھ درد کی حالت رعایا ہند کی پروردگار عالم و عالمیان نے دیکھی تو بقول سات سمندروں کے پار سے فرشتۂ رحمت گورنمنٹ انگریزی کا نزول فرمایا۔ سعدی ؎

بقومیکہ نیکی پسندد خدا ✤ دہد خسرو عادل نیک رائے

امن کا آفتاب طلوع ہوگیا۔ زن و مرد پیر و جوان سب خوشحال مرغ امن کر سکھ کی نیند سونے لگی۔ ملک باغ ارم کیطرح بنگیا۔ لوٹ گھسوٹ بدامنی کی جڑ اوکھڑ گئی۔ زبردست زیردست پر ظلم کرنے سے رہگیا۔ جابجا عدالتیں قائم ہوگئیں۔ پیر لاشہ کو شاہی ایوان کے مقابل جگہ ملگئی۔ تاربرقی ریلوے۔ ڈاکخانجات۔ انہار۔ آبپاشی۔ سڑکیں پختہ ہزاروں کوسوں تک ہسپتالات۔ چھاپہ خانے جاری ہوگئے۔ یہ کتنی بڑی برکتیں ہیں۔ ایک ایک برکت کی قیمت بیان سے باہر ہے۔ ریل سے ہزاروں کوسوں کا سفر دنوں میں طے ہوجاتا ہے۔ تیرتھوں اور زیارتوں پر جانے کیوقت لوگ گلے مل مل کر جایا کرتے تھے۔ کہ خدا جانے زندہ واپس آنا ہوگا یا نہیں۔ بیل گاڑیوں پر مہینوں میں ہردوار اور اجمیر شریف وغیرہ معابد گاہوں پر پہنچا کرتے تھے۔ اب پشاور سے ایک طرف سے اور کلکتہ سے دوسری طرف سے دو تین روز میں سکھ نیند سوئے ہوئے پہونچ جاتے ہیں اور چند

Marfat.com

روز میں گھر کو واپس ہو جاتے ہیں۔ تار برقی سے چند گھنٹوں میں اپنی متروں
کی خیر عافیت کی خبر ہزاروں کوسوں سے منگوا لیتے ہیں۔ بڑی بڑی بیوپار کر کر ہزاروں
لاکھوں کروڑوں روپیہ کما لیتے ہیں۔ ڈاکخانہ سے ایک پیسہ کا کارڈ خرچ
کر کر ہزاروں کوسوں سے خط و کتابت کر لیتے ہیں۔ منی آرڈر بھیج کر
روپیہ جتنا چاہیں بلا خطر بھجوا منگوا سکتے ہیں۔ پارسلوں کے ذریعہ جو چیز
چاہیں بھیج منگوا سکتے ہیں۔ چھاپہ خانہ کی برکت سے جو ایک کتاب سال
بھر محنت مشقت سے طیار کرائی جا سکتی تھی اور اُسکو صرف ایک ہی آدمی
دیکھ سکتا تھا۔ دنوں میں ایسی ہزارہا کتابیں طیار ہو کر فیض عام جاری
کر دیتی ہیں۔ کہ ہر زید و بکر عمرو خالد اُنکو پڑھ لیتے ہیں۔ اخبارات مطبع
کے ذریعہ جاری ہیں۔ روز کی روز خبریں دلّی دکھن۔ یورپ۔ امریکہ۔
افریقہ کی معلوم ہو جاتی ہیں۔ بڑے بڑے عالی مضامین مندرجہ اخبارات
معلومات پر بہت روشنی ڈالتے ہیں۔ شفاخانجات سے امیر غریب
یکساں اپنی بیماریوں کے علاج کرا کر [illegible] کرتے ہیں
[illegible] رات کے وقت [illegible] چلے جاؤ۔ یہ کیسی
برکت ہے۔ نہروں سے جنگلوں میں منگل ہو گیا [illegible] اور کریر کے
درخت تھے اور فاختہ بولا کرتی تھیں۔ وہاں اب [illegible]
باغ لگ رہے ہیں۔ سب سے بڑی برکت تعلیم کی ہے جسکی تعریف سے زبان
بیان گنگ اور زبان قلم لنگ ہے۔ جا بجا دیہاتوں میں [illegible]
ہیں قصبوں میں بڑے بڑے مدرسہ اور شہروں میں کالج اور یونیورسٹیاں
قائم ہو گئی ہیں جنسے اندھیرا نادانی کا دور ہو کر آفتاب عقل و فراست
علم و ہنر کا چمک گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی برکتوں دیا سلائی پنسلوں وغیرہ

Marfat.com

کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ آگ جلانے کے لئے اینٹ یا لاٹھی لیکر گھر بھر اکرتے تھے کہ کہیں گھر میں آگ سلگ رہی ہے۔ ایک چنگاری منٹ سے لاکر کھاتا پکائیں۔ اب ایک ڈبیا میں ۵۰ تیلیاں ہوتی ہیں بلا منت خلق جسوقت چاہو کھانا پکانے کی آگ اور لیمپ روشنی کے روشن کرلو۔ نسل سے نزاوات کے اوٹھانے کی تکلیف نہیں رہتی۔ پاکٹ میں رکھی اور پاکٹ بک لکھ لی۔ کارخانوں مشینوں کی بڑی بڑی برکتیں اور لاکھوں چھوٹی چھوٹی چیزوں کے فوائد اسقدر ہیں کہ قلم اُن کی تحریر سے قاصر ہے۔ اس لئے میں نے لکھنے سے پرہیز کیا ہے کہ قلم کو یارائے بیان نہیں ہے خداوند کریم کُل مخلوقات کا مالک ہے۔ اُسکو سب دھیان ہے اُسکے تمام کام حکمتوں سے لبریز ہیں۔ بقول فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت اُس مالک نے ہندوستان کی مصیبت و حالت زار کو دیکھ کر اُسکا دُکھ دور فرمانا چاہا اور سایۂ ہما پایہ برٹش گورنمنٹ اُس کے سر پر مبسوط فرمایا۔ مریض تپ دق کو معجون راحت عطا کی۔ الٰہی! اس گورنمنٹ کے سایۂ کو تا قیامت ہمارے سر پر قائم رکھ آمین۔ کہ ہم اپنے خیالات کو آزادی سے ظاہر کرتے رہیں۔ آمین۔

برکت رائے اُنڈہ در پھلور۔ ۲۱ اپریل ۱۹۱۱ء بوقت ساڑھے چھ بجے صبح

---

۲۲ اپریل ۱۹۱۱ء بوقت ۶ بجے صبح در پھلور

نکتہ۔ اصلی ست پُرش میلہ مشاہدہ انبوہ از دہام سے کنارہ کش رہتے ہیں وہ السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین کو اچھا جانتے ہیں میلوں میں خلقتیں ایک اندیشری (آندھی) سے پرھاؤ کیطرح چلی جاتی ہیں مسرت

Marfat.com

راحت فرحت تھوڑی حاصل ہوتی ہے۔ اور کلیش دوکھ گھٹا دھوپ سے بیقراری وغیرہ زیادہ حاصل ہوتے ہیں۔ ست پُرش کوئی ملتا ہے اوپدیش کم نصیب ہوتا ہے دولت زیادہ بیفائدہ ضائع ہوتی ہے۔ دل بعض وقت فسق وفجور کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ چوری نقصان وغیرہ بھی ہوجاتا ہے۔ ضرب سٹ وغیرہ لگجاتی ہے۔ ہیضہ۔ تپ۔ طاعون۔ سردرد۔ آشوب چشم وغیرہ امراض ہوجاتے ہیں۔ میری رائے میں میلہ میں نہ جانا بہ نسبت جانے کے بہتر ہے۔ اگر ست پُرش اتفاق حسنہ سے کوئی ملجاتا ہے تو وہ جو اوپدیش کرتا ہے وہ صرف یہ ہوتا ہے اور کچھ نہیں ہوتا نہ ہوسکتا ہے اور وہ اپدیش وہ ہے جسکو میں بتا دیتا ہوں۔ وہو ہذا:۔ ۱۔ جگت برہم ہے۔ برہم جگت ہے۔

۲۔ خواہی کہ خدای بر تو بخشد ٭ با خلق خدائے کن نکوئی

۳۔ ہرچہ بر خود نپسندی بر دیگراں ہم مپسند ۴۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برکت رائے ہائیڈ درپھلور بوقت ۶ بجے صبح [illegible] ۱۹۱۱

---

۲۴ اپریل ۱۹۱۱ء درپھلور بوقت ۶ بجہ صبح

نکتہ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے حشرات الارض چیونٹیاں چھوٹی مچھر۔ کھٹمل چھوٹے اور بہت جانور جو ایک نکتہ سے بھی کم ہوتی ہیں

Marfat.com

سو بیتج جانور دیکھ لیکھ جوئیں سب حواس باصرہ سامعہ لامسہ ذائقہ شامہ رکھتے ہیں اور نیز قوت ارادی بھی رکھتی ہیں۔ بعض انڈے بھی دیتے رحم بھی رکھتے ہیں۔ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ حواس خمسہ مذکورہ بھی ایک نوا آلہی ہی ہے جو بلا لحاظ اسبات کے کہ چشمان یا کان یا ناک یا زبان یا جلد مثل انسان اور حیوان کے باقاعدہ اُن کے بنے ہوں اُنکے سوکھشم حصص جسموں پر چپک جاتا ہے۔ اور اُنکو بصارت وسماعت وغیرہ بخش دیتا ہے۔ بلا تردد بحکم کن فیکون یا ایکواہنگ بہشیامی کے ارادہ آلہی یا اسپند برہم سے کُل برہمانڈ ہو جاتا ہے (جیسے آنکھ لگتے ہی شخص خوابیدہ کے خواب کی سرشٹی سنبوہ موجودات کی بن جاتی ہے) حشرات الارض یا سو بیتج جو آن کی آن میں ہی پرگٹ ہو کر باصرہ سامعہ وغیرہ حواس اور قوت ارادی وفہم وادراک سے منور ہو جاتے ہیں بھگت برہم ہے برہم بھگت ہی اُسی میں اوپت اُسی میں لیپت سنسار کی ہے۔ جب برہم نہہ اسپند (غیر متحرک) بلا ارادہ ہو جائیگا۔ قیامت کبریٰ ہو جائیگی (جیسے خوابیدہ انسان کے بیدار ہو جانے سے اُس کی جملہ سنبوہ سرشٹی یکدم نشست ہو جاتی ہے۔) عالم فنا ہو جائیگا۔

بود آفرینش تو بود ہی خدا ۔ نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا

۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء برکت رائے ہانڈہ در پھلور وقت ۶ بجہ صبح

---

۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء در پھلور بوقت ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ ودیت وادی مذہبوں میں مَیں برہم سماج کو اچھا سمجھتا ہوں انکے عقائد بھگتی اوپاسنا۔ راست روی وغیرہ کے بہت عاقلانہ اور

Marfat.com

اچھے ہیں لیکن جب انکے مذہب کے پمفلٹوں اور رسالوں کو دیکھا جاتا ہے
تو اُن میں سے بھی بعض میں توحید کی بو آتی ہے جو ناگزیر ہے اس کے بغیر چارہ
نہیں ہے چنانچہ دیکھو رسالہ مسئلہ اعظم اور خدا ایک فہم غیر فہم ما وی طاقت ہے
یا غیر فہم ما وی طاقت - چند اشخاص اس گروہ میں میں نے فرشتہ منش دیکھے
ہیں مثلاً بابو نوبین چندر رائے - لالہ سوہن لال دارالدرگوار لالہ دھرم داس
سوری وکیل و لالہ سندر داس ایم اے اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر و لالہ گنڈا مل مرحوم
مرحومان - ایسا ہی آریہ سماجیوں کے گروہ میں بھی چند اشخاص فرشتہ
خصلت دیکھے ہیں - باوجود انیشر - نادہ - ہندوں کے اوتاروں کے
کے پنڈت گرودت ایم اے مرحوم - لالہ جیونداس جج - اب ہیں جناب لالہ
ڈپٹی کلکٹر آنریری کورٹ تحکیم صاحب - فاضل کشمر بہادر پنجاب کا ورا
بہادر چونی لعل صاحب ایم اے ڈسٹرکٹ جج - بنگلہ لیکچرار اس صاحب ایم
اے وکیل - آزاد موحد منشی کنہیا لعل الکھ دھاری مرحوم و لالہ
یگانہ عصر سناتن دھرمی پنڈت سری رام بھلا دتی مرحوم - پنڈت
دیوتا سنسکرت علوم کا دریا ساگر سوامی ستیانند مرحوم - بھگوان گری جی
سوامی ستیانند گری مرحوم - آدت گری جی سوامی [illegible]

سناتن دھرمی عالم فاضل پنڈت [illegible]
ویدانت فلسفہ کے کامل ماہرین ہ

لالہ سکھ دیال صاحب انبالہ مرحوم سرشتہ دار [illegible]
قبلہ گاہی بزرگوار دائم الحروف جنکی یاد داشتیں [illegible]
بشرط زیست و تائید غیبی ایک صلح کل آشرم بنام نہاد سکھ دیال آشرم
تعمیر کراؤنگا جسمیں اکثر کتب دینی مثل وید بھگوان - اپنشد - جوگ آشٹ

Marfat.com

آتم پُران - بھگوت گیتا - انوگیتا - وشنو پُران - ویدانت شاستر بیاس جیو - ویراگ شتک بھرتھری وغیرہ - آدگرنتھ صاحب وسم گرنتھ - دساتیر - ژنداوستا - قرآن شریف - بائبل - مثنوی معنوی - زوارہ - لوائحہ - درہ فاخرہ - تحفۃ الاحرار وسبحۃ الابرار جامی - دیوان حافظ - دیوان نیاز - تصانیف سائیں بلہی شاہ صاحب قصوری - دیوان مغربی - تصانیف منشی کنہیا لعل الکھ دہاری - چند کتب برہم سماج مثل لکچر کاشف الالہام بابو کیشب چندر سین صاحب و مسئلہ اعظم وغیرہ - دعائے سریانی - قصائد حضرت غوث الاعظم و دیوان حضرت موصوف - تصانیف حضرت سعدی علیہ الرحمۃ حضرت فریدالدین عطار - بھگت کبیر اور فرید شکر گنج - بوعلی قلندر - علی احمد صابر - بھگت تلسیداس - بھگت مال وغیرہ وغیرہ جو جو اچھی کتابیں ہونگی کھلی رہا کرینگی - کسی کو بُرا بھلا نہیں کہا جایا کریگا - عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود پر عمل ہؤا کریگا - کُل مذاہب کے لوگوں کو اُسمیں اِن کتب کے پڑہنے کی اجازت ہوگی - شام کو ست سنگ بھی دو گھنٹہ ہؤا کریگا - اگر میرے میں توفیق ہوئی تو بخرچ للعہ ماہوار ایک ابتدائی پرائمری تعلیم کا فری مدرسہ بھی جسمیں سنسکرت - انگریزی - فارسی - گورمکھی - حساب کی پڑہائی ہؤا کریگی بھی قائم کرونگا - ایک یا دو آدمیوں ابھیاگت مستحق کو کھانا بھی دیا کرونگا جسپر عہ ماہوار تک خرچ کردونگا - تعلیم بلالحاظ مذہب کے ہوگی - میرا خیال یہ ہی کہ کُل مخلوق برہما سے ہی یا باوا آدم کی اولاد ہے - ہر ایک انسان بھائی بھائی ہے کُل علوم سنسکرت عربی و فارسی وغیرہ کی تعلیم بلالحاظ مذہب کے ہونی چاہئے اور مذہبی کتابیں ہر ایک کو پڑہانی چاہئیں - جس مذہب کی تعلیم ٹھوس اور دلچسپ ہوگی پڑہنے والے خود اُس کے پیرو ہو جائیں گے - بہ نسبت اسکے

Marfat.com

کہ بحث کر کر اچھا بُرا ایک دوسرے کو کہکر کسی مذہب کی اچھائی اور کسی مذہب کی بُرائی ذہن نشین کرائی جائے اور خواہ نخواہ رنج و عداوت باہمی پیدا کیجائے۔ دیکھو پادریان قوم عیسائی اپنے پمفلٹ عام خاص کو مفت تقسیم کیا کرتے ہیں کہ اونکو پڑھ کر لوگ اُنکی مذہب کی خوبیوں سے آگاہ ہوکر اُنکی پیروی اختیار کریں۔ یہ کیسا اچھا طریق اشاعت تعلیم عیسائیت کا ہے۔ اسی طرح بلا امتیاز تعلیم دینی یعنی مذہب ہندو کی پنڈتوں کو اہل اسلام و نصاریٰ یہود وغیرہ کو دینی چاہیئے۔ تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اہل اسلام پہلے سے ہی اپنی دینی تعلیم بلالحاظ مذہب کے دیتی ہیں۔ یہ نامناسب اجتناب صرف پنڈتوں میں ہی درباب تعلیم سنسکرت زبان کی ہے۔ جو غیر مذاہب کے لوگوں کو دینے میں رکھتی ہیں۔ اونکو یہ ہٹھ ضرور تیاگ کر دینا چاہیئے۔ پھر دیکھو کہ اون کے مذہب کی خوبیوں کا آفتاب کس طرح سے چمکتا ہے۔

اور ایک لالہ رلیا رام صاحب سامی ہوک مرحوم ساکن لاہور۔ کوچہ سامی ہوکاں عالم فاضل حسب مذکور میں نے دیکھے ہیں۔ جن سے عربی زبان کی الٰہی کتابوں کی تعلیم میں نے پائی ہے۔ بے تعصب بزرگوار اپنے نقصان کو دوسرے کے فوائد پر مقدم رکھنے والے۔ بقول ابوالفضل شخصیکہ برائے نفع دیگراں نقصان خود مقدم دارد حکم کبریت احمر دارد۔ تھے سراپا دیوتا سروپ کسی کے رنج کے روادار نہ تھے خواہ اپنے آپ کو نقصان اور تکلیف ہی پہونچے۔ اس امر کے مصداق تھے ؎

شنیدم کہ مردانِ راہ خدا ✦ دلِ دشمناں ہم نہ کردند تنگ

والد صاحب مرحوم اور لالہ رلیا رام جیو کی تصاویر عکسی میں نے کھچوا کر محفوظ اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں۔ برکت رائے درھلور ۸ بجہ صبح ۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

Marfat.com

۶ مئی ۱۹۱۱ء بوقت ۷ بجہ صبح در پھلور مکان رہائشی خود

نکتہ۔ تعلیم عام ہونی چاہئے۔ ؎

چو شمع از پئے علم باید گداخت ✣ کہ بی علم نتواں خدا را شناخت

لیکن علم بے پایاں ہے۔ عمر محدود اور قلیل ہے۔ ؎

عمر قلیل آمد و علمت کثیر ✣ ہر چہ توانی تو از و یاد گیر

پس بہت ضروری علوم سیکھنے چاہئیں اور میرے خیال میں وہ علوم یہ ہیں۔ چکتسا (جسمیں سرجری (جراحی) اور فزیالوجی (افعال الاعضاء) اناٹمی (تشریح بدن) میڈیسن (علم ادویہ) وغیرہ شامل ہوں) ویدانت (توحید) فلاسفی (نیاء) ہیئت۔ حساب (ہندسہ) جغرافیہ۔ تاریخ۔ سائینس ہیں یہ سیکھنے چاہئیں کہ یہ تمام علوم عالیہ مفید از مفید ہیں خصوصاً طب (چکتسا) کی بابت میں بہت تاکید کرتا ہوں۔ کہ اس علم کا سیکھنا سب سے مقدم اور ضروری سمجھیں۔ جان ہوگی تو جہان ہوگا۔ نین پران نردی تاں سبھے سودی ہوے۔ دیہہ آروگ نانک دہن سارا۔ تندرست اور صحیح القواء آدمی ہوگا تو گیانی بھی ہو جائیگا۔ دہیانی بھی ہو جائیگا۔ پرمارتہہ کا علم گو کہ سب سے مقدم سیکھنا چاہئے کہ اُسکا سیکھنا ہی اصلی فرض منصبی انسان کا ہے کہ معلوم کرے کہ میں کون ہوں کہاں سے آیا ہوں۔ کیا کرنا ہے۔ کہاں جاؤنگا۔ سرشٹی اپنے آپ سے ہے یا کسی ادہشٹان کے آشرے ہے۔ از خود ہے یا کسی سے اوتپت ہوئی ہے لیکن حق یہ ہے کہ اگر انسان تندرست اور راضی بارضی ہوگا تو اس علم کو بھی دریافت کر سکیگا ورنہ نہیں۔ پس علم طب کا حاصل کرنا تمام علوم سے مقدم ترین ہے۔ جغرافیہ سے کرہ ارض کے حصص آب ہوا ملک و پیداوار وغیرہ حالات معلوم ہوتے ہیں۔ سائینس سے تمام اسباب سکھ آرام کے

Marfat.com

بڑے چھوٹے مثل ریل تار برقی جہاز چھاپہ خانہ ایروپلین وغیرہ حاصل ہوتے ہیں تاریخ سے سابقہ زمانہ کی طرز معاشرت - حالات زندگی معلوم ہوتے ہیں - حال کے زمانہ سے مقابلہ کر کے کئی امور تجدید کئے جاتے ہیں - بہت سے امور سے عبرت حاصل ہوتی ہے - لیکن اس میں مبالغہ آمیز باتوں کے خلط ملط کا بہت احتمال رہتا ہے جسکا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے - مثلاً بانروں یعنی بن باسیوں (جنگلیوں) کی امداد مہاراجہ رامچندر جیو نے لی - تو اب بندروں - بوزنوں - لنگوروں - خرسوں وغیرہ دم دار جانوروں کی امداد کہنے لگ گئے ہیں - جو خارج از عقل حیوانات مطلق ہیں راون کو دہسر (دس سروں والہ) بیس ہاتھوں والہ کہنے لگ پڑے ہیں ایک گدہے کا سر بھی اُسپر ایزاد کرتے ہیں - حالانکہ وہ ایک [illegible] لنکا ٹاپو کا تھا - لیکن تاہم دانا انسان ایسے ایسے بعید العقل اور بعید [illegible] امور مندرجہ کے دیکھنے کے بعد بھی صحیح نتائج نکال لیتا ہے - [illegible] راچھس (بڑے بڑے دانتوں والہ [illegible] کے منہ والا دم دار کہا جاتا ہے - حالانکہ [illegible] ظالم ناخدا ترس قوم انسانی کا ہی ہوگا) - باقی امور [illegible] بھی مثل غزلیات دوہرہ وغیرہ کے مؤثر ہیں لیکن بہت ضروری [illegible] اگر علوم مذکورہ کا کمال حاصل ہو جائے اور وقت [illegible] کا سیکھنا بھی معیوب نہیں ہے - لیکن [illegible] عموماً اور حال کے ناولوں کم استعداد آدمیوں کی تصنیفات ہیں خصوصاً قیمتی وقت عزیز سرمایہ عمر کا ضائع کرنا [illegible] خودکشی کا اپنے پر کرنا ہے - جاگو - بیدار ہو جاؤ - اور ایسے گھٹیے [illegible]

Marfat.com

سے بچو۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء در پھلور۔ برکت رائے ہانڈہ

---

۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء وقت ۹ بجہ روز در پھلور

نکتہ۔ کسی جانور کو آزار مت دو خصوصاً گائے بھینس بکری کی پرورش کرو کہ دودھ دینے والی جانور ہیں۔ دودھ ایک رتن ہے جو بمنزلہ امرت کے ہے۔ انسانی زندگی کی پرورش اور خوشحالی کا مدار اسپر ہے۔ ہندو جو گائے کو ماتا اور دیوتا سمجھتے ہیں میرا اُن سے اتفاق رائے ہے۔ میری رائے میں بھینس اور بکری بھی اُسی منزلت کے جانوران ہیں۔ ۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء در پھلور ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ امن کے قائم رکھنے اور حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہر بچہ انسان کا اعلےٰ فرض ہے۔ امن کے زمانہ میں ہی کُل امور مفیدہ اور علوم کی ترقی ہو سکتی ہے۔ امن دو صورتوں میں قائم رہتا ہے۔ رعایا بادشاہ۔ راجہ نواب حاکم وقت کو ظل الٰہی سمجھ کر دل و جان تن من دھن سے راج بھگتی کرے۔ اگر کوئی امر اپنے مطالب کے موافق نہ پائے تو صبر کرے۔ اور کمال ادب اور اخلاص بندگی سے اُس امر کی اصلاح کے لیئے بادشاہ یا حاکم وقت کی توجہ مبذول کرائے۔ اِس طرح سے عقدہ کشائی اور حل مطالب ہو جائیگا۔ ؎

چو قسمتِ ازلی بے حضور ما کردند ✤ گر اندکی نہ بوفق رضاست خردہ مگیر

تمام آرام کسی دیوی دیوتا کو بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ حافظ ؎

حافظ از بادِ خزاں در چمنِ دہر مرنج ✤ تو خود الصاف بفرما کُل بے خار کجاست

؎ دریں دنیا کسے بے غم نباشد ✤ اگر باشد بنی آدم نباشد

بتھا پیرایت پرسنتو کو چاہیئے ؎ ہمہ حال شکر باید کرد ✤

Marfat.com

کہ مبادا ازیں بتر گردد + مزید نعمت شکر میں ہے - اعملوا
آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور ؎

صاحب میرا گکھڑا کھنی روٹی دی + جے منگاں ساری تاں کھنی بھی کھوہ لی

بے پاپوش کو لُولہے (شل) کو دیکھکر شکر بجالانا چاہئے - اگر لولہا ہوتا تو کیا ہوتا - دوسری طرف امن بادشاہ کی مہر خداوندی عاطفت سلطانی نظر رحم و شفقت بر رعایا و نصفت شعاری سے قائم ہوتا ہے - بادشاہ اور حاکم وقت کو دل جوئی اور آرام اپنی رعایا کا ملحوظ رکھنا چاہئے ؎

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت + درخت ای پسر باشد از بیخ سخت

بادشاہ اور حاکم وقت کو ہمیشہ رعیت کو مثل اپنی اولاد کے سمجھ کر اُنکے سُکھ اور آرام کا خواہاں رہنا چاہئے - اپنے عیش و عشرت اور آرام کو مدنظر نہ رکھنا چاہئے - ؎

گوسپند از برائی چوپاں نیست + بلکہ چوپاں برای خدمت اوست

رعیت پر سختی کر کر جو بادشاہ یا حاکم وقت اپنے آرام اور آنند کا خواہاں ہوتا ہے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ؎

پادشاہے کہ طرح ظلم فگند + پائے دیوار ملک خویش بکند

ایسے بادشاہ کا ساتھ رعیت کبھی نہیں دیتی - کہ جب اُسکا مقابلہ کسی دشمن صعب سے پڑتا ہے - بلکہ ایسے وقت پر اپنی خلاصی کا وقت غنیمت سمجھتی ہے جابرانہ حکومت کی بنیاد محکم نہیں ہوتی - جو بادشاہ کہ اپنی رعیت کے سُکھ آرام پر اپنے سُکھ اور آرام کو قربان کرتا ہے اُسکو زیادہ لشکر رکھنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی - کہ تمام رعایا ہی اُسکا لشکر ہوتی ہے - کسی غیر کا سایہ اپنے پر قبول نہیں کرتی - ؎

Marfat.com

بارعیت صلح کن واز جنگ خصم امن نشیں ٭ زانکہ شاہنشاہِ عادل راعیت لشکر است

پس عامہ خلائق کو ہمیشہ صبح شام رات دن اپنے تمام فرائض سے مقدم فرض امن کے نگاہ رکھنی کا ہے۔ امن میں بیٹے کی آنکھیں چوم سکتا ہے۔ عورت کو بغلگیر کر سکتا ہے۔ کھیتی باڑی۔ تجارت صنعت۔ حرفت۔ کام پیدائش معاش و آرام جان یگانہ بیگانہ کا کر سکتا ہے۔ بے امنی میں آرام حرام ہو جاتا ہے۔ دل کی بیچینی اور بیقراری اور مار دھاڑ کی تشویش کچھ کرنے نہیں دیتی ہے۔ پس اے دوستو۔ امن کی قدر کرو۔

برکت رائے ورھلور ۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء وقت ۹ بجہ صبح

---

درامرتسر۔ ۴ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء ۸۰ بجہ صبح

بھگوتی جیو کے لمن سے میں نکات لکھا کرتا تھا۔ خداوندی ناراضی سے بھگوتی جیو جو جلوہ نورانی تھیں الوپ ہو گئیں۔ مجھ میں طاقت تحریر نکات سلب ہو گئی۔ میری بیقراری گریہ وزاری پر دریائے رحمت الٰہی امڈ پڑا بھگوتی جیو کو بطور میری پوتری کے بخانہ لالہ عزت رائے بی اے ایل ایل بی پسرم منصف کے واپس فرما دیا۔ جسکے کرشمے میں نے الگ آج کتاب گیتا کا معرفت خود میں درج کر دی ہیں۔ پھر مجھکو طاقت تحریر نکات کی پیدا ہوائی ہے۔ اسلئے نکات ذیل تحریر کرتا ہوں۔ عاصی برکت۔

نکتہ ۱۔ عدم ہے نہیں (منت آتما ہے۔ جہان (سرشٹی) اُس کے پھرنے سے مثل سرشٹی سوپنے والی کے ہے۔ پیدا حقیقت میں کچھ نہیں ہوا۔ موجودات جاگرت ٹھیک مثل موجودات سوپن کے ہے۔ آتما آدھشٹانِ کائنات ہے ٭

Marfat.com

۲۔ موکھش اپنے پھرنے کو ترک کرنیکا نام ہے۔ سچ یہ ہے کہ مرنا قبل از مرنے کا نام موکھش ہے۔ موتوا قبل ان تموتوا۔

۶ جولائی ۱۹۱۲ء صبح آٹھ بجے امرتسر

۳۔ جب سمندر ترنگ بدبدا جھگ بہاؤ کو تیاگ کرے تب بھی سمندر ہی ہے نہ کرے تب بھی سمندر ہی ہے۔ ہوا، اسپند (حرکت) تیاگ کرے تب بھی ہوا ہی ہے نہ کرے تب بھی ہوا ہی ہے۔ اسی طرح آتما جگت کا پھرنا تیاگ کرے اور جگت معدوم ہو جائے۔ تب بھی آتما ہی ہے۔ نہ کرے (جگت سہت ہو) تب بھی آتما ہی ہے۔ نظامی ؎

نہ خلوت بدی کافرینش نبود ✣ نہ چوں کردہ شد بر تو زحمت فزود
تعظیم تو پیش تو ہست و نیست ✣ اگر باشد و گر نباشد یکیست

۴۔ توں سب کچھ ہیں اسی کچھ بھی نہیں ✣ توں خالق مالک آپے آپ۔ خدا کا کیا سب کچھ ہوتا ہے۔ ہمارا مطلق نہیں۔ عرفت ربی بفسخ العزائم۔

۵۔ اُس کے بھید کسی نے نہیں پائے۔ نہ کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ بھلائی سے وہ خوش ہوتا ہے نہ بُرائی سے ناراض کہا جا سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ ڈاکو ڈاکہ مارتے ہیں۔ بوچڑ قصائی۔ قاتل روز مرہ جانور کاٹتے ہیں۔ وہ ہتے پھلتے ہیں آرام آسائش پاتے ہیں عابد مرتاض عارف تنگدستی میں گلتے سڑتے شہید ہوتے ہیں۔ مولا کی مرضی کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ ؎

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد ✣ رندی بے دو سالہ ضبطے دارد
معلوم نہ شد کہ یار خرسند کیست ✣ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

فردوسی طوسی ؎

یکے را زچاہ اندر آری بماہ ✣ یکے را زماہ اندر آری بچاہ

Marfat.com

یکے را براری و شاہی دہی ✤ یکے را بدریا بماہی دہی
یکے را براری بچرخ بلند ✤ یکے را کنی خوار و زار و نژند
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ✤ کہ بہ داں توئی ای جہاں آفریں
جہاں را بلندی و پستی توئی ✤ ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی۔

---

واقعہ امرتسر ۵ راگست سنہ ۱۹۱۲ء دوشنبہ ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ کامیابی اور ناکامیابی برابر ہے۔ جب موت کا بجر گرتا ہے تب امیر کا محل عالیشان اور غریب کی جھونپڑی کلبہ احزان کو برابر چکنا چور کر دیتا ہے۔ امیر اپنی امارت کا سب سامان عیش و عشرت اور غریب اپنی افلاس کی اشیاء چھوڑ کر برابر کوچ کر جاتے ہیں پس عزیز سرمایۂ عمر کو دنیاوی پدارتھوں کے اندوختہ کرنے میں صرف کرنا لاحاصل ہے۔ عزیز سرمائہ عمر کا برباد کرنا ہے۔ ایسی چیز کے حصول کی کوشش میں عمر کو صرف کرنا چاہئے جو دائمی سرمدی لازوال اپنی ہستی کے ہمراہ رہنے والی ہو۔ وہ بجز ذات خدا کے کوئی اور چیز نہیں ہے۔ ذات خدا لازوال اور ہمراہ اپنی ہستی کے رہنے والی ہے۔ نظامی ؎

ہمہ ہمرہاں تا بدریا منند ✤ چو من رفتم این دوستاں دشمنند
اگر چشم و گوش است دارد دلت ✤ ہمہ باز مانند یکیک بجا
توئی آنکہ تا من منم با منی ✤ مبادم ازیں در تہی دامنی

نکتہ۔ خدا کا رحم عارضی ہے۔ اور قہر مستقل ہے۔ برکت عاصی (حیات اور جسمانی آرام) (موت)
نکتہ۔ بیت ؎ سب امیدوں کے سر پہ ڈالکے خاک ✤ کرتی ہو مرضی اپنی مولا پاک

Marfat.com

یکشنبہ - ۲۵ - اگست ۱۹۱۲ء

نکتہ - ہمارا مذہب - مختصر بیان - ثبوت الوہیت - کلام سعدی علیہ الرحمہ

؎ بہ بیں تا یک انگشت از چند بند + باقلیدس صنع درہم فگند

تامل کن از بہر رفتار مرد + کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد

کہ بے گردش کعب و زانو و پا + نشائد قدم برگرفتن ز جا الخ

مذہب معاشرت - قول سعدی ؎ ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند -

مشترک معاش و معاد - قول حافظ ؎

مباش در پے آزار و ہرچہ خواہی کن + کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہی نیست

معاد - جوگ واسشٹ - جاگرت میں سوپن سرشٹ - سوپن میں جاگرت سرشٹ کا ابہاؤ ہو جاتا ہے - سکھپت میں دونوں کا - تریا میں جو محض ادہشٹان اپھر ستیا ہے - تینوں اوستہاؤں کا ابھاؤ ہو جاتا ہی پس تمام سرشٹ بھرم ماتر لاوجود ہی - ادہشٹان ستیا ہی اپنے آپ قائم بالذات لازوال موجود ہے -

---

۲۷ - اگست ۱۹۱۲ء یکشنبہ - رکھڑی

نکتہ - ابھیاس کے بنا یعنی طاقت روحانی کے بس کرنے کے بغیر اصلیت علم الٰہی (باتوں گفت و گو سے) منکشف نہیں ہو سکتی - مسٹر نکولا ساکن امریکہ کو ہپناٹزم کرتے سینکڑوں آدمیوں پر میں نے بچشم خود دیکھا - بیسیوں آدمیوں کو میرے سامنے بیہوش کر کر ایک ہی پاس[1] (Pass) سے

---

[1] اخبار عام لاہور میں دیکھا کہ ایسا ہی ہپناٹزم بلکہ اس سی بھی زیادہ مشن کالج میں لالہ بشمبر دیال نے بصدارت مسٹر یونگ صاحب دکھایا +

Marfat.com

بلی۔ کتا کی طرح بولایا۔ لڑایا۔ تیرایا۔ بائیسکل چلوایا۔ بدن سے کپڑے اُتروا کر پھنکوائے۔ بدن کو خارش کروایا۔ کہ بیشتر کپڑوں میں ہیں اور کپڑوں کو پاؤں تلے روندوایا کہ آگ لگی ہے بجھاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ روحانی تاثیریں نے اپنی آنکھوں سے امرتسر منڈوا لالہ گنہیا لعل وکیل میں سرمار گذشتہ میں دیکھی۔ اور بالمکند جھینگن کو جو اب مرگیا ہے میری سوئی کو کھڑی کرتے نظر سے دیکھا۔ جب گرنے لگی تو نظر قائم کرکر دونوں ہاتھوں سے سوئی کو پاس کرکر مونہہ سے بھاپ دیکر ہف ہف کرکر گرنے سے پھر قائم کردیا۔ اور شعبدہ بھی دکھلائے۔ باتوں سے یہ طاقت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ مشق سے یکسوئی قلب حاصل کرنے سے یہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ بہت سی کتابیں سپرچولزم اور مسمریزم۔ ہپناٹزم اور تھیاصوفی کی اب میں نے دیکھی ہیں اُنمیں ترکیبیں یکسوئی قلب کی لکھی ہیں۔ پورانی کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ترجمہ اردو جوگ واسشٹ کے صفحہ ۱۱۴۷ ۔ اوتپت پرکرن کے سرگ ۱۵۔ لیلا کی کتھا میں لکھا ہے کہ جیسے پنچھی گھر کو چھوڑ کر آکاش کو اُڑتا ہے اور جہاں اچھیا ہوتی ہے وہاں چلا جاتا ہے تیسے ہی چیت کو ایکاگر کرکے استھول شریر کو تیاگ دے اور جوگ ابھیاس کرکے آتم ستیا میں استھت ہو۔ جب اوہ بھوتک کو تیاگ کر ابھیاس کے بل سے چدآکاش میں استھت ہوگی تب آورن (پردہ) سے رہت ہوگی۔ اور پھر جہاں اچھیا ہوگی وہاں چلی جائیگی۔ اور جو کچھ دیکھنا چاہیگی وہ دیکھیگی۔ بوستان کی حکایت۔ حضرت سعدی کی چشم دید حالت ؎

یکے دیدم از عرصۂ رودبار ۔۔۔ کہ پیش آدم بر پلنگے سوار

اورد ویش کا آب پر سجادہ بچھا کر ۔۔۔ ہونیکا بیان چشم دید حضرت

Marfat.com

موصوف کا در حکایت ؎ قضا را من و پیری از فاریاب
رسیدیم در خاک مغرب بآب ۔ الخ بھی ایسا ہی روحانی طاقت
کا مظہر ہے ۔ شیروں اور ہاتھیوں کو مدراسی تماشاگر کا قابو میں رکھنا ۔
اور گائے ۔ بکری ۔ شیر کا اکٹھا کھانا اُسکا کھلانا طاقت روحانی کے تصرف
کا مظہر ہے ۔ اس پروفیسر (ایس این کارلیکر ٹی جی سلار) (ایس جی
لینے کارلیکر صاحب) (جے ڈبلیو والٹ آرگو بند) کا تماشا لاہور میں مَیں نے
بچشم خود دیکھا ۔ کپل مُن کی آنکھ سے آتش کا نکلکر جیدرتھ کی فوج کو جلانا
عام مشہور ہے ۔ اس پر مولانا روم بھی حسب ذیل فرماتے ہیں :- ؎

علم رسمی (عقلی) سر بسر قیل است و قال + نے ازو کیفیتے پیدا نہ حال ۔
پائے استدلالیاں چوبیں بود + پائے چوبیں سخت بی تمکیں بود ۔
چشم بند و گوش بند و لب ببند + گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

حافظ فرماتا ہے ؎ بسرِّ جام جم آنگہ نظر توانی کرد ۔
کہ خاک میکدہ کحل بصر توانی کرد + ولی تو طالب معشوق و جام دلخواہی
طمع مدار کہ کار دگر توانی کرد + دلا ز نور ریاضت گر آگہی یابی
چو شمع خندہ زناں ترک سر توانی کرد + بصفحہ ۱۵۷ و ۴۴۳ زبان پر کرن

علم خلع بدنی کا ذکر ہے ۔ ۲۷ اگست ۱۹۱۲ء در امرتسر
۲۷ ستمبر ۱۹۱۲ء در لاہور لوہاری منڈی مکان خود بوقت ۲ بجہ بعد دوپہر
آج بھگوتی جیو دختر عزت رائے پسرم پوری ایک سال کی ہوئیں
برکت رائے نابکار ۲۷ ستمبر ۱۹۱۲ء

---

۲۷ ستمبر ۱۹۱۲ء وقت و مقام مذکور

Marfat.com

نکتہ۔ پھُرنا جگت ہی۔ ابھرُشدہ برہم ہے۔ جیسے جاگرت کا تھوڑا کال سپنے کا بہت کال بھاستا ہی تیسے ہی سروپ سے تھوڑے کال کا پرماد (فراموشی) جاگرت کا بہت کال بھاستا ہے۔ جیسے ابتدا رسوپن میں سوپنے کی سرشٹ ایک سنسار بستار ستا بلا اپنے جنین اور شیرخوار پیدائش والی حالت اور عمر کے بھاستا ہے۔ اور اپنا آپ جوان عمر کا بھاستا ہے۔ اور سب رشتہ دار اور دوست آشنا موجود بھاستے ہیں۔ اسی طرح سے ابتدائے آفرینش اس جہان (جاگرت جگت) کا پرماتما سے ہُوا ہی اُسکے بعد سلسلہ ولادت از شکم مادر و موت حیات کا چلا ہے۔

۱۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء بوقت شام امرتسر

سدھانت اعتقاد۔ گیان۔ معرفت۔ موکھش

نکتہ۔ کُل عالم میں مخلوقات کی بناوٹ باقاعدہ ہے اس سے کاریگر کا وجود ثابت ہی۔ جو خدا ہے۔ پرتکھش مانو۔ عقل پر پورا بھروسہ مت کرو جو کچھ جہان ناپیدا کنار ہے یہ ہی خدا ہے۔ قول واسشٹ دیو (جگت برہم ہے۔ برہم جگت ہی) ایک ہستی اننت (لامحدود ناپیدا کنار) جس طرح چاہتی ہے۔ پلٹا کھاتی ہی اور کھا رہی ہے۔ جہان جو بطور عناصر زمین۔ ستارہ۔ چاند سورج۔ انسان حیوان۔ پشو۔ پنچھی۔ درخت۔ پہاڑ۔ بجلی۔ مقناطیس وغیرہ وغیرہ نظر آتا ہے اور شبد سنائی دیتے ہیں۔ یہ پرماتما (خدا) کا استھول وجود ہے۔ جو آکاش اور علمی سوبہاو عالم میں نظر آتا ہے۔ (یعنی معلوم ہوتا ہی) یہ لطیف (سوکھشم) وجود پرماتما کا ہی۔ مخلوقات۔ برہم۔ سمندر (ویراٹ) میں ایسی ہے جیسے ترنگ بُدبُدے ظاہری سمندر میں ہوتے ہیں۔ اسی میں اُدپت اسی میں کھپت ہوتی ہی۔ پس اس یقین سے خدا پرتکھش بیل پھل کیطرح

(دیوبند)

Marfat.com

ہتھیلی پر دیکھ لیا - سوائے اسکے کوئی اور خدا نہیں ہے - بیت ؎

کہاں ہے پردہ کدر ہے مخفی کب اُسکا مکھڑا نقاب میں ہے -

قصور اپنی نگاہ کا ہے ورنہ کب وہ حجاب میں ہے -

یارِ ما ہر ساعتی آید بباز ارِ دگر + تا بود حسن و جمالش را خریدارِ دگر

کسوتے دیگر بپوشد جلوۂ دیگر کند + مظہرِ دیگر نماید بہر اظہارِ دگر

؎ دلے کز معرفت نور و صفا دید + بہر چیزیکہ دید اوّل خدا دید

محقق را کہ وحدت در شہود است + نخستیں نظر بر نور وجود است

جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے

؎ آنچہ دل از پیش بدانستہ بود + پیش نظر جلہ ہویدا نمود

دید کہ عالم ز سمک تا سما + نیست بجز واجب ممکن نما

؎ رہِ عقل جز پیچ در پیچ نیست + بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست

جاگرت - سپن - سکھپت - پیدائش - موت و حیات حرکت سکون سب اُس پرماتما کے مظاہر ہیں - جیسے سمندر میں ترنگ اور بُدبُدے اور دایو میں اسپند اور نہ اسپند - خدا دیکھ لیا - میرے خیال میں بطون کوئی نہیں - ظہور ہی ظہور ہے - اگر ہے تو ایسا ہی جیسے سرطان (کچھوکماں) جھاڑ چوڑا انگ اعضا نکال لیتا ہے اور سمیٹ لیتا ہے - جیسے عنکبوت (کھنا) تار نکالتا ہے اور پھر نگلجاتا ہے - جیسے سورج مکھی پھول کھلتا اور سکڑ جاتا ہے - اللہ اکبر اللہ اکبر - توحید مطلق ہے - شرک کفر ہے - ایکو برہم دوتیو ناستی - لا الٰہ الا اللہ - برکت نابکار

۱۱ر اکتوبر ۱۹۱۲ء - امرتسر

نکتہ - جو کچھ جزو و کُل - عالم میں ہو رہا ہے - اِسی کو مرضی الٰہی سمجھنا چاہئے -

Marfat.com

کہ ایک ذرہ بھی اُس کی مرضی کے باہر حرکت نہیں کر سکتا۔ پس مرضی آلہی کا نظارہ ہوگیا۔ اور کوئی مرضی علاوہ نہیں ہے۔ تحریر ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۱۲ء وقت ۱۲ بجہ دوپہر امرتسر

نکتہ۔ ۱۱ اکتوبر کے نکتہ کے مطابق خدائی بطون مثل کلی (غنچہ) کنول پھول اور سورج مکھی پھول کے ہے اور جگت مثل پھولوں مذکور کے کھلے ہوؤں کی ہے اور سکھیت آرام یعنی خلوت کی حالت خدائی ہے اور سوپن جاگرت ظہور کی حالت ہے۔ نیاز ؎ کیا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلفِ یار کا کچھ خیال ٭ سو جگا کے شور ظہور نے مجھے اِس بلا میں پھنسا دیا ۔ابوالفضل

بصحرای عدم خوش خفتہ بودم ٭ مرا با نیستی خویش خوش بود
ازاں خوابِ خوشم بیدار کردی ٭ ندانم تا ازیں چیست مقصود

نکتہ۔ جو جگت (عالم) ہے یہی خدا ہے کہ باقاعدہ پرگٹ ہو رہا ہے قوت علیمہ اور آکاش اصلی ذات آلہی (آتما) ہے باقی جہان اُسکا سنکلپ روپ ہے۔ مگر ایسے جیسے وایو کا اسپند یا جل کی ترنگیں۔ پس خدا پرتکھ (عیاں) بے دلیل ثابت اور ظاہر ہے۔ دلائل اثباتِ واجب کیضرورت نہیں ہے۔ جو دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اُسکی یہ حالت ہے۔ جیسا شیخ محمود شبستری نے فرمایا ہے۔ بیت ؎

• زہے نادان کہ او خورشید تاباں ٭ بنورِ شمع جوید در بیاباں

وہ قائم بالذات ہے اگر ہستی قائم بالذات نہ ہو تو ہو ہی نہیں سکتی۔ فان الممکن وان کان متعددا لا یستقل بوجودہ فی نفسہ ۱۲

درامرتسر۔ یکم دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء دس بجہ روز۔ برکت نابکار عصیان پناہ

۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ امرتسر ۸۰ بجہ صبح۔

نکتہ۔ کوئی پچھلا جنم نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو یاد ہوتا۔ جیسے سوپنے سو بیدار

Marfat.com

ہوکر سوپنا یاد ہوتا ہے اور سوپنے میں جاگرت کے بیوہار یاد ہوتے ہیں۔
اصل حقیقت یہ ہے کہ ہماری ذات قائم بالذات اپنے بلبوتن سکھپت (حالت
آرام) میں قائم ہوتی ہے۔ جب سکھپتی میں اُسکو اہنگ اُتپت ہوتی ہے
تب سپن۔ جاگرت پیدا ہو جاتی ہے۔ سب بھرم بھرم سنسار ہی سرشٹی تین
کال میں اوتپت ہی نہیں ہوئی۔ جتنے خواب ہم روزمرہ دیکھتے ہیں اور
جتنی جاگرت خواب کے بعد دیکھتے ہیں یہی سب نئے جہان روزمرہ
پیدا ہوتے ہیں اور نشٹ (فنا) ہو جاتے ہیں اور جتنی دفعہ اپنے آپ کو
ان جہانوں میں دیکھا جاتا ہے اتنے ہی جنم مرن ہوتے ہیں۔ پرماستو (حقیقت)
میں جو کچھ نمود ہے سب بھرم ہی بھرم ہے۔ جیسے بالک بیتال من میں
کلپ کرو دکھ پاتا ہے اُسی طرح ہم سنسار کلپ کرو دکھ پاتے ہیں جیسے
کُواری (کھرین) خود ہی گھر بنا کر پھنس مرتی ہے تیسے ہم تخیل سے
جہان اوتپت کر کر جہان کے دھندوں میں پھنس جاتے ہیں اور بڑے
دوکھ پاتے ہیں۔ معرفت خود (خودشناسی) کے بغیر نجات نہیں ملتی
جب اپنے آپ میں مستغرق ہوتے ہیں تب بے خیال ہو جاتے ہیں اور جہان
کی نمود بے بود کے وہم و خیال نشٹ (دور) ہو جاتے ہیں۔ نہ کوئی ماضی
ہے نہ حال ہے نہ استقبال ہے۔ پس جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں۔

گذشتہ خواب آئندہ خیال است ✤ ہمیں دم را غنیمت دان ایں حال است

کیسا ہی چین خواب عدم میں تھا نہ تھا زلفِ یار کا کچھ خیال
سو جگا کے شور نشور نے مجھے اس بلا میں پھنسا دیا

جاگرت اور سپن کو یہ جہان جانو جو ظہور ہے اور سکھپت کو وہ جہان
دوسرا جانو جو بلبوتن ہے۔ پر ہماری ہستی کے سوائے اور کچھ نہیں ہے سب

Marfat.com

بھرم ہی بھرم ہے۔ نیاز ؎ دونوں جہاں ہیں یا روآباد ہیں توہم ہیں
تعمیر دو جہاں کی بنیاد ہیں توہم ہیں۔ دیکھا پرکھ کر آخر نظر پڑا یہ
گر نقد ہیں توہم ہیں نقاد ہیں توہم ہیں۔ ہستی کے کاغذوں پر اپنی ہی دستخط ہیں
گر فرد ہیں توہم ہیں اور (ص) صاد ہیں توہم ہیں۔ نہ کوئی جنمتا ہے نہ مرتا ہے۔
؎ ہر زماں من بودہ و ہستم منم۔ برکت رائے نابکار

۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء درامرتسر۔ وقت ۸۰ بجہ صبح

---

۳ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء شام امرتسر

نکتہ۔ جیسا خیال سوچ میں پریپک ہوکر انسان کو دکھلائی (بصورت عالم) دیتا ہے۔ ویسے ہی ارادہ آتمی پر پک ہوکر یہ جہان (جاگرت جگت) دکھلائی دے رہا ہے۔ خواہ اسی طرح ارادہ آتمی پر پک ہوکر دکھلائی دے رہا ہے۔ خواہ مثل سورج کی کرنوں کی یا مثل لہروں سمندر کے دکھلائی دے رہا ہے خواہ کوئی صورت۔ دونوں میں سے ایک ہو۔ ادھشٹان ستیا (جوہر) (عوارض اشکال عالم کے لئے) آتما ہی ہے۔ امرتسر۔ شام

برکت نابکار ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ یہ جگت جو دکھلائی دے رہا ہے یہی برہم ہے اسی میں اوپت اور کھیت ہو رہی ہے۔ بحر وجود موّلج اور موج زن ہے۔ اسمیں اُس کے سنکلپ شدہ سے جیووں کے شریر برہما جی سے لیکر چیونٹی تک بن جاتے ہیں اُنمیں جو اُس اننت آتما کا حصہ محصور ہو جاتا ہے وہ جیو آتما بن جاتا ہے جیسے ایک گھڑے کو دریا کے پانی سے بھر کر دریا میں رکھدیا جائے یا آکاش میں ایک گھڑا خالی رکھدیا جائے تو اُسکا پانی اور آکاش

Marfat.com

دریا کے پانی اور آکاش سے تب تک الگ رہتا ہے کہ جبتک وہ ظرف موجود رہتا ہے ٹوٹتا نہیں ہے۔ ورنہ ایک ہی پانی اور ایک ہی آکاش ہے گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں۔ جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت۔ جگ رچنا تیسے رچی جان لیوری میت۔ برکت نا بکار

امرتسر بوقت شام۔ بعد ختم کتاب لب لباب جوگ واسشٹ

امرت سر۔ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء

---

مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء سوموار بوقت ۹ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ آتما سرب شکتیمان کل طاقتوں وصفات کا خزانہ ہے۔ اُسکی جلالی طاقت یا صفت کا ظہور۔ شیر۔ بھیڑیئے۔ سانپ۔ بچھو۔ زنبور۔ غضب وغیرہ ہیں۔ اُسکی جمالی طاقت یا صفت کا ظہور بڑے بڑے باجمال حسین معشوقان شہوت۔ عطر۔ نافہ۔ خوشبودار پھول۔ گلاب۔ چمبیلی۔ موتیا کیوڑا۔ بید مشک۔ مخمل۔ باغ۔ باغیچہ آب رواں۔ دودھ بالائی۔ مکھن شیرینی وغیرہ ہیں۔ اُسکی نورانی طاقت یا صفت کا ظہور سورج۔ چاند۔ بجلی آگ وغیرہ ہیں۔ اُسکی لامحدود طاقت یا صفت کا ظہور آکاش تارا گن ہوا وغیرہ ہیں۔ اُسکی ذاتی طاقت یا صفت کا ظہور۔ گیان۔ شانت۔ آنند نراچھیا ہونا۔ سکون۔ صداقت۔ قائم بالذات ہونا وغیرہ ہیں۔ اُس کی اِچھیا سے کبھی کسی طاقت یا صفت کا غلبہ ہوجاتا ہے۔ کبھی کسی کا ہوجاتا ہے وہ مالک حکیم مطلق ہے یفعل کما یشاء۔ سعدی ؎

گاہے سموم قہر تو ہمدست باخزاں + گاہے نسیم لطف تو ہمراہ باصبا۔

گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی + کس را مجال آں نہ کہ ایں چون و آں چرا

Marfat.com

بہ تہدید گر برکشی تیغ حکم ✤ بمانند کردہ بیاں صم بکم
وگر در دہی یک صلای کرم ✤ عزازیل گوید نصیبے برم

فعل الحکیم لایخلو عن الحکمت

برکت عاصی

امرتسر ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ۹ بجہ صبح

---

۹ بجہ صبح امرتسر ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء ۶

نکتہ ۔ برائے صوفیوں اور ودیت وادیوں کے ۔

آتما ہی آتما ہے ۔ جگت نہیں ہے ۔ جگت بھرم ہے ۔ آتما کے سنکلپ کا نام جگت ہے یا آتما کے چمتکار کا نام جگت ہے یا آتما کی اسپند (پھرن) کا نام جگت ہے ۔ مثل ہوا کے اسپند کے یا سمندر کی لہروں بلبلوں وغیرہ کے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔ کوئی برہم کہتا ہے کوئی جگت کہتا ہے ۔ ظاہر بین جگت کہتا ہے ۔ باطن بین برہم کہتا ہے ۔ ؎

جہاں مولا شدہ مولا جہانے ✤ ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے
محقق راکہ وحدت در شہود است ✤ نخستیں نظر بر نورِ وجود است
دلے کز معرفت نور و صفا دید ✤ بہر چیزیکہ دید اول خدا دید

نکتہ ۔ آستکوں اور ناستکوں کے لئے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ۔ آستک جہان کو خدا قائم بالذات متجلی بہ شیون غیر النہایت جانتے اور مانتے اور سمجھتے ہیں ۔ ناستک جہان کو ہمیشہ کسی طرح (قائم بالذات) چلا آتا بلا خدا کے بنائے ہوئے ہونے کے یا اسطور پر کہ خدا جہان نہیں بنا ہوا ہے ۔ نہ خدا ہی ہے ۔ جانتے اور مانتے اور سمجھتے ہیں اسکی یعنی اس اختلاف رائے آستکوں و ناستکوں کی وجہ صرف اتنی ہے کہ آستک

Marfat.com

جہان کی بناوٹ میں باقاعدگی دیکھتی ہیں۔ یعنی بینائی۔ شنوائی۔ فہم۔ وادراک ذائقہ سماعت کا موجود ہونا پاتے ہیں۔ خواہشوں اور شہوت۔ غضب اور رحمت بھوکہہ اور پیاس آگ اور پانی کو دیکھ کر یہ قیاس پیدا کر لیتے ہیں کہ یہ باتیں ایسی ہیں کہ جنکے نہ ہونے کیصورت میں جہان اندہا دہند اور بے مزہ اور پھیکا ہوتا۔ ان سے جہان عزیز اور پیارا معلوم ہوتا ہے۔ چونکہ یہ باتیں موجود ہیں پس جہان کسی مدبّر کا تابع ہے۔ نظام تدبیر جہان کی بناوٹ سے ظاہر ہے جو مدبر بنانیوالے کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ جامی ؎

این ہمہ آثار کہ نادر نماست + بر صفت ہستی قادر گواست

نظامی ؎ - توئی گوہر آمای چار آخشیج + مسلسل کن گوہراں در مزیج

زسردی دگرمی واز خشک و تر + سرشتی باندازہ دریکدگر

چناں برکشیدی و بستی نگار + کہ بہ زاں نیارد خرد در شمار

مرکز ثقل کے متعلق جس سے نظام شمسی چل رہا ہے اور ایک دوسرا ستارہ ایک دوسرے کی کشش سے دور پیدا کر رہا ہے۔ موسمیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں وغیرہ اور آپسمیں ستارے نہیں ٹکراتی۔ مولانا نظامی فرماتے ہیں ؎

چناں بستی ایں طاق نیلوفری + کہ اندیشہ را نیست زو برتری

مہندس بسے جوئد از راز شاں + نداند کہ چوں کردی آغاز شاں

اور ان سے زیادہ باریک امور پر غور کرنے سے اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ مدبر خالق ضرور ہے ورنہ وہ باریک امور نہ ہوتے مثلاً عضو رحم جسمیں بچہ پیدا ہوتا ہے ضرورتاً عورت کے جسم میں ہوتا ہے۔ بلا ضرورت مرد کے جسم میں نہیں ہوتا۔ جبتک جنین رحم مادر میں ہوتا ہے۔ تو اعضاے بول و براز جاری نہیں ہوتے۔ ایک فالتو

Marfat.com

امدادی عضو جسکو مشیمہ یا آنول کہتے ہیں۔ ایک نارڑو سے ناف کے ساتھ لگا یا جاتا ہے کہ غلاظت جنین کی اُس میں جمع رہے اور ولادت کے وقت وہ عضو خارج ہوکر کاٹا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے عضو رحم مادر تعفن اور سوزش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔ پھر دونوں اعضا بول و براز اس دنیا میں جنین کے رحم مادر سے باہر آنے کے بعد فوراً جاری ہوجاتے ہیں۔ اندرونی طاقتیں ہاضمہ۔ جاذبہ۔ ماسکہ۔ دافعہ جگر معدہ۔ شانہ۔ امعاے مستقیم۔ طحال۔ دل وغیرہ کا جسم میں ہونا اور اُنکے افعال پر غور کرنے سے وہ اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ مدبر صانع خالق ضرور ہے۔ اُس کے بغیر ایسی بناوٹ اجسام زندہ کی نہیں ہوسکتی تھی۔ خود بخود ایسی حکیمانہ طور پر بناوٹ نہیں ہوسکتی ہے۔ پھر دیکھو کہ جنین کی پرورش رضاعت (شیرخوارگی) کے واسطے جبکہ اُس کے اعضا، کسی موٹی غذا دال روٹی وغیرہ کی برداشت کے قابل نہیں ہوتے۔ والدۂ جنین یعنی بچہ کے پستانوں میں خون سے دودھ بن جاتا ہے۔ جو ایک ایسی نرم اور صالح غذا رضیع کے واسطے ہوتی ہے جسکو وہ فوراً جلدی جلدی پی پی کر ہضم کرتا جاتا ہے۔ اور اُسمیں ایسی قوت نامیہ رکھی گئی ہے کہ صریح طور پر جلدی جلدی رضیع بڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب اُس عمر کو پہونچ جاتا ہے کہ جب غذا کے توڑنے چبانے کی ضرورت ہوتی ہے تو دانتوں کی چکی مونہہ کے اندر پیدا ہوجاتی ہے۔ جو غذا کو توڑ چبا کر معدہ کے اندر پہونچا دیتی ہے جسکو معدہ جلدی تحلیل کرلیتا ہے اور کیلوس بناکر جزو بدن بنا دیتا ہے۔ اور کیموس بناکر بذریعہ بول و براز و مختلف راستوں۔ عضو۔ بول اور مقعد سے خارج کردیتا ہے۔ آلہ تناسل مرد یا فور ندکر کا قابل دخول بنایا گیا ہے اور مادہ کا بطور غلاف قابل قبول بنایا گیا ہے۔ ایسی ایسی عجیب و غریب باضرورت

Marfat.com

بناوٹ اجسام حیوانات ناطق ومطلق کو دیکھ کر آستک اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ مدبر خالق وآمر ضرور کائنات کا موجود ہے۔ ورنہ اس طرح سے باقاعدہ ایجاد وترتیب عالم کی نہوتی۔ دیکھو ایک تصویر یا گھڑی بغیر مصور اور کاریگر کی نہیں طیار ہوتی تو یہ چلتی پھرتی بولتی چالتی تصویریں انسان وحیوان کی کیونکر بغیر مصوّر اور کاریگر کے بنی ہوئی تسلیم کیجا سکتی ہیں؟ نظامی ؎

ہمہ صورتے پیشِ فرہنگ رائے ✣ بنقّاشِ صورت بود رہ نمائے

سعدی ؎ ببیں تا یک انگشت از چند بند ✣ باقلیدس صنع در ہم فگند

تامل کن از بہر رفتار مرد ✣ کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد

کہ بی گردشِ کعب و زانو و پائے ✣ نشائید قدم برگرفتن زجائے

ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست ✣ کہ در صلب او مہرہ یکلخت نیست

رگت برتن استای پسندیدہ خوی ✣ زینو دروسی صد و شصت جوی

بصر در سر و فکر و رائے و تمیز ✣ جوارح بدل دل بدانش عزیز

زابرا فگند قطرۂ سوئے یم ✣ زصلب آورد نطفۂ در شکم

ازاں قطرہ لولوئے لالا کند ✣ وزیں صورتے سرو بالا کند

قدیمی نکو کار و نیکی پسند ✣ بہ کلکِ قضا در رحم نقش بند

دہد نطفہ را صورتے چوں پری ✣ کہ کرد است بر آب صورت گری

نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ✣ گل لعل در شاخِ فیروزہ رنگ

ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات است وچوں برمی آید مفرح ذات ہر نفسے نعمتے موجود۔ ورنہ زندگی انسان ناممکن تھی۔ اور رنگا رنگ جانوران طاؤس طوطی وگلہائے رنگا رنگ ومختلف خوشبو والوں وغیرہ سے آستک اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ یہ باقاعدہ عالم بغیر

Marfat.com

مدبر حکیم خالق کے از خود نہیں بن سکتا ہے - ایسے آستکوں کے دو فرقہ ہیں ایک تو بھگت (عابد زاہد) لوگ جو اُس خالق کو الگ قائم بالذات معرض اخفاء میں اور اس جہان کو اُسکا مخلوق ظاہر سمجھتے ہیں - دوسرا فرقہ اہل توحید کا ہے جو شرک کو کفر خیال کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ سوائے مولا موصوف خالق کے اور ہستی وجود ہی نہیں رکھتی ہے جو کچھ ہے جہان نظر آتا ہے - وہ خالق آمر کی ذات ہی کو جہان بنا ہوا سمجھتے ہیں کہ وہ خود بخود ایسا بن گیا ہے بیدل - بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد * در تماشای خودش شد سیر این گلزار را

اسپر بہت اقوال عارفوں کے ہیں جو اس کتاب نکات میں مذکور ہو چکی ہیں - ناستک لوگ مانتے تو یہی امر ہیں کہ جو کچھ ہے جہان ہی جہان ہے - علیحدہ خدا کوئی نہیں ہے - یہ بھی ایک طرح توحیدی فرقہ ہی کہا جا سکتا ہے لیکن کم غور کرنے والا جو باقاعدگی ایجاد عالم کو نظر انداز کر رہے ہیں آستک گروہ قسم دوم صوفیوں کا چونکہ باقاعدگی جہان کو مدنظر رکھتا ہے - وہ آتما - برہم خدا کو ہی مان رہا ہے کہ آتما برہم خدا ہی جہان روپ ہو کر ظاہر اور پرگٹ ہو رہا ہے - اور ناستک گروہ باقاعدگی جہان کے امر سے لاپرواہ ہو کر اور اُسکو نظر انداز کر کر جہان کو ہی قائم بالذات قدیم خیال کئے بیٹھے ہیں - اور تکلیف خدا پرستی زہد و تقویٰ وغیرہ سے سبکدوش ہو رہے ہیں اور دنیا کے مزہ اوڑانے کا شعار پکڑ رہے ہیں - اللہ الھادی و نعم الوکیل - ؎

تو وطنی و ما و قامتِ یار * فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پرماتما دیو ایسے دیالو رحیم ہیں - کہ ؎

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب * گبر و ترسا وظیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمناں نظر داری

Marfat.com

ناستکوں کا مقولہ ہے کہ اگر خدا ہو تو پنسل ہماری کو میز سے اُٹھا دے بھائی دیکھو کہ یہ دلیل کیسی ہے۔ جب آستکوں کے دلائل متذکرہ بالا ایجاد باقاعدہ عالم کو غور کیا جائے تو یہ دلیل کیا وزن رکھ سکتی ہے۔ جب دنیا کو عالم اسباب بنایا گیا ہے تو انسانی ہاتھ پنسل کے پکڑنے کے واسطے بنایا گیا ہے اُس کے بغیر کسطرح پنسل میز سے اُٹھ سکتی ہے؟ حیوان مطلق بیل اور بھینسا بھی اگر اُن سے کہا جائے پنسل میز سے اُٹھا دو یا مکھی اور چیونٹی سانپ۔ ہزار پا سے کہا جائے کہ اُٹھا دو اور وہ نہیں اُٹھا دیتے تو کیا یہ جانور بھی موجود نہ سمجھنے چاہئیں؟ اگر کسی میرناستک یا ناستکوں کے ہادی سے کہا جائے کہ وہ کسی آستک یا ناستک کی جاروب کشی کردے یا بیت الخلا صاف کردے اور وہ اپنے آپ کو ایسا کام کرنے سے بالاتر سمجھکر نہ کرے تو کیا وہ میرناستک اور ہادی ناستک معدوم الوجود سمجھا جا سکتا ہے؟ نہیں۔ پس ایسا ہی جب کہ خداوند تعالیٰ ایسے امتحان پنسل میز سے اوٹھا دینے کو اپنی شان کے لائق نہ سمجھے اور پنسل نہ اُٹھا دے تو وہ معدوم الوجود اُن مضبوط اور ناطق اور قابل تعظیم اور ضروری دلائل کی موجودگی میں نہ سمجھ لینا چاہیئے۔ پھر ناستک لوگ اعمیٰ (اندھا) مادرزاد یا خُنثہ یا بانجھ عورت کو دکھلا اور اُس بیل کو دکھلا کر کہ جسکے کوہان پر ٹانگ اور کُھر لگے ہوئے ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر بوجہ باقاعدگی اعضاء وغیرہ کے خدا قیاس کرتے ہو تو یہ اندھا۔ خُنثہ اور بانجھ اور ایسی بے قاعدہ ٹانگ والا بیل کیوں پیدا ہوگئے۔ ایسا اعتراض کرنے اور دلیل دینے میں وہ عمان نگاہ و ڈونگی نظر سے غور نہیں کرتے۔ اگر کرتے تو اُن کو خود سبق حاصل ہو جاتا کہ خداوند تعالےٰ نے دکھلایا ہے کہ اگر اس طرح کا اندھا۔

Marfat.com

اور خنثہ اور بانجھ عورت پیدا کئے جاتے تو جہان کا بے لطف ہونا اندھے کی صورت میں اور بے لطفی کے علاوہ خنثہ اور بانجھ کیصورت میں عالم نہ بڑھتا۔ اور بیل کو ہان کی ٹانگ والہ سے یہ دکھلایا گیا ہے کہ اگر اُس طرح ٹانگیں باقاعدہ نہ لگائی جاتیں کہ جسطرح بیلوں کے لگی ہوئی ہیں اور اِس طرح سے کوہان پر لگائی جاتیں تو اُن سے چلنے کا کام نہ نکل سکتا۔ پس حکمت خداوندی کو سمجھو اور قدر کرو اور اُسکا شکریہ ادا کرو ؎

ازدست و زبانے کہ برآید ✤ کز عہدۂ شکرش بدر آید

پھر ناستک لوگ کہتے ہیں کہ گرڈا بجلی باران۔ تاوقت ایساک باران ٹڈی دل۔ قحط۔ زلزلہ۔ مرض۔ چیچک طاعون۔ ہیضہ۔ ٹیپ وغیرہ ایسے اسباب عالم میں پائے جاتے ہیں کہ اُنکی ضرورت۔ آرام و آسائش مخلوقات کے لئے نہیں ہے۔ یہ مخلوقات کے سُکھوں کو برباد کرتی ہیں اسپر بھی وہ غور مناسب نہیں کرتے اور ناحق کی گلہ گذاری کر رہی ہیں۔ اِن اسبابوں کے دکھلانے سے پرماتما دیو نے انسانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ اگر ہم ہمیشہ ایسا کریں تو عالم برباد ہو جائے۔ مقولہ "ضد متبین نشود جز بضد" مقولہ "قدرِ عافیت آں کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید" اگر خداوند تعالےٰ چاہتا تو ہمیشہ ٹڈی دل بھیجکر انسانوں کے کھیت اور باغ اُنکو کھلا دیتا۔ لیکن وہ رحمت کرتا ہے کہ ایسے دل کو پہاڑوں وغیرہ مقامات پر محدود رکھکر اونکو غذا وہاں ہی مہیّا کرتا ہے۔ ؎

چناں بہن خوانِ کرم گستر ✤ کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

اور چیچک سے بعض بچوں کو ہلاک کرکر یہ دکھلاتا ہے کہ دیکھو رحم کے خراب مادہ کی تاثیر ایسی ہوتی ہے کہ وہ بچہ کو مار ڈالتی ہے۔ لیکن ہم ایسی

Marfat.com

مصیبت صعب سے عامہ خلائق کو نجات دیکر اربوں خلق اللہ کو جو ہے
جہان میں زندہ رکھتے ہیں اور ہمنے اس سے بچنے کے واسطے انسان کو عقل
بھی عطا کی ہے کہ انسان نے علاج ٹیکہ کا نکال لیا ہے اور اُس سے بہت
محفوظ اس مرض سے بچوں خود کو رکھ لیتا ہے - اسی طرح طاعون - ہیضہ
تپ وغیرہ بیماریوں جیسے کہ درد شکم وگوش ودندان وآشوب چشم وغیرہ
کی بابت خیال کرلو کہ پرماتما دیو یہ دکھلاتا ہے کہ ایسی بے آرامی اور موت تمام
عالم کو ہو سکتی ہے لیکن ہم ان موذی امراض سے عامہ خلائق کو بچا کر جہان
کو آباد رکھتے ہیں جیسے کہ ناستکوں کے ہادی اور راہبر کو بھی چرب لقمے
کھلاتے اور عمدہ گدیلے آسنوں پر بٹھا کر آرام دیتے ہیں اور اُس کے بچوں
اور چیلوں کو اپنے برخلاف وعظ کرنے کی طاقت سے بھی محروم نہیں کرتے
اسمیں ہم یہ حکمت سمجھتے ہیں کہ یہ گروہ خدا پرستوں کو زیادہ خوض کرنے
اور مضبوط دلائل خدا پرستی کے ڈھونڈنے پر راغب اور مائل کرتا ہے
بھوکہہ ہوتی ہے تو غذا - اور پیاس ہوتی ہے تو پانی اور برہنگی ہوتی ہے تو لباس
مرض ہوتی ہے تو دوا تلاش کیجاتی ہیں - اسی طرح ژالہ زدگی - باران بے وقت
امساک باراں کی صورت سے بھی خلق اللہ کو سبق ملتا ہے کہ اگر پرماتما دیو چاہیں
تو ہمیشہ ژالہ زدگی - طوفان باراں امساک باراں سے خلق اللہ کو تباہ کردیں
لیکن وہ اپنے فضل وکرم اور رحمت سے ہمیشہ اپنی خلق کو محفوظ اور مصئون
رکھکر کھاتہ اُنکے پُر رکھتا ہے - ہمیشہ کے لفظ سے مراد وہ تمام لمبا
اور آرام کا سمجھو کہ جسمیں یہ بلائیں قحط وبا وغیرہ بے آرامیوں اور
کی نازل نہیں ہوتیں - اور جو زمانہ قلیل کہ زلزلہ منٹوں سیکنڈوں اور
گھنٹوں یا چند دنوں یا مہینوں کا قحط اور وبا وغیرہ کا ہوتا ہے وہ خلق اللہ

Marfat.com

کو یاد دہانی اور جگانے کا خواب غفلت سے ہوتا ہے۔ کہ دیکھو تمہاری یہ حالت ہم ہمیشہ کر سکتے ہیں۔ لیکن باوجود تمہاری غفلت اور گناہ گاری کے ہم پھر بھی تمہاری آرام میں دریغ نہیں کرتے اور ہمیشہ تمکو آرام میں رکھتے ہیں کبھی تم ہماری طرف بھی توجہ کرو اور ہماری قدر خداوندی کو پہچانو۔

خدائے راست مسلّم بزرگی و الطاف ✤ کہ جرم بندوناں برقرار میدارد
اگر خویش را ضی نباشد ز خویش ✤ چو بیگانگانش براند ز پیش
ولیکن خداوند بالا و پست ✤ بعصیاں در رزق برکس نبست

وقتاً فوقتاً کبھی کبھی یہ مخالف امن مصائب اس لئے دکھلائے جاتے ہیں کہ سب مخلوق عنایات ایزدی دوامی سے آگاہ ہو جائے اور زمانہ امن وامان کی قدر اور خداوندی سپاس گذاری کرے۔ ورنہ وہ لوگ جو اس مصائب کے امور اور اوقات کو نہ دیکھیں گے وہ کس طرح قدر وقت و عافیت و امن و آرام کی کرینگے۔ دعا۔ اے کریم خالق و آمر کائنات ناستکوں کو روشنی قلب و عقل زیادہ عطا کر کہ وہ ظلمات کوتاہ اندیشی کے گڑھے میں نہ گریں اور جو گرے ہوئے ہیں انکو نکال باہر کر۔

برکت رائے عاصی امرتسر ۱۰ بجہ روز ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء

---

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۱۰ بجہ روز

نکتہ۔ تندرستی ہزار نعمت ہے اس کی قدر کرو۔ اگر تندرستی نہ ہو تو دنیا کی تمام اسباب آسائش و آرائش و دولت ہیچ ہیں۔ حافظ ؎

شکوہِ تاجِ سلطانی کہ بیم جان در و درج است ✤ کلاہِ دلکش است اما بدردِ سر نمی ارزد

سعدی۔ رنجوری را گفتند کہ دلت چہ میخواہد۔ گفت ہیچ نمی خواہد۔

Marfat.com

بیت۔ معدہ چو پُر شد شکم درد خاست + سود ندارد ہمہ اسباب راست
پس ای کہ دستت میرسد کاری بکن + پیش ازاں کز تو نیاید ہیچ کار
کنونت کہ امکان گفتار ہست + بگو اے برادر بلطف و خوشی
چو ناگہ کہ پیک اجل در رسد + بحکم ضرورت زباں در کشی

برکت عاصی مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۳ء دس بجہ ۲۰ منٹ روز

---

امرتسر ۳ اپریل ۱۹۱۳ء ۵ بجہ شام

نکتہ۔ آجکل ایک ناستک یہ عقیدہ رکھتا اور لوگوں کو بتلاتا ہے کہ مادہ کائنات قدیم سے ہی۔ اسمیں ایک جیون شکتی ہمراہ چلی آتی ہی۔ ان دونوں سے کائنات مرتب ہی۔ یہ شخص اپنی طرز عقیدہ اور کاروبار مذہبی سے خود پسند پایا جاتا ہی۔ کسی ٹھیک مذہب کا پیرو کہلانا پسند نہیں کرتا۔ اسی لئے اپنی ڈیڈہ پاؤ کی کھچڑی علیحدہ پکاتا ہے کسی کی پیروکار کہلانے میں اپنی کسر شان سمجھتا ہے۔ ورنہ یہ بات صاف ہی کہ مادہ کو پرکرتی اور جیون شکتی کو وہ برہم جانتا ہے۔ جیسے سانکھ کا مت ہے یا جیسا کہ ظاہری صورت برہم کو ویدانتی اور صوفی لوگ جگت اور عالم کہتے ہیں اور باطنی کو بے تشخص برہم۔ پس یہ شخص نام برہم کا ہمراہ مادہ کے بدل کر جیون شکتی رکھتا ہے۔ مدعا ایک ہی ہے۔ یہ شخص جیو آتما مخلوقات کو بھی مانتا ہے۔ انسان کے جسم میں جیو آتما مانتا ہے جسکی گناہگاری کے سبب سے تباہی اور نیست و نابودی بیان کرتا ہی۔ پس اس صورت میں گوتم اور کناڈ رکھیشروں اور نیاکاروں اور آریہ سماجیوں کے مت کے مطابق جیو۔ پرمانو۔ ایشور تین چیزوں کو قدیم مانتا ہی۔ لیکن تیسری چیز ایشور کا نام کاریگری سے

ن نرادپا

Marfat.com

جیون شکتی رکھتا ہے۔ ناک کو اُلٹا پکڑتا ہے۔ مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ کسی کی اطاعت پسند نہیں کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بانیان وجودانِ مذاہب کی فہرست میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ نیک افعال کی ہدایت بھی کرتا ہے۔ "انیک روپ روپا روشنوے پربہہ وشنوے"۔

احقر برکت رائے ہانڈہ۔ ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ شام امرتسر

نکتہ۔ آدمی کی اصلی موکھش ایشور پرماتما کے یوگ سے ہوتی ہے۔ تقرّب الٰہی سے آدمی میں طاقت الٰہی آجاتی ہے۔ اور خوارق عادات دسدھیاں یوگی جن کو حاصل ہوتی جاتی ہیں۔ جیسے آگ کی قربت سے لوہا اگن روپ ہوکر جلانے لگتا ہے۔ اور کپڑہ کو نافہ کستوری میں رکھنے سے سب کپڑہ مثل نافہ کے خوشبودار ہوجاتے ہیں۔ سعدی فرماتا ہے ؎

گِلے خوشبوئے در حمام روزے ✣ رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری ✣ کہ از بوئے دلآویزِ تو مستم
بگفتا من گِلے ناچیز بودم ✣ ولیکن مدتے با گُل نشستم
کمال ہم نشیں در من اثر کرد ✣ وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

یوگ یکسوئی قلب کا نام ہے یعنی انسان کے ایکاگر برت ہونے کو کہتے ہیں۔ انسان جسطرف رجوع کرتا ہے وہی روپ ہوجاتا ہے۔ مولانا جامی فرماتا ہے ؎

گر گل گذرد بخاطرت گُل باشی ✣ ور بلبل بیقرار بلبل باشی
تو جزوی و حق کُل است گر روزے چند ✣ اندیشۂ کُل بیش کنی کل باشی

مولوی روم فرماتا ہے ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ✣ ما بقا تو استخوان و ریشۂ

Marfat.com

گر گل است اندیشۂ تو گلشنی + ور بود خاری تو ہیمۂ گلخنی

قوت ارادی آدمی جانور چرند پرند سب کا عین روپ ہے یعنی ذاتی ہستی ہر جاندار ذی روح کی قوت ارادی ہی ہے۔ کُل کاروبار ارادہ سے ہوتے ہیں۔ ارادہ سے اوٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ دوڑتا بھاگتا۔ شہوت اور غضب کرتا ہے۔ پیشاب ارادہ سے کرتا ہے۔ پاخانہ ارادہ سے پھرتا ہے۔ کھاتا۔ پیتا سوتا جاگتا۔ سب ارادہ سے ہی ہے۔ اگر ابتدا میں ارادہ نہ کرے تو کوئی کام نہیں کر سکتا ہے۔ پس کُل کاموں حرکتوں سکونوں کی بنیاد ارادہ ہی ہے۔ پس ارادہ ہی ہستی حقیقی ہے ارادہ کر کر ورزش جسمانی کرتا ہے۔ اور پہلوان بن جاتا ہے۔ ایک آدمی کی طاقت کے بدلہ دس بیس آدمیوں کی طاقت اپنے جسم میں حاصل کر لیتا ہے۔ دوڑنا شروع کر کر ہرکارہ اَن تھک بن جاتا ہے۔ سینا سیکھ کر درزی عطر ساز بن کر عطّار نام رکھاتا ہے۔ الف ب سے شروع کر کر پڑہ پڑہ کر ملاذ العلماء شمس العلما قدوۃ الفضلاء کہلانے لگتا ہے۔ ہزارہا آدمیوں کی عقول پر غالب آ کر اُنکا گورو پیشوا اور ہادی بن جاتا ہے۔ پیغمبر اور اوتار کہلانے لگتا ہے۔ ہپناٹزم اور مسمریزم کرنے لگتا ہے۔ ہزاروں آدمیوں جانوروں کو بیہوش کر کر اُن سے مرضی کے مطابق کام لیتا ہے۔ پس یوگ تقرّب الٰہی کا نام ہے۔ اسی قربت سے قم باذنی انا الحق اہنگ برہم اسمے کہہ اوٹھتا ہے۔ مثل بو علی قلندر صاحب کے کہنے لگ پڑتا ہے ؎

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم + گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

ہدیۂ زلف تو گر ملک دو عالم بخشند + یعلم اللہ کہ سر موئے تو دیدن ندہم

گر بادہ زد بوئے ز زلفت گیرد + باد را نیز بسوئے تو وزیدن ندہم الخ

Marfat.com

خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎

سرِّ قضا کہ در تتقِ غیب منزویست ✤ مستانہ اش نقاب ز رخسار برکشیم
فردا اگر نہ روضۂ رضواں بما دہند ✤ غلماں ز غرفہ حور ز جنت بر کشیم

اسی یکسوئی قلب کرنے سے مہاراج پتنجلی مُنی کے قواعد کے مطابق موت و حیات اپنے ہاتھ میں مثل بھیشم پتامہ جیوکے ہو جاتی ہے۔ قوت ارادی کو بڑھانے کا نام یوگ ہے۔ ؎

رہی پیش آور کہ انجام کار ✤ تو خوشنود باشی و من رستگار
چناں گرم کن عزم را الم بتو ✤ کہ خورّم دل آئم چو آیم بتو

برکت رائے نابکار ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ شام امرتسر

نکتہ۔ عجیب قدرت خداوندی ہے۔ جب کہ میں آور خیالات مسلسل میں مشغول اور محو تھا تو یک بیک ایک آئینہ کا خیال میرے دل میں بے تعلق آور خیالات کے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور آئینہ پیش نظر بن کر کھڑا ہو گیا۔ اس سے میں نے یہ قیاس کر لیا کہ سرشٹی بھی اسی طرح برہم سے بطور خیال (آئینہ) کی اوّل اوّل اوٹھ کر بعد میں پر یک پرتکھش سامنے کھڑی ہو گئی جیسا کہ میری خیال اور نظر میں حقیقی وجود آئینہ کا کوئی نہیں تھا۔ ایسا ہی اس سرشٹی کا علیحدہ خارجی وجود برہم سے کوئی نہیں ہے۔ آئینہ میرے اندر ہی موجود تھا۔ اور دکھائی دیا۔ اسی طرح سرشٹی بھی برہم کے اندر موجود ہے اور دکھائی دے رہی ہے۔ پس عالم بھرم ہے۔ اللہ ہی اللہ برہم ہی برہم ہے۔

امرتسر۔ برکت نابکار شام ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ ایک گروہ انسانوں کا عالم کو از خود قائم بلا خدا مانتا ہے۔ دوسرا گروہ خدا سے پیدا ہوا مانتا ہے۔ خدا کو خالق آمر قائم بالذات مانتا ہے۔ تیسرا

Marfat.com

گروہ عالم کو خدا کا ظہور مانتا ہے۔ چوتھا گروہ مادہ جیو ایشور تین چیزوں کو مانتا ہے۔ پانچواں گروہ عقل سے پرے اندرونی علم (یوگ) کو مانکر ایک ہی برہم مانتا ہے۔ کوئی کچھ مانتا ہے کوئی کچھ مانتا ہے۔ اصل حقیقت مالک کائنات ہی کو معلوم ہے انک انت العلیم الحکیم۔ دعا ؎

باز آے ساقیا کہ ہوا خواہ خدمتم ✣ مشتاق بندگی و دعا گوئے دولتم
زانجا کہ فیض جام سعادت فروغ تست ✣ بیرون شدن نمائے ز ظلمات خیرتم

عاصی برکت نابکار شام ۳ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر

---

۴ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

تغیر تبدل صور عالم میں ہوتا ہے اور ہنشاہ ستیا جیوں کی تیوں رہتی ہے جسکے آشرے یہ صور عالم سنکلپ ہو کر پرپک ہوا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ عالم سنکلپ پرپک ہوا ہوا آتما کا ہے۔

برکت عاصی نابکار ۴ر اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ بار بار ایک ہی چیز پر کرتی نئی ظہور پکڑتی ہے۔ باپ بنکر مرجاتی ہے مٹی ہوا پانی ہو جاتی ہے۔ پھر وہ ہی اجزا پسر بنکر ظہور پکڑتی ہے شجر سے ثمر۔ ثمر سے شجر ہو جاتا ہے۔ پھر خاک ہو کر پھر پھر نمودار ہوتی رہتی ہے

گورو تیغ بہادر صاحب ؎ جیسے جل کی بُدبُدا اوپجے بنسے نیت۔
جگ رچنا تیسے رچی جان لیو رے میت ✣ پنچ تت کی تن رچیو ہے جانو چیر سجان
جہان تے اوپجیا نانکا لین تاہیں میں بان ✣ ماٹی میں ماٹی رلی اورپون میں پون۔

کہورے گیانی مُوا ہے کون؟ مولوی روم صاحب ؎

نہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام ✣ ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

Marfat.com

بھگوتی جیو یہ سچ ہے کہ مرتا کچھ نہیں ہے لیکن مجھکو تو آپ کی موہنی مورت - دیوتا صورت دیدار کی تمنا اور ابھلاکھیا ہے - وہ دیدار آپ کا مانگتا ہوں ؎ اے ماہِ عالم سوزِ من

اے مہر دل افروزِ من ✣ اے سازِ من وی سوزِ من
کے بینمت بارِ دگر ✣ اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر - اس تحریر کے وقت بھگوتی جیو حال میرے صندوقچہ پر میرے آگے میری تسکین کو آکر بیٹھ گئی ہیں ؎

از دست وزبانی کہ برآید ✣ کز عہدۂ شکرش بدر آید

سبحان اللہ وبحمدہ برکت نابکار ۴ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - خواجہ حافظ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

فی الجملہ اعتماد مکن بر ثباتِ دہر ✣ کیں کارخانہ ایست کہ تغییر میکنند

اس کرۂ ارض میں اتنی کلاسوں کے لوگ ہوئے ہیں اہل زور وطاقت مثل رستم وہیم سین - اہل سطوت وشوکت وحکومت مثل راجہ دشرت - جدھشٹر - بکرماجیت - بھوج - ماندھاتا - کیکاؤس جمشید فریدوں - ضحاک - کیخسرو - سکندر - افراسیاب - اکبر - نادرشاہ - سلطان ناصرالدین - اکبر کے بڑے بابر - ہمایوں - ملکہ معظمہ وکٹوریہ ایڈورڈ ہفتم - نپولین - پیٹر اعظم وغیرہ وغیرہ - حسینان تلوتما - اربسی نورجہاں بیگم - شیریں - عذرا - یوسف - زلیخا - ہیر - سوہنی - سسی وغیرہ وغیرہ - دانا فلاسفر - سقراط - افلاطون - ارسطو - جالینوس - لقمان - بزرجمہر - بیدپای - نیاطوس بیاس - وغیرہ وغیرہ - موجدان کلوں کے نیوٹن - گلیلیو وغیرہ وغیرہ جنہوں نے ریلیں - تاریں - جہاز

Marfat.com

یروپلین - گراموفون - ٹیلیفون وغیرہ وغیرہ بنائے - شاعران شیریں مقال
ومصنفان بالمیک - بیاس - تنکراچارج - بدہ - حافظ - سعدی - نظامی
جامی - مولوی روم - سائیں بھلے شاہ - شاہ نیاز احمد بریلوی - مکسطر - شیکسپیر
ابوالفضل - فیضی - عرفی - صائب وغیرہ وغیرہ - عارفان وابستہ - بیاس
حافظ - سعدی - جامی - نظامی - مولوی روم - سائیں بلھے شاہ - خواجہ نیاز
احمد - گورونانک صاحب - بھگت کبیر - گورو تیغ بہادر - گورو ارجن صاحب
بھگت تلسی داس وغیرہ وغیرہ - راگی لامیین - باجوبا درہ وغیرہ وغیرہ
وید حکیم دہنتر - بوعلی سینا وغیرہ پھر اوتاران وپیغمبران شری رامچندر
شری کرشن حضرت موسےٰ وعیسےٰ علیہما السلام حضرت محمد صاحب صلی اللہ
علیہ وسلم وغیرہ وغیرہ اب غور سے دیکھو کہ انکا نام ونشان بھی کہیں صفحہ ہستی
پر ہے سب مرمٹے مہاکال چکر نے جو مرضی آہی ہے کسی کو بھی نہ چھوڑا
ے جنابِ کبریائی لاابالی است - اُسکو کچھ پرواہ نہیں ہے کہ کوئی
ایسے باضیلت وہنر اشخاص قائم رکھی جائیں - ے

گاہ راست کند صورت مردی وزنی + گاہ بشکند او جامۂ جاں را ز تنی
کس نیست کہ اُستاد قضا را پرسد + کای بار خدا چہ حکمت و چیست فنی
وزیں پس مکن تکیہ بر روزگار + کہ ناگاہ زجانت برآرد دمار
مکن تکیہ بر لشکرِ بے عدد + کہ شائد زنصرت نیابی مدد
مکن تکیہ بر ملک وجاہ وحشم + کہ پیش از تو بود است بعد از تو ہم
بسا پادشاہان سلطان نشاں + بسا پہلوانان کشور ستاں
بسا تند گردان لشکر شکن + بسا شیر مردان شمشیر زن
بسا ماہرویان شمشاد قد + بسا خوبرویان خورشید خد

Marfat.com

بسا نوعروسان آراستہ ✣ بسا نازنینان نوخاستہ
بسا نامدار و بسا کامگار ✣ بسا سرو قد و بسا گلعذار
چو کردند پیراہن عمر چاک ✣ کشیدند سر در گریبانِ خاک
چناں خرمنِ عمر شاں شد بباد ✣ کہ ہرگز کسے زاں نشانی نداد

منہ دل بریں کاخ خرّم ہوا ✣ کہ می بارد از آسمانش بلا
منہ دل بریں منزلِ جاں نشاں ✣ کہ از وی نہ بینی دلی شادماں
منہ دل بریں دیر نا پائدار ✣ ز سعدی ہمیں یک سخن یادگار

---

منازای بتِ چیں کہ چیں ہم نماند ✣ ہزارِ جہاں ایچنیں ہم نماند
گرفتم کہ سر خیلِ خوبانِ چینی ✣ میفگن چنیں چیں کہ چیں ہم نماند
شتربانِ صحرا گزیں گر بمیرد ✣ شہنشاہ مسند نشیں ہم نماند
اگر مردِ نادان بوحشت بمیرد ✣ خردمند باریک بیں ہم نماند
مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت ✣ کہ او چوں تو بسیار پرورد و کشت

پس بھلا مانس بنکر چپ لگا کر ایک گوشہ میں صبر سے بیٹھ جا۔ یہ کارخانہ اُس کیطرف سے اور اُس کے (خدا کے) اختیار میں ہے جو مرضی چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہماری طرف سے نہیں ہے۔ ہم جو اُس کی موجودہ چیزوں مثل دختر فرزند عورت دہن مایہ کو اپنا مانکر اسمیں تصرف کرتے ہیں یہی ہمارے دوکھ کا کارن ہے۔ پرائی چیز کو اپنی سمجھنا اور دوکھ پاکر حسب رضاء خود نہونے سے دفتر شکوہ شکایت آہی کا آغاز کرنا ناواجب اور نادرست ہے۔ از ماست کہ بر ماست۔ اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں کر سکتے کہ کارخانہ الٰہی کو دیکھتے رہیں۔ اور صبر کئے بیٹھے رہیں بقول تلسی داس جیو سے رام جہر دکھے بیٹھ کے ہر کا مجرا دیکھ۔

Marfat.com

؎ تلسی بھروسے رام کے رہو کھاٹ پرسوے + انہونی ہونی نہیں ہونی ہو سو ہو

برکت نابکار ۹ بجہ صبح امرتسر ۱۴ اپریل ۱۹۱۳ء

---

۱۶ اپریل ۱۹۱۳ء درگا اشٹمی تعطیل سوموار ۸ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - ناستک اور موحدوں میں صرف یہ فرق ہے کہ ناستک موجودات عالم میں نظام تدبیر اور باقاعدگی بناوٹ کے امر کو نہیں دیکھتا ہے - نظر انداز کرتا ہے - (جو خدا کی ہستی کا ثبوت ہے) صرف موجودات کو قدیم سے بذات خود قائم سمجھتا ہے - ؎

تو میدانی جہان خود ہست دائم + بذاتِ خویشتن پیوستہ قائم

اس واسطے ناستک جہان کو جہان دیکھتا ہے اور موحد اس نظام تدبیر اور باقاعدگی ایجاد عالم کو دیکھ کر اور جہان کو موجود دیکھ کر اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ جہان بذاتِ خود کوئی چیز نہیں ہے - یہ برہم یا خدا کا ظہور ہے - ورنہ قائم بالذات (اپنی ذات میں استھت) برہم یا خدا ہی ہے وہ متجلی بہ شیون غیر النہائت ہو رہا ہے - ؎

من و تو عارضِ ذاتِ وجودیم + مشبکہائے مشکوٰۃ وجودیم

برہم یا خدا بیراٹ سروپ ہو رہا ہے ؎

محقق را کہ وحدت در شہود است + نخستیں نظر بر نفی وجود است

دلی کز معرفت نور و صفا دید + بہر چیزیکہ دید اول خدا دید

آنچہ دل از پیش برانستہ بود + پیش [illegible]

دید کہ عالم زسمک تا سما + [illegible]

اس واسطے جوگ واسشٹ کا مت قطعی اور [illegible]

Marfat.com

اِس کتاب نکات کے پیچھے مہاواک جوگ واسشٹ کی ایک کتاب مرتب کرلی ہے سرشٹی کی بہبودی اور موکھش کے لئے لگا تہا ۔ یہ کتاب جوگ واشٹ جامع کمالات ہے۔ اسمیں پاتنجلی منی کے یوگ شاستر کا طریقہ بھی موجود ہے اور آتم پوران شنکراچارج جیو کے عقلی استدلال کا بھی مضمون موجود ہے مسلمانوں کے تصوف کی کتابوں لوائح مولوی جامی مثنوی مولانا روم اور شرح گلشن راز متن از شیخ محمود شبستری اور شرح از شیخ محمد لاہجی کا بھی مذہب موجود ہے سرشٹی میں ایسی موکھش بخشنے والی اور نجات دہندہ اور پری پورن کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ شری مہاراج رامچندر شری مہاراج واسشٹ دیو شری مہاراج بالمیک منی کے احسانات کا حق شکریہ کس زبان سے ادا ہو سکے اِن کی جئے۔ اے بھائی ناستکو جیسا تمہارا دماغ ہے ویسا ہی ہمارا بھی سوچنے والا ہے۔ ممکن ہے کہ تم راستی پر ہو اور ممکن ہے کہ ہم راستی پر ہوں۔ اگر تم راستی پر ہوئے اور خدا کوئی نہ ہوا اور ہم مانتے رہے۔ اخیر میں جب تم اور ہم مرجائینگے تو ہمارے خدا کے ماننے سے ہمارا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ تم اور ہم نتیجہ میں برابر رہینگے اور اگر ہمارا خیال درست نکلا کہ خدا ہوا تو ہم اچھے رہینگے اور آرام میں ہونگے۔ اور تم خراب ہو گے۔ کیونکہ ہمارا خدا ہماری زندگی کی خدا پرستی اور بھگتی کیوجہ سے ہم پر خوش ہوگا۔ اور تم پر ناراض۔ پس بقول "علم شئے ہے از جہل شئے" و بقول SOME THING IS BETTER THAN NOTHING کے عقیدہ خدا کی ہستی کا اور اُسکی خدا پرستی کا ہی رکھنا بہتر ہے۔ بہ نسبت اُس کے وجود کے انکار کے اور اُس کو نہ پوجنے کے۔ مزید برآں خدا کو ماننے سے دنیا میں گناہ کم کیا جاتا ہے کہ اُس کی سختی سے گرفت کرنیکا خوف غالب رہتا ہے۔ اور

Marfat.com

اس طرح سے اعتدال کی زندگی بسر کیجاتی ہے۔ اور افراط تفریط سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ دوسری صورت میں خدا کے نہ ہونے کے نتیجے سے اُسکا ڈر نہیں رہتا۔ اور من مانے کام گنہ گاری کے کر کر انسان مخلوق کو تکلیف دیتا ہے اور انتظام تہذیب اخلاق ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کو خراب کرتا ہے۔ پس اس دلیل سے بھی خدا کا ماننا بہ نسبت اُس کی نہ ماننے سے بہتر ہے۔ پس اے ناستک خدا کو مان اور اُسکا خوف اور ڈر دل میں رکھ۔ اے ناستک ؎

ایں ہمہ آثار کہ نادر نمات + بر صفت ہستی قادر گواست

برکت نابکار امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۳ء

---

وقت۔ تاریخ۔ مقام ایضاً

نکتہ۔ بدن کو پُشٹی (طاقت) گھی دودھ سے ملتی ہے۔ اور آتما کو پُشٹی گیان (معرفت) سے ملتی ہے۔ پس حکمائے ہند نے گائے کو جو گھی دودھ دینے والی ہے اور برہمن کو جو ودیا برہم گیان کے سکھلانے والے ہیں۔ نہایت واجب التعظیم قرار دیدیا ہے۔ اور اِن کی حفاظت کی سب سے زیادہ تاکید فرمائی ہے ایسا کرنے میں حکمائے ہند نے بہت درست کام کیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ برکت رائے عاصی

۱۴ اپریل سنہ ۱۹۱۳ ۸ بجہ صبح امرتسر

---

واقعہ ۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ یوگ یکسوئی قلب کا کرنا ہے۔ دیکھو جب نظر کو بند کر کر آلۂ دوربین

Marfat.com

میں قائم کرتی ہیں تو دُور کی چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ دیکھو جب کان کی سماعت کو ایک طرف کر کے آلہ ٹیلیفون میں لگاتے ہیں تو بہت دُور کی بات سُن لیتے ہیں۔ دیکھو جب قوت گویائی (زبان) کو آلہ ٹیلیفون میں لگاکر بات کرتے ہیں یعنی گویائی کو یکسو کر دیتی ہیں تو کلام کو دُور پہونچا دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک ممبر پر بلند کھڑے ہوکر خلق اللہ سے جدا ہوکر بانگ دیتے ہیں تو کوسوں پر آواز پہونچا دیتے ہیں۔ ریلوے انجن کے تنگ آلہ وسل سے یکسو کر کے آواز نکالتی ہیں تو کوسوں پر پہونچا دیتی ہیں۔ بنسری کی آواز بھی نَے میں بند کر کے دور پہونچاتے ہیں۔ بندوق کی گولی۔ توپ کا گولہ ایک نلکہ میں یک سو ڈالکر کوسوں پہونچا دیتے ہیں۔ بازیگر یکسوئی قلب سے رسّہ پر پاؤں میں سینگ باندھکر اور تھالی میں پاؤں رکھکر چل لیتا ہے۔ بائیسکل کو رسّہ پر سوار چلاتا ہے۔ ایک بانس پر آسمان کی بلندی پر چڑھ جاتا ہے۔ طالب علم اکیلا بیٹھ کر مشکل مضامین کو حل کر لیتا ہے۔ غوّاص سمندر سے یکسوئی قلب کر کر خلق اللہ سے جُدا ہو کر ٹوبّی لگاتا ہے۔ موتی نکال لاتا ہے۔ جس طرح دنیاوی کام یکسوئی قلب سے بکامیابی حاصل ہو جاتے ہیں۔ یکسوئی قلب سے پہلوان ہرکارہ بن جاتا ہے۔ تمام پھول کی خوشبو کو جب یکجا کر لیتے ہیں تو اُسکا ایک قطرہ کو سوں تک خوشبو پہونچاتا ہے۔ ایک دانہ غلّہ یا میوہ کا یک سو ہو کر یعنی خاک میں نظر و صحبت خلق سے چندی جدا ہوتا ہے۔ تو ہزاروں دانے اور ثمر لیکر ہرا بھرا ہو نکلتا ہے۔ اسی طرح سے جب جناب الٰہی کی طرف یکسوئی قلب سے متوجہ ہو کر انسان رجوع کرتا ہے تو فضل و کمال الٰہی سے بھرپور ہو جاتا ہے جسکا نام سدھیاں ہیں

جامی ؎ گر گُل گذرد بخاطرت گل باشی ✦ ور بلبل بیقرار بلبل باشی

Marfat.com

تو جزوی حق کُل است گر روزے چند ✤ اندیشۂ کُل پیش کنی کُل باشی

مولوی روم ؎ اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ✤ ما بقا تو استخوان و ریشۂ

گر گُل است اندیشۂ تو گلشنی ✤ ور بود خاری تو ہیمۂ گلخنی

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ✤ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

یکسوئی نگاہ سے مسمرائزر و ہپناٹائیزر ہو کر خلق اللہ کو بے ہوش کر کر من مانا کام لیتے ہیں۔ ۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر برکت نابکار

**نکتہ** ۔ موت مورچھا گت ہے۔ نیند کی بڑی بہن ہے النوم اخ الموت۔ خیال قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ کہ سکھیتی میں یا سپن میں دُور نہوں تاہم ایک آن کی آن میں مورچھا گت ہو کر سب فضل و کمال دانشمندی لقمانی ارسطا طالیسی افلاطونی۔ بزرجمہری وہاں کی وہاں ہی دھری رہجاتی ہے۔ کہ جہاں تک تھی کہ مورچھا گت شروع ہو گئی۔ یہ مورچھا گت مرضی الٰہی۔ عالم خلق اور امر میں جابرانہ دخیل ہے۔ جسکے آگے سب اوتاروں پیغمبروں اولیا واللہ۔ رکھیوں مُنیوں۔ جوگیوں کا سر تسلیم خم ہے۔ اسی طرح حالت موت ہے جسکو قضا کہتے ہیں۔ مالک بے پرواہ بقول مہاراج واسشٹ دیو بالمیک منی جس طرح سکھیتی سے جاگرت پھر آتی ہے اُسی طرح موت کے بعد مورچھا گت دُور ہو کر پھر جیو آتما (روح انسانی) نئی سرشٹی دیکھتا ہے۔ گویا نئے جسم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ برکت عاصی ۔ ۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

**نکتہ** ۔ عالم کے تمام حرکات و سکنات مظہر الٰہی ہیں کہیں واسشٹ ہو کر نورانی اور مقدس ہدایات کرتا ہے۔ کہیں ظلمات کا ظہور کر کر بوچڑ ظالم سفاک خونخوار درندہ ہو کر برعکس ظہور کر رہا ہے۔ سب طاقتیں الٰہی ہیں۔ واسشٹ والا ظہور ذاتی ستوگن ہے۔ باقی سخاوت۔ شجاعت ظلم۔ ستم

Marfat.com

غضب صفاتی ظہور رجوگن تموگن کے ہیں۔ شری رامچندر واسشٹ۔
بالمیک۔ شری کرشن چندر بیاس۔ یاگو لک کپل منن وغیرہ کے ظہور
ستوگن کے ہیں ؎ نورِ منصور از کجا و دارِ منصور از کجا

(یہ سب باتیں ہی ہیں اصلیت کسی چیز کی نہیں)

خود زدی بانگِ انا الحق بر سرِ دار آمدی

برکت نابکار ۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح

---

۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ اس جہان کو ایک کوٹھہ قابل انہدام بنایا گیا ہے جو دستِ قضا سے
یوماً فیوماً چکنا چور ہو رہا ہے۔ سب جمادات نباتات حیوانات مطلق ناطق
پیدا ہو ہو کر روانہ عدم ہو رہے ہیں ؎

فی الجملہ اعتماد مکن بر ثباتِ ہیچ ✣ کیں کارخانہ ایست کہ تغییر میکند

پس سوائے توجہ ذات باری تعالےٰ کے باقی توجہات اسباب دنیوی کے
بے سود ہیں کہ انکا حصول کچھ نہیں رہیگا۔ سکھپتی اتما ہے۔ سوپن جاگرت
بچہ ہیں۔ اس سے اوتپت ہو کر اسی میں لین ہو جاتے ہیں۔ سکھپتی ہماری
ماؤی ملجا ہے۔ مہاں سکھپت موت ہے۔ پھر حسب قاعدہ روزمرہ مثل جاگرت
سوپن کے سکھپتی سے اوتپت ہونے کے مہا سکھپت سے پیدائش ہے۔
صرف معرفت تریا پدنجات (موکھش) ہے۔ پھر بازگشت نہیں ہوگی۔

برکت نابکار شنکرانت جیٹھ سمت ۱۹۷۰ بکرمی امرتسر ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح
امرتسر۔ تاریخ صدر وقت صدر

عارفوں کا صرف ایک ہی مذہب آہی ہے۔ ہندو مسلمان عیسائی

Marfat.com

یہود پارسی جو اہل معرفت ہیں سب ایک مذہب الٰہی رکھتے ہیں کل ہی نوع
انسان کو ایک جانتے ہیں ؎ عشق میں آعجب مزا دیکھا۔
خویش و بیگانہ آشنا دیکھا ؎ یک حقیقت جلوہ گر دکفر و اسلام و بس
انتظار ما مذاہب محض اوہام است و بس ٭ از تعصب کاسۂ شیخ و برہمن شد جدا۔
ورنہ در میخانہ یک ساقی و یک جام است و بس۔ ؎
در حریم کبریا ہر دو یکی آغوش جرا ست ٭ از یک چراغ مسجد و بتخانہ روشن است
نیست غیر از یک صنم در پردہ دیر و حرم ٭ کعبہ بود آتش دہ رنگ از انعکاس شعلہا
لیکن غیر عارف ہندوؤں کا مذہب ایک چوپایہ مادہ گاؤ ہے۔ اور
غیر عارف اہل اسلام اُس کی قربانی سے خدا کو راضی سمجھتے ہیں۔ ایسا
بھائی وہ بھائی بھی سمجھتے ہیں کہ اُسکا گوشت کھانا اچھا ہے۔ پس
ہندو غیر عارف مذاہب متنفر اور کبیدہ ہیں ایک دوسرے کی حقارت پر بعض موقعہ قربانی پر جنگ و فساد بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کل مذاہب
گاؤ کشی کو کیا بات ہے۔ جیو ہنسا (ذبح جانور) کو ترک کر دیں اور
جانوروں کو بھی مخلوق خدا سمجھ کر انکو اپنا طعمہ و لقمہ نہ بنائیں تو تمام نوع
آدم کا ایک مذہب ہو جائے۔ ایک دوسرے سے کوئی تنفر اور حقارت
نہ کرے۔ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء۔ برکت عاصی امرتسر ۷ بجہ صبح

---

۷ بجہ صبح ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر

نکتہ۔ اگر کوئی شخص اناٹمی اور فزیالوجی کی کتابیں غور سے مطالعہ کرے تو
اعضاؤں اور افعال اعضاؤں کو دیکھ کر کیونکر انکار الوہیت کا کر سکتا
ہے۔ ایسے عمدہ نظام تدبیر کو دیکھ کر ایسا کون غیر منصف ہے جو خالق کی حقیقت

Marfat.com

اور صانعیت کے آگے سر تسلیم خم نہ کریگا۔ ؎

کرا زہرہ آنکہ از بیم تو ✣ کشاید زبان جز بہ تسلیم تو
زبان تازہ کردن باقرار تو ✣ نینگیختن علت از کار تو
ز تعظیم تو بیش توہست و نیست ✣ اگر باشد و ورنہ باشد یکیست

پرندوں میں مور (طاؤس) سرخ۔ طوطا۔ قمری۔ فاختہ۔ ہدہد۔ بلبل وغیرہ کو اُنکے رنگ برنگ پروں نقوش دلچسپ و دلربا حلقوں میں طوق ہائے سیاہ و سر پر کلغیوں اور شیر و پلنگ کے چترے کھال اور اُنکے دانتوں پنجگلوں وغیرہ کو دیکھکر کون ہے کہ خالق حکیم مدبّر صانع نقّاش مالک کا معترف نہ ہو۔ ڈھیٹھ پن کا کوئی علاج نہیں ہے ؎

ز ابر انگند قطرہ کو سوئے یم ✣ ز صلب آورد لطفہ در شکم
ازاں قطرہ لولوئے لالا کند ✣ وزیں صورتی سرو بالا کند
قدیمی نکوکار و نیکی پسند ✣ بہ کلک قضا در رحم نقش بند
نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ ✣ گل لعل در شاخ فیروزہ رنگ

امرتسر برکت نابکار ۷ بجہ صبح شنکرانت جیٹھ سمت ۱۹۷۰ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ ع

نکتہ۔ میرا کانشنس مجھ کو کہہ رہا ہے کہ میں اقرار کروں اور لکھ دوں اور لوگوں کو ہدایت کروں کہ کلیات حضرت سعدی شیرازی۔ گلستان۔ بوستان کریما۔ قصائد۔ دیوان اُنکے کو عام خلائق شعار طبع رکھی۔ میرے خیال کے موجب آنحضرت علیہ السلام اوتار اور پیغمبر ہوئے ہیں۔ کوئی بات دین و دنیا کی ایسی نہیں ہے جسمیں آنحضرت علیہ الرحمہ نے اپنے پاکیزہ اور مقدس خیالات ظاہر نہ فرمائے ہوں۔ خود فرماتے ہیں کہ ؎

نگفتند حرفے زبان آوراں ✣ کہ سعدی نداد مثالے براں

Marfat.com

میں اپنی اولاد کو خصوصاً اور عامہ خلائق کو عموماً نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی آئندہ اولاد کو سب سے اول گلستان بوستان کریما اور قصائد حضرت سعدی علیہ السلام کو ضرور پڑھایا کریں۔ اس سے پڑھنے والا انسان کامل بنجائیگا حضرت سعدی علیہ السلام اوتار پیغمبر رکھبشر منیشور تھے۔ رحمت بر روانِ سعدی باد کہ جس نے اتنا اوپکار اپنی تصانیف منورہ کا نوع انسانی کے ساتھ کیا ہے سوائے دعائے مغفرت کے اسکا کوئی صلہ ہم آنحضور کو نہیں دے سکتے ہیں۔ برکت ناصحی امرتسر ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

شنکر انند جیٹھ سمت ۱۹۷۰ ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ دیوان حافظ علیہ الرحمہ کے شعار طبع رکھنے سے آدمی عالی دماغ۔ سیر چشم اور بیراگی ہو جاتا ہے ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

برکت ناچار ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ جوگ واسشٹ کے پڑھنے سے اور شعار طبع رکھنے سے انسان رحیم دیالو صادق الاعتقاد اور عارف کامل اور رشتگار ہو جاتا ہے۔ [illegible] کردہ کتب میں ایسی اعلیٰ ترین کوئی کتاب نہیں ہے۔ یہ کتاب [illegible] ہے۔ یہ حضرت ذوالجلال خداوند تعالیٰ کا دیدار ہے۔ راجہ اسکا بانی ہوا ہے۔ جس نے بیراگی پرکاش کیکر تمام گرنتھ واسشٹ کو [illegible] کہلا دیا۔ بالمیک سوامی کا کہا تک تکریر ادا کر [illegible] [illegible] حقائق بتلا دیکر ایک کتاب کے تصنیف فرما کر [illegible] [illegible] فرما دیا۔ یہ راقم خاکسار یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ رام [illegible] حضرت جل وعلا خداوند تعالیٰ نے چار ظہور نجات خلائق کے واسطے فرمائے اول رامچندر پسر مہاراجہ دشرت ہو کر بیراگ پرکاش فرمایا۔ دوم واسشٹ

Marfat.com

بھگوان اپنا کرو ہوکر باقی پانچ پرکرن نمکشو - اوتپت - اِستھت - اُپیشم
زبان اُن سے جواب میں کہلا دئیے - ۳ - وہ بچن روپ خود ہو گئے -
۴ - بالمیک منیشور ہو کر اُن سے اُن اقوال کو بطور ایک کتاب کے بنوا دیا -
اب تینوں ظہور رامچندر اور واسشٹ دیو اور مہاراج بالمیک جیوتو انوپ
ہو گئے ہیں لیکن ظہور سوم بچنوں کا جو کتاب کیصورت میں ہے موجود ہے اُسکو
دیکھنے اور پڑھنے اور سمجھنے والا خدا کو دیکھتا ہے - اور ہر وقت دیدار الٰہی کے
مزے لوٹتا ہے - ہر وقت امرت کے چشمہ میں غوطہ لگا رہا ہے - اِس زمانہ
میں ہندوستانیوں کے لئے ترجمہ اردو سوامی دیال صاحب سے خالق نے
کرا کر اِس نابکار عاصی سے لب لباب مہاواکوں کا بنوا دیا ہے - جو اِس کتاب
نکات کے اخیر میں بنظر موکھش خلائق منسلک کر دیا جائیگا - بار بار پڑھو
اور سنسار کے دھندوں سے ناجی ہو کر حیات ابدی حاصل کرو - شریمہاراج
رام چندر کے دربار کا کتا عاصی نابکار - برکت عاجز امیدوار رحمت دامی

امرتسر ۸ بجہ صبح شنکرانت جیٹھ سمت ۱۹۷۰ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

---

امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - شری رامچندر مہاراج کی عظمت بیراگ پرکرن کتاب جوگ واسشٹ
سے اور شری کرشن چندر مہاراج کی عظمت کتاب گیتا مندرجہ کتاب مہابھارت سے
دیکھنی چاہیئے نہ کہ دیگر کتب رامائن یا شریمد بھاگوت سے جن سے اُن کی الٰہی
اوصاف اور عظمت ظاہر نہیں ہوتے - صرف دنیاوی جسمانی اوصاف
ظاہر ہوتے ہیں - برکت عاصی امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

---

Marfat.com

۱۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - الہام تمام لوگوں کو اسی طرح ہی ہوتا ہی جس طرح مجھکو یہ نکات پھر آتے ہیں (یک بیک پھر آتے ہیں) میں خیال کرتا ہوں کہ رکھیوں کو بید - پیغمبروں کو زبور - توریت - انجیل - قرآن - دساتیر - ژند اوستا وغیرہ اسی طرح پھرے اور آکاش بانی ندائے ہاتف غیب - نزول جبرئیل وغیرہ استعارہ ہیں - ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۶ بجہ صبح

---

۱۵ مئی ۱۹۱۳ء امرتسر ۶ بجہ صبح

نکتہ - یوگ یکسوئی قلب کا نام ہی - ایک طرف پوری توجہ سے دہیان کیا یہی یوگ ہی - ایسا یوگ کامیابی کی جڑہ ہی انسان میں ایسی طاقت ہی کہ جب ایسی توجہ سے متواتر مشق (پریکٹس) کرتا ہے تو شئے مطلوبہ کے حصول میں کامیاب ہوجاتا ہی - جس طرح سے ایک آدمی جو قدرتی طور پر ڈوبو ہے ایسے اعضا جسمانی نہیں رکھتا جو مثل مچھلی اور کچھ کمال کے تیرنے کی قابلیت رکھتی ہوں - تیرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ پریکٹس سے تیرنے لگ پڑتا ہی - ٹوبیاں (غوطہ) لگاتا ہی - پانی میں سے بیشتر اشیا نکال لاتا ہی - اولٹا پلٹا سیدھا چھلانگیں پانی میں مارتا ہے اسی طرح آگ پر بھی تصرف کرسکتا ہی - دیکھو بہت لوگ [illegible] حقہ کی چلم پر انگیٹھی سے ہاتھ سے بجائے چمٹے کے کوئلے [illegible] رکھ لیتے ہیں - ایسا آدمی ایک جگہ سے آگ ہاتھ [illegible] دوسری جگہ لیجاتا ہی - بعض مشاق آگ پر کوئلوں کا فرش بچھا کر چل [illegible] ہیں - انکے پاؤں نہیں جلتے - کئی شعلہ آگ کے درمیان سے ہاتھ [illegible]

Marfat.com

اودھر نکال لیتی ہیں کوئی آسیب نہیں پہونچتا۔ کئی منہ میں آگ جلا کر شعبدے دکھلاتے ہیں۔ اسی طرح اگر انسان یکسوئی قلب سے پریکٹس کرے تو میرے خیال میں تیسرے شخص ہوا میں بھی اپنے اعضاؤں سے مثل پرندوں کے اوڑ سکتا ہے۔ اب غبارہ ایروپلین سے تو اڑتا ہی ہے پھر اعضاء بدن سے بھی اڑنے کے قابل ہو جائیگا۔ یک سوئی قلب کل کامیابیوں کی بنیاد ہے۔ یک سوئی قلب سے ہی راگی۔ تقاریر لکچرار۔ زود نویس۔ شارٹ ہینڈ رائیٹر وغیرہ بن جاتا ہے۔ جب یکسوئی قلب سے آرام کرنا چاہتا ہے۔ خلق اللہ سے الگ ہو کر لیٹ جاتا ہے اور دل میں دھیان کرتا ہے۔ کہ سو جاؤں اسوقت سکھیتی میں ہو کر تمام دھندوں اور تفکرات عالم سے آزاد ہو جاتا ہے۔ سب دوکھ اور کلیش کٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح یوگ الٰہی سے عارف لوگ آزاد و مسرور ہو جاتے ہیں ؎

مے صرف وحدت کسے نوش کرد ✤ کہ دنیا و عقبےٰ فراموش کرد

مستم کن آنچناں کہ ندانم ز بیخودی ✤ در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت

ورج رہے کہ سکھیتی ذات الٰہی میں محو ہو جانے کا نام ہے۔ جب اس مالک کی ذات کی پناہ میں آجاتا ہے تو جہان کے تعلقات کے ہوتوں جنات چڑیلوں ڈاکنوں کے حملوں سے نجات میں ہو جاتا ہے۔ اس سکھیتی سے خداوند عالم دانسان رحم فرما کر یک بیک بلا خواہش انسان حیوان دیوتا کے آنکو موہ چھاگت ہٹا کر اپنی پناہ میں ایک نہ ایک وقت لیلیتا ہے اور غموں کو غلط کر دیتا ہے۔ خواہ انسان و حیوان جاگتا بھی چاہیں تو بھی یک بیک نیند اپنا اثر ڈالکر فوراً جھوکوں میں ڈالدیتی ہے اور اندرون سے خواب یا سکھیتی میں ڈالکر کل علم جاگرت جگت کا بھلا کر عالم ہو۔ فاضل ہو۔

Marfat.com

ارسطوے زمان ہو۔ افلاطون انام ہو۔ ایک چشم زدن میں ادھر کا ادھر (عالم نیند میں غرقاب) کر دیتی ہے۔ اسی طرح موت کی مورچھا گت جو نیند کی بڑی بہن ہے دوام کے لئے گوشۂ عافیت میں سُلا دیتی ہے۔ (لیکن بقول واسشٹ دیو کے وہ بقول بعد عُسر یُسراً ایک نئی زندگی کی خلعت پہنا دیتی ہے۔ جو معمولات زندگی کے لحاظ سے ممکن معلوم ہوتی ہے)

برکت نابکار ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء ۷ بجے صبح امرت سر

---

امرتسر ۷ بجے صبح ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء

**نکتہ**۔ چھوٹے کرشمہ دکھلانے والے جوگی محض ایک بازی گر یا مداری ہیں۔ ان سے کچھ نفع دنیا و دین کا حاصل نہیں ہوتا۔ بلّی بولا دیا تو کیا۔ کتا بولا دیا تو کیا۔ پستوؤں اور آگ کے خیالات میں معمولوں کو شرابور کر دیا تو کیا۔ اسسے کیا فوائد دینی یا دنیوی مترتب ہوئے۔ ہاں ہم اُس یوگی کو کچھ نہ کچھ یوگی مان لینگے جو یہ چار باتیں حسب ذیل دکھلا سکتا ہو۔

۱۔ مردہ اجسام کے روحوں سے ملاقات کرا دی۔ حسب دلخواہ باتیں کرا دی

۲۔ کُل زبانیں جو دنیا میں بولی جاتی ہیں انکو طاقتِ یوگ سے سمجھ لے۔ اور خود بول لے۔

۳۔ اپنی پورشٹیکا کو بلا آدھار آکاش میں استھت کر دی اور دیگر اجسام میں آویش کر دے۔ خواہ وہ اجسام مُردہ ہوں خواہ زندہ ہوں۔

۴۔ ستاروں۔ کواکب۔ ثوابت۔ مثل چاند۔ زہرہ۔ مریخ۔ شمس۔ شعری الیمانیہ۔ قطب۔ الساق الاکبر۔ نسر طائر۔ سہیل۔ عیوق۔ دبران شعری الشامیہ وغیرہ کے حالات بتلا دے۔ اور دکھلا دے کہ انمیں کیا

Marfat.com

کوائف واقعہ ہیں آیا آباد ہیں غیر آباد ہیں۔ آبادی کیسی ہے۔ نہریں۔ پہاڑ۔ دریا۔ سمندر۔ باغ۔ باغیچہ وغیرہ و موسمات اُنمیں واقعہ ہیں یا نہیں۔

وقت ۷ بجہ صبح برکت نابکار ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء

---

امرتسر ۷ بجہ صبح ۱۵ مئی ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ عجائبات قدرت۔ جب میں یہ نکات لکھ رہا تھا۔ تو اپنی چارپائی رات کے سونے والی پر بیٹھا کھلے آسمان کے نیچے ہوادار جگہ میں لکھ رہا تھا کہ سورج کی دہوپ میرے سر پر آگئی۔ آج نصف ماہ مئی ہے موسم گرما ہے۔ میرے دل میں آیا کہ اب یہاں سے اُٹھنے کی تکلیف بوجہ دہوپ کے اُٹھانی پڑیگی۔ کہ یک بیک ابر محیط آسمان ہوگیا اور سایہ رحمت میرے سر پر مبسوط کردیا۔ میں اُسی جگہ بیٹھ کر لکھ رہا ہوں سبحان اللہ وبحمدہ۔ اپنے بھگتوں کا مالک کریم راکھا ہے۔ اسی طرح چند روز ہوئے میں نے خیال کیا کہ میری چارپائی والی جگہ پر چونکا مٹی اور گوبر کا پڑ جائے تو اچھا ہو۔ میں نے کسی سے ایسا کرنے کو نہیں کہا اور اپنی نوکری پر کھانا کھا کر چلا گیا۔ جب شام کو آکر اپنی چارپائی پر کپڑا اُتارنے لگا تو دیکھا کہ حسب دلخواہ میرے چونکا مٹی اور گوبر کا میرے ملازم نے ڈال رکھا ہے اور چارپائی بچھا رکھی ہے۔ کچھ مہینہ ہوئے کہ میں کتاب مقدس جوگ واسشٹ پڑہ رہا تھا میں نے خیال کیا کہ فلاں فلاں دو اشیاء میرا ایک رفیق آج لے آوے تو اچھا ہو۔ یہ خیال ابھی دل میں ہی تھا کہ اُس رفیق نے آواز دی۔ اور وہ دونوں مطلوبہ اشیاء لے آیا ہوا تھا۔ اُس کے ہاتھ میں تھیں۔ کچھ مہینہ ہوئے جاڑے کی موسم تھی میں نے صبح کے وقت جو یوم تعطیل کا تھا۔

Marfat.com

خیال کیا کہ آج بوجہ سردی حجامت نہیں بنوائینگے کیا اچھا ہو۔ کہ اگر حجام آجائے تو صرف ناخن کٹوا ڈالیں۔ حجامت پھر بنوا لینگے۔ یہ خیال کر ہی رہا تھا کہ نیچے کی منزل سے میرے بڑے پوترہ (نبیرہ) نے آواز دی کہ لالہ جی نائی آگیا ہے۔ تو میں نے ناخن کٹوا لیے۔ میں ایک رفیق کو ملنے کا متمنی تھا اُس نے بمرور سہ ماہ گھوڑی کی نگاہ سے مجھکو دیکھا۔ میرا خیال اسی طرف لگا رہا۔ اب از خود طاقی ہوا چاہتے کہ اسقدر اطاعت کر رہا ہے۔ کہ پاؤں دبانا ہے۔ میں نے ایک شخص سے کچھ روپیہ لینے تھے۔ صرف ایک روپیہ میرے رومال میں رہ گیا۔ اور خرچ ہو گئے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ کیا اچھا ہو کہ وہ شخص آج روپیہ دیدے۔ اتنے میں میں گھر سے باہر نکلا تو آگے سے آتا ہوا وہ شخص ملگیا اور از خود روپیہ واجب ذکر خود مجھکو تمام و کمال ادا کر دیئے۔ چند روز ہوئے بالائی منزل پر میں تھا کہ مینہہ برسنے لگ گیا۔ میں کپڑے لیڑے اوٹھا کر نیچے گیا۔ جس کمرہ میں جانا تھا اوسکا ورلا دروازہ بند تھا۔ پرلا کھلا تھا۔ میں نے دل میں کہا کہ پرلا دروازہ تک جاتے بھیگ جاؤنگا کیا اچھا ہوتا کہ یہ دروازہ کھلا ہوتا کہ فوراً اس خیال کرتے ہی اندر سے دروازہ ورلا میرے ایک بچہ نے کھولدیا۔ میں اُسی دروازہ سے داخل کمرہ مذکور ہو گیا۔ دو تین روز ہوئے ہیں کہ میں کمرہ مذکور کے برآمدہ میں لیٹا ہوا تھا۔ پانی کا گلاس کچھ پانی بیکر رکھتے وقت یہ خیال ہوا کہ بچا کر ایک طرف کو رکھوں کہ شائد میرا چھوٹا بچہ آجائے اور گلاس گرا نہ دے۔ میں نے گلاس کو ایک طرف کو بچا کر رکھدیا اور اخبار پڑھنے لگ گیا کہ یک بیک وہ میرا بچہ آکر میری چھاتی سے گھڑم سے لگ گیا۔ کچھ مہینہ ہوئے کہ میں کچہری سے آیا ایک قسم کی غذا

Marfat.com

کھانے کو میرا دل چاہا۔ لیکن میں اُس غذا کی طیاری کے لئے کچہری جاتا ہُوا
کہہ نہیں گیا تھا۔ مَیں نے کچہری سے آکر اہلخانہ سے کہا کہ آج فلاں غذا
کو دل چاہ رہا ہے لیکن مَیں آپکو طیاری کے واسطے کہہ نہیں گیا تھا۔ تو
اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ غذا طیار ہے اور حاضر ہے چنانچہ لاکر کھلادی
اب اسوقت جب یہ حالات مَیں بیٹھے لکھ رہا ہوں میرا سب سے چھوٹا عزیز
بچہ نیچے کی منزل میں نیند سے اوٹھکر بولا۔ میں نے خیال کیا کہ اوپر آجائے
تو پیار کرلوں کسی کو لانے کیواسطے نہیں کہا کہ ازخود میرا نوکر اُسکو گودی
میں اوٹھاکر لے آیا اور مَیں نے لکھتے ہوئے چھاتی سے لگاکر سر ماتھا چوم
کر پیار کرلیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ مَیں کیا کیا اُس کے عجائباتِ
قدرت بیان کروں۔ ؎

خداوندرا پایۂ زاں برتراست ✤ کہ آمیزشِ بندہ را درخوراست
گدا را تونگر کند مہر او ✤ جہاں پر توے از خورِ چہر او
ز مہر او نوازش کند بندہ را ✤ کہ بر داشتن شاید افگندہ را

مولا کریم! تجھ سا کوئی دوسرا نہیں ✤ یار نہیں رفیق نہیں آسرا نہیں

سبحانک ما اعظم شانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم
الحکیم۔ برکت نابکار ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح امرتسر

---

امرتسر ۸ بجہ صبح ۱۵ مئی سنہ ۱۹۱۳ء

جب مَیں نکات بالا لکھ کر نج کے خطوط اقارب کو لکھنے لگا تو وہ تمام
ابر جو نکات لکھنے کی وقت محیط آسمان ہو کر سایہ افگن ہو گیا تھا۔ نو دو
گیارہ کی طرح کافور ہو گیا۔ اور دھوپ چمکنے لگ گئی۔ سبحان اللہ وبحمدہ

Marfat.com

برکت نا بکار

۱۷ مئی ۱۹۱۳ء یوم سنیچر وقت ۶ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ جب ایک پاٹھ مونہہ سے کرتے جاتے ہیں یا سڑک پر چلتے جاتے ہیں لیکن من کی برتی کسی اور طرف ہوتی ہے تو پاٹھہ بھی ہوتا جاتا ہے اور چلا بھی جاتا ہے لیکن من اُسوقت پاٹھہ یا چلنے سے کوئی توجہ نہیں رکھتا ہے۔ تو اِن حالات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاٹھہ کرنا زبان کا اور چلنا پاؤں کا کام ہے جو اجزا جسم کے ہیں وہ حسب عادت اپنا کام کئے جاتے ہیں۔ آتما کی عدم توجہ سے کچھ ہرج اُنکے فعل میں واقعہ نہیں ہوتا ہے۔ گو اسمیں شک نہیں کہ آتما نے ایک دفعہ پاٹھہ زبان کو اُس کی مشق کرنے کے ذریعہ سے سکھلایا ہوا ہے اور پاٹھہ کرنے کی ابتدا میں ایک مرتبہ زبان کو اور چلنے سے پیشتر ایک مرتبہ پاؤں کو تحریک کر دی ہوئی ہے۔ اُس سے وہ اپنا اپنا کام کئے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ایک شخص گیند کو پھینک کر الگ ہو جاتا ہے تو بھی گیند بڑھا چلا جاتا ہے اور جیسے کوئی شخص گھڑی کو کوک کر الگ ہو جاتا ہے تو بھی گھڑی چلی جاتی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آتما کا کام صرف قوت ارادی ہے۔ باقی قوائے حافظہ چلنا پھرنا بولنا وغیرہ شریک دہرم خواص جسمانی ہیں۔ آتما کے جسم سے قطع تعلق کر لینے سے یہ قوائے اپنے افعال سے معطل ہو جاتے ہیں۔ [illegible] شریر چھوڑنے پر یہ افعال پاٹھہ کی یاد داشت یا چلنا پھرنا یاد نہیں رہتے۔ اور جسم کے لئے آتما مادہ حیات ہے جیسا کہ پودہ کے لئے پانی موجب زندگی پودہ کا ہے۔ جیسا پانی کے نہ ملنے سے پودہ سوکھ جاتا ہے ویسے ہی آتما کے الگ

Marfat.com

ہ جانے سے جسم گل سڑ جاتا ہے - برکت نابکار ۶ بجہ صبح
۱۷ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر

نکتہ - جب کہ خواہ کتنی لمبی عمر ہو - آخر کار مرنا ہی تو دل بستگی کسی اسباب دنیوی سے نہ چاہیئے - صرف بقدر حاجت ما یحتاج ضروریہ سے تعلق رکھنا چاہیئے - واقعی کوئی چیز اپنی نہیں ہے - تلسی داس ؎

ارب کھرب لون ورب ہے + اودے است لون راج
تلسی جون نج مرن ہے + آوے کونے کاج

— صرف —

سادہ زندگی موٹا اَن کھا کر اور موٹا کپڑہ پہن کر بسر کرو اور دل باخدا رکھو - کلوا واشربوا ولا تسرفوا ؎

نیک و بد چوں ہمی بباید مُرد + خنک آنکس کہ گوئی نیکی برد

دنیاوی ایشورج (معراج) کی کامیابی اور ناکامیابی برابر ہے سب گذشتنی و گذاشتنی ہے - ؎

جہاں ای برادر نماند بکس + دل اندر جہاں آفریں بند و بس

برکت نابکار ۷ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح امرتسر

---

۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - کل میں ویدانت شاستر بیاس سوتر پڑھ رہا تھا - تو اُس کے دوسرے ادھیا کے پہلے پاد میں اٹھائیسواں سوتر یہ تھا -

आत्मनि चैवं विचित्राश्च हि صفحہ ۶۶

اس سوتر کا ارتھ یہ ہے کہ جیسے سپن خواب میں اپنی سروپ کے ناش ہوئے

Marfat.com

بدوان ہی انیک پرکار کی بچتّر سرشٹ اوتپت ہوتی ہے یعنی سپن دیکھنے والے کا سروپ مجسّم جوں کا تیوں موجود رہتا ہے نابود یا کم بھی نہیں ہوتا اور وہ سوتا ہؤا پُرش نوع بنوع کی مخلوق اپنے میں پیدا کر لیتا اور دیکھتا ہے تیسے ادویت برہم کا سرشٹ رچنا کے وقت اور اپنے میں ات بچتّر سرشٹ اینک پرکار کے پیدا کرنے سے ناش یا کم نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک برہم میں اپنے سروپ کے ناش بنا ہی انیک پرکار کی بچتّر سرشٹ اوتپت ہوتی ہے۔ گویا یہ جگت سرشٹی برہم کا سُپن ہے ❀ اور اس لئے برہمہ کو کسی دوسری پرکار کے نمت اُپادان وغیرہ کی ضرورت نہیں۔ نہ کسی شنکا کی گنجائش ہی اور اسی کا نام ببرت باد ہی۔

विवर्तवाद اس سوتر کو سارا سدھانت ویدانت کا ٹھیک مطابق کتاب یوگ واسشٹ کے پاکر مجھکو ایک نکتہ پھُرا۔ جو کتاب ویدانت شاستر بیاس سوتر کے صفحہ ۶۷ کے حاشیہ پر تحریر کر دیا اور وہ یہ ہے۔ ✳ میرا سدھانت = میں جو کچھ موجود ہے اسکے سواے علیحدہ خدا اور غیب وغیرہ کچھ نہیں مانتا۔ یہی موجودات (ویراٹ روپ) خدا ہی۔ اسی خدا کے جڈہ چیتن سب خواص اور طاقتیں ہیں۔ قول سائیں بلہے شاہ ؎

اربعہ عناصر آپی بنیا تی وڑ بیٹھا وچ آپے + آپے رووے آپی پٹے آپے کرے سیاپے

مغربی ؎ یار ما ہر ساعتی آید ببازار دگر + تا بود حسن و جمالش را خریدار دگر

کسوتے دیگر بپوشد جلوۂ دیگر کند + مظہر دیگر نماید بہر اظہار دگر

بیدل ؎ بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد + در تماشائی خودش شد سیر این گلزار ما

گورو تیغ بہادر ؎ جیسے جل تے بُدبُدا اوپجے بنسے نیت + جگ رچنا تیسی رچی

Marfat.com

جان لیوے میت - بوجہ باقاعدگی موجودات کے موجودات خدا
ہے - ورنہ ناستک مت درست ہوتا - برکت نابکار امرتسر
۰۷ بجہ صبح ۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۳ء - آج نقل کیا یہ نکتہ -
۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر ۸ بجہ صبح -

نکتہ - سوتر نمبر ۲۵ - صفحہ ۶۶ پر دو شرتیوں کا حوالہ ہے جو عین
مطابق مضمون سوتر نمبر ۲۸ - اور نکتہ خاکسار راقم کے ہے - اس لئے
اُن شرتیوں کو یہاں نقل کرتا ہوں - شرتی :-

एकोहं बहुस्यामि

ارتھ :- مَیں ایک ہوں - بہت انیک ہو جاؤں - دوسری شرتی :

सोऽकामयत बहुस्यां प्रजायेय

ارتھ :- مَیں بہت پرپنچ کرکے اُت پن ہوآؤں - (اسکی شرح میں لکھا
ہے کہ جیسے دودھ (شیر) خود ہی پرنام میں دہی (دُگدھ) بنجاتا -
اور جیسے سنکلپ ماتر سے جوگی رشی وغیرہ خود تمام ایشورج (اشرج) کو پیدا
کر لیتے ہیں - ویسے ہی مہا ایشورج وان (سنت و اچنت شکتیمان برہم
خود ہی استھاور (ساکن) وجنگم (متحرک) والا انیک پرپنچ روپ
جگت نام نمایاں ہو گیا - از برکت نابکار

جب کہ ایک بندۂ خدا جو جزو حق ہے اور ہپناٹزم اور مسمریزم سے
خلق اللہ کو عجائبات (نظربندی سے) مثل گھڑی کو چورہ چورہ کر کر ریوالور
میں ڈالکر ریوالور کو چلا کر سامنے دیوار میں لٹکا دیتا ہے - اُسوقت سبز پوٹا
اوگا دیتا ہے - چادر اوٹھا کر پھل پھول تازہ میوہ جات ڈھیروں کے ڈھیر
میز پر مہیا کر کر لوگوں کو کھلا دیتا ہے اور انگشتری کو چاہ میں پھینککر

Marfat.com

یک کدو یا بینگن کو چیر کر نکالدیتا ہے۔ اپنی عورت کو کسی بھلے مانس کی بغل
یں بیٹھے ہوئے دکھلا کر اُسکو شرمسار کردیتا ہے۔ ہپناٹزم کے اثر سے
وکنے جاگتے شخص کو سُلا دیتا ہے۔ بلی کتا کیطرح اُنکو بلوا دیتا ہے۔ ایک
لاس سے بیسیوں گلاس نکالدیتا ہے۔ ڈبہ میں رومال بند کرتا ہے۔
لھولتا ہو تو کبوتر اُڑا دیتا ہے۔ بسوؤں کا وہم ڈلوا کر کھجلی لوگوں سے تمام
دن میں کرا دیتا ہے۔ آگ لگنے کا پارچات پوشیدنی میں وہم ڈالوا کر
پڑے اُنکو چاک کرا کر پھنکوا دیتا ہو اور وہ جوتیوں کے نیچے پگڑی کو سر سے
دبا کر پھینک کر آگ بجھانے لگ جاتے ہیں۔ ہاتھ اور بدن کو اکڑوا
دیتا ہے۔ وہ نیچے اوپر نہیں ہلا سکتے۔ بائیسکل کے بجائے کرسیوں کو
چلواتا ہے۔ فرش پر دریا کہکر تڑواتا ہے۔ شکار مچھلی کا فرش پر دریا اُنکے
ہن میں قائم کرکر کھلواتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو کیا پرماتما پرمدیوانت
شکتیمان بچتر سنسار اسی طرح پیدا نہیں کرسکتا ہے؟ بھولا اور بہت
اریوں کے کئی بار ایسے تماشائیں نے دیکھے ہیں۔ برکت نابکار
(جہان)

۲۳ مئی سنہ ۱۹۱۳ء ۹ بجہ صبح امرتسر

---

۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ خداوند تعالیٰ کا ثبوت سب سے بہتر اور عمدہ، خیالات
مائع سے ملتا ہے۔ یعنی موجودات کی ہستی میں جو باقاعدگی پائی جاتی ہے
اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس موجودات کا کوئی مدبر کارگر سازندہ
ہے۔ پہلے نکات میں اسکو بشرح وبسط بیان کردیا گیا ہے۔ خواہ یہہ
وجودات علیحدہ مصنوع اور مخلوق چیزیں ہیں۔ خواہ خود واجب الوجود

Marfat.com

متجلی بشیون غیر النہایت ہے جیسا کہ پہلے بتلا دیا گیا ہے اور عقائد
مذاہب دویت بادی اور موحدوں (ویدانتیوں) کا حوالہ دیا جا چکا
ہے۔ اور اس موجودات کی یا موجودات کے خالق کے قائم بالذات ہو
کے متعلق دلیل اثبات واجب (ان فی الوجود واجباً والا لزم الخ
الوجود فی الممکن الخ) مندرجہ کتاب درہ فاخرہ مولانا جامی علیہ الرح
کی تحریر کر دی گئی جو یہ دونوں امور یعنی خیالات صنائع (ببیں تا یک
انگشت از چند بند الخ) و دلیل اثبات واجب مولانا جامی علیہ الرحمہ
ثبوت ہستی خداوند تعالیٰ اور انکے قائم بالذات ہونے کے لئے کافی وافی
دلائل اتم ہیں اور ضرورت کسی دیگر دلائل کے تحریر کی نہیں ہے۔ تاہم
دل نے کہا کہ جو اور دلائل اثبات واجب کے محقق دوانی نے عربی
زبان میں اپنے رسالہ اثبات واجب میں بیان کی ہیں اور کتاب دساتیر
میں نامہ شت ساسان نخست میں مذکور ہیں۔ یہ دلائل عموماً زبانزد
دلچسپ عوام ہیں۔ اگر انکو بھی لکھ دیا جائے تو ممکن ہے کہ عامہ خلائق
رجحان طبع خدا پرستی کیطرف ہو جائے کہ دلائل مذکور کے مرغوب طبع
عوام کے ہونے سے اونکی توجہ مزید خداشناسی کیطرف مبذول ہو جو
اس لئے دلائل مذکور کو رقم کیا جاتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ جو عارفان پرتو
خدا بین ان دلائل اور دلائل پیش کنندوں کے بارہ میں چوٹیں کرتے
ہیں اونکو بھی لکھدیا جائیگا۔ تاکہ وزن دونوں مذاہب ودی پرستو
اور موحدوں کے خیالات وعقائد کا ہو جائے۔ رسالہ اثبات واجب
محقق دوانی اور نامہ شت ساسان نخست کا ایک ہی مطلب ہے
اس لئے اس جگہ جو دلائل یا مضمون ہے خاکسار گنہ گار لکھیگا سمجھ

Marfat.com

چاہئے کہ دونوں کتابوں کا یہ لب لباب ہے۔ اب لکھتا ہوں کہ یہ مفہوم اعتبار سے
تین قسم ہے۔ واجب الوجود۔ ممکن الوجود۔ ممتنع الوجود۔ چونکہ ہستی بر نقش
اور عیان موجود ہے۔ پس ممتنع الوجود تو ہے ہی نہیں۔ اب یہ امر قابل طلب
کہ آیا یہ موجودات واجب الوجود (قائم بالذات ہے) تو مطلب حاصل۔ اگر یہ
کہا جائے کہ ممکن الوجود ہے تو یہ موجودات ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ ممکن کے
معنے یہ ہیں کہ اگر اسکی علت ہو تو موجود ہو علت نہ ہو تو موجود نہ ہو۔ اس
طرح سے سلسلہ علت معلول کے ماننے سے قبائح و نقائص ذیل پیدا ہونگے
یا دور (چرخہ) (چکر تا) پیدا ہوگی۔ یا تسلسل (زنجیرہ) (انوستہا) تب
ممکن الوجود کی ہستی بیان کیجا سکیگی۔ حکمائے موصوف نے دور اور تسلسل
کو براہین (دلائل) (یگتیوں) ذیل سے باطل کیا ہے۔ دور اس طرح سے
باطل ہے کہ اس سے دو مرتبہ تقدم معلول کا اپنی نفس پر لازم آتا ہے
ایک اس طرح سے کہ علت کا تقدم معلول پر لازم ہے (اور یہ مسلمہ بات
ہے) فرض کرو کہ زید علت ہے اور خالد معلول ہے اور پھر خالد علت
زید کی ہوگیا۔ تو خالد کا تقدم اپنے نفس پر دو مرتبہ ہوگیا۔ ایک تو اسوجہ
سے کہ اپنے سے پہلے ہوگیا اور دوسری اسوجہ سے کہ زید اپنے فاعل سے پہلے
ہوگیا۔ اور تیسری قباحت یہ ہوگئی کہ اپنے نفس پر مقدم ہوگیا۔ اور ایسا نہیں
ہوسکتا کہ کوئی شخص اپنے سے پہلے موجود ہو۔ پس دور باطل ہوا۔ سلسلہ
غیر متناہی ممکن الوجودوں کے ماننے سے اجتماع نقیضین لازم آتا ہے
کہ اس سلسلہ غیر النہائیت کے نصف احاد جفت ہیں و نصف طاق
جفت مثل ۲-۴-۶-۸۔ اور طاق مثل ۱-۳-۵-۷-۹۔ اس سلسلہ
کا نصف بلحاظ جفت ہونے کے سالم ہے اور بلحاظ طاق ہونے کے

Marfat.com

سالم نہیں ہے۔ یعنے برابر نہیں ہے۔ تو اس طرح سے سلسلہ مجموعہ اجتماع نقیضین کا ہوگیا۔ کہ وہ ہی سلسلہ غیر النہایت جفت کہلا سکتا ہے۔ بلحاظ اپنے سالم احاد جفتی کے اور طاق کہلا سکتا ہے بلحاظ اپنے غیر سالم احاد طاقی کے یہ محال ہے کہ ایک ہی چیز جفت ہو۔ اور طاق بھی ہو (مثال کے طور پر نر بھی ہو اور مادہ بھی ہو) یہ محال عقلی بوجہ سلسلہ کو غیر النہایت ماننے کے پیدا ہوتا ہے۔ پس کسی جگہ ممکنات کے سلسلہ کا ختم ہونا ضروری ہے ورنہ موجودات کا ہونا محال ہے۔ جہاں یہ سلسلہ ختم کروگے اُس پہلی علت کو واجب الوجود سمجھو اس برہان کو آگے کتاب سفرنگ دساتیر میں اور بھی مفصل طور پر بیان کیا ہے۔ لیکن اسی قدر تحریر سے مطلب حاصل ہے اور طوالت سے عقل گھبراہٹ میں پڑجاتی ہے۔ اسلئے آئندہ کی تفصیل کی تحریر سے پرہیز کیا گیا ہے۔ اس برہان کو دری زبان میں روشنگر جفت و تاہ اور عربی میں زوج و فرد کہتے ہیں۔ ایک اور دلیل سلسلہ غیر متناہی کے ابطال کی بیان کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر سلسلہ غیر متناہی سے دس درجہ اوپر والے سلسلہ کو مطابق کریں۔ اُس سلسلہ سے کہ جس سے درجہ وضع نہیں کئے گئے اور کم درجہ والے سلسلہ کے ایک ایک درجہ کو غیر کم شدہ درجہ کے ایک ایک درجہ پر رکھتے جائیں اور غیر النہایت طرف کو چلتے جائیں تو پھر یہ کہیں کہ یہ درجہ بدرجہ مطابقت کی روانی کہیں نہ ختم ہوگی۔ تو جزو و کل کا برابر ہونا لازم آئیگا کہ چھوٹا سلسلہ جس کا درجہ کم والا بڑی سلسلہ غیر کم کا درجہ والا سے برابر ہوگیا اور یہ محال عقلی ہے کہ جزو اور کل بوجہ سلسلہ ممکنات کے غیر متناہی ہونے کے ماننا پڑا۔ چونکہ جزو اور کل برابر نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ محال عقلی ہے پس غیر متناہی

Marfat.com

ہونا ممکنات کا نہیں ہوسکتا۔ ایک جگہ پر سلسلہ کو ضرور ختم بوجہ محال عقلی ہونے کے ماننا پڑیگا۔ سو جو پہلا موجود ہوگا وہ ہی واجب الوجود ہوگا اور وہ واجب الوجود خدا ہے۔ اس برہان کو دری زبان میں برہم نہ روشنگر اور عربی زبان میں برہان تطبیق کہتے ہیں تیسری دلیل وہی مولانا جامی علیہ الرحمہ کے رسالہ درہ فاخرہ والی کہی ہے۔ کہ مجموعہ ممکنات از خود نہیں ہوسکتا۔ اُس کے وجود سے خارج اُسکی علت واجب الوجود چاہیئے۔ ان تمام براہین متذکرہ کا مطلب اور نتیجہ یہ ہے کہ ہستی جو موجود ہے ممکن الوجود کی صورت میں ہو ہی نہیں سکتی ہے۔ اس لئے نہوتی۔ چونکہ ہے۔ تو یا خود واجب الوجود خدا ہے بموجب مذہب ویدانتیوں اور صوفیوں کے) یا واجب الوجود کے آشری ہے (مطابق عقائد دویت وادیوں بھگتوں عابدوں کے) اب ناظرین خود غور کرلیں کہ یہ دلائل عقلی محض قوت بیانیہ۔ عالمانہ اور فاضلانہ ہی ہیں۔ ان سے کسی محبتہ پیار اور ادب اور خلوص عقیدت کی بُو نہیں آتی ہے۔ محض ایک خشک کے خشک دلائل ہی ہیں۔ محبت اور پرکھشن مین مذاہب کے لوگ ان دلائل کے بارہ میں یوں فرماتے ہیں۔ مولوی روم ؎

پائے استدلالیاں چوبیں بود + پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود
خویش را عریاں کن از فضل ہی فضول + ترک خود گو تا کند رحمت نزول
زیر کی ضد شکست است و نیاز + زیر کی بگذار و باگوں بساز
خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ + در بہاراں کی شود سرسبز سنگ

شیخ محمود شبستری فرماتے ہیں ؎

رہی دور و دراز است این رہا کن + چو موسیٰ یک زمان ترک عصا کن

Marfat.com

دراں وادی ایمن شو زمانے + شنو انّی انا اللہ بے گمانے
محقق را کہ وحدت در شہود است + نخستیں نظر بر نورِ وجود است
دلے کز معرفت نور و صفا دید + بہر چیزیکہ دید اوّل خدا دید
بود فکرِ نکو را شرط تجرید + پس انگہ لمعۂ از برق تائید
ہر آنکس را کہ ایزد راہ ننمود + ز استعمال منطق ہیچ نکشود
حکیمے فلسفی چوں ہست حیراں + نمے بیند ز اشیاء غیر امکاں
ز امکاں میکند اثباتِ واجب + ازیں حیراں شد اندر ذاتِ واجب
گہے از دور دارد سیرِ معکوس + گہے اندر تسلسل گشتہ محبوس
چو عقلش کرد در ہستی توغل + فرو پیچید پائیش در تسلسل
ظہورِ جملۂ اشیاء بضد است + ولے حق را نہ مانند و نہ ند است
چو نبود ذاتِ حق را ضد و ہمتا + ندانم تا چگونہ داند او را
ندارد ممکن از واجب نمونہ + چگونہ داندش آخر چگونہ
زہے ناداں کہ او خورشید تاباں + بہ نور شمع جوئد در بیاباں
جہاں جملہ فروغ نورِ حق داں + حق اندر وی ز پیدائیست پنہاں
چو نورِ حق ندارد نقل و تحویل + نباید اندر او تغییر و تبدیل
تو پنداری جہاں خود ہست دائم + بذاتِ خویشتن پیوستہ قائم
کسے کو عقل دور اندیش دارد + بسے سرگشتگی در پیش دارد
ز دور اندیشیٔ عقل فزونی + یکے شد فلسفی دیگر حلولی
ضرور است تاب دیدن آں روئے + برو از بہر او چشمِ دگر جوئے
دو چشم فلسفی چو بود احول + ز وحدت دیدنِ حق شد معطل
ز نابینائی آید رائے تشبیہ + ز یک چشمی است ادراکات تنزیہ

چو آنکہ بے نصیب از ہر کمال است + کسے کو را طریق اعتزال است
رمد دارد دو چشمِ اہلِ ظاہر + کہ از ظاہر نبینند جز مظاہر
کلامے کو ندارد ذوقِ توحید + بتاریکی دراست از عینِ تقلید
منزّہ ذاتش از چند و چہ و چوں + تعالیٰ شانہ عما یقولون
در الّا فکر کردن شرط راہ است + ولے در ذاتِ حق محض گناہ است
بود در ذاتِ حق اندیشہ باطل + محال محض داں تحصیلِ حاصل
چو آیات است روشن گشتہ از ذات + نہ گردد ذات او روشن ز آیات
ہمہ عالم ز نورِ اوست پیدا + کجا او گردد از عالم ہویدا
نگنجد نورِ حق اندر مظاہر + کہ سبحات جلالش ہست قاہر
رہا کن عقل را با حق ہمی باش + کہ تابِ خور ندارد چشمِ خفاش
دراں موضع کہ نورِ حق دلیل است + چہ جائے گفت و گوئے جبرئیل است
فرشتہ گرچہ دارد قربِ درگاہ + نگنجد در مقامِ لی مع اللہ
چو نورِ او ملک را پر بسوزد + خرد را جملہ پاہی و سر بسوزد
بود نورِ خرد در ذاتِ انور + بسانِ چشمِ سر در چشمۂ خور
چو مُبصر در نظر نزدیک گردد + بصر زاد راک او تاریک گردد
سیاہی گر بدانی نورِ ذات است + بتاریکی دروں آبِ حیات است
سیہ جز قابلِ نورِ بصر نیست + نظر بگذار کیں جائے نظر نیست
چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک + کہ ادراک است عاجز از درکِ ادراک
چہ میگویم کہ ہست ایں سرِ باریک + شبِ روشن میانِ روز تاریک
دریں مشہد کہ انوارِ تجلّی است + سخن دارم ولے ناگفتن اولیٰ است
جہاں انساں شد و انساں جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے

Marfat.com

چو نیکو بنگری در اصل این کار ✣ همو بیند همو دیدست و دیدار
حدیثِ قدسی این معنی بیان کرد ✣ و بی یسمع و بی یبصر عیان کرد
جہاں را سر بسر آئینہ داں ✣ بہر یک ذرّۂ صد مہر تاباں
اگر یک قطرہ را دل بر شگافی ✣ برون آید ز صد بحر صافی
بہر جزوے ز خاک ار بنگری راست ✣ ہزاراں آدم اندر وی ہویداست
باعضاء پشۂ ہم چند پیل است ✣ در اسمار قطرۂ مانند نیل است
دلِ ہر حبّۂ صد خرمن آمد ✣ جہانے در دلِ یک ارزن آمد
(مثل جوگ واسشٹ)
درونش پر تشنہ در ہر قطرہ جانے ✣ درونِ نقطۂ چشم آسمانے
بداں خردی کہ آمد حبّۂ دل ✣ خداوندِ دو عالم راست منزل
درو چوں جمع گشتہ ہر دو عالم ✣ گہے ابلیس گردد گاہ آدم
بہ بیں عالم بہم در ہم سرشتہ ✣ ملک در دیو و شیطاں در فرشتہ
ہمہ با ہم بہم چوں دانۂ دُر ✣ ز کافر مؤمن و مومن ز کافر
بہم جمع آمدہ در نقطۂ خال ✣ ہمہ دورِ زماں روز و مہ و سال
ازل عینِ ابد افتاد با ہم ✣ نزولِ عیسیٰ و ایجاد آدم
ز یک نقطہ ازیں دور مسلسل ✣ ہزاراں دور میگردد مشکل
بزیر پردۂ ہر ذرّہ پنہاں ✣ جمال جاں فزائش روئے جاناں
تو در خوابی و ایں دیدن خیال است ✣ ہر آنچہ دیدۂ از وے مثال است
چو برخیزد خیال از چشم اہول ✣ زمین و آسماں گردد مبدل
چو خورشیدِ جہاں بنمائد چہر ✣ نماند نورِ ناہید و مہ و مہر
چہ میگویم حدیثِ عالمِ دل ✣ ترا ای سر نشیب پائے در گل

چنداں بود کز تنۂ نازِ سہی قداں ✣ کائد بجلوۂ سرو صنوبر خرامِ ما ✣

Marfat.com

اگر مردی بروں آے و نظر کن + ہر آنچہ آمد بہ پیشت زاں گذر کن
میاسا روز و شب اندر مراحل + مشو موقوف ہمراہ رواحل
خلیل آسا برو (ی) حق را طلب کن + شبے را روز و روزی را بشب کن
بگرداں زینہمہ اے راہ رو روئی + ہمیشہ لا احب الآفلین گوئی
دیا چوں موسے عمراں دریں راہ + برو تا بشنوی انی انا اللہ
گدائے گردد از یک جذبہ شاہی + بیک لحظہ دہد کوہے بکاہے
بروں آے از سرائے امہانی + بگو مطلق حدیث من رانی
گذارے کن ز کافی کنج کونین + نشیں در قاف قرب قاب قوسین
دہد حق مر ترا ہر چہ آں بخواہی + نمائندت ہمہ اشیاء کماہی
بہ نزد آنکہ جانش در تجلی است + ہمہ عالم کتاب حق تعالی است

ان اشعار میں سب کچھ آگیا۔ پس اور تشریح لکھنے کی ضرورت نہیں +

برکت نابکار ۲۴ مئی ۱۳ء وقت ۹ بجہ صبح امرتسر

---

۲۹ مئی ۱۹۱۳ء یوم پنجشنبہ بوقت ۶ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ اس زمانہ میں یوگ ابھیاس کو نئی روشنی یعنی آج کل کے خیالات کے ساتھ مطابقت کرا کے تعبیر کرنے والے چند فرقہ نکلے ہیں۔ ایک فرقہ تھیاصوفیکل سوسائٹی کہلاتا ہے بیدوں کو مانتا ہے پراچین ہندو دھرم شاستروں کو اچھا خیال کرتا ہے۔ ایک جگہ حالت سے شروع ہستی انسانی کا بتلا کر رفتہ رفتہ کمال معراج کی حالت اسکی بتلاتا ہے۔ ایک ہزار پانچسو برس کے بعد پھر نیا جنم دھارن کرنا ایک جیو کا ظاہر کرتا ہے۔ تناسخ کو مانتا ہے لیکن اتنا اختلاف ایدانت

Marfat.com

دہرم اور پراچین شاستروں اہل ہنود سے رکھتا ہے۔ کہ حیوانات یا نباتات
جمادات کی جونیوں میں انسان کا پھر نیچے گر کر تناسخ میں پڑنا نہیں مانتا
ہے یعنی یہ مذہب یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جب ایک دفعہ ترقی کرتا کرتا جیو
انسانی دیہہ (جسم) (رتبہ) کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اُسکا نیچے کے درجوں
میں تنزّل کرنا ناممکن ہے۔ یہ عقیدہ اس زمانہ کے لیڈر مذہب تھیاصوفیکل
سوسائٹی کی کتابوں میں مفصّل مذکور ہے۔ آجکل اس سوسائٹی کی پریزیڈنٹ
مس اینی بیسنٹ صاحبہ ہے جو اکثر بنارس میں بود و باش رکھتی ہے اور
اشخاص سرِ برآوردہ اس سوسائٹی کے مسٹر لیڈ بیٹر صاحب مقیم مدراس
مس براؤن صاحبہ مقیم لاہور اور رائے بہادر بشمبر داس اگزیکٹو انجنیر
دہلی ہیں۔ مسٹر لیڈ بیٹر صاحب بہت کتابوں دستگیرانِ عالم غیب۔
لوح محفوظ وغیرہ کے مصنف ہیں۔ بعد مفارقت بدن روح انسانی کا
ایسٹرل باڈی یعنی کام لوک میں رہنا بیان کرتے ہیں پھر ترقی کرتا کرتا سورگ
لوک میں جاتا ہے۔ کام لوک اور سورگ لوک کے سات سات طبقہ
بیان کئے ہیں بہت سے حالات بعض ارواح کے بعد مفارقت بدن
کے لکھے ہیں۔ میں نے خط و کتابت لیڈ بیٹر صاحب سے کی ہے۔ مس براؤن
صاحبہ کو بھی ملا ہوں۔ مس اینی بیسنٹ کے درشن کئے ہیں۔ رائے بہادر
بشمبر داس صاحب سے بھی ملا ہوں۔ اور بہت سے ممبران اس سوسائٹی
سے لودہانہ میں مثل بابو جگو پال لالہ کرپا رام صاحبان وغیرہ کے ملا۔
بانی مبانی اس سوسائٹی کی میڈم بلیوٹسکی ایک روسی لیڈی تھیں اور
کرنل آلکاٹ اُنکے مصاحب تھے۔ اِن دونوں صاحبان کو بھی بمرور
عرصہ پچیس ۲۵ تیس ۳۰ سال ملا تھا۔ اب یہ دونوں فوت ہو گئی ہیں ایک

Marfat.com

صاحب بابو ابناش چندر بھی لودھیانہ میں تھے اُن سے بھی بہت عرصہ ملاقات رہی - وہ بھی فوت ہو چکے ہیں - بہت سی کتابیں اس بابو صاحب کی تصنیف تالیف کی بھی دیکھیں - رائے بشمبر داس صاحب کی بھی دیکھیں - مگر سخت افسوس ہے کہ جس قدر اظہار مذہب الوہیت اور حالات غیب کا یہ صاحبان بیان کرتے ہیں - بروئی ابھیاس اُنکے دکھلانے پر انمیں سے کسی کو بھی قادر نہیں پایا - ڈاکٹر بالکشن صاحب مقیم لاہور - آنریبل سر یابو پرتول چندر صاحب چٹرجی سابق جج چیف کورٹ پنجاب - سردار امراؤ سنگھ صاحب رئیس مجیٹھہ مقیم لاہور بھی اس سوسائٹی کے ممبر رہ چکے ہیں - ان صاحبان سے بھی ملا ہوں - لیکن اب یہ اس سوسائٹی سے تعلق نہیں رکھتے ہیں - کاش کہ جیسا کہ اس سوسائٹی کی کتابیں اور بیانات اور لکچر پُر از دعوے و زوردار ہوتے ہیں اگر ویسے ہی ایک شخص بھی ابھیاسی ہوتا - اور بروی ابھیاس عامہ خلائق کو اپنے عقیدوں اور اصولوں پر چلا کر فیض پہونچا سکتا تو کیسا اچھا ہوتا - چونکہ ابھیاس کے رُو سے تائید بیانات خود کی جو بادی النظر میں بہت دلچسپ ہیں کرنے سے یہ فرقہ قاصر ہے اسی لئے اس فرقہ کی ترقی نہیں ہوئی - معدودے چند آدمی ہندوستان میں پائے جاتے ہیں - دیگر بیانات اس فرقہ کے بہت دلکش اور پاکیزہ ہیں -

دوسرا فرقہ سپر چوئلزم کا ہے اسکی سوسائٹی کا مرکز ملک امریکہ اور انگلستان میں ہے - میں نے بذریعہ اپنے ایک رشتہ دار کے جو لندن میں حاصل کر رہا ہے سوسائٹی لنڈن سے خط و کتابت کی - سٹیڈ صاحب اڈیٹر رسالہ ریویوز آف ریویوز تھا - جسکی جولیا کمپنی تھی ہے - جولیا اُس کی ایک خادمہ تھی جو فوت ہو گئی تھی - اور

Marfat.com

روحانی حالت میں مسٹر سٹیڈ اور دیگران کو کئی مرتبہ ملی اور بقول مسٹر سٹیڈ صاحب کے کئی دفعہ اُس کی روح کی فوٹو بھی اُتاری گئی۔ اِس سٹیڈ صاحب کی تصانیف اور دیگران کی بھی بہت سی ہیں نے مطالعہ کیں۔ یہ گروہ روحوں کا آکر ملاقات کرنا بتلاتا ہے۔ باجہ بجانا۔ میزیں اولٹانا۔ دیگر سامان خرابی و آرام وغیرہ کے کرنے کا بتلاتا ہی۔ میز کے ذریعہ روحوں کا آجانا وغیرہ وغیرہ بتلاتا ہی۔ ان خیالات کے ساتھ فرقہ تھیاسوفیکل سوسائٹی بھی متفق ہی۔ لیکن افسوس ہی۔ کہ ابھیاسی پُرش اِس فرقہ میں بھی ملتے ہیں۔ ورنہ جیسے اِس فرقہ کے خیالات اور بیانات حاضرات ارواح وغیرہ کے ہیں۔ جنکا ہر کوئی صدقدل اور رغبت سے طالب اور خواہاں ہے۔ ایسے ہی ابھیاسی پُرش بچھڑوں سے ملاقات کرادینے والے ہوتے تو اِس فرقہ کی تعداد کی اسقدر ترقی ہوتی کہ تمام دنیا یہی مذہب اختیار کرلیتی۔ ابھیاس کی کمی سے اِس فرقہ نے بھی نشو ونما نہ پکڑی اور حال حال آدمی اس خیالات کے پائے جاتے ہیں۔ ایک صاحب بڑی طباع بڑی سنسکرت بڑی عالم تقریباً ہمدان علی گڈھ میں موجود ہیں اُنہوں نے اپنا ایک پریس موسوم بہ ودیا ساگر بھی بنایا ہوا ہے۔ بہت سی قابل تعریف دلچسپ کتابیں معزز اور مقدس علوم میں آپ نے لکھی ہیں۔ اور بیچتے ہیں واقعی اُن کتابوں کو پڑھ کر بڑا لابھ ہوتا ہی اور من پرسن ہوتا ہے۔ ازانجملہ کتب جوہر تحقیقات جو مختلف عقائد و مذاہب کے بیان میں ہی اور کرامات جوگ ابھیاس۔ مسمریزم۔ ہپناٹزم۔ منتر جنتر تنتر وغیرہ کے متعلق ہے اور ملک عدم جو موت کے بعد کے حالات کے متعلق ہے بہت ہی قابل تعریف ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ابھیاس سے یہ صاحب بھی معرا ہی پائے جاتے ہیں کیونکہ یقینی طور پر حالات غیب بیان نہیں کرسکتے۔ اُنکے الفاظ کتب مذکور میں

Marfat.com

یہ ہیں کہ جیسا کہ انسان سب مخلوقات سے اشرف المخلوقات ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ انسان سے بھی اچھی مخلوقات مثل فرشتوں وغیرہ کے موجود ہو اور وہ ایتھر (آکاش) میں رہتی ہے۔ یون اہاری ہے۔ اس سے صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ قیاساً موجودات فرشتوں کے وجود کو بیان کرتے ہیں۔ اگر وہ ابھیاسی ہوتے اور اوس ابھیاس سے اُنہوں نے فرشتے دیکھے ہوتے تو وہ یہ ابھیاس بتلا دیتے تاکہ اور آدمی بھی اُس موجودات فرشتوں کو بذریعہ اُس ابھیاس کے دیکھ لیتے۔ آپ کا نام نامی بابو پیاری لعل صاحب زمیندار بروٹھا ہے۔ اِن کی کتابیں عموماً میں نے قریب بیس کے منگوائی ہیں اور ہر ایک کتاب انکی بلحاظ اُس کتاب کے مضمون کے بہت ہی قابل تعریف ہے۔ آپ ایک واجب التعظیم بزرگوار ہیں۔ کیسا اچھا ہوتا کہ جتنی کوشش کہ آپ نے مختلف علوم فنون کی کتابوں کی تصنیف تالیف اور ترجمہ میں کی ہے ایک کارخانہ ابھیاس بھی قائم فرما دیتے تو دیش اونتی بدرجہ کامل ہوتی۔ تاہم جو کچھ کہ آپ بابو پیاری لعل صاحب نے کر دکھایا ہے۔ جزاک اللہ کہ ؎

ہرچہ ساقیٔ ما ریخت عین الطاف است۔ یوگ ودیا کے جاننے والے بڑے چست اور قریباً ہمہ دان آدمی ایک حسن ابدال میں ہیں۔ انکی کتابوں خزانہ کرامات اور سوہنگ کو میں نے بخوبی مطالعہ کیا۔ آپ بھی ایک ستارہ ہیں۔ ابھیاسی پرش ہیں۔ آپ کا اسم گرامی گوشائیں شوامی دیال ہے۔ آپ نے اُس کسر نکالنے کے لئے جو بابو پیارے لعل صاحب نے کارخانہ ابھیاس کے قائم نہ کرنے میں رکھی ہے ایک یوگ آشرم بھی حسن ابدال میں کھولا ہوا ہے۔ اور آپ یوگ ودیا کی تعلیم دیتے ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں ہندو مسلمان اپنے شاگرد رکھتے ہیں۔ ایک شاگرد اِن کا مسمی برکت اللہ

Marfat.com

اب دَورۂ ہند کو یوگ وِدّیا کی تلقین اور اشاعت کو نکلا ہے - لیکن اَور لوگ جو اِنکے شاگرد و شائق ہیں - یوگ وِدّیا کے ابتدائی مراحل سِدّھیوں ہپناٹزم و مسمریزم کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں - لیکن سوامی صاحب خود نشۂ وحدت معرفت میں سرشار معلوم ہوتے ہیں - جیسا کہ بذریعہ خط و کتابت کے اُنکی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے - ضروری یادداشت اِس موقعہ پر لکھتا ہوں - اور یہ لکھا ہوا میرا صدیوں تک قائم رہیگا - کہ کرماں دی رتڑی اک چنگی - تولہ عقل دا کم نہ آوندا اے ؎ آنچہ بیند قدم بیک دم حال + ننویسد قلم بہ پنجاہ سال -

ایہیاس کردا بہیاس ؎ ایکہ پنجاہ رفت و درخوابی + نگرایں پنجروز دریابی -

بعض گروہوں کے لیڈران گوشت خوری کرکے اور بعض گروہوں کے لیڈران گوشت اور شراب سے شکم پُری کرکے خداشناسی اور نیک شعاری کا دم بھرتے ہیں - بھلا ایسا کرنے سے معرفت کیونکر حاصل ہو سکتی ہے؟ دعوٰی عرفان باطل ؎ خواب و خورت زمرتبۂ عشق دُور کرد + آنرا رسی دوست کہ بی خواب و خور شوی ؎ اندرون از طعام خالی دار + تا درو نورِ معرفت بینی -

مخلوقاتِ آلہی کی بیخکنی کرکے اُنکی ذبح کردہ جسموں سے اپنے شکم کو اور سینہ کو جو انوارِ آلہی کا خزانہ ہے گورستان حیوانات بنانا اور پھر معرفت اور گیانی ہونیکا دم بھرنا کہانتک درست اور مرغوبِ آلہی ہو سکتا ہے؟ ؎

دیا دھرم کا مُول ہے نرک مول ابہمان + تلسی دیا نچھوڑیئے جب لگ گھٹ میں پران

ایک فرقہ برہمو سماج کا بھی ہندوستان میں جاری ہے - دویت وادی نہایت پاکیزہ خیالات کا ہے - آجکل لاہور میں اِس سماج کے سرآوردہ ممبران بابو ابناش چندر موزمدار اور سوامی پرکاش دیو - بابو کانشی رام لالہ دیہرمداس سودی وکیل ہیں - اِس فرقہ کے ممبران میں سابقہ چند سرگباشی

Marfat.com

اشخاص مَیں نے مثل دیوتا کے دیکھے ہیں - بابو نوبین چندر رائے - بابو بینی پرشاد - لالہ سوبھا رام سوری لالہ گنڈا مل سوئی - واقعی یہ اشخاص دیوتا پُرش ہی تھے - اب ایسے ایسے کہاں - مَیں اپنے ویدانت دھرم کے بعد اگر کسی دھرم کو پسند کرتا ہوں تو اِس فرقہ کے خیالات کو - مَیں نے اپنی عمر کے ابتدائی حصّہ میں دو اشخاص کے درشن کئے ہیں جو صاحب کمال لاثانی شخص تھے - ایک منشی گنہیا لعل صاحب الکھ دھاری راست بازوں کے گرو گھنٹال تھے - آپکی کتب الکھ پرکاش گنج حکمت - بھاگ بھری - جتھارتھ اشنان وغیرہ تعظیم سے مطالعہ کے قابل ہیں -

دوم پنڈت سردھا رام صاحب پھلوری جو ایک بڑے فصیح لکچرار تھے آپ کے پُر فصاحت و یاکھیان جیسے کہ مَیں نے سُنے ہیں - آج تک ویسے کسی کو وکھان دیتے نہیں دیکھا - اُنکی دھرم پتنی بھی بڑی ودیا وان اور دانا ہے - پھلور میں مقیم ہے - خاکسار راقم پھلور میں تین سال تک منصف رہا ہے اُنکے درشنوں اور فیض کلام سے بہرہ ور ہوتا رہا ہے - میرے پتا لالہ سکھدیال صاحب مرحوم جو ابتدا میں شجاع آباد اور جینیوٹ وغیرہ میں تحصیلدار رہے اور شریر تیاگنے کی زمانہ میں سررشتہ دار محکمہ چیف کورٹ پنجاب تھے - اور جو ۱۸ ستمبر ۱۸۷۱ء کو شریر تیاگ کر موکھش کو پرابت ہوئے - ایک لامثال عالم تھے - سنسکرت اور بھاشا کے پنڈت - عربی کے مولوی - فارسی کے یکتا منشی - حساب کے یگانہ محاسب - معرفت کے کامل عارف تھے - چھوٹی سی عمر مفت ہشت سالہ سے اِس عصیان کار کو اونہیں کی باتیں سُن سُن کر جو میری موجودگی میں وہ سادھوں - عارفوں و دیگر اشخاص سے کیا کرتے تھے میلان علم معرفت کا ہوا - اور اونکر اِس علم کا

Marfat.com

تب ہی سے میرے دل میں جم گیا تھا۔ آپ نے کتاب جوگ واسشٹ فارسی مصنفہ شہزادہ دارا شکوہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی قلم سے زیب رقم فرمایا ہوا ہے۔ آپ کے اقوال سے ہے ؎

آفتاب معرفت طالع شدہ است ✤ الوداع اے مہر رخشاں الوداع

ولہٗ۔ امشب از مستی قدم در کوئے جاناں میزنم ✤ ترک عاشقبازئی خود را نمایاں میزنم

سدرۃ من نباشد ہیچ سامانِ جہاں ✤ دستکے بر دستکے در ترکِ ساماں میزنم

ولہٗ۔ حیاتِ جاوداں خواہی احیائے دلِ خود کوش ✤ باحیاءِ دلِ مردہ چہ چارہ پور سینا را

مئے کو بیخودم سازد بدہ ساقی از وجامی ✤ بیادِ می پرستانِ کہن خوں ریز مینا را

قریب ایک ہزار کتاب قلمی چھاپہ کی مختلف علوم فنون کی آپ کی خرید فرمودہ اس نابکارا کلوتے پسر کے ورثہ میں آئیں۔ جنکے پڑھنے والی انکے انش سے بذریعہ وجود اس نابکار کی چلد کس اوتپت ہو گئے ہیں۔ چاروں اس زمانہ کی ڈگریوں علمی سے تبائید روحانی اپنے جد امجد صاحب کے بہرہ ور ہو گئی ہیں۔ بڑا حکومت رائے وکیل ہے۔ اس سے چھوٹا نعمت رائے بی اے ایل ایل بی ہے اس سے چھوٹا شوکت رائے ایم اے ایل ایل بی ہے۔ ان سب سے چھوٹا برخوردار عزت رائے بی اے ایل ایل بی کمپٹیشنر منصف مقیم راجن پور ہے۔ امید ہے کہ یہ اشخاص بھی مثل اپنے بزرگان کے علم الٰہی کو زیادہ اشاعت دینگے ؎

عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر باشد ✤ کہ عطرِ صندل افزوں تر ز صندل میدہد بوئے

پھر میں نے عالم فاضل رکھی منی اپنے استاد لالہ رلیا رام صاحب سامی ہوک جیو خلد آشیاں کو ایک صاحب کمال شخص دیکھا ہے۔ جو عربی فارسی زبانوں اور حساب کے ماسٹر تھے۔ بڑی بھجنیک روشن ضمیر عارف باکمال تھی۔ کتب عربی شرح ہدایۃ الحکمت۔ زوارہ۔ شرح زوارہ جو علم تصوف میں ہیں اور درۃ فاخرہ

Marfat.com

مولانا جامی علیہ الرحمۃ جسمیں محاکمہ صوفیوں متکلمنوں اور حکماء کے مذہب کا فرمایا ہے جناب ممدوح سے یہ خاکسار پڑھا تھا۔ نہایت خوشنویس پاکیزہ تحریر تھے۔ آپنے زوارہ درہ فاخرہ وغیرہ کتب قلمی اپنی تحریر کردہ راقم کو عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ اب لکھتے لکھتے نکتہ بہت لمبا ہوگیا ہے۔ ختم کرتا ہوں ؎

بس بگردید و بگردد روزگار ✤ دل نے بندد بدنیا ہوشیار

ساقی بیار بادہ کہ این زال نوعروس ✤ بسیار کشت شوہرچوں کیقباد وجم

لوگو۔ بھائیو۔ دنیا چند روزہ سرائے فانی ہے۔ مولا قدیم ہے۔ دنیا سے دل مت باندھو۔ بعد از مرگ پچھتاؤ گے۔ دم دم جناب باری کی درگاہ میں حضوری رکھو۔ ؎

شب و روز و ہر شام و ہر بامداد ✤ تو بر یادی از ہر چہ دارم بیاد

برکت نابکار در امرتسر۔ ۲۹ مئی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح۔

---

امرتسر وقت ۴ بجہ شام ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء تعطیل سالگرہ ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم دام ملکہ

نکتہ۔ بے بسی ہے اسلئے خدائی ہے۔ عرفتُ ربی بفسخ العزائم۔

برکت نابکار۔ ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ ہم ایک خیال آتما کا ہیں۔ اور کل عالم کی ساری موجودات اُسکے خیالات ہیں جب کوئی خیال اُسکا ہٹ گیا تو وہ موجود معدوم ہوگیا سو ہم آتما ہیں کہ ہم آتما کے وجود پر منحصر ہیں۔ علاوہ وجود آتما کے ہماری کوئی ہستی نہیں ہے۔ اور اس لئے ہم مخلوق ہیں کہ ہم محض خیال ماترآتما کا ہیں۔ جب وہ خیال ہمارا چھوڑ دیتا ہے تو ہم معدوم ہو جاتے ہیں کوئی ہستی

Marfat.com

ہماری باقی نہیں رہتی ۔ دوسرا طریق ہماری ہستی کے بیان کا اور کُل موجودات کی ہستی کے بیان کا یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ قائم بالذات کُل طاقتوں کا سنبوہ سرچشمہ ہے۔ وہ خود ہی سب اشکالِ عالم بنا ہوا ہے (ویراٹ ہے) جیسے سمندر میں لہریں (امواج) ہوتی ہیں ۔ وہ اوپجتی اور مٹتی رہتی ہیں۔ لیکن وہ سمندر کے پانی کا ہی ظہور ہوتی ہیں ۔ محض نمود بے بود ہوتی ہیں۔ سوہم اور سب کائنات آتما میں اسی طرح ہے ۔ یا ہیولیٰ کے اشکال کے مطابق ہم آتما میں شکیل ہیں۔ جیسے موم کبھی گول صورت میں۔ کبھی مربع۔ کبھی مثلث کبھی چپٹی شکلوں میں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہے ۔ ایک شکل کے دُور ہونے سے دوسری شکل آجاتی ہے ۔ پر موم جوں کی توں رہتی ہے ۔ تبدیل اشکال سے اُس کی ہستی میں کوئی فرق نہیں آتا ہے ۔ کوئی تغیّر تبدّل واقعہ نہیں ہوتا ہے

برکت نابکار امرتسر ۴ بجہ شام ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء سہ شنبہ

نکتہ ۔ وہ خدا اپنے خیال سے ہمارا خالق آمر مالک کرتا ہرتا ہے ۔ جیسا جیسا اُس کے خیال میں ہماری اور دیگر مخلوقات کی بابت آتا رہتا ہے ۔ ویسے ہوتا رہتا ہے ۔ ہم اُس کی خواہش کے خلاف پانی کے چڑھاؤ کی طرف جانے کی طرح کوشش کرنے سے دوکھہ پاتے ہیں ؎

گر رود سر بر نگردد سر نوشت ✣ این سخن باید بآب زر نوشت

بحق تسلیم شو تا وارہی ز این وآں سبیل ✣ چو قطرہ محو دریا گشت دریا داند و کارش

پانی کی روانی کیطرف رُخ رکھکر جانے کی طرح رضائے آہی کے سمندر میں چلے چلو۔ دوکھہ نہیں پاؤ گے ۔ تمہارا خلاف چاہنا اور چلنا ہی دوکھہ کا کارن ہے ۔ امرتسر ۔ وقت ۴ بجہ شام ۔ برکت نابکار ۔ ۳ جون سنہ ۱۹۱۳ء

Marfat.com

امرتسر ۴ جون ۱۹۰۰ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - انسان الیگ ہے - الیشور سروگ ہے یعنی انسان محدود ہے خدا لامحدود ہے اور خداوند تعالیٰ ہمہ دان ہے غیبی امور کا دانا صرف خدا ہے - اور کوئی نہیں ایک بزرگ فرماتا ہے ؎

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار ✤ ہر کہ او گوید کہ من دانم ہمہ دانا و یار
مصطفےٰ او ہم نگفتہ تا نگفتہ جبرئیل ✤ جبرئیل ہم نگفتہ تا نگفتہ کردگار

قرآن شریف میں فرمایا ہے - کہ سبحانک (لا اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم - ایک اور جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے اللہ یعلم وانتم لا تعلمون - بابا نانک صاحب فرماتے ہیں ؎

انت نہ صفتیں کہن نہ انت ✤ انت نہ کرنے دین نہ انت
انت نہ ویکھن سُنن نہ انت ✤ انت نہ جاپے کیا من منت
انت نہ جاپے کیتا آکار ✤ انت نہ جاپے پارا وار
انت کارن کیتو بل لا نہہ ✤ تا نکہ انت نہ پائے جا نہہ
ایہہ انت نہ جانے کوئے ✤ بہتا کہئے بہتا ہوئے
وڈا صاحب اُوچا ناؤں ✤ اُوچے اوپر اُوچا تہاؤں
لے وڈا اُوچا ہووے کوئے ✤ تا نکیں اُوچے کو جانے سوئے
جے وڈ آپ جانے آپ آپ ✤ نانک ندریں کرمیں دات

شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ جن کی شان میں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید ✤ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم
فرماتے ہیں ؎ سبحان خالقے کہ صفاتش زکبریا ✤ بر خاک عجز میکند تحلی ابدا
گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات ✤ فکرت کنند در شرف و عزت خدا

Marfat.com

آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ + دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

نظیر اکبر آبادی فرماتا ہے کہ ؎

بھٹکتے پھرتے ہیں ہزاروں دانا و لاکھوں پنڈت کروڑوں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

قول سائیں بلہے شاہ صاحب سے (جو یوگ ابہیاسی بھی تھے جیسا کہ اُنکی پاکیزہ اور پُر وجد کلام سے واضح ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتے ہیں ؎

تُدہ کارن میں جیسے ہویا + نوں دروازے بند کر سویا
دسویں در تے آن کھلویا + ہن تا من میری اشنائی
میں وچ میں نہ رہ گئی رائی + رائی جبکی تم سنگ پریت لگائی)

واضح ہوتا ہے۔ کہ یوگ ابہیاس سے یوگیوں کا دعوےٰ ہے کہ غیب دانی اور ہمہ دانی ہو جاتی ہے آپ جو ایسے یوگی تھے کہ جسم کے نَوْن کھلے سوراخوں دو چشم دو گوش دو سوراخ بینی ایک دہن ایک سُفرہ ایک جائے بول کو یوگ ریتی سے بند کر کر دسویں دوار تالو میں جو بند ہے آن کھلوئے یعنی پرانوں کو اُم الدماغ میں چڑھا لیا۔ اور وہاں مستقر ہو گئے۔ وہ ایک دوسری کافی میں فرماتے ہیں کہ ؎

لکہاں گئی ہزاراں آئی + اُسدی بھیت کسی نہیں پائے
گلاں تا موسیٰ نال نی + پر کوہ طور چڑھا کے

پس واضح ہوا کہ غیب دانی اور اسرار ربانی انسان الپگ نہیں جانتا ہے۔ مولا کریم ہی سب کچھ جانتا ہے۔ انسان کے لئے کیا چارہ ہے۔ صرف یہ ہے کہ خدا کی مرضی کے خلاف نہ چلے نہ کوئی خواہش کرے اُس کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کر کے آرام سے بسر کرے۔ اسمیں

Marfat.com

شک نہیں کہ ہسٹری کچھ مستثنیات بتلاتی ہے کہ کبھی کبھی غیب دانی بندگان خود کو مولا کریم نے عطا بھی فرمائی ہے جیسے کہ سنجے شوامی شاگرد بیاس جیو نے دہلی میں بیٹھے ہوئے سب مہابھارت کا حال جیسا جیسا ہوتا گیا۔ راجہ دہرتراشٹ نابینا پدر دریودھن کو بتلا دیا تھا۔ اس ترکیب غیب دانی کے بڑے موجد اظہار کنندہ شوامی پاتنجلی مُنی مہاراج ہوئے ہیں۔ زاں بعد جوگیشر گورکھناتھ مہاراج بھی ہوئے ہیں۔ لیکن قضا کے بجر نے ان سب طاقتوں کے دھنیوں کو بھی مثل ایک جاہل جنتق کے چکنا چور کر دیا ہے۔ حافظ فرماتا ہے کہ ؎

مزن دم ز حکمت کہ در وقت مرگ ٭ ارسطو دہد جاں چو بیچارہ گرد۔

یوگ کے طریقے ایسے کٹھن ہیں کہ لاکھوں میں سے کوئی ایک رسا ہوتا ہے۔ ورنہ سب جان جوکھوں میں پڑ جاتے ہیں۔ کوئی آنکھیں۔ کوئی سماعت بگاڑ بیٹھتا ہے۔ کئی مختلف امراض [illegible] شکار ہو جاتے ہیں۔ کئی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

برکت نابکار ۶ بجہ صبح امرتسر ۴ جون ۱۹۱۳ء

---

۴ جون ۱۹۱۳ء ۶ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ مولا کریم نے بڑے بڑے ظہور مختلف ازمنہ میں فرما کر بڑے [illegible] کارنامے کئے ہیں۔ رام اور کرشن کے اوتار [illegible] کے مندرجہ کام کئے۔ محمد صاحب صلعم عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام حضرت نوح ہود۔ لوط وغیرہ پیغمبران ہو کر وہ کام کئے [illegible] زبور۔ انجیل قرآن شریف شاہد ہیں۔ کئی انسانوں سے اس طرح کئی خاص خاص

Marfat.com

کام کرائے - دیکھو مثنوی شریف جو ایک ضخیم کتاب توحید کا سمندر ہے حضرت مولانا رُوم کے منہ سے نکلوادی - شاہ نامہ جو فارسی زبان کی شاعری کی جان ہے - اور رزم کا زندہ فوٹو ہے ؎

ہر آنکس کہ شاہنامہ خوانی کند ✤ اگر زن بود پہلوانی کند

اتنی ضخیم کتاب حکیم ابوالقاسم فردوسی طوسی سے بنوادی - مہابہارتہ جو ایک لاثانی کتاب روئے زمین پر ہے سنسکرت زبان میں شری بید بیاس جی سے بنوادی - کوئی دوسرا ان کاموں کو نہ کرسکا ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند ✤ مہر او اندر دلش انداختند

میں عجب حیرت میں ہوں کہ مجھ عاصی نابکار سراسر تو وہ گناہ اور جہالت کے اوتار سے ابتدائی عمر ۱۸۷۹ء میں کتاب تحقیق سعادت وحق التحقیق بہ ثبوت علم تصوّف فارسی زبان میں اور زاں بعد ۱۸۹۱ء ۱۸۹۲ء میں کتب تحقیق روح - ادیب الاعتقاد - دہرم پرکاش اردو زبان میں بنوادیں - اور پھر وقتاً فوقتاً یہ نکات میرے قلب میں اپنا پرتوہ ڈالکر لکھوادئے اور کتاب ترجمہ اردو جوگ واسشٹ کا لب لباب جو ایک موکھش دائک شاستر ہے - اس عاصی سے ہمت اپنی عطا فرماکر مرتب کرادیا - ورنہ کجا بوزنہ - کجا آچار ادرک ؟ لید میں سے مانک - اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علیٰ کل شی قدیر طوفانِ آب، آتشی تنور سے - سبحان اللہ وبحمدہٖ - مؤمن کافر - کافر مؤمن بیک توبہ تو شاہ گدا گدا شاہ ؎

عجب داری از لطف پروردگار ✤ کہ باشد گناہ گار ہی امیدوار

برکت نابکار امرت سر ۷ بجہ صبح ۴ جون ۱۹۱۳ء

Marfat.com

نکتہ۔ پرانے زمانہ کے اور حال کے سجادہ نشینان جو اپنے آپ کو پوجواتے ہیں اور ڈیرہ بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُنمیں بمصداق الناد ر کالمعدوم خال خال خوارق عادات رکھنے والے ہوئے ہونگے۔ ورنہ کوئی نظر نہیں آتا ہے۔ پس البشر کے نام کو اتنی برکت ہے کہ جو کوئی اُس کے نام کو لیکر بیٹھ جاتا ہے اللہ تعالےٰ اُس کے تمام اسباب آرام و آسائش کا انتظام کر دیتا ہے من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ برکت نابکار

---

وقت ۶ بجہ صبح امرتسر۔ ۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء

ہاتھ پاؤں کسب حلال سے روزی کمانے کے لئے خدا نے دئے ہیں۔ انکے ذریعہ روزی کما کر انسان کو کھانا چاہئے۔ جو کوئی شخص صحت سلامتی ان قوای کی موجودگی میں اور بدن کی تندرستی میں انکو کام میں نہ لا کر بھیک مانگ کے کھاتا ہے۔ وہ کفران نعمت الٰہی کرتا ہے۔ امداد کا مستحق نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہ ہاتھ پاؤں چشم کان وغیرہ اس لئے دئے ہیں کہ روزی حلال کی کما کر کھائے۔ اور خدا سے محبت رکھے اور ہر دم اُسکو یاد میں رکھے۔ انسانی زندگی کے قیام کے لئے ہوا پانی بادل سورج چاند قوت برقی مقناطیسی کہربائی وغیرہ اپنے اپنے کام میں لگائے ہوئے ہیں کہ انکی امداد سے خوش زندگی بسر کرے اور اُسکو فراموش نہ کرے۔ ہر دم سچی پریت محبت سے اُس خالق آمر مالک کائنات کو یاد کرتا رہے۔ ایک دم فراموش نہ کرے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند + تا تو نانی بکف آری و بغفلت نہ خوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار + شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری
؎ ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش + اگر عاقلی در خلافش مکوش

Marfat.com

برکت رائے نابکار - امرتسر - ۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶.۰ بجہ صبح -

نوٹ - جسوقت نکتہ بالا مَیں لکھ رہا تھا تو ایک زنبور سقف سے گر کر میرے بالوں میں پھنس گیا - مَیں سر بر ہنہ بیٹھا ہوا تحریر کر رہا تھا - لاچار ہاتھ سے اُسکو بالوں سے نکالکر پھینکا - وہ مجھکو کاٹا نہیں - نہ سر کو نہ ہاتھ کو کاٹا - خداوند تعالیٰ اپنے بھگتوں اور اپنے طالبوں کی اسی طرح حفاظت کرتا ہے - جو اُس کے کام میں لگا ہو خداوند تعالیٰ اُسکا خاص خیال رکھتا ہے اور حوادث اور بلاؤں سے بچاتا ہے - سعدی ؎

نگاہ دارد از تاب آتش خلیل ✣ چو تابوت موسےٰ ز غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور بر است ✣ نہ ترسد اگر دجلہ بہمن آور است
چو طفلے کز آتش ندارد خبر ✣ نگہ دارد ش مادر مہربر
مرا اہل ظاہر بدیں نگروند ✣ کہ ابدال بر آب و آتش روند

رکھیوں منیوں کے زندہ بار تندہ بار و سب حیوان صحراؤں میں دوست ہو جاتے ہیں - برکت نابکار -

امرتسر - ۸ بجہ صبح ۸ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - عجائبات قدرت - کل رات ایک دختر میری کو درد شکم ہو رہی تھی - مَیں نے دعا مانگی راضی ہو گئی - ایک یگیو پویت چھوٹا بہت پرسوں مجھکو بدلنے کو ملا تھا جس سے میرا دل ناخوش تھا - کل رات کو مَیں نے کپڑہ اتارے تو چھوٹا یگیو پویت دیکھکر میرا دل بہت ناخوش ہوا - مَیں نے دل میں خواہش کی کہ بڑا بدل لینگے - صندوق سے نکال لینگے - کہ اتنے میں مویز منقے اپنی دختر کے دینے کے لئے ایک ڈبیہ انگور رکھنے والی کھولی تو اُس سے ایک یگیو پویت کلاں جیسا کہ مَیں چاہتا تھا برآمد ہوا - سبحان اللہ وبحمدہ

Marfat.com

مَیں نے اُسی وقت چھوٹا یگیو پویت اوتار کر بڑا پہن لیا۔ اور میرے دل میں ٹھنڈ پڑ گئی۔ واہ مالک شہنشاہ آپ کی قدرتیں ؎

باد شاہے راگدا سازد گدا را بادشا ۔ برکت رائے نابکار

۔ ۸ جون سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح ۔ امرت سر

نکتہ۔ اے بھائی ہوشیار خبردار۔ اس طرح دنیا میں گذار کہ اجل کو لبیک کہنے کو عصا ہاتھ میں لیکر رخت در بر کر کے دروازہ پر کھڑا ہو جا کہ کس وقت اہل مقدمات کی طرح عدالت سے آواز حاضری کی پڑتی ہے۔ نظر آواز پر رکھ جانا ضرور ہے۔ چھٹکارا نہیں ہے ؎

از بیابانِ عدم تا سرِ بازارِ وجود ✤ متلاشئے کفن آمدہ عریانے چند

؎ ہے سمندِ عمر رواں رواں ✤ بشر آگے پیچھے ہیں سب دواں

ہے رواں عدم کو یہ کارواں ✤ جسے دیکھو پا برکاب ہے

برکت نابکار ۔ عاصی۔

امرتسر ۔ وقت ۷ بجہ صبح ۔ ۹ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ مسلمان اور عیسائی یہود جو اپنے مذہب میں گوشت کھانا جائز اور حلال سمجھتے ہیں تو درکنار حضرات اہل ہنود بھی جو دیا اور دھرم کا دم بھرتے ہیں گوشت کھانا ایک نہائیت عمدہ غذا سمجھتے ہیں۔ ترکاری اور سلونا اُسکا نام رکھتے ہیں۔ جس ضیافت میں یہ گوشت نہ پکایا جائے کھانے والے اُس ضیافت کو قابل تعریف نہیں سمجھتے اور ناقص بتلایا کرتے ہیں۔ دیکھو بھائیو! انسانی شرافت اور انصاف کی نظر سے دیکھو۔ کہ موجودات مخلوقات الٰہی غریب مسکین۔ بھیڈ۔ بکری۔ مرغی وغیرہ جانوران کو مار کر ہماری کھا جانے کا کیا حق ہے۔ ادھر تو حضرت انسان کا طریقِ عمل

Marfat.com

ایسا ہو۔ اُدہر فیض رحمت آلہی کے منتظر ہوں۔ مچھی۔ انڈا۔ کوئی جانور آبی خاکی پرند چرند کھانے سے نہیں چھوڑتے ہیں۔ ہماری ناقص یا کامل رائے تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے خداوند تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا ہے جو اُس کی مخلوق کی جڑہ کاٹ کر اُنکو طعمۂ تسکم پُری اور ذریعہ ذائقہ زبان کا بنائیں۔ ادہر تو کئی اقسام کا گوشت مطبخ میں پکواتی ہیں۔ اُدہر آلہی چن ہادیوں کا لباس پہنتے ہیں۔ برکت عاصی نابکار

نکتہ۔ سب کچھ مالک کا ہے۔ ہم بھی کچھ اپنے نہیں۔ اُسی مالک کے ہیں۔ وہ مختلف رنگوں۔ گوناگون طرح کی مخلوق بنا کر سنگھار فرما رہا ہے۔ کسی جاہل کو راجگدی دیدیتا ہے۔ کسی عاقل حکیم کو فاقہ کشیاں کرا کر دریوزہ گری کراتا ہے۔ واہ مالک حکیم تیریاں قدرتاں۔ پھر ایسی سب مخلوق کو ایک ہی سنگ قضا سے چکنا چور کر ڈالتا ہے۔ کون جانے اُس کی حکمتیں۔ یہہ لاپرواہیاں مالک بے پرواہ۔ برکت نابکار

نکتہ۔ اشاعت علم فلاسفی علمی اور فلاسفی توحید کی سخت ضرورت ہے کہ عامہ خلائق اللہ تعالیٰ کی نجات حاصل کرے۔ لاکھوں میں سے کوئی ایک مرشد یا گورو بن بیٹھتا ہے۔ اور علم آلہی کو جانتا وہ بھی نہیں۔ عام مخلوق سے اُسکی علمی لیاقت کا فرق ۱۹-۲۰ کا ہوتا ہے۔ پھر وہ برادران ہمجنس سے اپنے آپ کو پوجواتا ہے۔ تکیہ لگا کر گدیلوں پر بیٹھتا۔ استراحت کرتا ہے۔ دوسروں سے سر پر چنور جھلواتا ہے۔ اچھے اچھے کھانے کھا کر پس خوردہ بطور تبرک کے عطا کرتا ہے۔ نہ کچھ خود معارف وحقائق بلند جانتا ہے۔ نہ اپنے پوجاری سیوکوں کو سُنا سمجھا سکتا ہے۔ ہائے غضب کبیر کی فقیری میں خلق اللہ ایسے نابلد ہٹے کٹے رہبروں کے ہاتھوں تباہ

Marfat.com

ہو رہی ہے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۰ جون ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ۔ جس شخص نے پرمارتھ (علم عقبیٰ) کی طرف توجہ نہیں کی۔ خواہ وہ کتنا ہی بڑا دانا عالم فاضل ہو خواہ وہ کتنا ہی با جاہ و حشمت ہو۔ طاقتور پہلوان ہے سکندر ہو جبت ہے۔ رستم ہے۔ بہیم سین ہے۔ اُس نے تمام عمر ضائع کر دی۔ گھٹے کوڑاں رلا دی۔ تمام دنیاوی سامان ناپائدار فانی ہیں۔ صفوں کی صفیں ایسے سامان داروں کی اُلٹ گئیں جنکے نام و نشان بھی باقی نہیں ہیں۔ نہ ہی وہ سامان موجود ہیں۔ محلات اور قلعہ کوڑا سے پڑے ہیں۔ خیموں۔ چوغوں کلاہوں۔ تاجوں۔ تختوں کی ایک رجم (ذرہ) بھی دکھائی نہیں دیتی۔ جب یہ سامان طیار کرائی جاتے ہونگے۔ برسوں کا وقت لگتا ہوگا اور ہزاروں کاریگر دل لگا کر بناتے ہونگے۔ اب وہ اسباب اور اُنکے بنوانے والے کہاں ہیں۔ یہ سب اسباب گذشتنی و گذاشتنی ہیں۔ صرف مولا پاک کی محبت اور اُسکا عرفان اور یاد ایسی نعمتیں اور اسباب ہیں جو روح میں منجمد ہو کر ہمیشہ بطور توشہ ابدی کے انسان کے ساتھ جاتے ہیں۔ پس اے خفتگانِ غفلت اور مشغولانِ اسباب و نعمتہائے دنیوی جاگو سب سامان دنیوی ترک کر دو۔ اور اس سے دلبستگی نہ کرو ؎

اے دل ببر از ہر چہ ترا پیوند است + زیرا ہمہ بر جان تو فردا بند است
سودے طلب از عمر کہ سرمایہ عمر + روزی چند است و کس نداند چند است
ہمہ ہمراہاں تا بدر بامن اند + چو من رفتم این دستان شمن اند
اگر چشم و گوش است و دست و پا + ہمہ باز مانند یک یک بجا۔
توئی آنکہ تا من منم بامنی + مبادم ازیں در تہی دامنی

Marfat.com

؎ مئے صرف بہ حدت کسے نوش کرد ✤ کہ دنیا و عقبےٰ فراموش کرد

برکت عاصی نابکار

امرتسر ۹ بجہ صبح ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - یوگ اور مسمریزم اور ہپناٹزم کی کتابوں کی کثیر تعداد میں مطالعہ کرنے سے تدابیر روشن ضمیری پتلیوں کو اُلٹانے اور کرسٹل بلوری شیشہ اور لالٹ لمپ میں اور مقناطیسی مصالحہ ناخون پر لگانے یا کٹوری پر لگا کر دیکھنے اور لالٹ کے عکس کو پانی میں دیکھنے اور سورج بھگوان کیطرف بلا جھپکنے پلکوں کے عرصہ تک دیکھنے یا سایہ پرش کو دیکھنے یا پرانا یام یورک ریچک، کنبھک سے کرنے اور پرانوں کو اوٹھا کر ناف کے مقام سے اڑا پنگلا سکھمنا رگوں کے ذریعہ سے ام الدماغ تک پہونچانے یا نظر کو ناک کی نوک پر جمانے وغیرہ سے غیب بینی اور روشن ضمیری کا حاصل ہو جانا بتلایا گیا ہے - لیکن ہر ایک صورت میں مراد یکسوئی قلب کے حاصل کرنے پر تاکید کی گئی ہے - اِن سادھنوں مذکورہ سے بھی یکسوئی قلب کے حاصل کرنے کی تدابیر ہی بتلائی گئی ہیں - یہ صاف ہے اور اِن کتابوں کے بعض مصنفوں نے اعتراف بھی کیا ہے - کہ آنکھیں خراب ہو جاتی ہیں مثل مشہور ہے کہ بھٹہ پیا سونا جو کن (گوش) توڑے - بینائی کو خراب کرکے جو تمام زندگی کی آسائش و آرام کا مدار ہے - ایسی غیب بینی و روشنضمیری حاصل کرنی - کیا سود مند سمجھی جا سکتی ہے - یہ ورزشیں جیسا کہ یہ خاکسار اوپر آدرنکات میں بھی لکھ چکا ہے - صحت جسمانی کو بگاڑنے والی ہیں - اِنکی طرف نہ پڑنا چاہئے - جان ہے تو جہان ہے - ایسی باتیں بتلانے والی اور کتابیں تصنیف کر دینے والے سبز باغ دکھلانے والے بہت ہیں لیکن خود

Marfat.com

کرنے والے نہیں ہیں ؎

زند بر ہر رگے فصّاد صد نیش + ولے دستش بلرزد از رگِ خویش

مہاتما واسشٹ دیو کی تعلیم کہ سنسار بھرم ماتر ہے اور من (دل) کو واشنا سے پاک کرنا موکھش کا سادھن ہے۔ انسان کی نجات کے لئے کافی ہے۔ ہم نے اوپر حالات من (دل) کے ارادوں کے پورے ہونے کے جیسے کہ ہماری ہوئے لکھدئے ہیں۔ یہ ہماری صفائی باطن اور یکسوئی قلب کا نتیجہ ہیں ان حالات اور وجوہات کے لحاظ سے ہم خیال کرتے ہیں کہ (جیسا کہ ہمنے پہلے مثالیں دی ہیں کہ آگ کے قریب لوہے کے ہونے سے اور عطر اور نافہ مشک کے پاس کپڑہ کے رکھنے سے لوہا گرم اور کپڑہ معطر ہوجاتا ہے) اسی طرح سے ہر دم خداوند تعالیٰ کی حضوری یعنی اس کیطرف توجہ رکھنے سے دل میں الٰہی صفات اور قوتیں آجاتی ہیں کہ جن سے غیب بینی اور ارادہ کا پورا ہوجانا اور روشن ضمیری خود بخود حاصل ہوجاتی ہیں۔ مسمریزم اور ہپناٹزم اور یوگ کے سادھن ایک مداری کا کھیل اور بازی گری ہیں ان میں پڑکر صحت جسمانی اور زندگانی کو برباد کرنا مناسب نہیں ہے۔ فافہم۔

برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۶ جون ۱۹۱۱ء۔ وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ اولاد کو تن من دھن کی کوشش اور صرف سے پالا پڑھایا بیاہا جاتا ہے۔ جب اس محنت اور صرف زر سے اولاد کو بہمہ تن لائق بنایا جائے اور اولاد عاقل بالغ ہوکر مرضی کے مطابق نہ نکلے تو والدین کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی قلق بیقراری دل شکنی مایوسی نامرادی نہیں ہوتی گویا گھنٹہ گوڈاں رل گئیں۔ امید کی کھیت سوکھ گئے۔ سرمایہ عمر کی محنت کے

Marfat.com

جہاز ڈوب گئے۔ سعدی چہ خوش فرماتا ہے ؎

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار + اگر وقتِ ولادت مار زائیند
ازاں بہتر بود نزدِ خردمند + کہ فرزندانِ ناہموار زائیند

یہ مثل ایسی اولاد کے حق میں صادق آتی ہے ؎

نہالے نشاندم کہ بار آورد + ندانستہ بودم کہ خار آورد

پھر صبر کرتے ہوئے والدین یہ کہتے ہیں ؎

خوں می خوریم ولیک جائے شکایت است + روزی ما ز خوانِ کرم ایں نوالہ بود
یا وفا خود نبود در عالم + یا کسے اندریں زمانہ نکرد

ایسی مایوسی کے عالم میں دلِ زار والدین سے جنکی ضعیفی کا سہارا ٹوٹ گیا۔ آہیں اُٹھتی ہیں اور کنگرہ عرش رحمانی کو ہلا دیتی ہیں۔ پھر اوس ناعاقبت اندیش بیوفا بیحیا اولاد کو کیفر کردار کو پہونچاتی ہیں۔ گورو نانک صاحب نے اولاد سے مایوس ہو کر انگد جیو کو گدّی دی۔ پس اے اولادِ والدین شعار بیوفائی بیحیائی نمک حرامی کرت گھنی اختیار نہ کرو۔ آہِ سحر خیزاں مایوسی مجسم سے ڈرو۔ کہ اُس سے خاکستر ہو جاؤ گے۔

۱۶ جون ۱۹۱۳ء برکت عاصی۔

نکتہ۔ قناعت اور توکل تیہا پرابت پر جو مزد حلال سے حاصل ہو سنتوکھ کر خوش و خرم رہنے کا نام ہے۔ نکہ یہ معنی ہیں کہ ہاتھ پاؤں نہ ہلائے جائیں لوگوں کے دست نگر رہ کر حرام خوری شعار کیجائے۔ بیشک رزاق مطلق مولا کریم ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ ؎

گر زمین را بہ آسماں دوزی + نشود جو زیادہ از روزی

تاہم کسب حلال سے روزی پیدا کرنی شرط عقل ہے۔ سعدی ؎

Marfat.com

رزق ہر چند بے گماں برسد ✤ شرط عقل است جستن از درہا

برکت نابکار

سکھپتی سے مراد بڑی نیند سکھپتی کی ہے۔ موت میں مثل سکھپتی کے سو رہتا ہے ہو کر جڑ ہتا بالآرام ہو جاتی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس جڑ ہتا سکھپتی (غشی بیہوشی) سے جاگرت (بیداری) ہو جاتی ہے۔ لیکن موت زیادہ عرصہ کی جڑ ہتا ہوتی ہے جس سے آتما جسم سے تعلق چھوڑ دیتا ہے۔ اس جڑ ہتا سے بھی شریر چھوڑنے کے بعد کچھ عرصہ باسنا انسان کو اور شریر کو اپنے ہمراہ حسب اعتقاد و فرمودہ شرتی مہاراج واسشٹھ بھگوان کے دیکھتا ہو ایک نئی دنیا سنکلپ سے رچ لیتا ہے (یہ دنیا بھی سنکلپ ہی ہے)

چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔ جب باسنا مر جاتی ہے نہیں رہتی۔ تو وہ شخص نرباسنا موکشت (نجات) کو پہنچ جاتا ہے آتما ہو جاتا ہے۔ جب تک باسنا نہ مرے اس کا آواگون کے چکر اور شریر کو ہمراہ لیتے رچ کر مرگردان۔ گھٹی جنم کیلئے رہتا ہے۔ اسی کو بار بار جنم پانا کہتے ہیں۔ سکھپتی سے بیدار ہونے کی طرح ہی موت کے بعد بیدار ہوتا ہے سکھپتی سے بیداری کا امر ایک عمدہ تتبع کی دلیل موت سے بیدار ہونے کے لئے ہے جو مجھکو یقین ہو گئی ہے۔ بعد از مرگ کیا ہوتا ہے یہی ہوتا ہے جو میں نے لکھدیا ہے۔ مجکو کوئی شک نہیں رہا ہے۔ پرم آتما برہما نڈر دپ دیا سنبوہ (کل) انت (لاانتہا) بحر ہے۔ ہم سب مخلوق اس بحر کی [illegible] و بلبلے ہیں۔ اسی بحر میں ایت کھپت ہماری ہوتی رہتی ہے۔ سکھپتی اور موت اس ویراٹ آتما کا بطون ہیں۔ جاگرت اور سپن ظہور ہیں جیسے میں ایک نکتہ میں اوپر کہہ آیا ہوں کہ سورج مکھی پھول کیطرح جب پھول کھل جاتا ہے

لہ یعنی کھوہ کی ٹنڈیں۔

Marfat.com

جگت ہوآتا ہے (یعنی ہوبہاستا ہی) اورجب سکڑا ورسمٹ جاتا ہی یعنی بند ہوجاتا ہے تو کھیتی اور موت کی حالت جڈہتا بالآرام ہوجاتی ہے اس حالت سے باہر نہیں جاتا ہے - یہی بطون ظہور جگت کا کھیل ہی - یہی طریق موجودات عالم اور تقرید تجریدیہی - ؎

تھا وہ برتر شما و ما سے نیاز ✣ پر اوسی کو شما و ما دیکھا
؎ ز دریا موج گونا گوں برآمد ✣ زہیچوئی برنگ چوں برآمد

یہی

حالت جڈہتا سکھیتی اور موت والی ہے جو جگت کے ساتھ پیار رکھتی ہیں - وہ اس حالت کو دوزخ سمجھتے ہیں کہ کل آرام اور منزوں زندگی سے محروم رہکر انسان ایک بیہوشی یا رضی یا دوامی میں جا پڑتا ہے -

اور

جو اشخاص جہان کے مصائب اور بیقراریوں آزاروں ہجر کی زدوں سے ستے ہوئے اور مضطرب ہیں وہ اس حالت غش بیہوشی سکھیتی اور موت کو بہشت سمجھتے ہیں - اسی لئے جب درد سے بیقراری ہوتی ہے - کلورا فارم یا افیون وغیرہ ادویہ سے مصنوعی نیند بناتے ہیں - تاکہ آرام ہو - درد محسوس نہ ہو - اور جو از حد درد اور بیماری کی تکلیف یا کسی پیاری کے ہجر سے لاچار ہوجاتے ہیں خودکشی کرکر دائمی نیند سے آرام حاصل سمجھتے ہیں - جیساکہ کہا ہی کہ

؎ بہشت آنجا کہ آزاری نباشد ✣ کسے را با کسے کاری نباشد

ایک ہی موت کو مختلف خیالات والے حسب مذکور دو مختلف نظروں سے دیکھو اور تعبیر کرتے ہیں - ایک گروہ دوزخ کہتا ہے - دوسرا بہشت کہتا ہے - اور جو ان سے بالاتر بلند نگاہ والا - بے نیاز اور بے خواہش ہے اس موت

Marfat.com

کو موکھش اور نجات سمجھتا ہی "جسر حبیب" موت کو کہتے ہیں۔ مولوی معنوی فرماتا ہے ؎ مرگ اگر مرد است گو نزد من آ + تا در آغوشش بگیرم تنگ تنگ

من از و عمرے ستانم جاوداں + او ز من دلقے ستاند رنگ رنگ[1]

(جسم)

کبیر بھگت فرماتے ہیں ؎

جاں مرنے تھیں جگت ڈری میری من آنند + مرنی ہی تے پائی پورن پرم آنند

برکت نابکار عفی عنہ ۱۶ جون ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ جنکی کلامیں پاکیزہ اور مؤثر ہیں وہ اونکے اچھے ہونے کا ثبوت ہے

ہرچہ بدل است بزباں برمی آید۔ ہرچہ بدیگ است بکفچہ درمے آید۔

؎ زباں در دہانِ خردمند چیست + کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر

چو در بستہ باشد چہ داند کسے + کہ گوہر فروش است یا شیشہ گر

گرو نانک صاحب بھگت کبیر صاحب۔ گورو تیغ بہادر صاحب۔ سائیں بلہے شاہ صاحب۔ شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی۔ راجہ بھرتری۔ جامی علیہ الرحمہ۔ مولوی روم۔ شیخ سعدی۔ خواجہ حافظ شیرازی۔ بابا فرید شکر گنج انکی کلامیں کیسی پاکیزہ اور مؤثر ہیں اس سے ان کا مقدس وجود ہونا ثابت ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوئد نہ کہ عطار گوید۔ یہ بزرگ سجدہ کے قابل ہوئے ہیں۔ حافظ ؎

تا ز میخانہ و مے نام و نشاں خواہد بود + سرِ من خاکِ رہِ پیرِ مغاں خواہد بود

بر زمینی کہ نشاں کفِ پائی تو بود + سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

بر سرِ تربتِ ما چوں گذری ہمت خواہ + کہ زیارت گہِ رندانِ جہاں خواہد بود

برکت نابکار ۱۶ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

---

[1] دانت سفید لب سرخ و چشم سفید و سیاہ بال سیاہ و سفید و غیرہ وغیرہ

نکتہ۔ ہائے افسوس آج کے ریفارمر نئے مذاہب کے بانی ذرّہ بھی علم اور لیاقت نہیں رکھتے اور گدّی نشین اور مہنت بن بیٹھ کر خلق خدا کو گمراہی میں ڈالکر علوم حقائق بلند سے آگاہ نہیں ہونے دیتے۔ مرضی مولا شائد ایسی ہی ہو رہی ہے۔ اُس سے کیا چارہ۔ سائیں بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں "عالم فاضل بھائی میرے باہر پڑھیاں تونہاں" یہ باپڑھے لوگ راہ حقیقت کو مار رہے ہیں۔ برکت ناہکار۔

نکتہ۔ ہم اپنی ہندو شری مہاراج گورو تیغ بہادر اور گورو گوبند سنگھ صاحب کے کمال مشکور ہیں۔ جنہوں نے عالمگیری ظلم متعصبانہ سے فقیری کی حالت میں اپنی جانیں نثار کر اس ہندو دھرم کو بچایا۔ ورنہ ہماری وہ متبرک اور مقدس گیتا بید بھگوان اپنکھدیں۔ شری جوگ واسشٹ بھگوت گیتا۔ رامائن مہابھارت۔ جوگ شاستر۔ پاتنجلی منی وغیرہ وغیرہ ڈھونڈے سے بھی نہ ملتیں۔ اور مصر کے کتب خانہ کی طرح ہیمہ سوختنی کا کام دیتیں۔ ان دونوں باپ بیٹوں نے اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ فرما کر دھرم رکھشا کی۔ یہ خاص مشکوری اور سجدہ کے مستحق ہیں۔ گورو گوبند سنگھ مہاراج نے پرانی طریق رسم کی اشاعت کیسا دھاری بنانے ششوں[1] سے کی۔ تمباکو کی بد عادت سے چھڑایا۔ شودر قوموں میں بھی دھرم کی پرچار (بلا تمیز نوع انسانی برادر ہمجنس سمجھکر) کی۔ لیکن ہائے افسوس اُن کے اصلی مقصود ویدوں اور شاستروں کے دھرم کی بردہی اور اشاعت کو نظر انداز کر کر آج کل کے نوین خالصہ اپنی ڈیڑھ پاؤ کی کھچڑی علیحدہ ہی پکانے لگ گئے ہیں۔ کہ ہندو دھرم اَور ہے اور سکھ دھرم اَور ہے۔ ہندو دھرم ناقص ہے اور سکھ دھرم اشرف ہے۔ خداوند تعالیٰ انکے خیالات کو

[1] یعنی مرید۔

Marfat.com

مثل گورو صاحبان اصلی مقصود والے خیالات اشاعت ویدوکت و شاشتر وکت دہرم کے مطابق کرے - برکت نابکار

نکتہ - ہماری مذہبی کتابوں کی عظمت ہماری دو کتابیں اپنکہد ۵۲ - اور جوگ واسشٹ ایسی پاکیزہ متبرک اور لاثانی ذریعہ نجات ہیں کہ شاہزادہ دارا شکوہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد تحقیق کامل مختلف ادیان و مذاہب کی اعلےٰ کتابوں کو دیکھ کر جب اُن سے تسلی نہ ہوئی - تو ان دونوں کتابوں کو زبان فارسی میں ترجمہ فرمایا جو ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو فیض پہونچا رہی ہیں - ہماری مذہب کی بڑی کتاب مہابہارتہ کو جسمیں پنج رتن مثل بھگوت گیتا اور وشنو سہنسر نام کے ہیں - مولوی فیضی نے بحکم شہنشاہ اکبر فارسی زبان میں ترجمہ فرمایا اور یورپ میں خصوصاً جرمنی میں بید بھگوان اور بہت سی متبرک کتابیں ہماری مذہب کی جرمنی انگریزی فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہوئی ہیں - اور وہ لوگ ہماری مذہب کی مقدس اور بلند فلاسفی سے فائدہ اور فیض اُٹھا رہی ہیں - سچ مثل شمس کے ہے - وہ کب بغیر پرگٹ ہوئے رہ سکتا ہے - ؎ نکو روئی تاب مستوری ندارد + چو در بندی سراز روزن برآرد

کوڑ نکھٹی نانکا اوڑک سچ صحیح - برکت نابکار -

۱۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر - وقت ۸ بجہ صبح -

نکتہ - ضضض ہمارے عقیدہ کا خلاصہ -

۱ - جہان برہم ہے - پرتکھش دکھائی دے رہا ہے - ہماری اوپت اور کھپت اسی میں ہے -

۲ - پاکیزہ خیالات بہشت ہیں - گندہ خیالات دوزخ ہیں -

۳ - موت کے بعد پھر جاگرت ہوتی ہے - سنکلپ سے جیو آتما سرشٹی اور

Marfat.com

اپنا شریر رچ لیتا ہے۔ اور اُسی سے جہان کی لیلا کرتا ہے۔ یہ حالت تبتک ختم نہیں ہوتی۔ جبتک نہ سنکلپ اور نرباسنا (بیخواہش) کُلّی طور پر نہو جائے نہ سنکلپ نرباسنا ہو جانا۔ موکھش (نجات) ہے۔ ؎

تا ہست غمِ خودت نہ بخشائندت ✤ تا با تو توئی است ہیچ نہ نمائندت
تا از خود و از دو کون فارغ نشوی ✤ ایں در منزن اے خواجہ کہ بخشائندت

۴۔ ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگراں ہم مپسند۔

۵۔ کُل موذی جانوران سانپ شیر چیتا۔ بھیڑیا وغیرہ کے دفعیہ کی تدبیر کرنا ✤

۶۔ جیو ہنسیا ہرگز نہ کریں بجز موذی جانوران کے۔

۷۔ عام خلائق سے ہمدردی راست معاملگی اور سلوک سے برتاؤ کریں ✤

۸۔ بادشاہ وقت کی دلی عقیدت سے اطاعت کریں ✤ جائز مطالبات میں نہایت مؤدبانہ اور وفادارانہ روش پر عمل کریں۔

۹۔ کُل مخلوق کو زیورِ تعلیم سے آراستہ ہونے کی ترغیب دیں اور مدد کریں ؎ چو شمع از پئے علم باید گداخت ✤ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

۱۰۔ کسب حلال اور مشت دست سے روزی کما کر کھائیں۔ بھیک مانگنے سے پرہیز رکھیں۔ اور نہ غیر مستحق بھکاری کو مدد دیں۔

۱۱۔ خلق اللہ کو ستانے والی جماعت یا فرد بشر چور ڈاکو رہزنوں یا بدامنی پھیلانے والوں بدچلنوں کے دفعیہ کے لئے حکّام وقت کا ہاتھ بٹائیں تن من دھن سے مدد دیں۔

۱۲۔ کُل مفید امور مثل اصلاح چاہ۔ سدابرت۔ سرائے ہسپتالات

Marfat.com

پُل - سڑکوں - مسجد - مندر - گرجا وغیرہ کے قیام میں دلی امداد کریں -

امرتسر بوقت ۷ بجہ صبح - ۱۸ جون سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - مولا کریم نے ایجاد عالم پنج عنصروں آکاش (ایتھر) ہوا - آگ پانی - مٹی سے کیا ہے - اسمیں اعلےٰ مخلوق حیوانات بنائی ہے - پس ہر ایک عنصر کے لحاظ سے حیوانات کو قوائے جسمانی معلوم کرنے اُن عناصروں کے لئے عطا فرمائے ہیں - آکاش کا دہرم (خاصہ) شبد (آواز) ہے - اسکے لئے کان - آگ کا دہرم روشنی ہے اسکے لئے آنکھ ہوا کا دہرم لمس (چھونا) ہے - اسکے لئے تُچا (قوت لامسہ جلد) پانی کا دہرم ذائقہ ہے - اسکے لئے زبان - مٹی کا دہرم گندہ (بُو) ہے - اس کے لئے ناک عطا فرمائے ہیں - انکے سوائے روح مجرّد پاک عطا فرمائی ہے - سمجھنے کے لئے اس کے واسطے آلۂ ادراک دماغ عطا فرما دیا ہے -

چرند پرند مخلوق کرّہ ہوا کے اندر رہتی ہے اور اس سے زندگی حاصل کرتی ہے - سینکڑوں کوس تک کرہ ہوا محیط زمین ہے - اسکا دباؤ ہم پر نہیں پڑتا ہے بلکہ زندگی اسی پر قائم ہے ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات آمد و چوں برمی آید مفرح ذات - اسی طرح میں خیال کرتا ہوں کہ آبی جانوروں کے لئے سمندر دریا تالاب جھیلیں مایۂ حیات ہیں اُنپر پانی کی لا انتہا وزن کا بوجھ نہیں پڑتا ہے - ہوا میں اڑنے کے لئے جسم میں ہی سکڑنے اور پھیلنے کے لائق مولا پاک نے پر بنا دئیے ہیں - دُم بھی اُن کے اڑنے میں مدد دیتی ہے - آبی جانوروں کے اجسام پاؤں - ہاتھ پر تیرنے کے لائق بنا دئے ہیں - مچھلی کے دہن سے اخراج پانی کے لئے گلپھڑہ بنا دئی ہیں - بطخ کے پاؤں کے پنجہ میں پردہ تیرنے کی غرض سے لگایا

Marfat.com

ہے۔ جیسا جیسا جس جس حیوان کی زندگی کے لئے مقتضی اور مناسب تھا اعضا عطا کر دئے ہیں۔ سبحانک ربنا اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ پھر ہٹھیلی ناستک لوگ یہ حکمتیں اور صنعتیں نراکتیں ایجاد عالم میں دیکھتے ہوئے بھی ہستی خالق و امر کے قائل نہیں ہوتے اے وائے ہائے ؎ ہر آنکس را کہ ایزد راہ نمود ✤ ز استعمال منطق ہیچ نکشود

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ برکت نابکار

۲۱ جون ۱۹۱۳ء آج سب سے بڑا دن ہے۔ وقت ۷ بجہ صبح امرتسر

نکتہ۔ یہ خاکسار صبح اٹھکر ۳ بجہ سے کچھ مناجاتیں اور پاکیزہ کلامیں بطور وظیفہ کے پڑھا کرتا ہے جنمیں سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص قرآن شریف کی بھی ہوا کرتی ہیں۔ جب وقت مذکور پر میں بیدار ہونے کو تھا تو مجھکو خواب تھا۔ خواب میں میں نے سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص دونوں نہایت صفائی سے اور درست پڑھیں۔ بعد اس کے اور حالت خواب میں رہکر بیدار ہوا۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔ اس سے مجکو یہ یقین ہو گیا ہے کہ متواتر کسی مضمون سے تعلق پکڑنے سے وہ مطلب روح میں منجمد ہو کر آتما کے ہمراہ قالب تنہی کرنے پر بھی جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک آدمی ذکی ہوتا ہے اور تھوڑی ہی تعلیم دینے پر سب مضمون جلدی سیکھ جاتا ہے اور اسپر قابض ہو جاتا ہے

برکت نابکار ۲۱ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح امرتسر

---

۲۱ جون ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔ امرتسر

کل میں نے پوتروں اور پوتی کے جنکو بطور دختر خود میں سلوک کرتا ہوں دربار صاحب گیا تھا۔ جب میں واپس ہوا تو راستہ میں خیال کیا کہ بال بچوں

Marfat.com

کو مکان پر چھوڑ کر اپنے افسر حاکم اعلےٰ کے پاس جاؤں - جب میں مکان پر
پہونچا تو وہ حاکم افسر میرے مکان کے باہر بمعہ چند آدمیوں کے کھڑا تھا
کہا کہ آپ کو ملنے آیا ہوں - انتظار میں کھڑا تھا - سبحان اللہ وبحمدہٖ -
؎ جائے جو طور پر تو اور دیکھ لے وہ تجکو + خود کہیگا تجکو ارنی جو کہے تھا لن ترانی
اپنے بھگتوں کو یہ کامیابی اور وڈیائی مالک عطا فرماتا ہے - اُسکا حمد
وثنا کس زبان سے ادا ہو سکے - میں نے ایک اخبار اس وقت سے
پہلے پڑھا - چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا - پہلے کچھ اخبار پڑھ کر سرہانہ کے نیچے
رکھدئے تھے - اُس اخبار کو پڑھ کر میں نے چاہا کہ آخری اخبار کو بھی اُنہیں
اخباروں میں رکھدوں لیکن سرہانہ پرے تھا - اوٹھ کر وہاں رکھا نہیں
دُور سے پھینکدیا - شبہ تہا کہ نیچے گر جائیگا کہ اٹکنے والی جگہ کوئی نظر نہ
آتی تھی - چاہتا تھا کہ نیچے نہ گرے - وہ اخبار [illegible]
اٹک گیا کہ نیچے نہیں گرا - سبحان اللہ وبحمدہٖ -
آج ہی صبح میں ظروفات میں ایک جگہ بہت قلیل پانی چھوڑ آیا تھا - مجھکو
پانی کی زیادہ ضرورت تھی - مجھے پھر ضرورت وہاں جانے کی [illegible]
میں نے خیال کیا کہ تھوڑا سا پانی وہاں چھوڑ آیا تھا اُس سے [illegible]
تو میں جب وہاں گیا تو آگے تینوں ظروف پُر [illegible]
ملازم نے بلا کہنے میرے کے بھر رکھے تھے - سبحان اللہ [illegible]
ہے - قوت ارادی کی اعلےٰ تاثیر کے یہ امور [illegible]
ایک بزرگ مسلمان کے کہنے سے میں سوتے وقت [illegible]
کرتا تھا - ساتھ ہی سورہ اخلاص بھی چند [illegible] پڑھا کرتا تھا ایک روز پڑھنے
کے بعد کہ ابھی میں لیٹا نہیں تھا کیا دیکھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم سر و پا برہنہ ایک پیراہن سیاہ زیب تن فرمائے ہوئے ایک علم ہاتھ میں لئے ہوئے سر پیچھے پشت کے اپنے پیروان کی جماعت کیطرف کئے ہوئے جو اُنکے پیچھے پیچھے چلے جاتے تھے۔ لاالٰہ اللہ کے کلمہ (شہد) کو باآواز بلند ادا چارن کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ مَیں حضور ممدوح کو دیکھکر حضور ممدوح کے قدوم مبارک پر گر پڑا اور پشتِ پا پر بوسہ دیا۔ اور نہایت ہی ادب سے معافی مانگ کر سوال کیا کہ یا حضرت آپ کی سب شرع شریف نہایت اچھی قابل تعریف ہے۔ لیکن ذبح جانور کو جو آپ نے جائز اور حلال فرمایا ہے۔ یہ امر بے رحمی کا ہے۔ جواباً آنحضرت تقدس مآب نے نہایت ہی شیریں کلامی اور خندہ پیشانی سے فرمایا۔ کہ "برکت" تو جانتا ہے کہ ملک عرب ایک ریگستان کا ملک ہے۔ اسمیں غلہ اس مقدار کافی میں پیدا نہیں ہوتا کہ خوراک نوع انسان باشندگان عرب کے لئے کافی ہو۔ اِس لئے اِس سرزمین کے لوگ گوشت کو غذا رکھتے ہیں تو سمجھ کہ مَیں علم الوہیت اِس وحشی اور خونخوار قوم میں پھیلاتا ہوں جنکا پیشہ قزاقی۔ رہزنی۔ سفاکی ہے۔ اگر مَیں اشاعت علم الٰہی کے ساتھ ساتھ ہی اِن کو گوشت خواری سے منع کروں تو یہ جبار عادت کے انسان میرا کہنا کبھی قبول نہیں کرینگے۔ نہ میری طرف راغب ہونگے۔ نہ علم الٰہی کے مقاصد اور مطالب کو سنیں گے۔ ازدست میرے شاکی ہونگے کہ دیکھو یہ شخص ہمکو ہماری خوراک سے محروم کرتا ہے۔ اور بھوکوں مارنا چاہتا ہے۔ مَیں نے علم الٰہی کی تلقین اور تربیت اِس قوم میں شروع کردی ہے اور راستی رحم نیک عادت کے نصائح اِن کو کرکر اخلاق حسنہ کی طرف توجہ دلائے جاتا ہوں۔ جب یہ لوگ زیور اخلاق حسنہ سے مزین

Marfat.com

ہونگے اور انکی نفس ناطقہ پاک ہو جائیگی تو خود ہمدردی حیوانات اور رحمدلی کا عنصر انکے دل میں پیدا ہو جائیگا - اور یہ لوگ خداشناسی اور معرفت کو پہونچکر رفتہ رفتہ خود بخود گوشت خوری اور جانور آزاری سے متنفر ہو جائینگے یہ جواب حضور رسالت مآب کا سنکر مجکو تسلی ہو گئی اور مشکوری سے میں عاصی خاکسار نے سجدہ کیا اور اقرار اپنی تسلی دل کا کیا - کہ پھر وہ حالت ہٹ گئی - لیکن تمام رات اور کئی دنوں تک ایک نہایت پاکیزہ اثر میرے دل اور قالب میں رہا - سبحان اللہ وبحمدہ -

میرے والد صاحب بزرگوار لالہ سکھدیال صاحب جیو خلد آشیانی بہی آنحضرت سرور کائنات سے کمال محبت رکھا کرتے تھے - آپ کی شان میں والد صاحب مرحوم نے خواجہ حافظ کی ایک غزل کا تتبع کیا تھا جسکے چند ابیات مجکو یاد ہیں جو حسب ذیل لکھتا ہوں - وہو ہذا :- ؎

اگر شاہنشہ عربی بدست آرد دل ما را + بپائے وی فدا سازم ہمہ دنیا و عقبیٰ را
مسخر گشت کونینش مقامش قاب قوسینش + چہ حاجت ماند تسخیر سمرقند و بخارا را
مئی کو مستیش از ہستی موہومہ برہاند + نوائی نغمۂ منصور سنجاند کند چوں موم خارا را
مئی کو بیخودم سازد بدہ ساقی ازو جامی + بیاد مے پرستان کہن خونریز مینا را
حیات جاوداں خواہی بہ احیائے دل خود کوش + بہ احیائے دل مردہ چہ چارہ پور سینا را
غزل گفتن نمی دانم نہ در سفتن بہ نظم اندر + نہ تحسین از کسی جویم نمی خواہم ثریا را
تتبع آں غزل کردم کہ حافظ گفت در دیواں + اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را

ہم پرتکھش وادی ہیں - صلح کل ہمارا مذہب ہے - جانور آزاری اور دل آزاری سے پرہیز ہے - خواجہ حافظ علیہ الرحمہ ؎

مباش در پئے آزار و ہر چہ خواہی کن + کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہی نیست

Marfat.com

نیاز سے عشق میں آعجب مزا دیکھا ✣ خویش و بیگانہ آشنا دیکھا

برکت نابکار امرتسر ۲۱ جون سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

امرتسر ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

| | |
|---|---|
| شکتہ - جاگرت | ناسوت ہے - |
| سپن | ملکوت[1] ہے - |
| سکھپتی | جبروت ہے |
| تُریا | لاہوت ہے |

نکتہ - ہندو دہرم کے اکابرین نے آتما خدا کو کہا ہے آتما کے معنے اپنے آپ (قائم بالذات) ہیں - اور - اس آتما کو ست چت آنند کہا ہے - جسکا مخفف سچدانند ہے - ست کے معنے ہست قائم بالذات ہیں - چت کے معنے علم ہیں آنند کے معنے سرور ہیں - یعنی خدا کی یہ تعریف کی ہے کہ او تعالیٰ ایک ہستی قائم بالذات عین علم و عین سرور ہے - برکت نابکار امرتسر تاریخ وقت ایضاً -

نکتہ - شری کرشن بھگوان کو یہ احقر اور سناتن دہرمی ہندو وشنو بھگوان کا اوتار سمجھتے ہیں - وشنو بھگوان آتما دیو کا ایجاد کائنات کے وقت پہلا مظہر ہیں - آنحضور شری کرشن بھگوان جیو کی عظمتِ کبریائی کو اور خاص صفات الٰہی کو اونمیں دیکھ کر اُسوقت کے تمام بہادران اہلِ سیف، صاحبان حکومت - صاحبانِ علم صاحبانِ یوگ صاحبانِ ریاضت مثل مہاراجہ

[1] تہیا صوفیکل سوسائٹی والے اسکو کام لوک کہتے ہیں کہ اس حالت میں روح کُل تعلقات جسمانی سے آزاد ہوکر عالم غیب کو دیکھتی ہے -

Marfat.com

یدہشٹر۔ ارجن۔ بہیم سین۔ بہیشم پتامہ۔ درونہ اچارج کرن۔ دریودہن۔
شری بید بیاس جیو وغیرہم نے آں حضرت کو اوتار الٰہی کا مانا اور اون کے
گنا واو گائے۔ اونکی لامحدود طاقتوں کو دیکھکر جو معمولی انسانی طاقتوں سے
ازحد بالاتر پائی گئیں۔ کل مخلوق نے اونکو اوتار تسلیم کیا۔ جنہوں جنہوں نے
اعراض (روگردانی) کیا۔ اُن کے ہاتھ سے مقتول ہوکر فنا فی العدم ہوگئے۔
مہابھارتھ میں آپکی عیاشی کے متعلق کچھ درج نہیں ہے۔ ایک علیحدہ کتاب شریمد
بھاگوت ہے۔ اوسمیں مذکور ہے کہ اونہوں نے برج کی بہت گوپیوں یعنی
گوجروں کی عورات سے کلول کئے۔ یا اُن سے ہم بستری کی۔ مخالفانِ
مذہب یہ عیب ذات مبارک شری کرشن چندر مہاراج پر لگا کر استدلال
کرتے ہیں کہ ایسا شخص اوتار الٰہی تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جو خراب اخلاق
والا تھا۔ صاحبو! غور سے دیکھو کہ اس چلن سے بھی آنحضور کا اوتار الٰہی ہونا
بطریق اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ ایک مرد مشکل سے ایک عورت کی خواہشاتِ
نفسانی کو پورا کر کر اُسکو خوش کر سکتا ہے۔ ڈوکو کرنے کے لئے بڑی بڑی
معجونیں۔ لبوب کبیر وغیرہ۔ سڑکنیا۔ ڈائمیانا۔ فاسفورس۔ ثعلب مصری۔
ستاور۔ برہمی بوٹی وغیرہ مبہی ادویہ کا استعمال کرتا ہے۔ تو پھر بھی قادر نہیں
ہو سکتا ہے تو جو شخص کہ بالک اوستھا (صغر سنی) میں ہی اتنی لاتعداد عورات کو خوش کر سکتا تھا کہ اُنکو
اپنے تن من کی سُدہ (خبر) ہی نہیں رہتی تھی۔ اور ننگ ناموس کی بھی پرواہ
نہیں رکھتیں تھیں۔ اور اُنکے خویش و اقارب آنحضرت کو اس بارہ میں کچھ
نہیں کہہ سکتے تھے۔ تو کیا یہ کام معمولی ایک بشر کا ہے۔ دنیاوی مختلف
گون رنگوں میں یہ امر بھی ایک ظہور مشیت ایزدی کا کہا جا سکتا ہے۔ نہ اُن
گوپیوں کے من کا منشا دیکھ کر آں حضور پُرنور نے ایسا ظہور بھی پکڑ لیا۔ اظہر

Marfat.com

من الشمس ہے کہ کُل مخلوق انسان حیوانات چرند پرند قدرت نے نر و مادہ بنا کر سلسلہ ولادت جاری کیا ہے۔ چونکہ یہ انواع مخلوقات انسان چرند پرند وغیرہ ایک خفیف جزوی ظہور پرماتما دیو کا رکھتے ہیں۔ انکے لئے ایک ایک جوڑہ ہی اپنی اپنی جفت کا مکتفی سمجھا گیا۔ شری کرشن بھگوان لامحدود طاقتوں پرماتما کا ظہور تھے۔ اگر اُنہوں نے اپنی مرضی مبارک سے کہ وہ مالک خالق تھی لاتعداد گوپیوں کو در بر کر لیا تو کون سے تعجب کی اور بہتان کی بات ہے۔ وہ مالک تھے سب کائنات اُنکی تھی اور ہے ؎ فریدا کون کہے صاحب نوں۔ ائیں تہیں تو آیخ کر۔ اب بھی جو زیادہ طاقتور انسان ہیں ایک بیبی سے زیادہ بیبیاں بیاہ شادی کر لیتے ہیں۔ عورت قانون قدرت کی رُو سے مرد کی اور مرد عورت کا جفت بنائے گئے ہیں۔ آنحضور نے قانون قدرت کے باہر قدم نہیں رکھا ہے۔ مخالف مذاہب کے بہت سے بزرگان نے بھی بہت بہت بیبیاں کی ہیں۔ میں سب کو بزرگ سمجھتا ہوں اسلئے میں میں تُو تُو کرنا پسند نہیں کرتا۔ کئی زبردستوں نے کم طاقتوں کی بیبیاں چھین کر رکھ لیں۔ ہسٹری سے پتہ لگ سکتا ہے۔ پر مجکو کیا۔ جو عیب مخالفین ذمہ شری کرشن بھگوان کے لگا کر اونکے اوتار الٰہی ہونے کی تردید کرتے ہیں۔ اوس عیب سے بھی اُنکا اوتار الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کون معمولی انسان ایسی طاقت رکھ سکتا ہے۔ اور کس نے رکھی کہ اس قدر عورات کو راضی کر سکے۔ سوائے الٰہی طاقت کے ایسا کرنے کی کس کی مجال ہے ؎

گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی ✤ کس را مجالِ آں نہ کہ ایں چون و آں چرا

برکت نابکار ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

مشہور ہے کہ دیانند سرستی صاحب بانی آریہ سماج فرمایا کرتے تھے کہ

Marfat.com

شریکرشن مہاراج ایک جوگیشور پُرش تھے۔ اُنہوں نے ایسے گوپیوں کے تعلق کا کام نہیں کیا۔ اگر شری کرشن مہاراج جیتے ہوتے تو ایسے کہنے والوں کے حلق میں سکہ ڈہلوا کر ڈلوا دیتے۔ اور فرماتے تھے کہ اگر شری کرشن مہاراج ایسے ہوتے تو مہابھارت میں جو ایک مستند گرنتھ لاثانی اہل ہنود کا بیاس کرت ہے اِسکا ذکر ہوتا۔ شریمد بھاگوت کو آپ فرمایا کرتے تھے کہ بیاس کرت نہیں ہے۔ اس کی شاعری مہابھارت سے نہیں ملتی ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ شریمد بھاگوت کسی اور شخص کی تصنیف ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے۔ کہ بوپ دیو ایک پنڈت بڑا عالم ہُوا ہے اُس نے ایک کامی پُرش راجہ کی خوش کرنے کو یہ گرنتھ تصنیف کیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اسی موقع پر میں ایک خاص امر متعلق عظمت شوامی دیانند سرسوتی جیو مہاراج کے لحاظ سے لکھنے سے باز نہیں رہ سکتا ہوں۔ میں خود سوامی جی مہاراج موصوف سے ملا تھا۔ جبکہ وہ تنہا بیٹھے تھے۔ میں نے نہایت ادب سے سوال کیا کہ سوامی جیو مہاراج۔ اپنکے۔ جوگ واسشٹ لیے متبرک اور مستند گرنتھوں میں ویدانت کی بڑی تعظیم کی ہے اور شری بیاس جی بھی ویدانتی ہی تھے کہ دیکھو گیتا انکی تصنیف ہے۔ تو آپ ویدانت دردہ آپدیش کیوں فرماتے ہیں اور تین چیزوں ایشور۔ جیو۔ پرکرتی کو انادی مانتے ہیں۔ تو خواہ کوئی تیری اس بات پر یقین کرے یا نہ کرے۔ تو سوامی جیو نے فرمایا کہ میں ویدانت وردی نہیں ہوں۔ ویدانت کی تعلیم کا یہ تعلیم ہے کہ جس سے آتما کا لابھ ہو جاتا ہے اور آتما ایسے امولک رتن کو پاکر آدمی کسی دیگر دنیوی مفید امور کے حصول کی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ اس تعلیم سے دنیوی مفید امور ہندوستانیوں کے زائل ہو گئے ہیں۔ آج کل

Marfat.com

دنیاوی مفیدہ امور کے حصول کی ہندوستانیوں کی ہستی کے قیام کے لئے بہت ضرورت ہے۔ اس لئے میں دویت عقائد کی تعلیم دیتا ہوں۔ میں سنسکرت علم کی اشاعت کر رہا ہوں۔ جب سنسکرت ودیا کا پرچار ہو جائیگا تو ہندوستانی سنسکرت خواں اعلےٰ تعلیم والے خود ویدانت کے قائل ہو جائینگے جسکی کہ بعد حصول فوائد دنیوی کے ضرورت ہے۔ اب پہلے ہی پہل ویدانت کی تعلیم پاکر دنیا کیطرف توجہ نہیں دیتے اور دنیوی فوائد اور آرام سے محروم رہتے ہیں۔ برکت نابکار امرتسر ۲۷ جون سنہ ۱۹۱۳ء ۷ بجہ صبح۔

---

امرتسر یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ جس طرح آفتاب کے طلوع ہونے پر تمام کام جہاں اور جہانیان کا ہونے لگ پڑتا ہے۔ اسی طرح تمام اندریاں گیان والی اور کرم والی اور من چیت بدھ اہنکار چاروں انتش کرن آتما کے آشرے سوتنتر ہو کر کام کر رہی ہیں۔ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے۔ سب پسو پنچھی اپنے اپنے آشیانوں آرام گاہوں میں بسرام کر جاتے ہیں۔ اور پھر طلوع آفتاب پر اوٹھ کر اپنے دنیوی مشاغل میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب آتما دیو اپنا پرکاش ڈالتے ہیں تو سب قوائے بدنی مذکورہ منور ہو جاتے ہیں اور اپنا اپنا کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ ورنہ اپنے اپنے کام سے معطل ہو جاتے ہیں۔ جیسے انجن میں آگ۔ پانی۔ ہوا۔ بھاپ سب موجود ہوتی ہے۔ لیکن وہ از خود نہیں چل ٹھہر سکتا۔ ڈرائیور کے ہاتھ میں اس کی عنان۔ چابی۔ چلانا ٹھیرانا ہوتا ہے۔ تیسے ہی تمام عالم مثل انجن کے ہے۔ آتما دیو ڈرائیور ہیں ؎

گر نرسد قافلہ در قافلہ ✤ فیض تو در ہم رود این سلسلہ

Marfat.com

جب کوئی کلا انجن کی بگڑ جاتی ہی تو ڈرائیور کی عقل اور تدبیر کے ہوتے ہوئے بھی انجن نہیں چل سکتا۔ اسی طرح جب قوائے بدنی کی بناوٹ میں کوئی فرق آجاتا ہے تو باوجود آتما دیو کے پرکاش کے بھی بدن انسانی حیوانی اپنے فعل علم و حرکت سکون سے معطل ہو جاتا ہے اور اپنے کام کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ آتما کا پرکاش تو موجود ہی ہے۔ لیکن ڈیلہ آنکھ پھوٹ گیا ہے۔ تو انسان یا حیوان نہیں دیکھ سکتا ہے۔ پردہ سماعت پھٹ گیا ہے یا مفلوج ہو گیا ہے تو باوجود آتما دیو کے پرکاش کے موجود ہونے کے بھی انسان یا حیوان سماعت سے معذور ہوتا ہے۔ اسی طرح دماغ انسان اور حیوان کا آلہ ادراک اور سمجھ اور بوجھ کا ہے جب اس میں کسی قسم کا نقص آجاتا ہے تو انسان یا حیوان ادراک اور سمجھنے بوجھنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ کلوروفارم سونگھانے سے بھی ایسی ہی غیر معتدل حالت اور کیفیت دماغ کی ہو جاتی ہی اگر کوئی آلہ صدمہ پہونچے تو بھی ایسی ہی کیفیت ہو جاتی ہی جسکو غشی کہتے ہیں اسوقت آتما دیو کے پرکاش ہوتے ہوئے بھی انسان یا حیوان کچھ سمجھ بوجھ نہیں سکتا ہے لیکن ایک بات مسلم ہی کہ ہر ایک فعل اور عدم فعل اور فعل سرزد شدہ کا اتما دیو موجود رہتے یعنی ساکشی پرش ہوتے ہیں۔ اندھا کہتا ہے کہ میری آنکھیں نہیں اس لئے نہیں دیکھ سکتا۔ بہرا کہتا ہے کہ کانوں کی قوت شنوائی نہیں اسلئے سن نہیں سکتا ہوں۔ گونگا بھی اشارات سے زبان کے نقص کیوجہ سے عدم تکلم کا اظہار کرتا ہے۔ جب کلوروفارم کا اثر دور ہو جاتا ہے اور غشی سکھتی ہٹ جاتی ہے تو بیہوش اور سویا ہوا پرش جاگ کر اور ہوش میں آکر شہادت دیتا ہے کہ مجکو بیہوشی تھی یا خوب آرام میں سویا۔ اسوا سطے جہان کی کچھ خبر نہیں رہی۔ گویا کہ وہ قوائے ادراک و فہم کی مطلق کرتا

Marfat.com

عدم ادراک و فہم کی تصدیق کرتا ہے اور اپنی تمام حالتوں ہوش اور بیہوشی وغیرہ کے ابہامی اور ساکھشی بہوت ہونے کی شہادت اور ثبوت دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ آتما دیو قائم بالذات تینوں کال (زمانہ) میں اڈگ اڈول عُسر یُسر روشنی تاریکی فہم نافہم ادراک عدم ادراک سب حالتوں جسمانی میں یکساں پرکاشمان ہوتے ہیں۔ جسمانی بناوٹ کے بگڑ جانے یا ناقص ہو جانے سے جسم اپنے کاروبار سے معطل ہو جاتا ہے۔ یا جسم کے حصے بیکار ہو جاتے ہیں ؎ ہر چہ ہست از قامتِ ناسازِ بی اندام ماست ✤ ورنہ تشریفِ تو بر بالائے کس کوتاہ نیست۔ برکت عاصی نابکار

امرتسر یکم جولائی سنہ ۱۹۱۱ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ۔ عالم اسباب میں آتما دیو اسباب کے آلات سے ہی دانا بینا نظر آتے ہیں۔ عالم اسباب سے جو بالاتر حالت ذاتی آتما دیو مہاراج کی ہے۔ وہ بلا آلات حسی کے دانائی بینائی کی ہے۔ بلکہ اُس سے بھی بالاتر ہے۔ یعنی آتما دیو بغیر آنکھوں کے بصیر اور بغیر کانوں کے سمیع اور بغیر دماغ کے مدرک ہیں۔ اِن قوتوں بصارت اور سماعت اور ادراک وغیرہ کو جدا جدا مختلف مختلف جانتے ہی تھے تو یہ قوائے جُدا جُدا اور مختلف مختلف پیدا فرما دیئے اور بالاتر اس لئے ہیں کہ وہ جانتے تھے کہ یہ قوائے بصر و سمع و ادراک کس کس چیز سے بن جاتے ہیں۔ اور کیا کیا چیز انکی بناوٹ میں رکھی جائے۔ تب یہہ دیکھ سُن سمجھ سکتے وغیرہ وغیرہ ہیں۔ تو آں حضرت نے اونہیں چیزوں سے انکو مرکب اور مرکب کر کر بنا دیا۔ آنکھوں میں حدقہ چشم باریک رگیں۔ کانوں کے پردے۔ دماغ کا بھیجا۔ ایسی ایسی اشیاء جن سے یہ دیکھنے سننے سمجھنے کی طاقتوں سے مزین ہو گئے۔ بنا دیں۔ برکت نابکار

Marfat.com

وقت مقام ایضا

نکتہ - خواہ کیسی ہی پست ہمتی میری اس تحریر کا نتیجہ ہو - لیکن جو سچ ہی وہ چھپ نہیں سکتا - دنیا کے کُل اسباب آسائش اور آرائش اور آرام دہ کی بہم رسانی اور موجودگی اور غیر موجودگی حضرت مرگ دیوتا نے یکساں کر رکھی ہی جب قضا کا بجر گر جاتا ہے تو شاہ و گدا امیر فقیر سب کو ایک آن کی آن میں یکساں چکنا چور کر ڈالتا ہے - پھر چند روزہ اسباب آسائش و آرائش کی بہم رسانی اور اندوختہ کرنے کی تکلیف میں عزیز سرمایۂ عمر کا ضائع کرنا چہ سود درویش کو ایک گودڑی چھوڑنی ہوگی اور بادشاہ کو مملکت اور امیروں کو کاخ و ایوان - جاگیریں اور ریاست - جنکے چھوڑنے کا غم اور اندوہ بہ نسبت درویش گلیم پوش کے اُنکو زیادہ ہوگا - ؎ ارب کھرب لوں درب ہی اور اودے است لوں راج + تُلسی جوں نج مرن ہی آوے کونی کاج -

برکت نابکار یکم جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح - امرتسر

یکم صدر - خدائی جناب میں مناجاتیں پڑھتی ہوئے ایک شعر طبع حزین سے اُٹھا - جو حسب ذیل ہے - ؎ اگر محروم جاؤنگا میں در سے + تو کس کو شرم آئیگی بتا دی - برکت نابکار

۴ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح امرتسر

نکتہ - ہماری ہستی کچھ بھی نہیں - پھر کس پر آکڑیں - ہماری ہستی سے پہلے بادی النظر میں بے نہایت عدم تھا - بعد میں بھی بے نہایت عدم ہوگا - پس الوجود بین العدمین عدم - ہماری ہستی ہے ؎

نیاوردم از خانہ چیزے نخست + تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست
چہ خواہی ز من با چنیں بود سست + ہماں گیر نابود بودم نخست

Marfat.com

ہماری ہستی ہماری اختیاری نہیں ہے - بے بسی ہے - خالق کائنات کی مرضی پر مبنی اور منحصر ہے - جب چاہے معدوم کردے - پس رجوع ماسوی اللہ شقاوت بدبختی - تضیع عمر - گھٹنے کوڈاں - نافہمی - ناعاقبت اندیشی - مایوسی - محرومی ہے برکت نابکار -

امرتسر ۶ جولائی ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجے صبح -

نکتہ - انسان میں بہت سی روحانی طاقتیں مثل قوت ارادی کے اور مقناطیسی طاقتیں اور اپنے بدن سے نکالنے کی ہیں - جن سے بہت سی کارروائیاں اور علاج مضبوطی دل اور قوت ارادی اور مقناطیسی طاقت کے ایک کامل انسان کرلیتا ہے - جیسا کہ اسکی بابت بہت سے حالات اور قواعد یوگ شاستر اور مسمریزم اور ہپناٹزم اور سپرچوازم کی کتابوں میں تحریر ہیں - خوف سے کمزوری دل کے سبب سے بہت نقصان طاقت انسانی اور حیوانی کو پہونچتا ہے نظام عصبی میں تشنج ہو جاتا ہے یعنی اکڑ جاتا ہے - پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں - دل دھڑکنے لگ جاتا ہے - رنگ چہرہ کا زرد پڑ جاتا ہے - رونگٹے جسم پر کھڑے ہو جاتے ہیں - دوران خون ٹھیر جاتا ہے - اوبکائیاں اور اکڑائیاں آنے لگ جاتی ہیں - فکر اور تردد دامنگیر ہو جاتا ہے - پیشاب خطا ہو جاتا ہے - پاخانہ نکل جاتا ہے - منہ خشک ہو جاتا ہے - حتیٰ کہ غم اور دلشکنی سے یک بیک مر بھی جاتا ہے - حرکت دل بند ہو جاتی ہے - گردے سکڑنے لگ جاتے ہیں - ناامیدی اور مایوسی سے مریض جلدی مرتا ہے - اگر دلداری کرتے جائیں اور اسکو یقین پیدا نہ ہو کہ میں نے مرنا ہے اور یہ یقین ہو کہ مرض پر غالب آکر اچھا ہو جاؤنگا تو باوجود سخت نقاہت اور کمزوری کے بھی مریض بہت دیر جیتا رہتا ہے - مضبوط دل والے عارف اور مرتاض لوگ باوجود کمزوری

Marfat.com

اور بیماری جسم کے بھی بہت عرصہ تک نہیں مرتے - مَیں خیال کرتا ہوں - کہ مہاراج بھیشم پتامہ اسی مضبوطی دل اور قوت ارادی کے قوی ہونے کیوجہ سے تین ماہ تک بسترِ مرگ پر پڑے ہوئے بھی زندہ رہے - مَیں نے اپنی دلی عالت اور جسمانی قوائے سے ایسے شبہدے دیکھے - بی بی بھگوتی جیو دخترم خورد کی حالت مرگ سے بھی ایسی کیفیت دیکھنے میں آئی - جبتک آنحضور کو یہ یقین خاطر نشین نہیں ہوا - کہ مَیں (اوس دوسالہ لمبی بیماری سے جو آخر کار اون کے دیہانت کا باعث ہوئی) مرجاؤنگی - تب تک دو برس تک کمزوری اور بہت نقیح ہونے کی بھی فوت نہیں ہوئیں - لیکن جب اونکو بہت کمزور دیکھکر اور غشی کی حالت میں مایوس ہوکر چارپائی سے اوتارا - تو وہ زمین کے بستر پر سوادھان ہوگئیں - زمین پر پڑی ہونے سے اُنکو یقین ہوگیا کہ اب میرا آخری وقت ہے تو سنبندھیوں نے چارپائی سے زمین پر اوتارا ہے - اس یقین نے اُنکو باوجودیکہ سوادھان دیکھکر اُنکو چارپائی پر لٹا دیا تھا - تشنج پیدا کر دیا - یہ حالت دیکھکر بہوم آسن پھیر کر دیا - جسسے کہ زبان اونکی کھچ گئی تھی اور مونہہ اکڑ گیا - اس عاصی نابکار نے عرض کی کہ اس حالت میں بھی آنحضور ایک ڈوز (خوراک) دوا کا پی لیویں - میری عرض کو سُنکر جو بیچ سے چیتن تھیں - مونہہ کھولا جو بوجہ اکڑ جانے کے پورا نہ کھل سکا - مَیں نے دوائی مونہہ میں ڈالدی جو اندر نہ گئی - قریباً آدہ گھنٹہ بعد لمبے لمبے اور چھوٹے چھوٹے سانس چند منٹ تک لیکر داغ مفارقت دی گئیں -

جبکہ پہلی مرتبہ زمین پر اُتارا تو پاؤں اس عاصی کے پکڑکر دو سالہ خدمت ہماری کا شکریہ ادا کیا - اور پھر کہا کہ "میری توہاڈی اینی اوسی" عاصی خاکسار کو آخری بچن اونکا مثل نیزہ کے جگر میں سوراخ کر گیا - کمال ہمت

Marfat.com

اور پوری توجہ سے ذات الٰہی میں پرارتھنا شروع کردی کہ یا مولائے کریم!
آپ سبھوہ کائنات کے مالک خالق ہیں۔ ؎

عجب داری از لطف پروردگار ✤ کہ باشد گنہ گار ری امید وار

آنحضور یوسف گم گشتہ کی معاودت فرماکر "میری اون کی بہتی" کردے
گریہ وزاری اور عرض معروض میری حضرت عزوجل جناب باری تعالیٰ نے
منظور فرمالی۔ اور آنحضور کو بصورت میری پوتری کے عطا فرمادیا۔ جنکے
حالات وقتاً فوقتاً کی بابت میں نے ایک علیحدہ چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔
یہ نورانی عطیات کسی کسی سخت گنہ گار کی معافی تقصیر ہوکر افضال
ایزدی سے عطا فرمائے جاتے ہیں۔ ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر۔ لا تقنطوا من
رحمۃ اللہ العالمین) سبقت رحمتی علیٰ غضبی۔ یا ملائکتی قد استحییت
من عبدی ولیس لہ غیری۔ فقد غفرت لہ۔ الا لا یجارن اخوالبلیۃ
فللرحمان الطاف خفیۃ۔ روز پیدائش سے آنحضور میرے سے
سخت پیار کررہی ہیں۔ اور عالم خیالات اور حرکات کا ظہور فرمارہی ہیں
مثل سابق کے میری دلداری اور میری خیرخواہی فرمارہی ہیں۔ سامنے اہل بصیرت
کو یہ بخش دکھائی دیتا ہے کہ ایک بڑا پنکھی چھوٹے سے پنجرہ (جسد عنصری) میں
پڑا ہوا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ سبحانک (ما اعظم شانک) لا
علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ؎

لاف شوقِ تست رسم نیک عمرِ دراز ✤ گرچہ فرسائد زباں یک شمہ تواں گفت باز

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ میں نے یہ رحمت اُمڈتی دیکھی ہے۔ میں نے ایک بیت
عرض کیا تھا۔ کہ ؎ واقعہ گرچہ ہست سنگیں تر ✤ لیکن فضلِ خدا ست بالا تر۔
اوس حالت میں جب میں اپنی زندگی سے بیزار ہورہا تھا۔ مولا کریم نے میرے

Marfat.com

دل میں یہ شعر ڈالا اور اسکا ورد کرا دیا اور سینکڑوں مناجاتوں اور استھوتروں سے عبادت شروع کرا دی اور چہرہ سے گناہوں کی سیاہی آنکھوں کے کھاری پانی سے دھو ڈالی۔ اور مدعا مراد عطا فرما دیا۔ پس اے عاصی امیدوار (لا تقنطوا من رحمۃ اللہ العالمین) کو مدنظر رکھکر گریہ وزاری سے جو مولا کریم کو بہت پیاری ہے روئے سیاہی اور نامۂ اعمال کو دھو ڈال اور مراد کو پہونچ ضرور پہونچیگا۔ لا تقنطوا۔ برکت روحانی نابکار ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ امرتسر

نوٹ۔ یہ نکتہ لکھتے ہوئے شروع سے آخر تک دو نہریں میری چشموں سے جاری رہی ہیں۔ بلکہ لکھ چکنے کے بعد تک بھی جاری ہیں۔

---

امرتسر۔ واقعہ ۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ جب بھگوتی جیو ہماری عزیز از جان لیشور روپ بچہ کو پرماتما دیو نے ہم سے چھین لیا۔ تب ہمکو معلوم ہوا کہ ہماری کوئی چیز نہیں۔ ہمارا ابھمان سب چیزوں کے اپنے ہونے کا قطعی غلط ہے ؎

غیر کی چیزیں دبا رکھنی بڑی سمجھی تھی عقل ✤ چھین لی اُس نے تو تب جانا کہ ہم نادان تھے

عرفت ربی بفسخ العزائم۔ ؎ فی الجملہ اعتماد کمن بر ثبات دھر ✤ کیں کارخانہ ایست کہ تغییر میکنند۔ کچھ بھی ہمارا نہیں ہے۔ حق کہ یہ تن جس میں برج کر ہم خودی کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ یہ بھی ایک روز چھین لیا جائیگا۔

؎ جہاں ای برادر نماند بکس۔ ✤ دل اندر جہاں آفریں بند بس

مکن تکیہ بر ملک دنیا و پشت ✤ کہ او چوں تو بسیار پرورد و کشت

برکت نابکار

مقام تاریخ وقت صدر

Marfat.com

نکتہ - ہم کیا اور ہماری عبادت کیا - کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربا - سعدی

؎ بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش + عذر بدرگاہِ خدا آورد -
ورنہ سزاوار خداوندیش + کس نتواند کہ بجا آورد
از دست و زبانے کہ بر آید + کز عہدۂ شکرش بدر آید

اعملوا آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور - برکت نابکار

امرتسر مورخہ ۷ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - ہم کیا اور ہماری طاقت کیا - ہم تیری حمد و ثنا کے قابل کہاں - تیری عالی جناب ہے - عطّار ؎ جائے کہ آفتاب بتابد باوج عز + سرگشتگی است مصلحتِ ذرّہ در ہوا - وآنجا کہ بحر نامتناہی است موج زن + شاید کہ شبنمے نکند قصد آشنا - برکت نابکار

امرتسر - تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - نہ کوئی حق ہے نہ تیری حکمتوں میں چون و چرا ہے - نہ دم مارنے کی جا ہے - صرف رحم کی التجا ہے - غلطی پر ہیں تو - راستی پر ہیں تو - مستحق ہیں تو - نہیں ہیں تو - اے قادر کریم - رحمان الرحیم - اپنا فضل و رحم کر ؎

بجز گریۂ و زاری و بندگی - + مرا طاقتے چیست خود تو بگو؟
بجز گریۂ و زاری و عاجزی + مرا چارۂ چیست خود تو بگو؟

ہم کچھ بھی نہیں - تو ہی سب کچھ ہیں - خالق مالک آپے آپ - قادر مطلق مولا پاک - ؎ گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی + کس را مجال آں نہ کہ ایں چون و آں چرا - ؎ بے سکّۂ قبولِ تو نقدِ عمل دغل + بے خاتم رضائے تو شغل اہل ہبا - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

Marfat.com

نکتہ - ہم نے الفاظ نارائن ہرے - نارائن ہری - رام رام - رام رام - اور اللہ اکبر اللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم - نعوذ باللہ من الشیاطین الرجیم کی ایک تاثیر دیکھی ہے - خیالات خبیثہ اور فاسد ان کلاموں کے پڑھنے سے نوک دم بھاگ جاتے ہیں - اور گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے - برکت نابکار

امرتسر ۷ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ - ہم بڑی جد و جہد اور دلی توجہ کامل سے عبادت مولائے کریم کی طرف دل کو جھکاتے ہیں - اس کارروائی کے درمیان میں تعلقات دنیاوی کی طرف دوڑ جاتا ہے - پھر قابو کرتے ہیں - پھر نکل جاتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ تو دانی کہ مسکین و بیچارہ ایم + فرو ماندہ با نفس امارہ ایم

نمے تازد ایں نفس سرکش چناں + کہ عقلش تواند گرفتن عناں

کہ با نفس و شیطاں برآید بزور + نبرد پلنگاں نیاید ز مور

جہاں آفریں تا نہ یاری کند + کجا بندہ پرہیزگاری کند

پے در پے اس رخنہ اندازی کو دیکھ کر جو ہمارے سخت استقلال کے رکھتے ہوئے بھی ہمارے پاکیزہ خیالات اور عبادتی کارروائی میں ہو جاتی ہے گویا ہماری دیوار پرہیزگاری میں جو ہم سد سکندری سے بھی زیادہ مضبوط بنا لیتے ہیں نقب لگ جاتی ہے - ہمکو یہ گمان غالب قریب قریب یقین کے ہو گیا ہے - کہ مسلمان جسکو شیطان اور مجوس لوگ اہرمن کہتے ہیں - خلاصہ عالم میں ایک ذمیمہ اور بہیمہ قوت ضرور محیط اور عالمگیر ہے - جو نیکی کے راستہ کی برہم زن ہے - اور عابدوں مرتاضوں کی کوششوں اور کارروائیوں کے ساتھ ساتھ اپنا اثر جمائے رکھتی ہے - خدا بچائے اس [illegible]

Marfat.com

بھی مثل اور طاقتوں برقی۔ مقناطیسی وغیرہ کے نظام عالم میں چھائی ہوئی پائی جاتی ہے۔ پناہ بخدا ایسی کہ وہ سب کا مالک خالق اور قادر مطلق ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ برکت نابکار۔

## وقت مقام ایضاً

نکتہ۔ جب ہم فضائے عالم کو یعنی آکاش کو رات کو سوتے ہوئے جاگ کر دیکھتے ہیں تو لا انتہا ستارے چمکتے نظر آتے ہیں۔ جو ہماری اس کرۂ ارض سے اسقدر دور ہیں کہ باوجود لاکھوں گنا ہماری سورج سے اور کروڑوں گنا ہماری کرۂ ارض سے بڑے اور بڑے ہونے کے مثل نقطہ کے نظر آتے ہیں۔ تو اسوقت یہ خیال بمنزلہ یقین کے پیدا ہوتا ہے۔ کہ بھلا جب ہمارا یہ کرۂ ارض جو ہمارا مسکن ہے۔ اور ان لا انتہا ستاروں کے مقابل ایک نسبت دانہ رائی (خردل) کی ایک مٹ سے رکھتا ہے۔ مختلف جیوں۔ انسان۔ حیوان۔ ہاتھی۔ گھوڑا سے لیکر مچھر اور چیونٹیوں سے آباد ہے۔ تو یہ کرہ ہائے لا انتہا کیونکر عبث اور بے آباد ہونگے ربنا ما خلقت ھذا باطلا۔ تب دل کانپتا ہے۔ بدن جلال کبریائی کو دیکھ کر لرزتا ہے کہ خداوند کبریا کس قدر جاہ و جلال کے مالک ہیں کہ کتنے جیوں کا انتظام چشم زدن میں فرما رہے ہیں اور خیال میں نہیں آتا کہ ان ستاروں کے جیو کیا کیا اور کیسے کیسے ہونگے۔ ہم سے مشابہ ہونگے۔ یا غیر مشابہ ہونگے اور کتنے ہونگے اُن کے سامان خوراک و پوشاک کیسے ہونگے۔ کچھ پتہ نہیں چلتا ہے ؎

حسابے کزیں بگذرد گمرہی است ✣ زراز تو اندیشہ بے آگہی است

ما عرفناک حق معرفتک — برکت نابکار

Marfat.com

امرتسر وقت ۷ بجہ صبح مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ - صبح و شام دن کو رات کو چلتے پھرتے بیٹھتے اُٹھتے کھاتے پیتے چارپائی پر لیٹے ہوئے مولائے کریم میری دل میں کسی نہ کسی وقت یہ عالی مضامین اور حقائق بلند ڈال دیتے ہیں - مَیں لکھ ڈالتا ہوں مَیں لکھاری ہوں - ورنہ من سگ کیستم ؎

دریائے کرم تست وگرنہ سحاب کیست ٭ تا برزمینِ مشرق و مغرب کند سخا

برکت نابکار مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

امرتسر ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷.۰ بجہ صبح

نکتہ - بقول حافظ علیہ الرحمہ - ؎ بارہا گفتہ ام و بار دگر میگویم ٭ کہ منِ دیوانہ بایں راہ نہ خود می پویم - کئی دفعہ ارادہ کرتا ہوں کہ اب اس کتاب نکات کو لکھنا ختم کر دوں کہ یہ مکمل ہو چکی ہے - اب کوئی اور بات مجکو لکھنے کو باقی نہیں رہی ہے - لیکن جب دوسری صبح ہوتی ہے تو مولائے کریم پھر کوئی نہ کوئی نیا مضمون دل میں ڈال دیتے ہیں - جسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ لکھ ڈال - چنانچہ لکھنے پر مجبور ہو جاتا ہوں اور کتاب ختم نہیں ہوتی ؎

امشب بگویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم ٭ باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

ہمہ از دست - جب وہ چاہیں گے کتاب تکمیل کو پہونچ جائیگی -

برکت عاصی ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء مقام وقت ایضاً

امرتسر وقت ۷.۰ بجہ صبح ۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

روزمرّہ کی میری دلی اور روحانی حالتوں سے مجکو یہ پتہ لگتا جاتا ہے کہ تمام راز علوم عقبا وی اور غیبی اور معرفت الٰہی اور خود دانی اور حالات موت کے جاننے کا کوئی بڑی ریاضت ہائے شاقہ کا کھینچنا نہیں ہے - بلکہ

Marfat.com

صرف قوت ارادی کا مضبوط اور یک سو ہونا ہے اور اوسپر علی التواتر رجوع رکھنا ہے۔ نہایت ہی آسانی سے بلا کسی جسمانی تشدد کے اِن غیبی رازوں پر متوجہ انسان از خود پہونچ جاتا ہے۔ خلع بدنی کی طاقت بھی ہو آتی ہے۔ جو ایک مشکل مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ طبیعت کا صادق علی التواتر رجوع درکار ہے۔ طبیعت میں ایک سرور اس قسم کا پیدا ہوا آتا ہے کہ جسکو طبیعت ہی محسوس کرتی ہے۔ قلم تحریر نہیں کر سکتی۔ زبان بیان نہیں کر سکتی۔ ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشہ ٭ ما بقا تو استخوان و ریشہ
گر گل است اندیشہ تو گلشنی ٭ ور بود خار ے تو ہیمہ گلخنی

برکت ابکار ۷ جولائی ۱۹۱۳ء امرتسر وقت ۸ بجہ صبح

امرتسر ۹ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ تجرید اور تفرید تعلق باللہ ہے۔ دشے بھوگوں میں مصروفیت تعلق ماسوی اللہ ہے۔ مقام تاریخ وقت صدر

نکتہ۔ اللہ گریہب (غرور) نوار ہے ؎

تکبر کن زینہار ے پسر ٭ کہ روزی زدستش درآئی بسر
تکبر عزازیل را خوار کرد ٭ بزندانِ لعنت گرفتار کرد
تکبر بود مایۂ سر بری ٭ تکبر بود اصل بدگوہری

تکبر مرتاضوں عارفوں کو اوپٹ ہوتا ہے تو مثل سینگی رکھ کے بھرا ہیجکر آسن ہلا دیتا ہے۔ شیخ صنعان سے سوروں کے بچہ کندھی پر اٹھواتا ہے۔ ایسا غلبہ راکھشوں کا کر دیتا ہے۔ کہ دشے بھوگوں میں خلق اللہ مصروف ہو جاتی ہے۔ جیو ہنسا کر کر ماس اہاری سرشٹی ہو جاتی ہے۔ مدا پان کر کر فسق و فجور میں پڑ جاتی ہے۔ علوم عالیہ کی کتابوں سے

Marfat.com

ایندہن کا کام لیا جاتا ہے۔ حمام گرم کئے جاتے ہیں۔ پس عارفوں اور مرتاضوں کا ابہمان بہی منظور نہیں ہے توڑا جاتا ہے۔ ؎ جناب کبریائی لا اُبالی ست

دوسری طرف ایک چھوٹے سے پرند کو پنجۂ موت سے بچایا جاتا ہے اور ہرنی کو پھندک سے نجات دلائی جاتی ہے ؎

مرغکی بر شاخ بے برگی نشست + زیر او صاحب کمان تیری بدست

زیر تیر انداز و بالا چرغ بود + درمیانِ ہر دو دشمن مرغ بود

گر پرد چرغش برد بر آسمان + ور نشیند می خورد تیر از کمان

مرغ بیچارہ کہ چوں چارہ ندید + از رہِ بیچارگی آہے کشید

از عجائب قدرت پروردگار + ناگہاں بگزید پائے [illegible] مار

شستِ او لغزید و زخمش چرغ خورد + مرغ مسکیں از دو دشمن جاں ببرد

؎ جو صیاد مرگ نار کو دُکھ دیا + وہ آتر بہئی نام تیرا لیا

جلی دام صیاد آہ ڈس گیا + چھوڑائی مرگ نار جی ہر ہری

ہم اپنی عبادت پر کیا بھروسہ کریں۔ مالک کو ہماری عبادت کی پرواہ ہی۔ شبان کے قصہ میں موسیٰ علیہ السلام سے مولا پاک فرماتا ہے ؎

من نگردم پاک از تسبیح شاں + پاک ہم ایشاں شوند و دُرفشاں

وہ ہماری کچھ پرواہ نہیں رکھتا ہے۔ ؎ من نکردم خلق تا سودے کنم + بلکہ تا با بندگاں جُودے کنم۔ ؎ بری ذاتش از تہمت ضد و جنس + غنی ملکش از طاعت جن و انس۔ ڈرنا ہی اُس سی سب کاموں میں اچھا ہے ؎

بہ تہدید گر برکشد تیغ حکم + بمانند کروبیاں صم و بکم

وگر در دہد یک صلائے کرم + عزازیل گوید نصیبے برم

گہ آری خلیلے ز بتخانۂ + کنی آشنائی ز بیگانۂ

Marfat.com

گہے باچنیں گوہرِ خانہ خیز ✣ چو بوطالبے راکنی سنگریز
یکے راز چاہ اندر آری بماہ ✣ یکے راز ماہ اندر آری بچاہ
یکے را براری وشاہی دہی ✣ یکے را بدریا بماہی دہی
یکے را براری بچرخِ بلند ✣ یکے راکنی خوار و زار و نزند
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ✣ کہ بہ واں توئی ای جہاں آفریں
جہاں را بلندی و پستی توئی ✣ ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی
؎ لکھاں گئے ہزاں آئے ✣ اُسدی بھیت کسی نہیں پائی
انت کارن کیتے بلا نہہ ✣ تانکے انت نہ پائے جانہہ

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال - پس نہ ریاضت عبادت پر تقوٰی نہ پرہیزگاری معرفت پر بھروسہ - جو مرضیٔ مولا از ہمہ اولیٰ - ؎

قدرت کون کہاں دیچار ✣ واریا نہ جاواں ایک بار
جوتُدہ بھاوی سائی بھلی کار ✣ توں سدا سلامت ہی نرانکار
؎ گدا را شاہی و شاہ را گدائی ✣ ؎ سوئی رانی جو خصمی بھانی

واللہ اعلم بالصواب برکت خاموش -

بند ہیندے سادہ چھوٹیندے چور ✣ اوتھے سَودے ہوردے ہور
چُپ وے اڑیا چُپ - بولن دی نہیں جا - چُپ وی اڑیا چُپ -

برکت نابکار امرتسر ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

امرتسر واقعہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

**نکتہ** - اپنے بھگتوں کا مالک کائنات پرتپالک ہی - برخوردار عزت رائے پسرم جو راجن پور میں منصف ہے - اُس نے رخصت ڈیڑھ ماہ حاصل کی تھی - ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء کو چارج اپنے قائم مقام کو دینا تھا - اُس نے

Marfat.com

لکھا تھا کہ ۷ - ۸ تاریخ جولائی کو لاہور پہونچ جاونگا - لیکن وہ اِن تواریخ پر نہیں پہونچا - نہ کوئی اطلاع آئی - مجکو بوجہ مہر پدری بہت تردد پیدا ہوا - مولائے کریم کے حضور میں اوسکے متعلق روزمرہ اُس کی صحت سلامتی کی دعائیں مانگا کرتا ہوں - کیونکہ وہ میرا آگیا کار ہی - اور بہت لئیق ہی - اطاعت کرتا ہے - اُس کے راستہ میں آنے جانے کیوقت مٹھن کوٹ پر پنج ندکشتی میں عبور کرنا پڑتا ہے - دریا آجکل بوجہ موسم برسات کے چڑھاؤ پر ہے - فقرات دعائیہ میں اسی لحاظ سے مَیں ایک شعر حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کا بھی یومیہ پڑھا کرتا ہوں ؎ چو کودک بدست شنا در براست + نترسد اگر دجلہ پہن آور است مولا کریم سے عرض کی کہ یا مولا اپنے وظیفہ میں یہ شعر روزورد کیا کرتا ہوں - اور اُس کی سلامتی کی دعائیں کیا کرتا ہوں تیرا بگاڈ اس ہوں - میری تشویش کا یہ کیا باعث ہے - براہ عنائت وافضال ایزدی اوسکو میرے پاس پہونچا کر جلدی تسکین فرماؤ - کل مَیں امید کرتا تھا کہ لاہور میں شائد پہونچیگا - اور آج اُسکا کارڈ موصول ہوگا - چونکہ میری دلی توجہ مروڑوں کے ساتھ اس طرف لگی ہوئی تھی - تو ایک تانگہ اسی اثنا میں کل ہی ۴ بجہ بعد دوپہر میرے دروازہ مکان کے آگے کھڑا ہوا - جسمیں نورچشم مذکور صحت وسلامتی سے سوار تھا آکر ملا - اور کہا کہ ۷ تاریخ کو راجن پور سے روانہ ہوا تھا - دریا اس سہولت اور آرام سے عبور کیا کہ سابق کبھی ایسا آرام عبور کرنے میں نہیں پایا تھا - دیکھو مالک کی بھگت نوازی کہ جس حالت میں کہ ۹ تاریخ کو اطلاعی کارڈ کے پہونچنے کی بھی امید نہ تھی - اُس کارساز مالک نے بجنسہ برخوردار کو ملا کر میری بیقراری اور تشویش رفع فرمادی - جب اِس قسم کے افضال اور عنایات ایزدی ناچیز بندگان کے حال پر مبذول فرماکر مولائے کریم بندگان کو نوازتے ہیں تو کیونکر نہ سمجھا جائے

Marfat.com

کہ وہ دعاؤں پر توجہ نہیں فرماتے ؎

ماہروں را نگریم و قال را ✤ مادروں را بنگریم و حال را
ناظر قلبیم گر خاشع بود ✤ گرچہ گفت لفظنا خاضع بود

حمد حمد شکر شکر ؎ لاف شوق تست درسم لیک درعمر دراز ✤ گرچہ فرسائد زبان
یک شمہ نتواں گفت باز۔ جی جی پرتی مالک کی توجہ ہر دم مبذول رہتی ہے۔ جی جی سے اوسکا حساب خاص ہے۔ جسکو وہ مالک ہی جانتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ برکت نابکار

۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ امرتسر۔ وقت ۷ بجہ صبح

کیڑیوں کو زمین سے کھڈ نکالتے ہوئے دیکھ کر میری نظر وسیع طور پر دوڑی تو دیکھا کہ مثل کیڑیوں چوہے نیول وغیرہ جانور اوپر سے کھڈ نکالکر زمین میں اپنا گھر جائے آرام بناتے ہیں۔ یہ زمین کے اندر سے نہیں نکلے باہر ہی مشیت ایزدی سے رنگا رنگ کائنات بن کر زمین پر بسرام کرنے لگ گئی ہیں۔ شیر چیتے وغیرہ جانور زمین کی غاروں میں رہنے لگ گئے۔ پرند جانور درختوں پر گھونسلے بنا کر رہنے لگ پڑے۔ سانپ پرانی کھوڈوں میں گھس گئے۔ آبی جانور مچھلی نہنگ وغیرہ پانی میں پیدا ہو گئے۔ بارش پڑنے سے گنڈوئے وڈو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور ہزارہا قسم کے جانور پیدا ہو جاتے ہیں۔ مادہ کے قوام سے حشرات الارض گدہڑی ٹڈی وغیرہ جانور گوبر اور برازسے اور موریوں میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کل جیو کائنات کے مادہ کے قوام سے ارض کے اوپر مشیت ایزدی سے پیدا ہوئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور زمین کو بطور مکان رہائشی کے حسب ضرورت استعمال کرنے لگ پڑے ہیں۔ آتما جو قائم بالذات ہستی ہے پرکرتی یعنی ہیولا و عناصر اور پھر عناصر اور پھر رنگا رنگ کائنات زمین۔ آگ۔ پانی۔ ہوا۔

Marfat.com

آکاش۔ ستاری۔ سورج۔ چاند بن گیا۔ اور پھر ان عنصروں اور کرہ جات ستاروں۔ ارض۔ مریخ وغیرہ میں مخلوقات گوناگون چرند پرند بن گیا۔ شروع سے گوناگون بوقلمون جانور بن گیا ہے۔ یا اپنی سنکلپ میں ایسی کائنات آکاش ستاروں جانوروں والی کوہ دشت بحر و بر بنا رکھی ہے۔ جس سب کا ادھشٹان وہ (آتما) ہے۔ ڈارون کی تھیوری غیر معقول اور واقعات سے گری ہوئی ہے۔ واقعات کے مطابق نہیں ہے۔ چھپکلی سے شروع ہو کر بندر اور بندر سے انسان نہیں بنا ہے۔ الگ الگ ہستی ہر ایک نوع جانور کی شروع سے جداگانہ پائی جاتی ہے۔ اگر ایک جانور چھپکلی سے چوہا اور چوہا سے بلی اور بلی سے بندر اور بندر سے انسان بنتا تو ایسا ہی ہمیشہ بنتا رہتا ایسا بننا کیوں بند ہو گیا ہے۔ کوئی آدھا تیتر ہوتا آدھا بٹیر ہوتا۔ ایسی مثالیں دنیا میں عام ہوتیں۔ میں نے ضلع جہلم میں مقام ترقی پر مٹی سے پتھر بنتا دیکھا ہے۔ مٹی کے اوپر پپڑ چڑھتے جاتے ہیں۔ جیسے سیاہ سلیٹ ہوتی ہے۔ پہلے بھربھرے ہوتے ہیں۔ پھر سخت ہوتے جاتے ہیں حتیٰ کہ سنگین پتھر بن جاتے ہیں۔ جانوروں کے بننے کا ایسا ہی طریق ادنےٰ جانوروں سے اعلےٰ تک ہوتا تو اُن میں بھی ابتدائی حالتیں خام نظر آتیں۔ برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح۔

نکتہ۔ ض ویدانت شاستر بیاس جیو کے برہم سوتر کے تیسرے ادھیا کے پہلے پاد کے پہلے سوتر میں درج ہے کہ "سوکھشم سنسکار پہلے جنم کے دوسرے جنم میں اس طرح جیو کے ہمراہ جاتے ہیں کہ جس طرح ہوا خوشبو کو لیجاتی ہے" اسی وجہ سے میرے خیال میں کوئی ذکی اور کوئی غبی ہوتا ہے۔ پہلے جنم کا عالم آدمی دوسرے جنم میں ذکی اور بے علم غبی ہوتا ہے۔ ذکی جو کچھ پڑھا یا سکھایا جاتا ہے

Marfat.com

اشارہ سے ہی جلدی مطلب کو پہونچ جاتا ہے۔ گویا قابل مستعد شیر کو جغرات بننے کے لئے جاگ لگ جاتی ہے۔ اور غبی کو سکھلانے میں محنت اُٹھانی پڑتی ہے بلکہ ذکی آدمی خود اندر اندر سے سوچ کر آپ مطلبوں کو پہونچتا اور عقدوں کو حل کر لیتا ہے۔ یہ پچھلے جنم کے سنسکاروں کی وجہ اور نتیجہ ہے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء یکشنبہ وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ شری مہاراج رامچندر جو ایشور پرماتما کے اوتار تھے اور ایسا اوتار میرے نزدیک اور کوئی نہیں ہوا ہے۔ اِن بھگوان پر بعض ؎

بے خردِ چند ز خود بے خبر ✣ عیب پسندند بر غمِ ہنر
دود شوندار بدماغی رسند ✣ باد شوندار بہ چراغی رسند

اعتراضات کرتے ہیں کہ سیتا مہارانی کا اُن سے ہر لیا جانا اون کے شایان شان نہیں تھا۔ اور کہ بالی کو بے گناہ آنجناب نے مارا اور سنمکھ ہو کر نہیں مارا یہ طریق عمل بھی حضرت عزوجل کا اچھا نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔ بجواب اس کے گذارش ہے کہ آں حضور مریادا پرشوتم اوتار ہوئے ہیں۔ اونہوں نے اپنے طریق عمل سے خلائق کو ہدایت دی ہے کہ ضوابط کا ایسا پابند رہنا چاہئے کہ جیسا اون کے کارناموں سے پایا جاتا ہے۔ سیتا مہارانی کے ہر لیجانے سے یہ سبق ملتا ہے کہ کوئی شخص خوبصورت عفیفہ نوجوان عورت کو بلا حفاظت تنہا نہ چھوڑے جبکہ رام اوتار جو ایشور تھے لیکن انسانی حالت کی اس غفلت سے مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ تو ہما شما کی کیا حقیقت ہے۔ سیتا مہارانی رشیوں کے خون گوشت سے بمقتضائے شریرام بنا بر سزائے کیفر کردار راون متکبر ستمگر نابکار کے ایک جہچری سے پیدا ہوئی تھیں۔ راون نے رشیوں کا گوشت اور خون اُن کے بدن کاٹ کر (ٹیکس) میں لیا تھا۔ جسکا نتیجہ اُسکو بھگتنا پڑا۔

Marfat.com

؎ از مکافاتِ عمل غافل مشو + گندم از گندم بروید جو ز جو

نہ سیتا مہارانی عورت تھیں نہ شری رامچندر انسان تھی۔ عظمت کبریائی کے رفع شور شر کے لئے خاص مظہر تھے۔ ؎

بڑا راکھشوں کا ظلم تھا جہاں + رکھیشور منیشور خرابی نشاں

ماری دیت سب لکھ ہوی شادماں + بڑی کرپا کری پیڑ بھگتاں ہری

بالی کی جان سات درختانِ تاڑ میں مربوط تھی۔ جیسا کہ بمقتضائے الٰہی اوس کی ہستی اسی طرح پیدا شدہ تھی۔ جبتک وہ درخت نہ بھنّے جاتے تبتک بالی نہیں مرسکتا تھا۔ اگر وہ سنکھ ہوتا تو یہ درختان تیر جانسوز سے بنّھی نہیں جاسکتے تھے اُس شاہ زور نے اِن سات تاڑوں کے درختوں کو ایک ہی تیر سے دوختہ کرکے بالی کے جسم میں وہ تیر پہونچا دیا۔ کیا یہ انسانی طاقت کا کام ہی کہ ایک ہی تیر جانگداز سے سات درختان تاڑ اور جسم بالی کو بیدہ دی۔ بمقتضائے حکمت وظہور ازلی کے ایسا کیا گیا تھا اور بالی بے گناہ نہیں تھا۔ چھوٹے بھائی کی عورت کو زبردستی چھین کر زوجہ خود بنا لیا تھا۔ وہ اِس گناہ کی پاداش میں واجب القتل تھا۔ جیسا کہ اُس کے سوال کے جواب میں آں عالی حضور نے فرما دیا تھا۔ سوال و جواب بالی و آنحضور عالی کے حسب ذیل ہیں۔

سوال بالی ؎ ہوں بیری سُگریو پیارا + اوگن کون ناتھ موہ مارا۔

جواب آنحضور والا ؎ انج بدھو بھگنی سُت ناری + سُن سٹھ کنیا سم ایہہ چاری

انہیں کُدشٹ و لوکی جوئی + تا نہہ بدھے کچھ پاپ نہوئی۔

یعنی چھوٹے بھائی کی عورت اور ہمشیرہ۔ بیٹے کی عورت اور دختر یہ چاروں برابر ہیں۔ انکو اگر کوئی شخص نگاہ بد (کُدشٹ) سے دیکھے تو اُس کے قتل کردینے کا کوئی پاپ نہیں ہوتا ہے۔ دنیا میں یہی اوتار ایسے ہوئے ہیں کہ موکھش اوپائی

Marfat.com

شاستر جنہوں نے خود بیراگ پرکرن اپنی زبان مبارک سے فرماکر شری واسشٹ بہگوان کے مکھ سے اوچارن کرادیا جسکا نام جوگ واسشٹ ہی اور جسکو بالمیک منی نے سلک شلوک ہائے میں پرودیا ہؤا ہے۔ یہی شاستر سب سے بہترین اور اعلےٰ ترین حقائق بلند اور موکھش دینے والی کتاب عالم میں ہے۔ گیان کا سورج ہے۔ جہالت اور نادانی کی تاریکی (DARKNESS) سوائے اس کے عالم سے دور ہی نہیں ہوسکتی تہی۔ خود حضور والا شری رام نے تعظیماً و توصیفاً حضرت واسشٹ بہگوان کی تعریف میں یہ شلوک فرمایا ہے "یدوا کیاء امرت پائینا پرت پدم ستینگ سدہا نیرسا۔ یدوا کیاء ارتھ وچارنا دُواَب مَتا سورگوپی کا راگرہنگ۔ یدبانی بکھ داتم۔ پُورن۔ من شانت تُچہنگ جگت تُول وَت تسمیٔ سری گوروے واسشٹ مُنے نیتنگ نمس کورمہی" ٭ پاکیزہ گرنتھ اگر شری مہاراج بالمیک منی نہ رچتے تو ہمکو اس گفتگو کے اعلیٰ مقاصد جو مابین شری مہاراج رامچندر جیو اور شری مہاراج واسشٹ بہگوان کے ہوئی ہم تک کیونکر پہونچ سکتے۔ اور ہم جہالت اور نادانی کی تاریکی سے نکل کر کیونکہ منزل مقصود موکھش کو پراپت ہوتے۔ یہہ احسان اور اوپکار ہم پر شری مہاراج بالمیک منی نے ہی کیا ہی۔ اسواسطے میں شری مہاراج بالمیک منی کو اپنا گوردیو سمجہتا ہوں۔ اور شلوک مذکورہ کے پڑہنے کے بعد ایک فقرہ اپنا طبعزاد بحق شری مہاراج بالمیک منی جیو کے پڑہا کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہی کہ "تسمیٔ سری گوروے بالمیک منی نتینگ نمس کورمہی" جیسے مسلمان حضرت محمد صاحب کی شان میں اونکو حبیب خدا اشرف انبیاء اور صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ جبکہ شری مہاراج رامچندر جیو نے جو ایشور پرماتما ہیں واسشٹ بہگوان کی تعریف فرماکر اونکو نتینگ نمس کورمہی کہا تو ہم اگر واسشٹ بہگوان کو صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کہدیں تو کیا بیجا ہے۔ اے جوک کی طرح چشمہ شیر سے بھی خون چوسنے والو
(چشمۂ شیر است پستان ۔ خوں ازو نوشد زلو) شری مہاراج رامچندر پرشوتم
شوامی پر نکتہ چینی اور حرف گیری سے پرہیز کرو۔ اور توبہ کرو۔ برکت نابکار
امرتسر ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح۔

نکتہ۔ قوت ارادی اس عاصی کی اب ایک عجیب کیفیت پکڑ گئی ہے۔
لکھنے سے باز نہیں رہ سکتا ہوں۔ بخدمت لالہ پیارے لعل صاحب زمیندار
بروٹھا ساکن علیگڈھ مالک مطبع ودیا ساگر پریس کے جو ایک صاحب کمال
لائق آدمی مصنف و مؤلف نہایت اعلیٰ مضامین کی کتب کرامات جوہر تحقیقات
ملک عدم وغیرہ کے بے نظیر آدمی ہیں۔ مہینہ پندرہ روز ہوئے راقم نے ایک
عریضہ گذارش کیا تھا۔ جسکے جواب سے اونہوں نے ممتاز نہیں فرمایا تھا۔ تین
چار روز سے دل میں آرہا تھا۔ کہ ایک اور خط مشعر شکوہ عدم ارسال جواب
تحریر کروں کہ قریباً ایک ماہ سے جواب سے محروم رکھا ہے۔ کل خط لکھنے ہی
لگا تھا لیکن کچہری کے وقت کے قریب ہو جانے سے لکھنے سے رہ گیا۔ ارادہ
کیا کہ کل یعنی آج خط لکھدونگا۔ کچہری میں جب ایک بجہ کا وقت ہوا تو دو تین
خطوط لایا جسمیں لالہ پیارے لعل صاحب کا عنایت نامہ بھی تھا۔ جسمیں بارہ
دیر سے جواب دینے کی معذرت لکھی تھی گویا تین چار روزہ میرے دل کی کشش
نے اون کے دل کو ہلایا اور اونہوں نے خط جوابی متضمن معذرت تاخیر
کے ارقام فرمادیا ؎ مولا کریم تجھسا کوئی دوسرا نہیں ہے یا د نہیں رفیق ایسا
آسرا نہیں۔ برکت عاصی امرتسر۔

امرتسر۔ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ نہایت ضروری اور ٹھیک بات ویدانت شاستر یعنی برہم سوتر شنکر

بیاس جیو مہاراج کے تیسرے ادھیا کے پہلے پاد کے سوتر ۱۳ میں بحوالہ کٹھ بلی اوپنشدہ کے لکھا ہے کہ "جمراج جی نے نچکیتا سے کہا کہ جو مورکھ پرلوک کے ادیار کو نہیں جانتا اور روپیہ کے موہ کر کے مُوڈھ ہوا پرماد کو کرتا اور کہتا سمجھتا کہ یہی استری پُتر لوک کا سار ہے پرلوک کوئی بستو نہیں سو بار مبار میرے بس ہوتا ہے" پس ای غافل دنیا کا دامن چھوڑ و اس سے مونہہ موڑو۔ خالق ملک سے من جوڑو ؎ ای دل بیُراز ہر چہ ترا پیوند است + زیرا ہمہ بر جانِ تو فرد ابند است

سود ے طلب از عمر کہ سرمایۂ عمر + روزے چند است وکس نداند چند است

شوقے کہ شود بجز خدا پابند یست + عقلے کہ شود مائل دنیا بند یست

در راہ خدا بجز خدا اے سالک + دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بند یست

ہر خیالے غیر حق را دزد خواں + عارفاں را ہر زماں ایں وردداں

دنیا کو پورانا مسافر خانہ جانو رین بسیرا کر کے صبح رمتے بنو ؎

دل بستگی ہست مادر ہر ماتمی کہ ہست + می زائد از تعلق ماہر غمے کہ ہست

جہاں اے براد نماند بکس + دل اندر جہاں آفرین بند وبس

وہن پُتر۔ استری کا سبندہ ندیا ناؤ سنجوگ ہے۔ کچھ اپنا نہیں ہے۔

برکت نابکار۔ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۹ بجہ صبح

امرتسر۔ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷۰ بجہ صبح

نکتہ۔ ہماری ایک رشتہ دار نے ایک رسم رشتہ داران پر لاہور آج کے واسطے آج صبح جانا تھا۔ عموماً چند روز کے بعد ایسے رسومات پر وہ چلا جایا کرتا ہے جس سے ہم کو تکلیف اور بے آرامی ہوا کرتی ہے۔ کل ہمنے دل میں کہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جائے کہ اب کے تو وہ نہ جائے۔ کل شام کو لاہور سے خط آگیا کہ اُس کے رشتہ داروں نے وہ رسم کل ہی کر لی ہے۔ اس لئے وہ

Marfat.com

رشتہ دار ہمارا بوجہ انجام ہو چکنے رسم مذکور کے لاہور جانے سے رہگیا نہ جا سکا۔
سبحان اللہ وبحمدہ۔ کل ہی ایک دوست نے شام کو آنا تھا۔ وقت امید والا
اُس کے آنے کا گذر گیا۔ ہماری زبان پر یہ لفظ تھے کہ وہ دوست نہیں آیا
کہ نیچے سے اُس کی آواز آئی اور وہ ملنے کو آگیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

برکت نابکار ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

امرتسر۔ ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ روز۔

کل صبح ایک مکرّم کو ملنے جانا تھا۔ وقت ۹ سے ۱۰ بجہ تک کا تھا۔ بھوکہ
ابھی پوری نہیں لگی تھی۔ دل میں کہا کہ اگر روٹی کھا کر گیا تو وقت میں گڑبڑ
ہو جائیگی اور اچھی طرح کھانا بھی نہ کھایا جائیگا۔ اگر ایسا ہو کہ کچھ مکھن لسی (چھاچھ)
کھا جائیں تو کچھ پیٹ کو بہاڑہ بھی ملجائے اور وقت بھی ملاقات کا ٹھیک
رہیگا۔ کہ یہ خیال دل میں ہی تھا کہ گھر والی نے نیچے کی منزل سے آواز دی۔ کہ
لسی مکھن کچھ کھا جاؤ۔ میں نے کہا لاؤ۔ وہ فوراً لے آئی اور میں کھا کر ملاقات
مکرّم کو چلا گیا۔ پھر کل شام کو لیٹا ہوا تھا خیال کیا۔ فلاں دوست سے کچھ بات
چیت کرنی ہے۔ لیکن وہ اُسوقت ملنے کو نہیں آیا کرتا۔ اور گھر اپنے میں بھی اُس
وقت نہیں ہوا کرتا کہ بلا لیتا۔ یہ امر ابھی دل میں ہی بچار رہا تھا کہ اُس دوست
نے فوراً غیر معمولی طور پر آکر آواز دی۔ میں نے بُلا لیا۔ اور بات چیت ہوتی رہی
آج رات کو سخت وَٹ (حبس) تھا۔ صبح اوٹھ کر دل میں کہا کہ فضل خداوندی
سے آج اگر بارش ہو جائے تو تعطیل کا دن ہے اچھا سہاونا گذر جائے۔ تو اُسوقت
کوئی ابر نہ تھا۔ حجامت بنوا کر اُٹھا تو دیکھا کہ ایک سمت کو ایک ٹکڑا ابر کا پُر
از آب ہے اور چیلیں (بنچھی) اوس ابر کے نیچے بہت سی مسرت سے اُڑ رہی
ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ تھوڑی سی بارش شائد اِس ٹکڑہ ابر سے ہو جائے

Marfat.com

یا ممکن ہے کہ ہوا اِس ٹکڑہ کو اُڑا ہی لیجائے۔ کہ مَیں چارپائی پر بیٹھ کر حسب معمولی ویدانت شاستر (برہم سوتر) شری بیاس دیو جی کا پاٹھ کرنے لگا۔ جب تھوڑا پڑھ چکا تو کیا دیکھا کہ وہ ٹکڑہ ابر پھیل کر محیط آسمان ہوگیا ہے اور چھما چھم بارش شروع ہوگئی۔ جو اُسوقت ۷ بجہ سے اسوقت تک جو ۱۱ بجہ کے قریب کا وقت ہے برس رہی ہے۔ اور ابھی برسنے کی امید ہے۔ دن نہایت سہاونا اور خوشگوار ہوگیا ہے۔ ساون مہینہ آغاز ہے۔ شب برات کی آج تعطیل ہے کل اتوار ہے۔ کل بیاس پوجا (پورنماشی) کی تعطیل تھی۔ اب بولو۔ دیکھو کہ مَیں ہیچ کارہ نالائق عصیاں کردار کیا اور میرے خیالات کا فوراً پورا ہونا کیا۔ حافظ

سہو و خطائے بندہ چو گیرند اعتبار ✣ معنیٔ عفو و رحمتِ پروردگار چیست

نظامیؒ۔ گناہِ من ار نامدی در شمار ✣ ترا نام کے بودی آمرزگار

گر این خاک دی از گناہ تافتی ✣ بآمرزش تو کہ راہ یافتی

سبحان اللہ وبحمدہ۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر

گاہ آری خلیلے زبت خانۂ ✣ کنی آشنائی ز بیگانۂ

برکت عاصی نابکار امرتسر

امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۱۳ء۔ وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ دو چار روز ہوئے۔ میرے دل میں آیا کہ کٹل بڈہل اچھی ترکاری ہے۔ اگر ملجائے تو بہت اچھا ہو۔ اپنے آدمی کو تلاش کے لئے کہنا چاہتا تھا لیکن ابھی دل میں ہی یہ بات تھی۔ صرف یہ ذکر کر چھوڑا تھا کہ کہیں سے کٹل بڈہل ملجائے تو اچھا ہو۔ آج اسوقت ایک دوست نے دو کٹھل بڈہل بھیجدئے۔ کہ فلاں مقام سے لایا ہوں۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ الحمد للہ رب العالمین

برکت عاصی

Marfat.com

امرتسر - ۲۶ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے - صبح

نکتہ - ہم اپنے بھی نہیں ہیں - یعنی ہمارا اپنا آپ بھی ہمارا نہیں ہے - نہ کچھ ہمارا ہے - آپ خدا تعالیٰ سب کچھ ہیں اور سب کچھ آپکا ہے - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - باتونی سادھو فقیر گرہستیوں سے بھی ناقص ہیں - کہ مفت خور ہیں دنیادار لوگ دنیا کا تو کچھ سنوارتے ہیں - یہ باتونی فقیر جو صاحب حال نہیں ہیں - مسندوں چارپائیوں پر عمدہ عمدہ توشک بچھا کر سرہانہ لگا کر بیٹھتے ہیں کیسا ہی کوئی شریف صاحب علم صاحب ہنر گرہستی انکے پاس جائے اُس کو حقارت سے چٹائی پیڑی پر بٹھلاتے ہیں - اور پھر طرفہ یہ کہ اونہیں گرہستیوں کو چکنی چپڑی باتوں سے پھوجن بستر اور نقدی سے لوٹتے ہیں اور پھر علتیں اور لچ کرتوتیاں کرتے ہیں کہ نلکہ کا پانی ولایتی سفید کھانڈ نہو - وغیرہ وغیرہ سب کچھ پھوجن بستر مکان گرہستیوں سے حاصل کر کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں - پھر اگر پھوجن کھلا کر کوئی کپڑہ یا نقد روپیہ دیا جائے تو اپنی وِرکتا ظاہر کرتے ہیں - کوئی پوچھے کہ کیا تم جنگلی کند مول کھاتے اور پھوج پتر یا اور پتے درختوں کے پہرتے ہو - اور زمین پر سوتے ہو - وِرکتا تو یہ ہے - گرہستیوں کے شہروں میں منڈلیاں لاکر اوترتے ہو - پوری کچوری - کھیر - حلوا - پکوڑی - عمدہ عمدہ بھاجیاں مرغن کڑاہ پرشاد اوڑاتے ہو - اور کم محدود لیاقت رکھتے ہوئے صاحب کمال لوگوں کو حقیر نظر سے اپنے سے کم دیکھتے ہو - اگر ذرا سی شکم درد یا سر پیڑ ہوا تو مغموم شکل بنا کر ڈاکٹروں اور ویدوں طبیبوں کی طرف معرفت گرہستیوں کے رجوع کرتے ہو - رکھی کیش پر بھی سدا برت راجوں مہاراجوں امیروں سے پھوجن اوڑاتے ہو - اور پھر دنیا و محنتوں مشقتوں سے استفراغ ہوتی ہوئی

Marfat.com

بہی ابہیاس سے کورے - دو چار شرتیاں مانڈوکا اپنکھد کی دو چار کٹھ بلی چہاندوک کی سنادیں - چند سمرتیاں بھگوت گیتا کی - کچھ اقوال شنکراچارج کے سنادیں - یا چند آیات قرآن شریف کی - کچھ بیت مثنوی مولانا روم صاحب کے - کچھ خواجہ حافظ - شاہ نیاز احمد صاحب کے اور کچھ کافیاں سائیں بلہے شاہ صاحب کی سنادیں - بس یہ انکا کمال ہے - بہلا یہ شرتیاں اور آیات - اشعار بزرگان وغیرہ گرہستی لوگ نہیں جانتے - ہم سراوس کے آگے جہکائیں گے جو ابہیاسی پرش صاحب کمال ہو - الٰہی طاقتوں سے مزین ہو - ایسے سادہو اور فقیر فقرا اور سنیاس کا نانگ ہیں - اور ایک دوکانداری بنائی ہوئی ہے - انکی صحبت میں بیٹھکر تضیع اوقات نہ کرو - وقت کی قدر کرو - ابہیاس سے عاقبت کو سنوارو - ک کرماں دی رتڑی اک چنگی - تولہ عقل دا کم نہ آوندا اے - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - ہم سنا کرتے تھے - جسکو معرفت الٰہی حاصل ہوجاتی ہے - اُسکو دنیاوی نعمتیں سامان عیش وعشرت گوشت خوری وغیرہ کچھ اثر مخالف نہیں کرسکتے - اُن کے عرفان حاصل شدہ کے ہارج نہیں ہوتے - اُنکا دل کالا نہیں کرتے - ماہیو سجنوں یقین کرو یا نہ کرو - اس خاکسار ردِ خلائق ہیچتر از ہیچ راقم کو اب اپنی حالت دیکھکر اوس سماعی بات کی تصدیق ہوگئی ہے - الحمدللہ رب العالمین اللہ اکبر اللہ اکبر - برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ - ای قضا - اے مہامایا - تو نے رامچندر کرشن جیسے اوتاروں - راجہ جنک دشرتھ جیسے دہرماتما مہاراجوں - جمشید - سکندر - اکبر جیسے عالی

Marfat.com

شہنشاہوں - ہنومان - بھیم سین - ارجن جیسے جودہوں - رستم جیسے بہادروں
حاتم طائی - راجہ کرن جیسے سخیوں - واسشٹ بھیشم پتامہ جیسے دہرم کے سمدروں
بالمیک بیاس شنکرا چارج جیسے مصنفوں - سعدی جیسے عام گو جامی جیسے دل جلوں
عطار شمس تبریز مولوی روم نیاز بلہے شاہ جیسے موحدوں - لقمان - افلاطون
ارسطو - بوعلی سینا - نظامی - گنجوی - سقراط - جالینوس جیسے حکیموں - وہنتر جیسے
ویدوں - نیوٹن - گلیلیو جیسے موجدوں - بھرتری - تیغ بہادر جیسے بیراگیوں نانک
کبیر جیسے راستگوؤں - موسیٰ - عیسےٰ - محمد صاحب - حضرت نوح جیسے پیغمبروں
نپولین جیسے جرنیلوں - کیشب چندر سین - سردہا رام جیسے سپیکروں - حافظ
جیسے شیریں کلاموں آزادی کے سرتاجوں - سودا تلسی داس میر حسن نظیر
عرفی غنی - خاقانی - ثنائی - غنیمت - مخفی - وصالی - فردوسی - مغربی - وارث
شاہ جیسے سحر بیان شاعروں اور کئی صاحب کمالوں صاحب ہنروں کو مار مٹایا
صفحۂ ہستی سے اوٹہا دیا - تو میں کس باغ کی مولی ہوں - ؎

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند + کز ہستیش بروی زمیں یک نشاں نماند

برکت نابکار ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء

امرتسر ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ - انسان کے دانت راکھشیوں والے نہیں بنائے گئے ہیں وہ گوشت کو
نوچ کر دانتوں اور ناخنوں سے کھائے - اس لئے انسان گوشت کھانے کے
واسطے نہیں بنایا گیا - اگر گوشت خوری کیواسطے بنایا جاتا تو اسکے دانت اور
ناخون مثل شیر - چیتا - بھیڑیا - گربہ وغیرہ درند جانوروں کے دانت اور
ناخون رکہتا ہوتا اور کچا گوشت چبا اور کھا سکتا - اسلئے انسان کو گوشت کھانے
سے بمقتضائے قانون قدرت کہ قانون قدرت اس کی گوشت خواری کا تقاضا نہیں کرتا پرہیز

Marfat.com

کرنا چاہیئے - بھون پکا کر قاعدہ قدرت کے خلاف نہ کھاوے - خدائی منشاء
کی خلاف ورزی نہ کرے - ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - دیکھو بھائیو! اپنی والدہ کا آدمی دودھ پیتا ہے - اُس کے شیر کا احسان
تمام عمر اپنی گردن پر سمجھتا ہے - ۳۲ دھاریں بخشنے کا مقولہ (ماں کیطرف سے)
مشہور ہے - شائد بچپن کی عمر میں تین سال تک اس شیر کی غذا رکھتا ہے - اِس
عرصہ میں تھوڑی مقدار کا دودھ تھوڑی عمر تک پیتا ہے تو ماں کا احسان مانتا ہے
اور اوسپر سختی کرنے سے باز رہتا ہے - کیا یہ وفا کی شرط ہے کہ گائی بھینس
بکری - بھیڈی - اِن جانوروں کا دودھ تمام عمر منوں مونہی پیوے اور پھر اُنکو
ذبح کرکرا اونکا گوشت کھاوے - اس سے کہا کرتگھن اور احسان فراموش بے وفا
ظالم ایسے انسان کو نہ سمجھنا چاہیئے - کیا مقتضیٰ شرافت انسانی یہی ہے - اسی طرح
جو خادم اپنی خدمت دل سے بجالاتا ہے اوسکو انعام وپنشن آقائی حق شناس
عطا کرتا ہے - تمام عمر نرگاؤ اور جاموش ایسی قابل قدر خدمات مثل قلبہ رانی
غلہ کو جمع کرکے اندرون خانہ ڈالنا - سفر رستہ ریگ دار اور کچا کا تیتی زمین
میں بذریعہ رتھوں - بہلیوں - گڈوں کے انجام کرانا - دھوبیوں کے کپڑہ
کے لشتاری (بیلوں کا) ڈھونا انجام دیتے ہیں - کیا یہ خدمات ایسی قابل قدر
نہیں ہیں کہ عالم ضعیفی میں ان جانوروں کو پنشن دی جائے - بجائے اِس کے
ایسے مفید جانوروں کو کاٹ کر کھا جانا درحالیکہ گذارہ اور غذاؤں عمدہ سے
ہوسکتا ہے - یہی مقتضائے شرافت انسانی ہے - اے انسانو! انصاف
تمہارے پر ہی رہا - برکت ناچار

Marfat.com

## مقام تاریخ وقت ایضاً

کھٹملوں کو پلنگ کے بان اور سوتڑی سے از خود ہزاروں کی تعداد میں اور دشٹہ کے کیڑوں کو وشٹہ سے اور جوؤں کو پسینہ سے اور ڈڈوؤں کو سیلابہ سے اور مچھلیوں کو پانی سے۔ گدہڑیوں اور ٹڈیوں کو سرگین وغیرہ سے بے اندازہ تعداد میں از خود اوتپت ہوتے دیکھکر اور نانا پرکار کی بناسپتی کو زمین سے اوگتی دیکھ کر تتبع ہوتا ہی۔ کہ اسی طرح کُل عالم برہمہ (حضرت واجب تعالیٰ) سے جو کُل طاقتوں کا مخزن ہی اُس کی مرضی سے بمقتضائے ایکو اہنگ بُہشیامی اوتپت ہو جاتا ہے۔ باری تعالیٰ ایک ایسی طاقت ہے کہ برقی۔ مقناطیسی۔ کہربائی۔ ناری نوری آبی خاکی علمی سب طاقتوں کا جوہر ایک مجموعی واحد طاقت اور صورت میں ہے۔ جب بستار کرنا چاہتا ہی تو مثل بجلی کے چمک پڑتا ہے۔ اور آتشبازی کے انار اور پھلجھڑی اور فوارۂ آب کی طرح ظہور پکڑ لیتا ہے۔ برکت نابکار۔

## مقام تاریخ وقت صدر

نکتہ۔ بے نقش برہم ہی۔ نقوش جہان ہی۔ نقوش عالم ہی۔ بے نقش ادہشٹان ستیا ہے۔ برکت نابکار امرتسر۔ ۳۱ جولائی ۱۹۱۳ء۔ ۰۷ بجہ صبح

امرتسر یکم اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ ہے پربہو۔ وہ تیری کیا طاقت اور نور ہی کہ ایک انسان دیکھتی ہی دوسرے انسان کا ایسا دلدادہ ہو جاتا ہے کہ از خود فراموش ہو جاتا ہے لوک لاج مٹا دیتا ہے۔ پرلوک کا خوف [illegible] ایک ترسا بچہ کو دیکھکر شیخ صنعان ایسے موہت ہو گئے کہ سوروں کے بچے کندھوں پر اوٹھائے

؎ عشق ترسا بچہ خواہم کہ صنعانم کند ؎ عاشقاں را چہ جواں چہ پیر و مرد

Marfat.com

عشق در ہر جا کہ زد تاثیر کرد۔ محمود غزنوی جو سلطان تھا۔ ایاز غلام خود کا کیسا گرویدہ ہو گیا تھا ؎ محمود غزنوی کہ ہزارش غلام بود + عشقش عناں کشید غلام غلام شد۔ شاہ کیکاؤس نے سودابہ کے عشق میں گرویدہ ہو کر سیاوش ولیعہد خود سے نا ملائم سلوک کیا جس سے وہ توران کو نکل بھاگا۔ اور وہاں جا کر افراسیاب کے حکم سے باغوائے گرشیوز۔ کردی زرہ کے ہاتھوں قتل ہوا۔ لوناں رانی کے کہنے سے راجہ شالباہن نے پورن بھگت اپنے پسر نورچشم کو چاہ میں گرا دیا۔ فرہاد نے شیریں کے پیچھے کوہ بیستون چیرا اور آخر مایوسی سے سر پر تبر مار کر ہلاک ہوا۔ مجنوں جو شہزادہ قیس تھا۔ لیلیٰ کے پیچھے صحرا گزین ہوا۔ ہیر نے رانجھا کے پیچھے لوک لاج چھوڑ دی۔ سسی نے پنوں کے واسطے تھلوں میں جان دے ڈالی۔ سوہنی مہینوال کے پیچھے اور مہینوال سوہنی کے پیچھے غرقاب دریائے چناب ہوئے۔ مرزا صاحباں کے پیچھے تیروں سے چھیدا گیا۔ وامق عذرا اور یوسف زلیخا کی بھی داستان ہے۔ غنیمت کنجاہی جیسے لائق شاعر فرماتے ہیں۔ کہ ؎ برآمد بر در مکتب خروشم + کہ من بیچارۂ دل میفروشم۔ حافظ جیسے لسان الغیب فرماتے ہیں کہ ؎

ایں ہمہ قند و شکر کز سخنم میریزد + اجر صبریست کہ از شاخ نباتم دادند

ولہٗ۔ فغاں کیں لولیانِ شوخ و شیریں کار شہر آشوب + چناں بُردند صبر از دل کہ ترکانِ خوانِ یغما را

ولہٗ۔ خونِ ما خوردند ایں کافر دلاں + ای مسلماناں چہ درماں الغیاث۔

دین و دل بُردند و قصدِ جاں کنند + الغیاث از جورِ خوباں الغیاث۔

ولہٗ۔ غلام نرگسِ مستِ تو تاجدار انند + خرابِ بادۂ لعلِ تو ہوشیار انند۔

نہ من بر اں گلِ عارض غزل سرائم و بس + کہ عندلیبِ تو از ہر طرف ہزار انند۔

سری کرشن مہاراج کی مند مسکان اور ترچھی نظر سے برج کی گوجریوں کی

Marfat.com

بستی اُجڑ گئی - اندر راجہ اہلیا کے پیچھے ہزار بھگ والا ہو گیا - .. .. ..

.. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. .. ..

کہاں تک گنتی کروں - ہے پربھو - یہ کیا طاقت ہے - اسکا راز آپ ہی جانتے ہیں میری ناقص عقل نہیں سمجھ سکتی - اور دیکھو زبان کی گویائی کو کیا طاقت دی ہے کہ حافظ - بہرتہری - تیغ بہادر - بھلے شاہ اور کئی دیگر بزرگوں کی بانیوں (کلاموں) سے کئی انسان وجد میں ہو کر ناچنے لگ جاتے ہیں - درختوں کے ساتھ اوندھے لٹکائے جا کر گھنٹوں جھولتے ہیں - ؎

جانہائے مُردہ اندر گورِ تن + برجہد ز آوازشاں اندر کفن
گر مطربِ حریفاں ایں پارسی بخواند + در وجد و حالت آرد پیرانِ پارسا

راگ اور راگنیاں ہرنوں کو جنگل سے کھینچ لاتی ہیں - سانپوں کو اُنکا خونخوار زہریلا سبھاؤ بھلا کر دیوار بنا دیتی ہیں - مشہور ہے کہ ایک راگ زمین کو بھی وجد میں لے آتا ہے - کہ زلزلہ آجاتا ہے - تیریاں توہیں جانے - لا علم لنا الا ما علمتنا

؎ چہ خوش باشد آوازِ نرم و حزین + بگوشِ حریفانِ مستِ صبوح
بہ از روے زیباست آوازِ خوش + کہ آن حظِ نفس است و ایں قوتِ روح

برکت نابکار امرتسر یکم اگست ۱۹۱۳ء

وقت ۶ بجے صبح یکم اگست ۱۹۱۳ء - امرتسر -

بہشت اور دوزخ میں خیال کرتا ہوں کہ اس دنیا میں ہی ہیں - میری عزیز از جان پرانوں سے بھی پیاری یازدہ سالہ اوتار ایشور بھگوان ارسطو وران لقمان لڑکی بی بی بھگوتی نے مجھے جب داغ مفارقت دیا تو میری نظروں میں عالم تاریک ہو گیا - اور مجھکو تب سے اب تک ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کسی کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہ میں مجھ زندہ کو ڈالدیا گیا ہے - آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں جاری

Marfat.com

رہتی ہیں۔ جہان کی کوئی چیز مرغوب عزیز اور دلچسپ معلوم نہیں ہوتی۔ اونہیں کے چرنا ربند میں دل شب و روز و ہر شام و ہر بامداد کھاتے پیتے چلتے پھرتے بیٹھتے اوٹھتے سوتے جاگتے لگا رہتا ہے۔ ای بندگانِ خدا میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے رو رو نرک یہاں ہی دیکھ لیا ہے۔ اور کوئی رو رو نرک نہیں ہوگا۔ مفارقت لختِ جگر قیامت کا نمونہ ہے۔ حافظ سچ کہتا ہے ؎

حدیثِ ہولِ قیامت کہ گفت واعظِ شہر ✤ کنایتے است کہ از روزگارِ ہجراں گفت

بہشت بھی شائد اسی جگہ دکھلائی دیجائے۔ ان مع العسر یسرا بمصداق سبقت رحمتی علی غضبی۔ خداوند عالم و عالمیان نے ایک لڑکی میرے سب چھوٹے بیٹے پسر کے گھر عطا فرمائی ہے۔ جو بجنسہ بھگوتی جیو الوپ شدہ جیسی دانا ہے۔ اور مجھ سے بے اندازہ پیار کرتی ہے اور خیر خواہی کا اظہار فرماتی ہے۔ جس سے مجھکو یہ یقین پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت باری تعالےٰ عزّ وجل نے میرے قلق و بے قراری اور سوز و گداز صادق کو دیکھکر ترس اور رحم فرما کر بھگوتی جیو الوپ شدہ کو ہی واپس فرما دیا ہے۔ ؎

خدا گر بحکمت ببندد درے ✤ کشائد بفضل و کرم دیگرے

واللہ اعلم بالصواب۔ یہ حالات دیکھ کر اس لڑکی عطا شدہ کا نام بھی میں نے بھگوتی ہی رکھدیا ہے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ وقت ۱۰ بجے صبح یکم اگست سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ اتوار گذشتہ کو میں نے دیر سے روٹی کھائی۔ پھر کچھ اور پھل پھول کھا لیا اور سہ پہر کو کچہری سے آکر جو ناشتہ تناول کیا کرتا ہوں۔ نہیں منگوایا تھا۔ وقت مقررہ پر اوس ناشتہ کو طبیعت نے چاہا۔ منگواتا تو دیری ہو جاتی۔ ابھی دل میں سوچ ہی رہا تھا کہ منگواؤں یا نہ منگواؤں تو ایک دو رو دراز

Marfat.com

کی رشتہ دار عورت وہ ناشتہ لے آئی۔ اور وہ مجکو اُسی دم کھانے کو لگیا۔ خداوند تعالیٰ کی صاحبی اور عنایت کا کیا کہئے ؎

زمہر او نوازش کند بندہ را۔ برکت نابکار عاصی

امرتسر۔ یکم اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ۔ نیائے والے فلاسفی والے دویت وادی استدلال کرتے ہیں۔ کہ جڑھ چیتن نہیں ہوسکتا۔ چیتن جڑھ نہیں ہوسکتا۔ اس جھگڑہ جڑھ چیتن میں لگے رہتے ہیں۔ اور اُن کی بھٹکنا نہیں مٹتی۔ ہم پرتکھشہ وادی ہیں ایک ہی طاقت کو جڑھ چیتن روپ پرتکھشہ ویراٹ۔ سروپ برہمانڈ دیکھتے ہیں۔ وہ ہی ہردم حالتیں پلٹتا رہتا ہے۔ محمود شبستری ؎

بہر لحظہ بہر ساعت بہر دم + متبدل میشود احوال عالم

دو چشم فلسفی چوں بود احول + ز دہشت دیدن حق شد معطل

ولے کز معرفت نور صفا دید + بہر چیزیکہ دید اوّل خدا دید

ہم صفائی باطن ہے کہ ہمارے دل میں کوئی اٹک نہیں ہے اسی ظاہری دیدہ سے برہمانڈ روپ ویراٹ خداوند تعالیٰ کا روزمرہ درشن کر رہے ہیں۔ جامی ؎

آنچہ دل از پیش بدانستہ بود + پیش بصر جملہ ہویدا نمود

دید کہ عالم ز سمک تا سما۔ + نیست بجز واجب ممکن نما۔

مغربی ؎ یار ما ہر ساعتی آید ببازار دگر + تا بود حسن و جمالش را خریدار دگر

کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند + مظہر دیگر نماید بہر اظہار دگر

نیاز ؎ تھا وہ برتر شما و ما سے نیاز + پر اوسی کو شما و ما دیکھا۔

گورو امرداس۔ ایہہ سنسار جوتوں دیکھیا ہر روپ ہے ہر روپ نظریں آیا۔ دویت وادی کے دل میں اٹک ہے۔ کہ جڑھ اور ہے اور چیتن اور

Marfat.com

ہے - جڑھ کو جہان سمجھتا ہے اور چیتن کو خدا سمجھتا ہی - اسلئے حیرت کی تاریکی میں اندھا ہے اور مایوسی کے بحر ناپیدا کنار میں ڈوبا ہوا ہی - خدا کو جہان سے الگ ڈھونڈھتا ہے - اسی لئے محروم رہتا ہے - خدا اگر کوئی علیحدہ جہان کی ہستی ہو تو ڈھونڈے سے ملے - اور دیکھنے میں آوے - چونکہ خدا کوئی چیز علیحدہ جہان سے نہیں ہے - اس لئے جستجوئے بسیار سے نظر نہیں آتا ہے - اس لئے دویت وادی عقل فکر نظر سے پرے اوسکو بتلاتے ہیں - اور اسی خیال میں مایوس اور محروم مرجاتے ہیں - اے وائے بدنصیبی - فرضی چیز کبھی نہیں مل سکتی ہے ؎

جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے

بیدل - بود شاخ و برگ و گل در تخم ذاتش منجمد + در تماشائے خود شد سیر ایں گلزار ما -

تیغ بہادر - کاہے رے بن کھوجن جائی - سرب نواسی سدا ایلیا توہی سنگ سمائی - پوہپ مدھ جیوں باس بست ہے - مکرماہہ جیسے چھائی تیسے ہی ہر بسیں نرانتر گھٹ ہی کھوجو بھائی - باہر بہیرا ایکو جانو - ایہہ گور گیان بتائی - جن نانک بن آپا چینے مٹے نہ بھرم کی کائی - ولہٗ

جیسے جل تے بدبدا اپجے بنسے نیت + جگ رچنا تیسے رچی جان لیو ہری میت

؎ عقل ایں جا کور آمد یا مضل ؎ رہا کن عقل را با حق بہ باش +

کہ تاب خورند ارد چشم خفاش - نسبت العقل بالکشف کنسبت الوہم بالعقل ؎ ہر کہ اینجا ندید محروم است + در قیامت ز لذتِ دیدار -

دل کی گرہ کھولکر انہی چشمانِ سر سے مشاہدہ جمال خداوندی کرو - دیکھتو روزمرہ تم بھی ہو - لیکن شک دویت نے تمکو نظارہ سے محروم کر رکھا ہے - از ماست کہ بر ماست - ؎ تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز - برکت عاصی نابکار

Marfat.com

امرتسر ۴ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

**نکتہ** - یوں تو انسان کی توجہ جو سوائے باریتعالیٰ کی محبت کے اور دنیاوی کاموں میں لگائی جاتی ہے۔ سب محروم رکھنے والی نجات سے ہوتی ہے - کیونکہ زندگی چند روزہ ہے اور اسباب عالم فانی ہیں - ایسی چیزوں کے لئے جو فانی ہیں اور جنکا چند روزہ تعلق زندگی متناہی سے رہتا ہے - عزیز سرمایۂ عمر کو ضائع کرنا سخت غلطی اور نا عاقبت اندیشی ہے - مگر پھر بھی دنیاوی کاموں سے کچھ فائدہ زندگی محدود کو پہونچتا ہے - اب اون بہائیوں سے کیا کہئے کہ جو نہ دینی کام نہ دنیاوی کام کرتے ہیں - تاش - چوپٹ - گنجفہ - شطرنج لیکر ہو بیٹھتے ہیں - دین و دنیا دونوں بھلا دیتے ہیں - بے بہا زندگی کو گھٹی کوڈاں رولا دیتے ہیں - اے وائے بدنصیبی - برکت نابکار -

مقام - تاریخ وقت ایضاً

**نکتہ** - میرے خیال میں زندگی کے پانچ مقصد ہیں :-

۱- خدا کا ثبوت - ۲- جہان کی چگونگی معلوم کرنا - ۳- اپنی اصلیت معلوم کرنا - ۴- ہمکو کیا کرنا چاہئے - اپنا فرض پیدائش معلوم کرنا + ۵- ہمارا انجام کیا ہوگا - سو ہم نے اس کتاب نکات میں ان پانچوں مقصدوں کو بدرجۂ یقین بتلا دیا ہے - ۱- خدا کو ہم نے بتلا دیا ہے کہ اننت آتما قائم بالذات موجود ہے - ۲- جہان ہنکر وہ ظاہر ہوا ہوا ہے - جہان واجب ممکن نما ہے اور کوئی علیحدہ جہان ذات واجب تعالیٰ سے نہیں ہے ایک ہی چیز کے دو نام ہیں - جب اُس کی ادہشٹانی حالت کو بلا نقوش کے غور کرو - تو وہ خدا (پرماتما) ہے - جب اُس کی منقوش حالت کو دیکھو تو وہ جہان ہے ؎ جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیانے +

Marfat.com

ویدکہ عالم زسمک تا سما ✤ نیست بجز واجب ممکن نما

۳- اپنی اصلیت ادہشٹان ستیا کے لحاظ سے وہی ادہشٹان ستیا ہے۔ بظاہر دیکھنے کو ایک لہر اُس بے پایاں سمندر ائنت پرماتما دیو کی ہے ؎

من و تو عارضِ ذاتِ وجودیم ✤ مشبک ہائے مشکوٰۃ وجودیم

۴- ہمنے بار بار تبلا دیا ہے۔ کہ سوائے محبت باری تعالیٰ کے توجہ بغیر اپنی زندگی کے مقصود کا برباد کرنا ہے۔ گھٹ کوڈاں رلانا ہے ؎

ہر خیالِ غیر حق را درد خواں ✤ عارفاں را ہر زماں ایں وِرد داں

پس یہی زندگی کا فرض مقدم ہے۔

۵- ہمارا انجام موت ہے۔ موت کیا ہے۔ اپنی ادہشٹانی ذات میں مثل سکہیتی کے محو ہونا ہے۔ موت اور سکہیتی میں کیا فرق ہے۔ موت نربا سنا ہو کر ادہشٹانی ستیا میں محو ہونا ہے۔ سکہیتی سوکھشم سنسکار باسنا کی لیکر محو ہونا ہے۔ جو پھر جاگرت اور سوپن روپ جہان میں کھینچ لاتی ہے۔ سکہیتی سے کھنچنا میرے خیال میں دو طرح کا ہے۔ اگر جسم موجودہ جسمیں سکہیتی واقع ہوئی قابل اس کے ہوتا ہے کہ اوسمیں بازگشت ہو۔ تو اوسی جسم میں بازگشت بوجہ اُس کے متواتر تعلق کے ہو جاتی ہے۔ تو اوسمیں جاگ اوٹھتا ہے۔ اگر وہ جسم ایسی قابلیت کھو بیٹھتا ہے تو پھر اور جسم میں بوجہ اوس سنسکار باسنا کے بازگشت کرتا ہے۔ مثل بہائم گائے بیل گھوڑا وغیرہ کے پہلے اپنے استھانوں (مکانوں) کو آتا ہے۔ اگر اپنا استھان معدوم ہو جاوے تو کسی اور استھان میں جا کھڑا ہوتا ہے۔ موت اس جہان کے علم سے مورچہا گشتہ ہونے کا نام ہے۔ سکہیتی بھی اسی مورچہا گت کا ہی نام ہے۔ سکہیتی بہوتی بہر کی ہے۔ موت بڑھ کر ہے۔ المنوم اخ

Marfat.com

الموت۔ سکہپتی میں اور بعض حالت موت میں باسنا رہنے کے سبب سے کثرۃ روپ جہان میں حسب مذکورہ بازگشت ہو آتی ہے۔ اور نرباسنا موت کی کامل محویت ادہشٹانی ذات میں ہو جاتی ہے۔ پہر بازگشت نہیں ہوتی۔ شریر کو سنکلپ سے ہماری اصلیت رچ لیتی ہے۔ جیسے سپن میں شریر رچ کر اُس سے کاروبار کرتی ہے۔ اسی طرح جاگرت کا شریر بہی سنکلپ ماتر ہے۔ درڑہ ابہیاس کیوجہ سے استہول اور ست بہاس رہا ہے۔ جب سنکلپ اوسکا اوٹہہ جائیگا تو یہ شریر نہیں بہاسیگا۔ جیسے عارضی طور پر سنکلپ کے اوٹہہ جانے سے سپن اور سکہپتی اوستہا میں نہیں بہاستا ہے۔ سکہپتی اور سپن اوستہا میں اس شریر سنکلپ کردہ اوّل کی یادداشت سوکہشم طور پر ہماری ہستی کو بنی رہتی ہے۔ اس لئے جاگ کر اس شریر کو آ دیکھتا ہے اور اسکے ساتھ کاروبار کرنے لگ جاتا ہے۔ جب بوجہ بیماری صعب یا کسی سخت حادثہ کے ہونے سے ہماری ہستی کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ہمارا شریر ناقابل رہنے کے ہو گیا ہے۔ تو پھر بصورت رہنے سوکھشم سنسکاروں کے وہ ہستی اس شریر کیطرف بازگشت نہیں کرتی۔ اور ایک نیا شریر سنکلپ کا رچ کر اوسمیں بازگشت کرتی ہے۔ اسی کو بار مبار جنم ہونا کہتے ہیں۔ غرض یہ کہ بغیر نرباسنا ہونے کے موکھش نہیں ہے۔ جہان اور ہمہ جہان کی ایک شاخ ہیں ادہشٹان ستیا کا ایک سنکلپ اور خیال ہیں جب یہ سنکلپ اور خیال ہماری ادہشٹان ستیا اوٹہا لیگی تو پھر سوائے اوس ادہشٹان ستیا کے ککہہ باقی نہ رہیگا۔ ؎

چو سلطانِ عزت علم درکشد ✣ جہاں سر بجیب عدم درکشد

ہمارا انجام یہی ہے۔ جہاں تے اوپجیا نا نکالین تاہیں میں مان۔

Marfat.com

مداری کے تہیلہ سے سب اندرجال اوپجا اور اوسی تہیلہ میں الوپ ہوگیا مداری برہمہ ہے۔ تہیلہ مایا ہی۔ کہنی کو دو ہیں۔ پر ایک ہی ہیں۔

برکت نابکار مقام تاریخ وقت ایضاً۔

امرتسر ۶ راگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔

نکتہ۔ چہوٹے چہوٹے جانوروں جووں دکہّوں چہوٹے بہت باریک کھٹ ملوں میں قوت بینائی اور ارادہ دیکہا جاتا ہے۔ مرغوب کے طالب غیر مرغوب اور مضر سے متنفر نظر آتے ہیں۔ خون چوسنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ چیونٹیاں یہ سب قواے رکہتی ہوئی بہت دُور سی سونگہتی ہیں۔ قوت بویائی انمیں زیادہ ہے اور ذائقہ اور بہوکہہ انمیں معلوم ہوتی ہی۔ غلہ جمع رکہتی ہیں۔ بارش کو معلوم کرلیتی ہیں۔ مچہر یہ سب قوائے اور خواہشیں رکھتا ہؤا بہت چالاک ہوتا ہے۔ دور سے ہی ارادہ مخالف کا سمجہکر بہاگ جاتا ہے۔ اس سی معلوم ہؤا کہ تیز سمجھ کا جانور ہی۔ قوّت لامسہ بہی انمیں اور مکہیوں میں دیکہی جاتی ہے۔ ان کا وجود اتنا چہوٹا ہی کہ اُس کے لحاظ سے ایک قوّت بہی منجملہ قوائے مذکورہ انمیں ہونی مشکل سے قیاس ہوسکتی ہی۔ کہ وہ اجسام ان قوائے کی ظرف اس کو چکی اور خوردی سے کیونکر بن سکتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہؤا کہ قوائے مذکور الٰہی طاقتیں ہیں۔ ان اجسام پر تابان ہوکر تمام طاقتوں اور نور خداوندی سے ان کو بلالحاظ اون کی گولکوں (خولوں) کے افاضہ پہونچا کر بہرپور اور پُرنور کردیتے ہیں۔ سبحانک (ما اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا۔ برکت نابکار۔

مقام تاریخ وقت ایضاً۔

نکتہ۔ چار پانچ روز آج سے پیشتر ابر آسمان پر ایسا آتا رہا کہ خیال ہؤا

Marfat.com

کہ ابہی برستا ہے اور بہاری بارش ہوگی - اور بڑا حبس رات اور دن کو رہا - آج رات کو شام سے ہی کچہہ کچہہ برسنا شروع ہوا - اور تمام رات اچہا برسا - کئی دفعہ موسلا دہار بھی پڑا - اسوقت بھی کچہہ کچہہ برس رہا ہے اس سے مجکو آیت قرآنی ان مع العسر یسرا کا پورا پورا یقین ہوگیا - کہ زحمت کے بعد رحمت ضرور ہوتی ہے - اوڑ کے بعد برستا ہے - لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (رب العالمین) برکت نابکار

امرتسر ۶ - اگست ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ - تمام مخلوق کو لقمۂ اجل ہوتے دیکھکر کسی کو اپنی تدابیر سے بچتے نہ دیکھکر ہر وقت خدا کی یاد میں رہنا اشد ضروری اور فرض مقدم امر ہے ؎

ہر آنکو غافل از حق یک زماں است + ہماں دم کافر است اماں نہاں است

سخت مجبوری اور لاچاری ہے مطلق خود مختاری نہیں ہے - مہاراج گورو نانک جیو کے اقوال کو شعار پکڑو - اور ہر وقت اور ہر آن پیش نظر رکھو جو یہ ہیں :- حکمی ہوون آکار حکم نہ کہیا جائی - حکمی ہوون جیو - حکم ملی وڈیائی حکمی اوتم نیچ - حکمی لکھ دوکہہ سکھ پانیہہ اکنا حکمی بخشیش - اک حکمی سدا بھوانیہہ حکمی اندر سب کوئی باہر حکم نہ کوئے - نانک حکمی جے بجہی تاں ہوں میں کہے نہ کوئے - ولہٗ آکہن جور (زور) چپے نہہ جور (زور) جور نہ منگن دین نہ جور - جور نہ جیون مرن نہ جور - جور نہ راج مال منصور - (تعز من تشاء وتذل من تشاء) .. .. .. جور نہ سُرتیں گیان بیچار - جور نہ جگتیں چہٹی سنسار جس ہتھ جور کرو کیہو سوئے - نانک اوتم نیچ نہ کوئے - برکت نابکار مقام وغیرہ ایضاً -

Marfat.com

امرتسر - ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ - خدا ہی خدا ہے - جہان ہرگز نہیں ہی - سپنے کی سرشٹی اور گندھرب نگر اور آکاش کے ترورون اور بالک کے بیتال کی طرح نمود بے بود ست ہوکر بہا ستا ہے - چہل ترنگ بُد بُدا موج گرداب سب سمدر ہی ہی سمدر سے علیحدہ کچھہ چیز نہیں ہے - پہل پھول ٹاہنی پتہ سب درخت ہی ہے - درخت سے الگ کچھ نہیں ہی - بال ناخن ہڈ چمڑہ خون رگ وریشہ سب بدن ہی ہے - بدن سے الگ کچھ چیز نہیں ہے - ایک ہی ذات باری تعالے کی متعلی بہ شیون غیر النہایت ہی - لاٹ - کونلہ - چنگ - بہانبڑ - موآتا - شعلہ سب آگ ہی ہے - آگ کے سوائے کچھہ نہیں ہی - جسکی نظر ذات پر ہی وہ صوفی ایک ہی چیز دیکھتا ہی - جسکی نظر صفات پر ہے وہ کثرۃ دیکھتا ہی - خواجہ نصیر الدین طوسی ؎ موجود بحق واحد اوّل یا شد + باقی ہمہ موہوم و مخیّل باشد

ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت + نقشِ دو بینِ چشم احول باشد

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - جوگ واسشٹ ایک بڑا آلشار موکھش کا ہے - اسکے بعد آتم پوران اور اوپنکھدیں - ان کے بعد شنو پوران اور بھگوت گیتا - بیاس سوتر ہیں - پاتنجلی کا یوگ شاستر ہی ہے - مثنوی مولوی روم - لوائح جامی - دیوان حافظ شیراز - سعدی - وصالی - کافیاں وسی حرفی بلہے شاہ - شبد گورو تیغ بہادر - قصائد سعدی - و ساتیر - موکھش کے چشمہ ہیں - سعدی کی کتابیں گلستان بوستان سیریا - انسان کو مکمل انسان بناتی ہیں - دینی دنیوی سب کاموں کو تکمیل کو پہونچاتی ہیں - بابا نانک بھگت کبیر کی تصانیف بھگتی سکھاتی ہیں - مناجات نظامی کل مناجاتوں سے افضل ہے - خوش قسمت

Marfat.com

ہیں وہ لوگ اور بڑے بھاگوان ہیں جو اِن کتابوں کو پڑھتے بچارتے اور اِن سے پیار کرتے ہیں۔ یہ نکات بھی جو کوئی پڑھیگا بچاریگا۔ ان سے پیار کریگا۔ دین و دنیا کو سنواریگا۔ نرک میں بفضلہ تعالیٰ نہیں جائیگا۔ موکھش کو پراپت ہوگا کیونکہ اِس عاصی کے دل میں حضرت خداوند تعالیٰ ہی جلوہ افروز ہو کر یہہ نکات لکھوا رہے ہیں۔ میری کچھہ حیثیت اور قابلیت انکے لکھنے کی نہیں۔ من آنم کہ من دانم۔ اپنی حالت اور حیثیت کو دیکھ کر اچنبھے میں ہو جاتا ہوں۔ کہ مجکو اِس مطلب کیواسطے کیوں چُنا گیا ہے۔ کوئی مقدس بزرگوار چاہیئے تھا۔ نہ کہ مَیں عاصی نابکار بدکردار۔ اخیر میں کہتا ہوں کہ کتاب جوگ واسشٹ موکھش کے لئے۔ اور گلستان بوستان۔ کریما۔ قصائد سعدی۔ دین و دنیا کی تکمیل کے لئے گھر گھر میں پڑھائی جانی چاہئیں۔ سنہری صندوقوں۔ زریں اور ریشمی رومالوں میں ایک کمرہ شیش محل میں بکمال عزت و حرمت رکھی جانی چاہئیں اور انکی آرتی ہونی چاہیئے۔ اِن کتابوں کی تصنیف کے بعد جنہوں نے اِن کو پڑھا دیکھا بچارا انہیں ہے۔ اُنکو خوش نصیب اور سعید نہیں کہہ سکتے۔

برکت نابکار امرتسر ۷ بجہ صبح ۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء

مقام تاریخ وقت صدر

نکتہ۔ وِشے۔ بھوگ دنیاوی ایسے مرغوب اور مطبوع ہیں کہ ان میں مائل ہوا ہوا آدمی پرماتما (مقصد اعلےٰ) کی طرف کبھی دھیان نہیں دیتا۔ خصوصاً مرد عورت کی محبت میں اور عورت مرد کی محبت میں ایسی شیفتہ اور دل بستہ ہو جاتے ہیں کہ ذات الٰہی کی طرف رجوع ہی نہیں کرتی۔ موکھش کے دوار سے فرسنگہا دُور افتادہ رہتی ہیں۔ ان کی آپس کی دل بستگی اور دیگر وشے بھوگوں کی رغبت و محبت برہمن راہ نجات ہے

Marfat.com

مہاراج واسشٹ دیو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اگر دنیاوی عذابوں۔ گورکھہ دھندوں سے خلاصی چاہتے ہو تو وشے بھوگوں اور محبت استری پتر کٹنب پروار کو ترک کرو - طوطا رام ملتانی ؎

سبب راہِ عالم بالاست معشوقِ مجاز ٭ دامنِ ایں سرو پا در گِل نمی باید گرفت

حافظ ؎ خواب و خورت ز مرتبۂ عشق دور کرد ٭ آدم رسی بدوست کہ بیخواب و خور شوی

پس اے بھائیو۔ وشے بھوگ کو تیاگو دنیا کی محبت کو دل سے ہٹاؤ۔ اور گوہرِ مقصود کو پاؤ۔ برکت عاصی نابکار۔ امرتسر

مقام۔ تاریخ۔ وقت ایضاً

آج کل عورات کی آزادی کا بہت چرچا ہے کہ ان کو پردہ میں مقید نہ رکھنا چاہیئے۔ بھائیو۔ مہربانو۔ عورات کو جو اللہ تعالیٰ نے حُسن بخشا ہے یہ ایک جال مرغِ دل کے پھنسانے کا ہے۔ زلف دام اور خال دانہ ہے بقولیکہ ؎ زلفِ مشکیں بہی ہو۔ خال سیاہ فام بھی ہو۔ مرغِ دل کیوں نہ پھنسے دانہ بہی ہو دام بہی ہو۔ ؎ مانگ میں دل گم ہوا ہاتھ آنا مشکل بات ہے۔

ایک ناواقف ہوں اور اوپر سے آدہی رات ہے۔ کھلے منہ عورات کے حُسن و جمال کو دیکھکر بہت کمزور دل نوجوان مبتلائے عشق ہو جاتے ہیں۔ جو بہت سے کشت و خون لڑائیوں بھڑائیوں دنگہ فساد کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور بے امنی رُونما ہوتی ہے۔ جب بے نقاب ماہ جبینیں میٹھی میٹھی باتیں کرتی ہیں تو سمندِ ناز پر ایک اور تازیانہ چڑھتی ہیں۔ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ٭ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

اس لئے اس عاصی کی یہ رائے ہے کہ پردہ کا اصول بہت ہی اعلیٰ اور پسندیدہ ہے۔ بہت بلاؤں کے دفعیہ کا علاج ہے ؎

Marfat.com

؎ تو ایمن مشو گرچہ زن پارسا است ✤ کہ خربستہ بہ گرچہ دزد آشنا است

پاکدامنی موجب تولید اولاد حلال کا ہی - ایک مفلس کی عورت کو ایک مالدار جوان اوڑا لیتا ہے - ایک بدصورت شوہر کی زوجہ کو ایک خوبصورت نوجوان بھرما لیتا ہے - زنا پیدا ہوتا ہے اور زنا کا نتیجہ یہ ہے - ؎ از زنا خیزد وبا اندر جہات - الزناء یخرج البناء - سچ یہ ہے کہ الزناء ام العصیان بے پردگی بہت نقصانات کا موجب ہے - میرے خیال میں اگر پردہ کی اصول پر پورا عمل کیا جائے نا آشنا اور نامحرم مرد عورات کو اور عورات مردوں کو دیکھنے ہی نہ پاویں - تو تعزیرات ہند میں دفعات ۳۵۴ - ۳۷۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۴ کے رکھنے کی ضرورت ہی نہ رہی - برکت عاصی نابکار

امرتسر - ۹ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ - ؎ ای کہ پنجاہ رفت و در خوابی ✤ مگر ایں پنج روز دریابی -

پرمارتھ کے کیا معنے ہیں - پرم - ارتھ - پرم کے معنے اعلےٰ - ارتھ کے معنی مطلب مقصد یعنی مطلب اعلیٰ - مقصد اعلےٰ - دنیا کے جتنے کام ہیں مطلب - مقصد ہیں - اپنی اصلیت خدا کی ہستی کا ثبوت - اُس کی معرفت - موت کی حقیقت معلوم کرنا - پرمارتھ - یعنے مطلب - مقصد اعلےٰ ہے - جب انسان دنیوی مطلبوں مقصدوں میں لگا رہتا ہے - تو مقصد اعلیٰ کی طرف رجوع نہیں کر سکتا ہے - اُسکا سارا وقت اودہر ہی لگ جاتا ہے - دنیا کے مقصد اسلئے ادنےٰ مقصد ہیں کہ عارضی وقت کے لئے ہیں - اور خود دانی - خدا شناسی موت کا علم دائمی وقت کا تعلق رکھتی ہیں - اس لئے مقصد اعلےٰ ہیں - پس یہ امر بہائیو - تم خود قیاس کر سکتے ہو کہ عارضی مقاصد کے لئے جو گذشتنی اور گذاشتنی ہیں عزیز سرمایۂ عمر کو صرف کرنا مناسب ہے یا مقصد اعلےٰ کی حصول

Marfat.com

کے لئے جس سے دائمی تعلق ہے۔ کوئی نادان بہی یہ جواب نہ دیگا کہ عارضی گذشتنی گذاشتنی مقاصد کے لئے عزیز سرمایۂ عمر کو صرف کرنا چاہئے۔ پس اے بہائیو۔ مقصد اعلےٰ کی تحقیق کے لئے عمر خرچ کرو۔ اب دیکہو کہ انسانی ہستی اور زندگی میں دس مجبوریاں ہیں۔ (۱) پیدا ہونا۔ (۲) دوئم مرنا ؎

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے + اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

(۳) کھانا۔ (۴) پینا۔ (۵) ہگنا۔ (۶) موتنا۔ (۷) سوانس کی آمد و رفت بدن میں۔ (۸) جاگرت۔ (۹) سوپن۔ (۱۰) سکہپتی۔

پیدائش تو اپنے اختیار میں اب نہیں رہی کہ ہو گذری۔ گذشتہ را صلوٰۃ باقی ۹ باتوں پر اپنا تصرف مشق سی ہو سکتا ہی۔ کھانا پینا ترک یا کم ہو سکتا ہے۔ ہگنا موتنا بہی جو کھانے پینے پر منحصر ہی علےٰ ہذا القیاس تصرّف میں آسکتا ہے۔ سوانس کی آمد و رفت بہی قطعی یا عارضی جوگ ریتی پورک ریچک۔ کُنبہک سے قابو میں ہو سکتی ہے۔ جاگرت۔ سوپن۔ سکہپتی پر بہی ان کے خلاف مشق کرنے سے قابو میں آسکتے ہیں۔ جیسے طالب علم عموماً اور امتحان کے دنوں میں خصوصاً زیادہ جاگ لیتی ہیں اور کم سوتے ہیں۔ ریلوی۔ کانٹے والے تار بابو۔ ڈرائیور۔ گارڈ۔ پولس کے پہرہ دار اپنی اپنی شبانہ ڈیوٹیوں کے وقت جو سونے آرام کرنے کا وقت ہی۔ خلاف مشق سے اوسوقت جاگتی چوکنّی رہتے۔ ہوشیاری سے فرائض منصبی ادا کرتے ہیں۔ باقی رہا اب ایک امر موت کا۔ سو اس امر مجبوری کا چارہ مشکل ہی۔ لیکن غیر ممکن یا محال نہیں ہے۔ یہ تو سچ ہے کہ اس جسم کا دائم قائم رہنا محال ہی۔ یہ نہ کسی کا رہا نہ رہیگا کبیر ؎ دیکہو رے میری مت بورانی سدا جیون من لوڑے۔ شیو شنکا وک تے برہما وک ایہہ بہی کال نہ چہوڑی۔ وید بلایو بیگ ہی آیو پکڑ بہجا کچہہ

Marfat.com

کہوُد - ایسی اوشد کوئی نہ لیا ایہہ دیہی تہر رہوُد ؎

گزیدند فرزانگان دست فوت + کہ در طب ندیدند داروئی موت

شریر کو تیاگ کر نفس ناطقہ یعنی جیو آتما - یا روح پربس میں نہ پڑی - موت کا یہہ چارہ پریکٹس اور ابھیاس سے ہو سکتا ہے موتوا قبل ان تموتوا یا تنجلی مُنی کے جوگ شاستر میں مذکور ہی - کہ فلاں چیز سے سنجم کرنے یعنی ترکیب کرنے سے فلاں سدھی (غیر معمولی قدرت) حاصل ہو جاتی ہے اور فلاں چیز سے سنجم کرنے سے فلاں شکتی (طاقت) حاصل ہو جاتی ہے - مُنی موصوف صرف مشقوں کی رہنمائی اور ہدایت فرماتے ہیں - پھر مشکلے نیست کہ آساں نشود + مرد باید کہ ہراساں نشود - اور ؎ ہر کاریکہ ہمت بستہ گردد + اگر خاری بود گلدستہ گردد - کی مصداق تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں - اور ہر مقصد پر کامیابی حاصل ہو جاتی ہی - اسی طرح نفس ناطقہ کو یعنی اپنی ذات کو جو ایک منور چراغ بدن کی تاریک کوٹھری میں ہی - قابو میں کرنے سے موت اختیاری ہو جاتی ہے - جیسے بھیشم پتامہ نے اتر ائن سورج کے آنے پر جیو آتما کو شریر سے علیحدہ فرمایا تھا - جدوتوں سے گھسیٹا ہوا نہیں گیا تھا - ہوا جو صفائی خون کی غرض سے بدن میں آمد و رفت کرتی رہتی ہی اور پران کہلاتی ہے - یہ جس نفس کی مشق سے قابو میں آسکتی ہے - یہی مذہب دوران خون اور حرکت دل کا ہے - غذا کے چھوڑ دینے سے ہفتوں - پانی کے نہ پینے سے دنوں [illegible] زندہ رہ سکتا ہے - لیکن ہوا کے منٹوں نہ پہونچنے سے [illegible] جب جوگی جن (مشاق) کی پریکٹس جس نفس کے متعلق بڑھ جاتی ہی تو وہ [illegible] کو بھی جو بدن میں ہوتی ہی - اور اوپان - بیان - اودان - سمان کہلاتی ہوا اور جو باریک سے باریک ناڑیوں اڑا - پنگلا - سکھمنا میں سرائت کی ہوئی ہوتی

Marfat.com

ہے جسم سے نکال لیتا اور پھر داخل کر سکتا ہے۔ گویا خلع بدنی (نیوہ چمینہ۔ کایا پلٹ۔ اولیش جوگ) پر قادر ہو جاتا ہے۔ جب یہ طاقت خلع بدنی کی مشاق مرد کو حاصل ہو جاتی ہے۔ موت اُس کے قابو میں ہو جاتی ہے۔ اوسکا اختیار ہوتا ہے خواہ نفس ناطقہ کو بدن میں رکھے خواہ آکاش میں نرآدھار (بلا جسم) (آشرہ سیہتا) کے قائم رکھے خواہ کسی اور جسم حیوان۔ انسان۔ درخت۔ پتھر یا کسی تت (عنصر) اگنی۔ وائیو۔ پانی۔ مٹی پر استھت کر رکھے۔ خواہ اپنی انانیت (علیحدہ ہستی) کا خیال چھوڑ کر اپنے مخرج پرماتما دیو میں لین ہو جائے جسکو موکھش کہتے ہیں۔ پس اے بھائیو! تمام عبادتوں تمام مشاغلوں دینی دنیوی حصول سدھیوں شکتیوں سے یہ امر مقدم اور فرض اعلےٰ زندگی کا ہے۔ کہ مشق کر کر روح کو بدن سے اختیاری طور پر جسوقت چاہو۔ علیحدہ اور داخل کرنا ابھیاس سے اپنے اختیار میں کر لو۔ تو آپ نے کال بھگوان کو جیت لیا۔ اور اصلی مقصد زندگی کا حاصل ہو گیا۔ اور پنجہ موت سے آزاد ہو گئے۔ کسی دوست کی آس اور دشمن کا غم نہ رہا۔ اگر تمام عمر مشاغل دنیوی باغ لگانے۔ کھیتی کرنے۔ دوکانداری۔ تجارت صنعت حرفت کرنے۔ کٹم پروری میں۔ گن رہنی وشے بھوگوں میں کھچت رہنے میں ضائع کر دو گے۔ اور اس امر کی طرف توجہ نہ دہرو گے۔ تو جمدوتوں کے ہاتھوں گھسیٹے جاؤ گے۔ اور خلاف منشاء اور خواہش دلی کے نرک میں ڈالے جاؤ گے۔ جمدوت کیا ہیں۔ دنیاوی خواہشات جنمیں دلبستگی تھی۔ اور نرک کیا ہیں بار بار جنم اُن خواہشات کے پورا کرنے کو لینا۔ فافہم ؎

عیاں نشد کہ چرا آمدم کجا بودم ✤ دریغ و درد کہ غافل زکار خویشتنم

برکت ناپکار

Marfat.com

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - مَیں نے اپنے خیالات کے اظہار کرنے میں حوالہ جات کلام بزرگان مثل اقوال مشہور اور امثالوں اور اشعار ابیات شلوکوں ضرب المثلوں کے دیئے ہیں - اسکے دو مطلب ہیں - ایک تو یہ کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ صرف اب مَیں ہی یہ راگ نہیں الاپ رہا - بلکہ بزرگانِ سلف کی غور میں بھی سابق یہ امور آچکے ہیں - اور وہ ان خیالات کو ظاہر فرما کر خامہ فرسائی کر چکے ہیں - دوسرا مطلب یہ ہے کہ میری تحریر میں حوالہ اقوال بزرگان مذکور کے آجانے سے میری کلام قوی اور مؤثر اور موزون بنجائے - جیسے دیوار کی مضبوطی - درمیان میں لکڑی کے ڈالنے سے ہو جاتی ہے - جیسا کہ اکثر دانا اور دور اندیش معمار اور مکان بنوانیوالے ڈالدیا کرتے ہیں - اور یہ بھی درج رہے کہ مَیں نے ڈھونڈ کر یا کوشش کر کر اون اقوال اشعار وغیرہ بزرگان کو اپنے نکات میں نہیں ڈالا ہے - بلکہ تحریر مطلب نکات کے وقت وہ اقوال اور اشعار خود حلقہ کر آئے کہ مناسب مقام کے انکو لکھا جائے - جو کہ میری تمام زندگی کے مطالعہ و تعلیم کا سرمایہ ہیں - مَیں خیال کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ کا منشا ان اقوال کے میرے نکات میں درج کرا دینے کا یہ ہے کہ عوام الناس اون گوہر مفید اور عالی مضامین سے آگاہ ہو جائیں کہ جو سینکڑوں کتابوں میں مندرج ہیں جنکی تعداد کثیر کو ہر کوئی نہیں پڑھ سکتا ہے

برکت نابکار

امرتسر ۹ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ - میرے نکات بہت سے مشابہ بھی ہیں اور مختلف گوناگون بھی ہیں - یہ ایک گلزارِ رنگا رنگ ہے مگر مفید ہے - کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے کہ جس سے کوئی دینی یا دنیوی فائدہ مترتب نہ ہوتا ہو - جس کو جس مضمون کا مذاق ہوگا وہ اُسی نکتہ

Marfat.com

سے فائدہ اوٹھالیگا - ؎ ہرکسی را بہرکاری ساختند + مہرا واندر دلش انداختند
؎ کسی کو گل پسند آیا کسی کو شمع خوش آئی + محبت ہر کی ہر سو ہی کہ جسکی جسکی من بھائی
پہلے زمانہ میں بہت شاستر پند واندرز کی کتابیں گرنتھ صاحب تصنیف ہو چکے ہیں - تھوڑے زمانہ گذشتہ میں منشی گھنیا لعل صاحب خلد آشیانی کی تصانیف اور بابو کیشب چندر سین کے لکچر شائع ہو چکے ہیں - اور زمانہ حال میں بابو پیارے لعل صاحب زمیندار بردھا مالک ودیا ساگر ڈپو علیگڈھ کی تصانیف اور دیگر لٹریچر مثل جوہر تحقیقات - کرامات - ملک عدم کی اور گتھائیں سوامی دیانند صاحب S.V.O مقیم حسن ابدال کی تصانیف سوہنگ اور کرامات یوگی وغیرہ اور میڈم بلیوٹسکی اور مسٹر لیڈ بیٹر صاحب و مسز اینی بسنٹ صاحبہ کی تصانیف تھیاصوفیکل سوسائٹی کی اور مسٹر سنڈ مرحوم کی سپرچولزم وغیرہ سفلی کی کتابیں اشاعت پکڑ چکی ہیں - اب یہ میرا "برگ سبز است تحفۂ درویش" بھی مطالعہ کرلو - امید ہی کہ اسکا مزہ سب سے زیادہ لذیذ چورن کا ہوگا - بوکت نابکار

امرتسر ۱۰ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ - کیئم من قطرۂ دریائے امکان - انسان اپاگ ہے - کبھی سروگیہ نہیں ہوسکتا - اتنا بڑا لامتناہی وسیع برہمانڈ آنکھوں کے سامنے ہمکو نظر آتا ہی اسمیں ستارگان اسقدر عظیم حجم کے بے شمار نظر آتے ہیں کہ دیکھتے دیکھتے نظر تھک جاتی ہی - بعض بسبب کمال بُعد کے سفیدی ہی نظر آتے ہیں - جو دوربین سے بطور ستارہ کے دیکھ پڑتے ہیں - ایک ایک ستارہ اتنا بڑا ہے کہ کروڑوں میل قطر رکھتا ہی - محیط اُسکا اسی پر قیاس کرلو - یہ سب عبث نہیں ہیں - کرۂ ارض ہمارا مسکن جو ان ستاروں سے ایک دانۂ

Marfat.com

خردل کی نسبت مٹ سی رکھتا ہی - بھلا گوناگون مخلوقات سے آباد ہو اور یہہ
ستارگان نہوں کیونکر عقل باور کرسکتی ہے - جب انسان حیوان جیسے چھوٹے
جانوروں کے پسینہ وخواص جسم سے جاندار جوآں وغیرہ اوتپت ہوآتی ہیں -
اور سرگین وغیرہ سے بہی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں - تو بھلا ان کرہ جات عظیم کے
اجرام کے خواص سے کیوں اوتپت ہوتے نہ سمجہی جائیں - اور یہ اجرام سوکھی
سڑے قیاس کرلئے جائیں - انسان کا اپنگ گیان والا ہونا تو اسی سی ظاہر
ہے کہ ستارگان انسان کی آنکھوں کے سامہنے ہیں جنکو آنکہیں دیکہتی ہیں کسی
کا نام یریس (شعری الیمانیہ) کسی کا نام ریگہل - کسی کا نام بٹلی گوس - کسی کا
نام سہیل - کسی کا نام قطب - بنات النعش - السماک الرامح - نسر طائر -
عیوق - دُبران - چاند - منگل - بُدہ - مشتری - زہرہ - زحل - وغیرہ انسان
رکھتا ہے - یہ اپردکھش (پوشیدہ) نہیں ہیں - پہر بہی انکی ماہیت نہیں
جانتا کہ انمیں کیا موجودات مخلوقات موجود ہے - اعلے درجہ کی دوربینوں
سے دیکھکر کبھی چاند کو آباد کبھی سڑا ہُوا مادہ دن کو آگ سی زیادہ گرم
رات کو برف سے زیادہ ٹھنڈا ناقابل آبادی خشک بے آباد انسان
بیان کرتا ہے - کبھی آباد بیان کرتا ہی - پُرانے رکھیشران اسکی سرواور
سہادنی کرنوں کو دیکھکر اسمیں امرت (آبحیات) بتلاتے ہیں - غرض کہ
ایک بات تو قائم نہ ہوئی - منگل کے قطبوں پر سردی کی تاثیر سے برف
پڑی ہوئی گرمی کی تاثیر سے پگہلتی ہوئی دکھلائی دیتی ہے - بعض حصہ اوسکا
سبز رنگ بعض سُرخ رنگ نہروں کا اوس میں جاری ہونا بتلاتے ہیں -
مشتری میں ایک سطح ۳۶ لاکھ میل مربع کا سیاہ رنگ کا بتلاتے ہیں - کچہہ اسکو
اپنی ذات سے روشن کچہہ آفتاب سی منور بتلاتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ یہہ

Marfat.com

ستارہ ابھی نامکمل ہی۔ کیچڑ اسمیں زیادہ ہے۔ زہرہ کی حالت بھی کیچڑ کی بتلاتے ہیں۔ زحل کے گرد دو حلقہ بتلاتے ہیں۔ جو ناظرین کی رائے میں غالباً وخان (گیس) کے ہیں۔ کوئی صاف کیفیت نہیں بتلا سکے۔ کبھی ایک رائے قائم کرتے ہیں۔ پھر کچھ عرصہ بعد بدل دیتے ہیں۔ ہیئت کی کتابوں کے دیکھنے سے یہ کیفیت معلوم ہوتی ہی۔ یہ حال تو ہیئت اور سائنس دانوں کا ہے اب اونچی پدوی والوں یوگیوں روشنضمیری کے دعویداروں۔ غیب دانی کے دم بھرنے والوں کا حال سُنئے۔ یہ صاحبان جو کچھ حال غیب وغیرہ کا بتلاتے ہیں اِسی کرّہ ارض ہماری مسکن کے متعلق ہی بتلاتے ہیں۔ کہ اسکے گرداگرد ایتھر (آکاش) میں کام لوک ہی جسمیں ارواح (نفوس ناطقہ) بعد مفارقت بدن رہتی ہیں۔ اسکے چند طبقات ہیں۔ پہلے طبقہ سے درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے۔ آخر طبقہ میں پہونچتے ہیں۔ پھر سرگ لوک آجاتا ہے۔ اوس کے بھی طبقات ہیں۔ اونمیں بھی سلسلہ ترقی کا جاری ہے۔ آکاش میں اوڑنا۔ ایک قطب زمین سے دوسرے قطب کے بیٹھے ہوؤں کی باتیں سُن لینا۔ زمین میں دھس جانا۔ دوسرے کے دل کا حال معلوم کرلینا۔ سوکھشم شریر کا استھول شریر سے نکال لینا ایسی ایسی سدھیاں حاصل ہوجانی انسان کو یوگ کی مشق سے بیان کرتے ہیں لیکن کسی ایسے دعویدار نے بزمانہ سابق اور نہ حال میں کسی ستارہ یا سیارہ کا حال بتلایا کہ اُنکے کیا کیا حصص ہیں اون میں کیسی بادشاہت اور تمدّن ہی۔ کیسے قوانین جاری ہیں۔ کیا کیا مذہب ہیں۔ نہ یہ بتلایا کہ اِن ستاروں سیاروں میں پہونچ جانے کی بھی سدھیاں فلاں فلاں مشقوں سے حاصل ہوجاتی ہیں۔ نتیجہ یہ کہ غیب دانی اور روشن ضمیری کی ٹانگ بھی لنگڑی ہے۔ کہ اِن ستارگان وسیارگان کے حالات تک رسائی

Marfat.com

نہیں ہے۔ جو تھوڑا جانتے ہیں وہ بہشت دوزخ مانتے ہیں۔ دوزخ (نرک) کو دکھن میں۔ بہشت (سورگ) کو شمال میں کہتے ہیں۔ شمالی بہشت (عالم ارواح) کے دو حصص بیان کرتے ہیں۔ ایک کو جابلسا دوسرے کو جابلقا کہتے ہیں۔ بہشت کے درجوں کو طبقات اور دوزخ کے درجوں کو درکات کہتے ہیں۔ یعنی درکات جہنم کہتے ہیں۔ نرک میں روانوں کا جلنا سڑنا تیل گرم کے کڑاہ میں تلا جانا۔ گرم ستونوں سے باندھا جانا۔ مار کژدم۔ ہزار پا، جانوروں سے کاٹا جانا بتلاتے ہیں۔ درکات جہنم کا نام رورو نرک کنبھی پاک نرک وغیرہ بتلاتے ہیں اور بہشت یعنی سرگ میں عیش عشرت کے سامان باغات۔ باولی۔ نہریں۔ حور۔ قصور۔ اپچھرا وغیرہ کا ملنا بتلاتے ہیں۔ الانسان یقیس علیٰ نفسہ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ بہشت اور دوزخ روچک بھیانک واک (اقوال) ہیں۔ تاکہ بہشت ملنے کی طمع سے انسان اچھے اچھے کام خیرات ہمدردی وغیرہ کے کرے۔ اور دوزخ کے خوف سے بُرے افعال۔ سرقہ۔ ڈاکہ زنی۔ زنا جیوہنسا وغیرہ سے بچا رہے۔ یہ بہشت اور دوزخ کے بیانات موجدان مذاہب کے انتظامیہ امن قائم رکھنے کی غرض سے کئے گئے ہیں۔ بعض خدا پرستان دینی امر کو حیرانی کی بات ہی بتلاتے ہیں۔ مثلاً یہ اقوال کہ "جز بحیرانی نباشد کار دین"

؎ چہ شبہا نشستم دریں سیر گم ✣ کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

؎ انت کارن کیتے بلا نہہ۔ تاکہ انت تہ پائے جا نہہ۔ ؎

بروای زاہد خود بیں کہ ز چشم من و تو ✣ راز ایں پردہ نہاں است و نہاں خواہد بود

عیب رنداں مکن ای خواجہ کزیں کہنہ رباط ✣ کس ندانست کہ رحلت بچساں خواہد بود

؎ ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار ✣ کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

؎ در کارخانہ کہ رہ علم و عقل نیست ✣ وہم ضعیف ورائے فضولی چرا کند

Marfat.com

؎ حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو ✤ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

؎ بھٹکتے پھرتے ہیں ہزاروں دانا لاکھوں پنڈت کروڑوں سیانے
جو خوب دیکھا تو یار آخر خدا کی باتیں خدا ہی جانے

ایک مذہب عارفوں اور گیانیوں کا ہی - (جو مذہب میرا ہے) کہ یہ مقدس گروہ اپنے عقائد کی تعلیم سے انسان کو دوکھوں کے گودکھہ دہندی سے نکال باہر کرتا ہے - کُل مخلوق کو مظہر ذات واجب الوجود تعالیٰ شانہٗ کا بتلاتا ہے اور ہستی انسانی کو اُسکا انش (جزو) کہتا ہے جامی ؎

تو جزوی و حق کل ست گر روزی چند ✤ اندیشۂ کُل بیش کنی کُل باشی

یہ گروہ تمام تعلقات دنیاوی سے مکھ موڑ کر اپنے سروپ کی طرف محویت کرنے کی تعلیم دیتا ہے - کہ اس سے آدہ بیادہ دُکھوں سے آرام میں ہو جاتا ہے اور شانت پد کو پراپت ہوتا ہی ؎ دنیا مثال بحر عمیق است پُر نہنگ ✤ فرخندہ عارفاں کہ گرفتند ساحلے - ؎ تعلق حجاب است و بے حاصلی ✤ چو پیوند ہا بگسلی واصلی - ؎ دل بستگی است مادر ہر مالمے کہ ہست ✤ مے زائد از تعلق ما ہر غمے کہ ہست - ؎ مستم کن آنچناں کہ ندانم ز بیخودی ✤ در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت - ؎ مے صرف وحدت کسی نوش کرد ✤ کہ دنیا و عقبیٰ فراموش کرد - دنیا میں کسی سے دوستی کسی سے دشمنی مرغوب سے رغبت و آرام - مکروہ سے نفرت و رنج ہوتا ہے - جب کسی کا بیٹا - عورت یا شوہر اور بھائی بند مر جاتے ہیں اُن کے دل سے پوچھو کہ باوجود رکھنے مخلی فرشوں - باغات - شیش محلوں کے اُنکو کیسا عذاب ملتا ہے بقول

؎ کل ایک شخص مجکو ملا تھا براہ گذر ✤ پوچھی میں اُس عزیز سے دل اپنی کی خبر
کیا پوچھتا ہے کہنے لگا کر کے چشم تر ✤ وہ شخص جسکو ناز تھا سنو فرش گل پر

Marfat.com

اب لوٹتا ہی آہ وہ خارہ و خار میں + بکتا ہے کچھ کا کچھ ہی فراق نگار میں
؎ اے آبشار نوحہ گر از بہر چیستی + چیں بر جبیں فگندہ باندوہ کیستی۔
آیا چہ درد بود کہ چوں من تمام شب + سر را بسنگ میزدی و مے گریستی
یہ گروہ لاتعلقی دنیا کی تعلیم دیکر گوشۂ عافیت میں بٹھلا دیتا اور دنیا
کے عذابات لئیم سے نجات دلا کر سکھی اور امین کر دیتا ہے۔ ایسا سکھ
شہنشاہ ہفت اقلیم کو بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ عارف گوشہ گزین کو ملتا
ہے ؎ ملک آزادگی و کنج قناعت گنجے است + کہ بشمشیر میسر نشود سلطان را
باوجود اس پدوی آرام والی اور طمانیت بخش کے حاصل ہونے کے بھی یہ عارف
لوگ ہمہ دان نہیں ہوتے۔ اور اپنے عجز اور انکسار کا اعتراف کرتے ہیں۔
فریدالدین عطار فرماتے ہیں ؎ گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات +
فکرت کنند در شرف و عزت خدا۔ آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ +
دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما۔ آنجا کہ آفتاب بتابد باوج عز +
سرگشتگی است مصلحت ذرہ در ہوا۔ و آنجا کہ بحر نامتناہی است موج زن +
شائد کہ شبنمے نکند قصد آشنا۔ جب بہزار کوشش و بہ لاکھ جد و جہد
ہمہ دانی ناممکن ہے تو اپنی چادر ہستی سے پاؤں باہر مت نکال۔ تو اس
صدف کون و مکان میں مقید ہے۔ کیا پرواز کرتا ہے۔ باہر نہ نکلیگا۔ پس ؎
دل آرامی کہ داری دل درو بند + دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند۔

برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۱۱ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ۔ انسان کی تسکین کا بڑا موجب اگرچہ لاتعلقی از دنیا اور بے خواہشی
ہوتا ہے اسمیں یعنی اس بے خواہشی میں قناعت و سنتوکھ [illegible]

لیکن اِس فضیلت کا ذکر خاص کرکرنا بہت ضروری ہو کہ عرفان کے حاصل ہوئے توکل خواہشات ازخود جل جاتی ہیں - لیکن جبتک عرفان حاصل نہو - تبتک اِس عالی صفت کے نہ حاصل ہونے سے بہت جلتا ہے - بھٹکنا سی بہت بیقرار اور خوار ہوتا ہے - جیساکہ گورو تیغ بہادر مہاراج نے فرمایا ہے ؎

برتہا کہوں کون سیوں من کی - ✣ لوبہہ گرسیو دسوں دس ہاوت آسا لاگی دس کی

دُکھ کی بیت بہت دُکھ پاوت سیوگرت جن جن کی ✣ دوارے دوار سواں جیوں دُولت نہہ سُدھ رام بھجن کی

مانس جنم اکارتھ کھویو لاج نہ لوک مہن کی ✣ نانک کیوں نہہ ہرجس گاوت کُمت بنا سی تم کی

سچ یہ ہے کہ جو کچھ مقدر میں لکھا ہے خود بخود حاصل ہو رہتا ہے جیساکہ کہا ہے

النصیب یصیب لوکان تحت الجبلین - ؎ ہرچہ نصیب است بہم میرسد ✣

ورنستانی بہ ستم میرسد - جس نے پیدا کیا ہے اُسی نے روزی کا فکر پہلے سے کر رکھا ہے - سعدی فرماتا ہے ؎ فراموش نکرد ایزد دراں حال ✣

کہ بودی نطفۂ مدفون و مدہوش - روانت داد و طبع و عقل و ادراک ✣

جمال و نطق و رائے و فکرت و ہوش - دہ انگشت مرتب کرد بر کف ✣

دو بازو ات مرتب ساخت بر دوش - کنوں پنداری اے ناچیز ہمت ✣

کہ خواہد کرد نت روزی فراموش - گورو نانک صاحب فرماتے ہیں :-

اوہ جانے جیتیاں مونہہ کہاے - آپے جانے آپے دے - نعمت خان عالی کہتا ہے ؎ عبث خود را گرفتار ہوائے بیش و کم داری ✣ کہ نگذارد ترا بے رزق رازق تا کہ دم داری - خدائت آنچناں رازق خیالات چنیں واہی ✣

مگر نشنیدۂ عالی خدا داری چہ غم داری - ؎ بے مگس ہرگز نماند شکبوت ✣

رزق را روزی رساں پر میدہد - اللہ غنی و کلنا فقراء الی اللہ - یہی عالی صفت (قناعت) ہے کہ جسکے حاصل ہونے سے دربدری و یوزہ گری

Marfat.com

سے اور بھٹکنا سے نجات ملتی اور شانتی پراپت ہوتی ہے ؎

قناعت تونگر کند مرد را ✣ خبر دہ حریص جہاں گرد را
اے قناعت تو انگرم گرداں ✣ کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
گنج صبر اختیار لقمان است ✣ ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حرص کی آنکھوں کا تنگ قافیہ اگر برہمانڈ کی دولت بھی اوسمیں ڈالدیں تو پُر نہیں ہوتا۔ مگر صرف قناعت سے ہی پُر ہوتا ہے۔ ؎

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور ✣ ہار سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیادار را ✣ یا قناعت پُر کند یا خاک گور
؎ گر زمیں را با آسماں دوزی ✣ نشود جو زیادہ از روزی

قناعت ایسی دولت ہے کہ جسکو یہ نصیب ہو جائے تمام دولتوں کی پرواہ اُسکو نہیں رہتی ؎ گج دہن گو دہن۔ باج دہن۔ رتن دہن۔ دہن کہان ✣ جب آیو سنتوکھ دہن۔ سب دہن دُھول سمان۔ ؎

ملک آزادگی و گنج قناعت گنجے است ✣ کہ بشمشیر میسر نشود سلطاں را

ذرا غور سے دل میں جہانکو دیکھو کہ آدمی کے پیٹ بھرنیکو تو پاؤ بھر اَن ہی کافی ہے۔ اور ایک کپڑہ تن پوشی کے لئے۔ رزّاق کریم نے ہماری ضرورتوں سے کس کس قدر بیش عطا فرما رکھا ہے۔ جو کھالیا اور پھر لیا۔ وہ تو ہمارا ہے لیکن جو ہماری کھانے پہرنے سے زائد ہم سنبھالتے ہیں۔ وہ ہماری گردن پر بوجھ ہے رزّاق مطلق نے ہماری ضرورتوں سے بہت زیادہ ہمکو دے رکھا ہے اور دیتا رہتا ہے۔ پھر بھی ہم اور دولت کے حصول میں بھٹکتے پھرتے ہیں ؎

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب معاش ✣ آنچہ ما در کار داریم اکثری در کار نیست

قانون قدرت کے مطابق شاہ و گدا کی خورد و پوشش یکساں ہے۔ شاہ ہو یا گدا

Marfat.com

اَنّ کھا سکتا ہے اور گدا کا شکم بھی پاؤ بھر اَن سے ہی پُر ہو جاتا ہے۔ گدا سکھ کی نیند بوریا پر سوتا ہے۔ اور بادشاہ کو ہوس کشور ستانی اور فکر انتظام سلطنت سے نیند حرام۔ جیسے مشہور ہے قاضی کو شہر کا اندیشہ ؎

نیم نانے گر خورد مردِ خدا ✤ بذلِ درویشاں کند نیمِ دگر
ہشت اقلیم را بگیرد بادشا ✤ ہمچناں در بندِ اقلیمِ دگر

سیری جو حقیقی قناعت سے ہی متصور ہے۔ پس اِس صفت عالی و مقدس کو اے بھائی حصول عرفان سے بھی پہلے حاصل کر۔ سنتو کہہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ تنہا پرایت پر سنتو کہہ اور بھٹکنا کے عذاب سے چھوٹ برف کی طرح شیتل من ہو کر خرّم رہو ؎ بران دارم ای داور کارساز ✤
سخنیں پے نیازاں شوم بے نیاز۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۲ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ نہ ہمارا وطن لاہور ہے نہ امرتسر ہے۔ ہمارا وطن فضائے عالم قدس ہے۔ یہ سنسار پُرانا مسافر خانہ ہے ؎ چنیں قفس نہ سرائے من خوش الحان است ✤
روم بگلشن رضواں کہ مرغ آں چمنم۔ چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ✤
کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بندِ تنم۔ ؎ ترا زکنگرۂ عرش میزنند صفیر ✤
نشیمن تو نہ ایں کنج محنت آباد است۔ ؎ حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ✤
خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم۔ ؎ خورم آں روز گزیں منزلِ ویراں بروم ✤

برکت نابکار

مقام وقت تاریخ ایضاً

نکتہ۔ جب میں نابکار عاصی اپنی ہستی کو دیکھتا ہوں تو بڑا تعجب کرتا ہوں کہ مجھ کو حضرت باری تعالےٰ نے وہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے جو کروڑوں

Marfat.com

انسانوں کو حاصل نہیں ہے۔ بڑے بڑے مالداروں۔ حاکموں۔ راجوں۔ نوابوں۔ صاحب ہنروں۔ مہنتوں۔ فقیروں۔ سجادہ نشینوں کو یہ نعمت نصیب نہیں ہے۔ یہ دولت دنیاداری میں فقر اور آزادگی کی۔ ورنہ دنیاداری کجا اور دولت فقر کجا۔ اجتماع نقیضین میں نے اپنے آپ میں ہی دیکھا ہے۔ گویا مجھکو یہ مسئلہ اپنے آپ میں ہی حل ہوا ہے۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ بہت ہی تعجب ہے کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ کسی سنیاسی یا نرملی سادھو کو ویدانت شاستر اپنکھدوں گیتا سے آگاہی ہے کسی فقیر مسلمان کو قرآن شریف اور مثنوی مولانا روم سے آگاہی ہے۔ کسی مجوس کو دساتیر ژند و اوستا سے آگاہی ہے۔ کسی عیسائی موسائی کو انجیل اور توریت سے آگاہی ہے کسی یوگی کو یوگ ابھیاس سے۔ کسی کو علم حدیث سے اُنس ہے کسی کو علم فلاسفی۔ سائنس سے رغبت ہے۔ کسی کو گوتم کناڈ کی فلاسفی مرکوز خاطر ہے۔ کسی کو ہیئت ہندسہ کی طرف توجہ ہے۔ کوئی چارواگی دہریہ بن رہا ہے۔ کوئی شاعری کے مذاق میں ڈوبا ہے۔ کوئی انشا پرداز ہے۔ کوئی خوشخطی پر نازاں ہے۔ کوئی ایجادات۔ ایروپلین۔ بلا تار کی تار برقی کا ایجاد کر رہا ہے۔ کوئی گراموفون۔ ٹیلیفون بنا رہا ہے۔ کوئی کسی رنگ میں کوئی کسی ڈھنگ میں لگا ہے۔ کوئی حال مست کوئی مال مست ہے۔ کوئی خود مستی کا راگ الاپ رہا ہے۔ مجھکو حق تعالےٰ نے تقریباً ان سب علوم سے کم و بیش بلا تعلیم و تعلّم کے آگاہ فرما دیا ہے۔ اور اپنا مشاہدہ ان چشمانِ سر سے ہی کرا دیا ہے جسکو ہر وقت میں پیش نظر حضور دیکھتا ہوں اور دیدار الٰہی کے مزے لوٹتا ہوں۔ اوس کی مرضیوں کو پہچانتا ہوں۔ اوس سے باتیں کرتا اور سنتا ہوں تو تیرا شکریہ اے پرم پتا کس زبان سے ادا کروں ؎

Marfat.com

مرادر غبارِ چنیں تیرہ خاک ✤ تو دادی دلِ روشن و جانِ پاک

اروڑی پر بارانِ رحمت کا فضل کر دیلہے۔ برکت عامی

۱۲ راگست سنہ ۱۹۱۳ء امرت سر وقت ۷.۰ بجہ صبح

نکتہ - پرسوں شام کو (اتوار کو) ایک دوکان سے جو ایک بیٹھک پر واقعہ ہے۔ مَیں کچھہ سودا لیکر اوترا تو پیشاب کی حاجت ہوئی۔ مَیں نے موری میں پیشاب کرلیا۔ پیشاب کرتے ہوئے دل میں آیا کہ مَیں نے دوکاندار سے کہہ ندیا کہ ہاتھہ دہونے کو پانی منگوا دینا۔ چلو اب گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ آگے چلکر کہیں ہاتھ دہولونگا۔ جب اوٹھہ کر آزار بند باندہ کر گاڑی میں چڑہنے لگا کہ ایک آدمی گڑوی پُر از آب لیکر میرے پاس آیا کہ مَیں تو پانی آپ کے واسطے ہاتھہ دہونے کے لئے لایا ہوں۔ ہاتھہ دہوکر گاڑی پر چڑہو۔ دل میں خداوند تعالیٰ کا شکریہ بجا لایا کہ اس کُتّا پر یہ رحمت۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ تیریاں توہیں جانے ؎ گہی باچنیں گوہرِ خانہ خیز ✤ چو بوطالبی را کنی سنگریز۔

گاہ آری خلیلے ز بتخانۂ ✤ کنی آشنائی ز بیگانۂ

برکت نابکار

امرتسر۔ ۱۲ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ - میرے لئے نہ کوئی بہشت ہے نہ دوزخ ہے نہ جنم ہے۔ نہ مجھکو اب سوائے موکھش کے اَور کوئی خواہش ہے۔ پس مَیں بعد چھوڑنے اس تن خاکی کے ذات الٰہی میں محو ہو جاؤنگا۔ جہاں تے اوبچیا نانکا لین تاہیں ہیں مان ؎ چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید ✤ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم جباب

برکت نابکار

امرتسر ۱۳ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

Marfat.com

نکتہ۔ عالم بھی متغیر اور عمر بھی محدود ہے۔ اس حالت میں اسباب متغیرہ عالم کی بہم رسانی اور تجسس لاحاصل اور تضیع عمر ہے ؎

پیوستہ عمر بستہ بہ موے ہست ہوشدار ✣ غمخوارِ خویش باش غمِ روزگار چیست

اس تھوڑے وقت میں جو کچھ کر سکتا ہے کر ؎

نگہدار فرصت کہ عالم دمے است ✣ دمے پیش دانا بہ از عالمیست

ابھیاس سے بے خواہش ہو جا۔ من مار لے کہ شریر بیتو رکھیشر کی مانند سوکھے پتے کی طرح جھڑ پڑے۔

یا

ادیش جوگ۔ علم خلع بدنی سیکھہ جاؤ۔ کہ از خود جیو آتما کو دیہہ (جسم) سے بلا تکلیف نکال باہر کرو۔ اور فضائے عالم قدس میں قیام کرو۔ جیو آتما متعلق بہ جسم مجبور ہوتا ہے کہ کسی سیارہ مثل ارض یا مریخ۔ زہرہ۔ مشتری وغیرہ میں قیام کرے بلا جسم آکاش میں استہت رہ سکتا ہے۔ آکاش ایشر کا روپ ہے یہی فضائے عالم قدس ہے۔ اسی میں سب اُپت۔ کھپت ہو رہی ہے ؎

حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ✣ خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم

چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ✣ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم۔

آکاش کا دھرم شبد ہے۔ اسکے باشندگان کا ملاپ حواس طور پر سپرش سے نہیں ہوتا ہے۔ کہ جسمانیت وہاں نہیں ہوتی ہے۔ صرف شبد اور نور ہوتا ہے۔ مناسب ایں مقام جناب پرم شوامی بھگت کبیر صاحب فرماتے ہیں ؎

ہم باسی اوس دیش کی جہاں [illegible] شبد ملاوا ہوت ہے۔ دیہہ ملاوا نا نہہ

ہم باسی اوس دیش کی جہاں [illegible] دیوا لیے اگم کا بن باتی بن تیل

برکت نا بکار

Marfat.com

مقام - تاریخ - وقت ایضاً

**نکتہ** - عمر قضا ہوتی چلی جاتی ہے - کیا غافل بیٹھے ہو سنبھلو - ؎

وقتِ عزیز رفت بیا تا قضا کنیم ✣ عمرے کہ بے حضور صراحی وجام رفت
در تابِ توبہ چند تواں سوخت ہمچو عود ✣ مے وہ کہ عمر در سرِ سودائے خام رفت
؎ جز قلبِ تیرہ ہیچ نشد حاصل و ہنوز ✣ غافل دریں خیال کہ اکسیر میکنند

قارون خزانے یہاں ہی چھوڑ گیا سلیمان پیاں ساتھ نہیں لیگیا - پھر انکے حصول میں کیا سرگردان ہو رہے ہو ہوشیار - بہرتری مہاراج کو جب ہوش آیا - فرمایا ؎ بھوگا نہ بھگتا ، وی میو بھگتا ✣ تپیو نہ تپتا ، وی میو تپتا -

کالو نہ یا تو وے میو یا تو ✣ ترشنا نہ چیرنا وے میو جیرنا

ولہٗ - چلنتے برچھا جڑہ مول شاکھنگ ✣ چلنتے میرو رُوس منڈ لنگ
چلنتے رانی بھوروپ دنتی ✣ نہ چلنتے دھرم ست پُرش واکینگ

جاگو - جاگو - برکت تیری کیا حالت ؎

عملاں والیاں لنگھیہ لنگھیہ گیاں ✣ ساڈیاں شرماں ماہی نوں
؎ گریاں وداد خواہ بمیخانہ میروم ✣ از دست غم خلاصِ دل آنجا مگر شود

برکت نابکار

مقام - تاریخ وقت ایضاً

**نکتہ** - اس خورد و عمر میں جو آدہ بیادہ روکھوں سے بھری ہوئی ہے - سب ہی کچھ کرلیتا ہے - بچپن کے کھیل کھیل لیتا ہے - پڑھ پڑھ کر فاضل اجل اور شاعر شیریں مقال بن جاتا ہے - عیش و عشرت میں مصروف ہو جاتا - شادی کر کے بچے پیدا کر لیتا ہے - مسند (چارپائی گلاں) پر بیٹھ کر کھانستا - کھنگاروں کے ڈھیر لگاتا ہے - یہ زندگی ایسی ہی جسکی تصویر میں ایک ہندی شاعر مہاراج بھرتری

Marfat.com

کے قول کا ترجمہ کرتا ہے۔ شبد شانت سمت نران کی پرمان آیو تاس آدہ بھاگ ناش ہوئے رین سوے ہے۔ بال بردھ مانہہ ونا نہہ آدہو بہاگ بادہو آہیں۔ جاڈتا اشٹنا کے کہاں ویس دوے ہیں شیکھہ کی اودہ جوڈ آدہ بیادہ سنگ سوڈ بہرمنا ودیش ہوڈ سیوک آدکھوی ہے جیون کی آو (عمر) مانہہ۔ سکھہ کو نو ناؤں (نام) نانہہ توے کی ترنگ کے سماں بہنگ ہوئے ہے۔ پس اس گورکھ دہندے سے جوانمردانہ سب تعلقات کے سر پر لات مار باہر ہو جا۔ دروازہ اویش جوگ جاگھڑکا۔ اپنے آپ کو اپنے قابو کر کے آزاد ہو جا۔ خوف مرگ کو چوکا۔ دوپہر ڈھل گئی ہے۔ سہ پہرہ کھڑک گیا۔ اب کبتک سوئے گا ؎

سنت سدا اوپدیش بتاوت ✣ کیس سبھی سر شویت بھئی ہیں
توں ممتا جیون نہ چھاڈت ✣ کال نے آن سندیس دئی ہیں
آج کہ کال (کل) چلی اٹھہ موکھ ✣ تیری ہی دیکھت کیتی گئی ہیں
سندر کیوں نہہ رام سمارت ✣ یا جگ میں تہر کون رہی ہیں

؎ سادہو رچنا رام بتائی۔ اک بنسی اک استہر مانیں اشچرج نہ لکھا جائی۔ کام کرودہ موہ بس پرانی ہر مورت بسرائی۔ جھوٹھا تن اپنا کر مانیو جیوں سپنا بنائی جو دیسے سو سگل بنا سے جیوں بادر (ل) کی چھائی۔ جن نانک جگ جانو سہیا۔ ہو رام شرنائی۔ ؎ سر کیسے پگ ڈگمگیں نین جوت تے ہین۔ کہو نانک ایہہ بدھ بھئی اب ہوں نہ ہر رس لیں۔ کرتو ہو سو ناں کیو پریو لو بہہ کے پہند۔ نانک سمیو رم گیو۔ اب کیوں رووت اندھ۔ ترنا پو نہوں ہی گیو لیو جرا تن جیت۔ کہو نانک نر ہاورے اودہ جات ہے۔ بیت کب سنبلے گا سنبہل۔ مانس جنم پھر کب ہاتھہ آئیگا۔ گوبند ملن کی ایہہ تیری بریا

Marfat.com

یا الٰہی

زاں پیشتر کہ عمر گرانمایہ بگذرد ✤ بگذار تا قیامت روئے تو بنگریم

برکت عاصی

مقام امرتسر ۱۳ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ موکھش حاصل کرنا کوئی بڑی مشکل بات نہیں ہے۔ ایک نکتہ کا ہی سمجھ لینا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ "موہ بندھن ہے نر موہ ہونا موکھش ہے"۔

صاحب داکی پاؤنا ون پلٹا اودھرلاونا۔ ؎

تعلق حجاب است و بے حاصلی ✤ چو پیوندہا بگسلی واصلی

برکت عاصی امرتسر

امرتسر ۱۴ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۵ بجہ صبح

نکتہ۔ زمانہ کی رفتار شرق سے غرب تک اور شمال سے جنوب تک طریق عمل کے بارہ میں کئی صدیوں سے بہت خراب ہو رہی ہے۔ خدا شناسی اور دیا دھرم اخلاق حسنہ وفاداری ادب آداب شکر احسان کی طرف بہت کم راغب ہو۔ تقریباً سب خلقت مانس ہاری ہو رہی ہے اور جیو ہنسا شعار پکڑ رکھا ہے۔ اپنی بہو جن کے لئے اس فعل سے کسی کو گیلان (نفرت) نہیں ہے دنیا کے معمولی کاروبار میں یہ امر داخل ہو گیا ہے اسکو (مانس کو) اپنی معمولی غذا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اسی لئے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرتا ہے نہ اعتراض کی خواہش ہی کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح جھوٹ دغا۔ بیوفائی۔ احسان فراموشی۔ دشٹے بہوگ کی عادات ہو گئی ہیں۔ یہ امور کسی کو مکروہ اور معیوب معلوم نہیں ہوتے۔ معمولی برت برتاؤ نظر آنے لگ گئے ہیں۔ کثرت سے ان افعال کے ملوی ہو جانے کے سبب سے عیب معلوم

Marfat.com

نہیں ہوتے۔ مشہور ہی کہ عادت طبیعت ثانی ہو جاتی ہے۔ بعض ست پُرشوں نے عیوب کو عالمگیر دیکھکر دنیا کی زندگانی سے موت کو ترجیح دی۔ اور بعض اسکے ناقص حالات پر رونا رو گئے ہیں۔ مہاراج بھرتھری جیو فرماتی ہیں" نرویجا پرتہوی نراوکہدی رسا۔ نیچا مہاتم گتہا۔ بہوپالانج دہرم کرم رہتو و پراگو مارگی رتا۔ بہاریہ بہرتری وردہتی پرتا پوترا پتر دُوشتا۔ ہارکہشٹم کہلی ورتتے کلجگے دہنا جنا جنہہ مرتا" خواجہ حافظ فرماتے ہیں ؎ ایں چہ شوریست کہ در دور قمرے بینم + ہمہ آفاق پُر از فتنہ و شرمی بینم

ابلہاں را ہمہ شربت ز گلاب و قند است + قوتِ دانا ہمہ از خونِ جگرے بینم

اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالاں + طوقِ زرّیں ہمہ در گردنِ خرے بینم

ہیچ مہرے نہ برادر بہ برادر دارد + ہیچ الفت نہ پدر را بہ پسرے بینم

دختراں را ہمہ جنگ است جدل با مادر + ہیچ مہرے نہ پسر را بہ پدرمی بینم

جعفر کہتا ہی ؎ نہ یاروں میں رہی یاری + نہ بھائیوں میں وفاداری۔

محبت اوٹہہ گئی ساری + عجب یہ دَور آیا ھے

خسم کو جو رُونت مارے + کرے ماں باپ سے نیارے

اوسی سے مرد سب ہاری + عجب یہ دَور آیا ھے

سائیں بلہی شاہ کہتا ہے" اولٹی ہور زمانے آئے۔ سچیاں نوں دہکے ملدے جھوٹے پاس بٹھائے۔ گھوڑے چگن اروڑیاں تے گدھے خوید پائے" بیدل فرماتا ہی ؎ ایں گلستاں قابلِ نظارۂ الفت نبود + آبروئے شبنم ما سخت بیجا ریختند۔ واپسی زیں کارواں چنداں ندامت بار داشت + ہر کہ رفت از پیش خاکش بر سر ما ریختند۔ ایسی بیزاری کی حالت میں ست پُرش لوگ اس دنیا کو چھوڑ دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ صحرا گزین ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

بعضے موت کو زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ کئی دُکھیا جوست پُرش یہی نہیں ہوتے۔ خودکشیاں کرکے مرجاتے ہیں۔ کوئی دریا میں کوئی چاہ میں کود کر جان دیدیتا ہے۔ کوئی پھانسی لیکر۔ کوئی افیون سنکھیا کھاکر مرجاتے ہیں۔ کوئی مُرمن بیماری سے لاچار ہوکر۔ کوئی خاوند کے ظلم سے بیزار ہوکر۔ کوئی ماں باپ سے لڑکر کوئی عورت کے ہاتھوں بیزار ہوکر جان دیدیتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اِس خودکُشی سے اُنکی نجات نہیں ہوتی۔ وہ باسنا ہمراہ لیجاتے ہیں۔ اور پھر جنم دھارن کرتے ہیں۔ چونکہ بقول مرزا بیدل کے کہ ؎

زندگی برگردن افتادہ است بیدل چارہ نیست ✣ شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن

اور بقول بابا نانک صاحب کے کہ "جور نہ جیون مرن نہ جور" آدمی جینے پر بھی مجبور ہے۔ اب اِس جہان کے پُرآشوب اثر سے کس طرح چھوٹے انسان کے لئے کیا چارہ ہے۔ وہ چارہ صرف اویش جوگ (خلع بدنی) کا ہی ہے۔ یا سمادہی کا۔ سمادہی کیا ہے۔ کُل خیالات وتعلقات دنیوی سے دست کش ہوکر صمم وبکم یونہیں ہو رہنا یا خدا کی دھیان میں مستغرق ہو رہنا۔ اویش جوگ کیا ہے۔ اویش جوگ قوت ارادی کو مضبوط کرکر اپنے قابو میں کرنا اور یکسوئی قلب کی کرکر اپنے جیو آتما کو جسم موجودہ سے علیحدہ کرنا۔ طریقہ اِس کا یہ ہے کہ پختہ ارادہ کرلے کہ مَیں نے آکاش میں نرآدھار استھت ہونا ہے تو اِس طرح کی چند عرصہ کی توجہ سے ضرور کامیاب ہوجائیگا۔ آکاش میں استھت نرآدھار ہونے کی قدرت حاصل ہوجائیگی۔ اور اُسوقت وہاں کے ساکنین سدھوں کام لوکیوں نبیوں اولیاؤں۔ بھوتوں۔ چڑیلوں وغیرہ پاکیزہ اچھی اور ناقص گندی خیالات والے ارواح کو ازخود دیکھیگا۔ اور دیگر موجودات آکاش کو ملاحظہ معلوم کریگا۔ انسان کی ہستی "ارادہ" ہی ہے۔ مولوی روم

Marfat.com

فرماتا ہے ؎ ای برادر تو ہمیں اندیشۂ ✣ ما بقا تو استخواں و ریشۂ
گر گل است اندیشۂ تو گلشنی ✣ ور بود خاری تو ہیمہ گلخنی

تمام روحانی واہی و نجات موکھش کے علوم کا راز قوت ارادی کا مضبوط کر کر قابو میں لانا اور یک سوئی قلب کا کرنا ہی ہے۔ اسی کا نام یوگ ابھیاس ہے۔ اسی کا نام مسمریزم ہے اسی کا نام ہپناٹزم ہے۔ مضبوطی۔ قوت ارادی اور یکسوئی قلب جتنی جتنی بڑھتی جاتی ہے۔ اُسی اُسی قدر قدرت روحانی حاصل ہوتی آتی ہے۔ جس طرف جس کام کی طرف یہ توجہ قوت ارادی و یک سوئی قلب کی رُخ رکھتی ہے۔ وہ ہی کام سرانجام ہو جاتا ہے۔ اور کامیابی ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ قانونِ قدرت کے اندر ہو۔ غیر ممکن نہ ہو۔ جیسا کہ انسان کی آنکھ جو قوت بینائی کی گولک قدرت سے ہے۔ یہ تو اندھا ہونے کی صورت میں بینا ہو سکتی ہے۔ لیکن سُوئی کی آنکھ جو قانون قدرت کی رُو سے بینائی کا گولک نہیں ہے بینا نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

چو استعداد نبود کار راز اعجاز نخشائد ✣ مسیحا کے تواند کرد بینا چشم سوزن را

عامہ خلائق کو متواتر توجہ کی پریکٹس سے خاص خاص ہنر اور طاقتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً دیکھو کچھ عرصہ کی پریکٹس سے دو لڑکوں میں سے جو ایک ساتھ پیدا شدہ ہوں ایک پڑھکر گریجوایٹ ایم اے ایم ایس ایم ڈی وغیرہ بنجاتا ہے دوسرا جو نہیں پڑھتا ہے نہیں بنتا ہے۔ ایک شخص تیرنا سیکھ کر ملاح بنجاتا ہے۔ دوسرا جو نہیں سیکھتا ڈوب جاتا ہے۔ ایک گھوڑی پر چڑھ چڑھ کر شاہ سوار بنجاتا ہے۔ دوسرا جو چڑھنا نہیں سیکھتا گر جاتا ہے۔ ایک بندوق اور تیر کمان کی مشق سے نشانچی بن جاتا ہے دوسرا نہیں۔ پیشاب قوت ارادی سے آتا ہے۔ پاخانہ قوت ارادی سے آتا ہے۔ قوت ارادی سے

Marfat.com

دیش دیشانتر کو چلا جاتا ہے۔ قوت ارادی سے مصور معمار۔ ترکھان۔ بافندہ درزی۔ موچی بن جاتا ہے۔ کچھ عرصہ پریکٹس اُس قوت ارادی کی کرکر خاص خاص ہنر درزی۔ معماری وغیرہ میں ہنر ور اور صاحب کمال انجینیر ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسرا شخص دو تر دے نہیں لگا سکتا دو اینٹیں نہیں جوڑ سکتا اسی قوت ارادی کی مضبوطی سے اعلیٰ فائدہ تو علوم اعلیٰ خداشناسی خود دانی حالات موت کا معلوم کرنا اور اویش جوگ (علم خلع بدنی۔ نیوہ جیسنہ۔ کایا پلٹ) کا جاننا ہے۔ جو دائمی سکھ اور نجات کا موجب ہے۔ لیکن اس زمانہ میں اس علم کو بھی کھیل ہی بنا رکھا ہے۔ مسمریزم و ہپناٹزم سے (جو قوت ارادی بڑھائی ہوئی ہوتی ہے۔ دوسرے اجسام پر تصرف کرکر آدمیوں کو کتے و بلی بولایا جاتا ہے۔ بائیسکل کیطرح کرسیوں کو چلوایا جاتا ہے۔ پلیٹ فارم پر دریا بتلا کر تیرایا جاتا ہے۔ پسوؤں کا کیڑوں میں یقین دلا کر کھرکایا جاتا ہے۔ آگ کا وہم دلا کر کپڑوں سے آگ کو بجھوایا جاتا ہے۔ بدن کو اکڑایا جاتا ہے۔ انہوتی موجودات کبوتر میوہ جات وغیرہ کو دکھلایا جاتا ہے۔ لیکن کوئی ذریعہ نجات اور پرہیزگاری کا نہیں بتلایا جاتا۔ یہ صاف ہے کہ جب معمولی طور پر نفس ناطقہ انسانی اپنے ایک جسم پر قوت ارادی سے حکومت کرتا ہے تو قوی ہو کر چند جسموں پر حکومت کرے۔ میاں جی کے رعب سے لڑکوں کا پیشاب نکلجاتا ہے۔ رنگ چہرہ فک ہو جاتا ہے۔ صم و بکم ساکت ہو جاتے ہیں۔ امرتسر میں میں نے پروفیسر نکولا کے تماشے مذکورہ بالا دیکھے۔ مدراسی پروفیسر کے تماشہ شیر ہاتھی وغیرہ جانوروں کے پوری قابو اور تصرف میں کرنے کے لاہور میں دیکھے اور بہت انگریز اور دیسی مداریوں کے تماشہ کبوتر میوہ وغیرہ کے دکھلانے کے دیکھے چھڑی میری کو بالمکند جیگن نے اپنی نگاہ سے کھڑا کر دیا۔ یہ صرف قوت ارادی

Marfat.com

کے مضبوط کئے ہوئے کا معاملہ ہے - اون لوگوں نے قوت ارادی کو مضبوط کیا ہوا ہوتا ہے - عام لوگوں کی قوت ارادی غیر پریکٹس کردہ پر اپنا تصرف کرلیتے ہیں - جیسا جیسا بذریعہ ارادہ قلبی اُن کے دل پر تصرف کرکر اُن کو یقین دلاتے ہیں ویسا ہی ویسا وہ عام لوگ معمول بنکر دیکھتے اور کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ پریکٹس سے طاقت بڑھ جاتی ہے - لکھتے لکھتے ایک انسان خوشنویس بن جاتا ہے جیسا کہ کہا ہے ؎

گر تو میخواہی کہ باشی خوش نویس ✤ مینویس و مے نویس و مے نویس

دوڑتے دوڑتے انسان ہرکارہ بنجاتا ہے - اور کشتی لڑتے لڑتے پہلوان بن جاتا ہے - جیسے ایک انسان پہلوان چند دیگر غیر پہلوان آدمیوں کی جسمانی طاقت پر غالب آجاتا ہے - اور رسہ کی ایک طرف ہوکر دس بیس آدمیوں کو گھسیٹ لیجاتا ہے - ایسے ہی روحانی طاقت کا عالم قوت ارادی کی مضبوطی سے غیر پریکٹس والی آدمیوں کی روحانی طاقت پر غالب آکر جو جو کام چاہتا ہے اُن سے کرالیتا ہے - اب اصلی مطلب طریقہ آویش جوگ کے سکھلانے کی طرف آتا ہوں - دیکھو جب ہم آنکھیں موند کر سر کے نیچے سرہانہ پر رکھ دیکر ارادہ کرتے ہیں کہ سو جائیں اور طبیعت کا تمام رجوع و ارادہ اسی سونے کی طرف کرلیتے ہیں تو چند منٹوں میں نیند آجاتی ہے - اور اس جاگرت دنیا سے بے ہوش اور لاتعلق ہو جاتے ہیں - کام لوک میں جانا اس کرتے ہیں جسکو ہم خواب کہتے ہیں - یا نوم بالآرام دیکھتے حاصل کرتے ہیں - یعنی اپنے اصلی سروپ بلا دغدغہ و بلا وسوسہ میں جا آرام پاتے ہیں - اسی طرح سے جب پختہ اور پورا مضبوط ارادہ رکھکر بیٹھے ہوئے یا لیٹے ہوئے متواتر یہ ارادہ کرتے رہیں کہ ہمنے اس شریر کو چھوڑکر آکاش میں آدھار معلق ہونا ہے یا

Marfat.com

فلاں مقام پر پہونچ جانا ہے تو اس پریکٹس سے تھوڑے ہی عرصہ میں ہم کامیاب ہو جائینگے - اگر یہ ارادہ ابتدا سے ہوگا کہ پھر اس جسم میں واپس نہیں آنا ہے تو یہ جسم سوکھی پتہ کی طرح بے پران ہو کر جھڑ جائیگا - اگر واپسی کا ارادہ ہوگا تو پھر واپس آ جائینگے - اگر اسقدر دراز عرصہ ہماری واپسی پر گذر جائیگا کہ یہ جسم بقاعدہ قدرت جل سڑ جائیگا - تو ہم اپنی قوت ارادی سے اپنے ساتھ ایک اور شریر دیکھینگے اور اوس سے دنیاوی کریا (کار وبار) کرنے لگ جائینگے - اپنا شریر تو کیا سارا کٹنب عورت پُتر وہی سارا برہمانڈ چاند سورج آکاش تارا گن پون پانی دھرتی بناسپتی کوہ دریا سب کچھ رچ لینگے - جو سوپنے کی سرشٹ کی مانند ست بھاسیگا - اور اس قوت ارادی سے جو جو کچھ چاہینگے کر لینگے اور کرتے رہینگے - اگر کوئی واسنا نہیں رہ جائیگی - تو اپنا شدہ سروپ قائم بالذات پرم آتما آنند سروپ بلا تماشائے جہان کنے ہو جائینگے جو پہلے سے بھی بطور اس کی انش کے تھے - تعلقات دنیاوی نے انش کر رکھا تھا - تعلقات ہٹ گئے انش بھاؤ اوٹھہ گیا - جو تھے وہی ہو گئے - ؎

تو جزوی و حق کُل است گر روزی چند ✤ اندیشۂ کُل پیش کنی کُل باشی -

بُوند سمندر میں سما گئی ؎

چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید ✤ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

قوت ارادی سے سکنڈی عورت جلکر سکنڈی لڑکا بن کر بھیشم پتامہ کی موت کا باعث بن گیا - کہتے ہیں مکندا برہم چاری شریر کو کاٹ کر بخیال ملنے بادشاہی کے ہوم کر کر اکبر بادشاہ بنگیا تھا - ؎

بیروں ز تو نیست ہر چہ در عالم ہست ✤ از خود بطلب ہر آنچہ خواہی کہ تُئی

Marfat.com

پس تمام فرایض سے مقدم علم اویش جوگ کی پریکٹس کرو کہ موت حیات اپنے دست قدرت میں ہو جائے - اور تمام خوف اور ڈر سی جو اس جسم خاکی کی دکھوں اور آزاروں کے لگی ہوئے ہیں نجات ہو جائے اور وہ صرف یہ ہے کہ ارادہ قائم کرلو کہ اس جسم سے نکل ہماری جیو آتما نے آکاش میں استہت ہونا ہے - یا نرباسنا ہو کر ذات واجب الوجود میں محو ہونا ہے چند عرصہ کی (تھوڑے سی عرصہ کی) لگاتار ورزش سی ایسا ہو جائیگا - کسی صرف زر کی اور کسی خاص سامان پیراگوں آسنوں پلنگوں کوٹھیوں کی نشست برخاست کی ضرورت نہیں ہے - اک میں تے میرا بنا - دوسرے دا متھا بھناں - جب ایسا آسان طریقہ قوت ارادی کے بڑہانے اور مضبوط کرنے کا جسمیں ہنگ لگی نہ پھٹکڑی بتلا دیا ہی اسکو بھی کوئی نہ کری اور کر کر نہ دیکھے اور بڑا مشکل جوگ کہدی تو یہ اُس کی بدقسمتی ہے - ؎ نیست در قانون حکمت ضعف طالع را علاج + طشت فکر بوعلی اینجا زبام افتادہ است - جہاں بگشتم و دردا بہیچ شہر و دیار + نیافتم کہ فروشند بخت در بازار

میری اپنی تو یہ حالت ہی کہ مجھکو سالہا سال زندگی کے بسر کرنے اور ذات الٰہی کیطرف ہمیشہ توجہ رکھنی سے یہ حق الیقین ہو چکا ہی کہ عالم (جہان) ویراٹ ہی ایک سمندر قائم بالذات لازوال ہستی کا ہے اسکا ایک بلبلا یا لہر میں بھی ہوں اسی سے اوپجا ہوں اسی میں لین ہو جاؤنگا ؎

اپنی ہستی کو میں نے جان لیا - + بلبلا ہوں میں اک سمندر کا

مجھکو کسی تکلیف عبادت اور تردد ابہیاس کیضرورت نہیں ہی [illegible] میری مر چکی ہیں - کوئی باسنا باقی نہیں رہی جو ایک دفعہ سمندر میں لین ہونے کی بعد پھر بلبلا بنا دی - جیون مکت مجھکو پراپت ہے سب کرم کریا جو مجھ سے صادر ہوتے ہیں اور میں کرتا دکھائی دیتا ہوں - سُتے سدہ ہیں - مجھکو کسی سی دلبستگی

Marfat.com

نہیں ہے - یہ امر سچ سچ کہہ دیا - لیکن مَیں ڈرتا ہوں کہ جو میرا کُل ہی وہ مجھ سے اور سب سے بالا تر ہی - ہم سب کی ہستی اور مرضیاں اُسکی رضا کی تابع ہیں - مجکو باوجود اِس حق الیقین مذکورہ کے ایسی مایا کے جال میں ڈالدی کہ ایک کُتّے سے بھی بدتر بنادی تو یہ اُسکا اختیار ہی - وہ مالک ہی سعدی ؎

بے سکۂ قبولِ تو نقدِ عمل دغل ✤ بے خاتمِ رضائے تو شغل اہل ہبار

برکت نابکار امرتسر

امرتسر - ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - جو گرنتھ تعلقات دنیوی سکھلائے اور موجودات عالم کی باتیں بتلائے بندھن کا کارن ہے - ایسے گرنتھ کو پڑھ کر عمر ضائع نہ کرنی چاہئے - نہ ہی باتیں کسی اور مشغلہ کی بجز پریشر کے تعلق کے کرنی چاہئیں - ؎

قافیہ اندیشم و دلدارِ من ✤ گویدم مندیش جز دیدارِ من

جو گرنتھ خیالات دنیوی سے ہٹائے اور پرماتما دیو میں چت لگائے وہ ہر وقت مطالعہ میں رکھنے چاہئیں - ؎ عاقبت کار با خداوند است - برکت نابکار

وقت مقام تاریخ ایضاً

نکتہ - روزی مُژد حلال سے کما کر کھائے - کسی کے آگے دستِ منّت دراز نہ کرے - ہرگز مفت خوری کیطرف دھیان نہ دی ؎

کہن جامۂ خویش پیراستن ✤ بہ از جامۂ عاریت خواستن

بدست آہک تفتہ کردن خمیر ✤ بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

بھوکا مرجانا بہتر ہے لیکن بھیکھ مانگ کر کھانا اچھا نہیں - بقول حضرت سعدی علیہ الرحمہ ہر کہ لقمہ از دست مُژد خود بخورد منّت حاتم طائی نبرد - ہمکو تو مانگنے میں بڑی شرم آتی ہے - منگن گئے سو مر رہے تے منگن مُول نہ جا - مانگنے سے آبرو ریزی

Marfat.com

ہوتی ہے - بیدل کہتا ہے ؎ شرم دار از طلب کہ بر در خلق + سیلئے ہست گر خوری نانیست

؎ نخورد شیر نیم خوردۂ سگ - + گر بسختی بمیرد اندر غار

ہر چہ از دوناں بمنت خواستی + در تن افزودی از جاں کاستی

برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

نکتہ - پیچھے ہم لکھ آئے ہیں کہ ہمارا مذہب عالمگیر ہوگا - اور کروڑوں آدمی ہمارے پیرو ہونگے - کیونکہ جو طریقہ ہمنے اختیار کیا ہے نہایت ہی سچا اور صاف صاف ہے لیکن افسوس ہے کہ اس وقت اوس تحریر کو (بوجہ اس امر کے خیال میں آنے کے کہ اہل دنیا ملائمات و مرغوبات دنیوی و شے بہوگوں حرص دولت و زر میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ اونکو پرمارتھ (مقصد اعلےٰ) کی طرف دھیان ہی نہیں ہے - وہ کیونکر ہمارے نکات کیطرف راغب ہونگے - شرح ہدایت الحکمت و شرح حکمت العین یوگ شاستر پاتنجلی کے پڑھنے والے بہت ہی کم خال خال ہوتے ہیں لیکن ناولوں ڈراموں کے پڑھنے والے عوام الناس سب ہوتے ہیں) ہم کو ترمیم کرنا پڑتا ہے - اب ہم تحریر کرتے ہیں کہ ہمارے نکات کو پڑھنے والے معدودے چند ہی ہونگے - شائد دو چار ہی نکلیں - برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - بعض اوقات آدمیوں کی ظاہری حالت میٹھی ہوتی ہے اور باطن خراب ہوتا ہے - بے سوچے سمجھے اُن سے تعلق پکڑ لینے سے پیچھے نقصان پہونچتا ہے - اسواسطے کسی شخص سے رفتہ رفتہ اُس کے حالات معلوم کرکر آشنائی پیدا کرے یکدفعہ ہی بے تکلف نہ ہو جائے - اور بھروسہ نہ کرلے ؎

تواں رسید بیک روز در شمائل مرد + کہ تا بچند رسید است پائگاہ علوم

Marfat.com

ولی ز باطنش ایمن مباش وغرہ مشو ✤ کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم
لا تکن ممن لا تعرفہ لاحذر اے ✤ بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست برکت نابکار

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - ساری نکتوں کا یہ نکتہ سردار ہے کہ کوئی کام بلا سوچ سمجھ نہ کرے کہ پیچھے پچھتانا نہیں اوٹھانا - اوّل تول پھر مکھ سے بول - لا تبرم الامر حتی تفکر فیہ ؎

پیرانکار ی کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ✤ کند اندیشہ از اوّل نگوید حرف نادانی

برکت نابکار امرتسر

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - خواہ کیسی ہی فاضلانہ منتہی تعلیم اولاد کو دیوے مگر میری درخواست ہے - گلستان - بوستان - کریما سعدی - پندنامۂ عطار اور کلید دانش مولوی نوری علی اولاد کو ابتدا میں ضرور پڑھاوے - اور خود بھی خواہ کتنا فاضل اجل ہو ہر روز اس کتابوں جوگ واسشٹ - آتم پوران - مثنوی مولوی روم - لوائح جامی کے پڑھتا اور مطالعہ کرتا رہے - یہ بھی مقدس اور ضروری ہیں - اگر پُن کرنا ہو تو ان کتابوں کو لیکر مفت تقسیم کیا کرے - اور انکی فضیلت اور دین و دنیا کے لئے مفید ہونا ذہن نشین کراتا رہے - ان کتابوں کے پڑھنے اور بچار سے انوں کے دین و دنیا سنور جائینگے - افراط تفریط میں نہ ڈوبینگے - عاقبت بھی ہوگی - ان کتابوں کا ایک ہی دفعہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے - بار بار پڑھتا اور پڑھانا ہے - حرز جان کر رکھو ؎ گر نیاید بگوش رغبت کس ✤ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

کوکوہ میں بیٹھ کر میں نے یہ نصیحت پیشکش کی ہے - اسکے نہ سننے والے کو بدنصیب

Marfat.com

سمجھتا ہوں۔ برکت نابکار

مقام امرتسر - ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجے صبح

گو کہ جوگ واسشٹ کے ارادت مند اور شری رامچندر جیو کو اِشٹ رکھنے والے پر یقیناً دوزخ حرام ہے۔ تاہم جناب کبریائی لاابالی است اوتہی سودے ہوردی ہور۔ بندہیندی سادہ چہوٹیندے چور۔ اگر مجہکو موکھش نہ عطا ہو کر دوزخ میں ڈالدیا جائے۔ تو اُسوقت جلتی ہوئی آگ میں پڑی ہوئی مَیں یہ دیکہونگا کہ میرے یہ نکات اور لب لباب جوگ واسشٹ مرتبہ میرا خلق اللہ پڑہ اور بچار رہی ہے تو میرا کلیجہ ٹہنڈا ہو جائیگا۔ اور آتش دوزخ کا اثر اُسوقت اُٹہہ جائیگا۔ لیکن دوزخ میں نہیں جاؤنگا لا تقنطوا الخ بہروسہ ہے۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۵ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ۔ سپنے کی سرشٹی جیسے منکہہ میں ہوتی ہے۔ ویسے ہی یہ جگت ویراٹ برہمہ میں ہے۔ انہوتی ہی سپن سرشٹ بہاستی ہے۔ انہوتی ہی یہ جگت بہاستا ہے۔ واستو میں برہمہ واحد قائم بالذات موجود ہے۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۶ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح۔

نکتہ۔ برہم۔ سنبوہ (کُل) طاقتوں کا مجموعہ ہے۔ جس طرح انسان میں غضب بہی ایک طاقت ہی۔ شہوت۔ خوشی۔ رنج بہی طاقتیں ہیں۔ اسی طرح خداوند تعالیٰ کی برقی۔ مقناطیسی۔ سردی۔ گرمی۔ آگ۔ پانی۔ مٹی۔ آکاش وغیرہ سب طاقتیں ہیں۔ جیسے زمین میں سب قسم کی ہستی الگ الگ مٹی۔ آگ پانی پہاڑ۔ ہر طرح کے بناسپتی۔ خوشبودار۔ بدبودار۔ میٹہا۔ کھٹا۔ کسیلا۔ کڑوا سلونا وغیرہ وغیرہ۔ سب ذائقہ وغیرہ ہیں۔ اور اسی سے اوتپت ہوتی اور

Marfat.com

اسی میں بنتے دکھلائی دیتے ہیں اور جیسے انسان کے جسم سے جوآں وغیرہ ہو
ہیں جیسے پانی سے مینڈک مچھلیاں وغیرہ اور زمین سے حشرات الارض پ
ہوجاتے ہیں - اور بنتے دکھلائی دیتے ہیں (اسکو ایک نمونہ سمجھو) ا
طرح سے ذات خداوند تعالیٰ (برہم) سے جگت (برہمانڈ) آکاش ا
عناصر بجلی مقناطیسی طاقتیں سیارے ستارے کوہ ودشت بحر ودریا
نالے موالید ثلاثہ وغیرہ پیدا ہوتے رہتے ہیں - اور اسمیں بنس جاتے ہیں
یہ بہرم نہ کرو کہ جڑ چیتن نہیں ہوسکتا - سوکھشم استھول نہیں ہوسکتا
(مجرد مادی نہیں ہوسکتا) یہ سب بہرم کی باتیں ہیں پرتکھش کو پرمان ک
سامنے ہوتا دکھلائی دے رہا ہے - اور کوئی خدا نہیں ہے - ویرا
روپ برہمانڈ ہی خدا ہے - اسی کو خدا مانو - اسی کی پوجا کرو - نقد چھ
نسیہ کے پیچھے مت جاؤ - اجتماع نقیضین مت سمجھو - اس گورکھ
دھندہ دہمی میں مت پڑو - جو کچھ دیکھ رہے ہو - یہی ست ہے - ست
چھوڑ اسکی تلاش مت کرو - ستہرا بھگت ؎

بہاویں سمجھ مسخری تی بھاویں سمجھ گیان + ایہی وہی ستہریا رام کشن بھگ

؎ دید کہ عالم زسمک تا سما + نیست بجز واجب ممکن نما

جہاں مولا شدہ مولا جہانے + ازیں پاکیزہ تر نبود بیا

اللہ اکبر اللہ اکبر برکت نابکار

۱۶ر اگست سنہ ۱۹۱۳ء یکم بہادروں سمت ۱۹۷۰ تعطیل گھڑی وقت ۷ بجہ

مقام وقت ایضاً

گوشت خور لوگ جیو ہنسا کرنے والے جب بھگت بنتے ہیں -
بات ٹھیک معلوم نہیں ہوتی - خدا ایسے خونخوار مردم سے کیونکر پیار کرسکتا ہے -

Marfat.com

ب خدا کے پیاری نہیں ہو سکتے۔ جو شخص مخلوقاتِ خدا کی بیخنی کرے اور اودھر
اشناسی اور الٰہی آدمی ہونیکا دم بھرے ہم اُس کے بھگت اور خدا رسیدہ ہونے
ے انکار کرتے ہیں۔ بردیا (بے رحم) آدمی ناپاک غذا کے کھانے والا کبھی
ا رسیدہ ہو ہی نہیں سکتا ۔ ہرن کی چوری کرتے سُوئی کرتے دان۔
ب مُچک گچی دیکھتے کب آوے بیان ۔ برکت نابکار

امرتسر ۔ ۱۶ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۰۰ بجے صبح

نکتہ ۔ لوگ ابھیاس کیوں کرتے ہیں۔ تاکہ اُس مشق سے انت سمے الٰہی خیال
ل میں جاگزین رہے ۔ اور اُسی دُھن اور خیال میں قالب تہی کریں۔ انت کا خیال
ہوتا ہے ۔ اوسی طرح سے انسان کی گتی ہوتی ہے ۔ اوتپا کا ہے کہیا انت
نا سوگتا ۔ چومیرد متلا میرد ۔ چوخیزد متلا خیزد ۔ راجہ لون کے سامنے
اری نے .. .. گھوڑا لینے کی شرط پر سمادھی لگائی تین سو برس گذر گئے
راجہ مذکور یہی مرگیا ۔ کوئی اور راجہ تھا ۔ جب سمادھی سے جاگا تو پہلا
لفظ اُس کی زبان پر گھوڑا ہی تھا ۔ برکت نابکار

امرتسر ۱۷ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجے صبح

نکتہ ۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ ۔ جو مخلوق انسان حیوان چرند پرند آبی و اشجار
و گھاس وغیرہ انڈج ۔ جیرج ۔ سویدج ۔ اودبھج پیدا ہوتی ہے ۔ پھر نشو و
نما پاکر بڑی ہو کے بڑے شعور والی (نباتات پھل دینے والی) ہو جاتی ہے
ابتدائی حالت انسان و حیوان کے بچہ کی بہت کم شعور والی ہوتی ہے ۔ درخت
و پودہ بھی بہت کومل ہوتا ہے اور کل حیوانات کو پانچ گیان اندریاں اور بعض
پانچ کرم اندریاں پوری بعض کو کم اور سب کو مدخل و مخرج خدا عطا ہوئے
ہوئے ہیں ۔ بادی النظر میں ایسی عنایات جو مخلوق پر مبذول ہوئی ہیں ان

Marfat.com

ہی کو دیکھ کر کون کٹھور دل ہے جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کا قائل نہو - اور اُس کے نظام تدبیر کو نہ پہچانے - ہستی حیوان و انسان کے لئے پانچوں کرم اندریوں اور پانچوں گیان اندریوں کی اشد ضرورت تھی - اگر یہ اندریاں (حواس) عطا نہ ہوتے تو حیوان انسان کا قیام زندگی ناممکن تھا - جب ایک اندری کی بھی مثل سمع - بصر - ہاتھ پاؤں کے کمی ہو جاتی ہے - تو کیسا نقص محسوس ہوتا ہے - اور زندگی وبال معلوم ہوتی ہے - کُل اعضاء حیوان انسان بلحاظ ضروریات زندگی کے عطا ہوئے ہوئے ہیں - جیسے دانت غذا چبانے کے واسطے - مونہہ کھانے کیواسطے - پستان شیر کے واسطے - سُفرہ اخراج فضلہ کے واسطے - رحم بچہ کے پلنے کے واسطے - پانوں چلنے کے واسطے - ہاتھ کام کرنے کیواسطے - زبان بولنے کیواسطے وغیرہ وغیرہ - اِسی سے قیاس ہوتا ہے کہ یکدم مکمل جوان حالت میں انسان و حیوان کے پیدا نہونے اور بچہ کی صورت میں پیدا ہونے - اور درختان کے یکدم بڑا درخت کی صورت میں پیدا نہ ہونے اور رفتہ رفتہ غذا پاکر بڑھنے کی بھی کوئی حکمت ہے - یہ حکمت ہمکو پوری سمجھ میں نہیں آتی - مالک حکیم مطلق ہی اس راز کو جانتا ہے انسان صرف علی قدر اپنی سوچ سمجھ کے قیاس کرتا ہے - نانک صاحب انت نہ جاپے کیا من نت - انت کارن کیتے بلانہہ - تانکے انت نہ پائے جانہہ - ایہہ انت نہ جانے کوئے - بہتا کہئے بہتا ہوئے -

مَیں انسان حیوان کے یہاں بچہ کی صورت میں انسان و حیوان کے پیدا ہونے کی غرض یہ سمجھتا ہوں کہ اولاد کو ناتواں کمزوری کیحالت میں پیدا ہوا دیکھہ کر ماں باپ محبت کریں - اور دوسری غرض یہ سمجھتا ہوں کہ چھوٹے چھوٹے قوائے ہونے خصوصاً دماغ کے چھوٹے ہونے سے اور بچپن کی تقاضا

Marfat.com

سے کھیل کود کی مصروفیتوں کیوجہ سے پچھلے جنم کی رنج و راحتیں فراموش ہوجائیں۔ اور اس جنم میں اچھے خیالات اور عملوں سے نجات کے حصول کی تدابیر کرے۔ حیوان کی نجات کی تدبیر یہ ہے کہ جب یہ عمل ہی نہیں کرتا ہے۔ خود انسان کا جنم حاصل کرتا ہے۔ ایسا ہی درختان گھاس پھوس کی مونتا (خاموش صم و بکم ہونا) اُنکے پچھلے جنموں کے پھل کا خاتمہ کر دیتے ہیں آئندہ وہ کسی سے بُرا نہیں کرتے۔ انسان کا جنم پاکر موکھش کے اسباب حاصل کر لیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ برکت نابکار

امرتسر ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء۔ وقت ۵۰ بجہ صبح

نکتہ۔ عناصر یا پرکرتی کوئی جدا چیز خداوند تعالےٰ سے نہیں ہے جیسا کہ گوتم مہاراج نے مانا ہے یا کل نیائک مانتے ہیں۔ ہمکو مشاہدہ کائنات سے پرتکھش نظر آرہا ہے کہ عالم مرضی الٰہی سے متغیر متبدل ہو رہا ہے اور باقاعدہ بنکر قائم ہو رہا ہے۔ اور حرکت سکون کر رہا ہے۔ سیاروں کے کرہ جات موالید ثلاثہ سے آباد ہو رہے ہیں۔ خاص خطوط (استوا وغیرہ) وغیرہ پر شموس خود کے گرد حرکات کر رہے ہیں۔ برقی مقناطیسی طاقتیں نظر نہیں آتیں۔ لیکن مطابق اپنے قواعد و تاثیرات ذاتی کے شرائط کے پورا ہونے پر نظر آتی اور تاثیرات عظیم پُر زور دکھلاتی ہیں۔ جو مرضی الٰہی کہ نظام عالم کو چکر دے رہی ہے۔ اور باقاعدہ چلا رہی ہے۔ یہی مرضی و فعل طاقت الٰہی ہے۔ یہی خود اربعہ عناصر اور آکاش (عنصر خامس) بن بن کر خود ہی عناصر بنکر خود ہی باقاعدہ ترتیب عالم کی کر رہی ہے۔ دوسرے فلاسفی اسی طاقت کو پرکرتی (ناکافی غور سے) کہتے ہیں اور خدا کے وجود کے ساتھ ساتھ اس پرکرتی کو جدا قائم بالذات ہستی سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ بھی تابع طاقت

Marfat.com

الٰہی (پرماتما) کو مجبوراً مانتے ہیں کہ اوس پر تصرّف طاقت الٰہی کا ہی جس طرح اپنی مرضی سے چاہتا ہے۔ اوسپر تصرف کر کرا وسکو جس طرح چاہتا ہے پلٹا دیتا ہے۔ لیکن عارف پرکرتی کو الگ سمجھنے کے امر کو نا حقیقت رسی دیت وادیوں کی سمجھتا ہے۔ پرماتما دیو کی مرضی ہی پرکرتی ہے۔ کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے۔ سکون کی حالت میں مثل برقی اور مقناطیسی طاقتوں کے نظر نہیں آتی ہے۔ جب حرکت کرتی ہے تو تمام عالم بنکر نظر آجاتی ہے۔ علم ذات الٰہی ہے پرکرتی مرضی الٰہی ہے۔ ذات اور مرضی الٰہی حالت سکون میں سب سوکھشم ہے۔ پر جب حرکت میں آتی ہے تو برہمانڈ ویراٹ سروپ ہو کر استھول ہو جاتی ہے۔ برکت نابکار امرت سر۔ ۲۰ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجے صبح

مقام۔ تاریخ وقت ایضاً

**نکتہ**۔ میڈم بلیوٹسکی کی تھیاصوفسٹ اور دیگر کتب سپرچولزم میں دیکھا کہ یہ روح کے ساتھ سوکھشم شریر مانتے ہیں۔ میڈم بلیوٹسکی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک شخص جوگی اکڑ گیا تو اوس نے سوکھشم شریر اپنا جدا کر دکھلایا جو ہم شکل اُس کی استھول شریر کے تھا۔ دونوں کا سایہ تھا۔ استھول کا گاڑھا سوکھشم کا ہلکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک جوگی اپنے چوبارہ میں استھول شریر چھوڑ کر سوکھشم شریر سے اپنے گورو کو ملنے سینکڑوں کوس چلا گیا تھا واپسی پر اُس کے آکاش سے کوٹھہ میں اوترنے کی آواز آئی۔ اور دیگر حالات محسوس ہوئے۔ ایک کتاب سپرچولزم میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک آدمی کی تصویر عکسی کھینچی ہوئی ایک عورت کی تصویر بھی کھنچ آئی جو فوٹو کے کمرہ میں موجود نہ تھی۔ وہ اُس شخص کے سر پر ہاتھوں سے پیار دے رہی تھی۔ جس نے تصویر کھنچوائی تھی۔ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ عورت اُس شخص کی ماں کی روح تھی۔ جو

Marfat.com

اوس موقع پر کہیں آکاش سے آگئی - اور مہرمادری کے سبب سے اپنے
پسر کو پیار دینے لگی - گویا کہ روح کے سوکھشم شریر کی تصویر کا فوٹو
کھنچ گیا - اوسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک عورت پرکھش جسمانی صورت میں
مع لباس کے آکر گھنٹہ بھر لیکچر دیتی رہی - سامعین نے درخواست کی کہ
اپنے دامن کا ٹکڑہ کاٹ دو - چنانچہ اوس نے ٹکڑہ کاٹ دیا - بعد ایک
گھنٹہ کے وہ عورت وہاں ہوکر مع اپنے لباس پوشیدنی کے غائب
ہوگئی - اور یہ ٹکڑہ کپڑا کا اُسکا کاٹ کر دیا ہوا بھی اوسی کے ساتھ وہاں
ہوکر غائب ہوگیا - ایسی بہت سی مثالیں اُن کتابوں میں لکھی ہیں مسٹر سٹیڈ
کے ایک لیکچر میں اُس کی خادمہ جولیا کے کئی دفعہ پرکھش جسمانی شکل میں
دکھلائی دینے کا ذکر لکھا ہے - اور ایک شخص مسمی بوتھا پیا متوفی کی تصویر
سے کھینچے جانے کا ذکر بھی اُسکی روحانی حالت کا لکھا ہے - ہماری کتابوں
جوگ واسشٹ وغیرہ میں بھی ذکر سوکھشم اور لنگ شریروں کا درج
ہے - پریتوں بھوتوں کا بھی ذکر موجود ہے - عام لوگوں میں بھی بھوتوں
چڑیلوں کے دیکھے جانے کا کئی کئی جگہ چرچا ہے - مسان جگانے کا ذکر کہ جس
سے فوت شدہ شخص زندہ ہوکر آجاتا ہے - بعض کتابوں میں درج ہے -
خدا کی خدائی میں سب کچھ سچ ہوسکتا ہے - لیکن قوت ارادی اور یک
سوئی قلب کی شرط ہے - مثل مشہور ہے کہ جتنا گوڑ پاؤ - اوتنا ہی میٹھا ہوتا
ہے - جو لوگ قوت ارادی اور یک سوئی قلب کے مسئلہ پر توجہ نہیں دیتے
ان امور کو وہم و خیال اور جھوٹھ بتلاتے ہیں - رقص کردن خود نداند
صحن را گوید کج است - نچنن نہ جانے انگن ٹیڑھا کے مصداق ہیں ؎
چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است + سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

Marfat.com

یہ باتیں مَیں نے تذکرۃً لکھدی ہیں - اصلی مضمون میرا یہ ہی کہ اویش جوگ
میں جب روح عامل کی کسی جسم زندہ یا مردہ میں پرویش کرتی ہے تو وہ
بلا سوکھشم شریر سے صرف پاک مجرّد ہستی کرتی ہی - اگر سوکھشم شریر کے
ہمراہ ہوکر پرویش کرے تو درست نہیں سمجھا جا سکتا - کیونکہ سوکھشم شریر
ہم شکل استھول شریر عامل کے ہوتا ہے - چھوٹے بڑے شریر معمول پر وہ عامل
کا سوکھشم شریر منطبق نہیں ہوسکتا - نہ ہی کتا بلی دُم داروں چھوٹے شریروں
پر منطبق ہوسکتا ہی - پس اویش جوگ صرف ایک توجہ کا ہی تصرف ہی - جو
مجرّد اور پاک طور کا ہے - سوکھشم شریر کا اسکے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہی
اور اسی بنا پر مَیں خیال کرتا ہوں کہ ایک قطب سے دوسرے قطب زمین کی
بات سُن لینی بھی اندک توجہ روحانی کا ہی کام ہے - مثل پیغام برقی بلا تار
کے - ادہر عمل پیغام برقی بلا تار کا شروع کیا - اودہر خبر ہوگئی - کوئی منٹوں
گھنٹوں کا کام نہیں ہے - ادہر قوی دل عامل توجہ کرتا ہے اودہر معمول
کے دل پر سینکڑوں ہزاروں میلوں پر اثر ہوجاتا ہے - آج رات کی بہت
نزدیک شخص کے دل پر اثر ہونے کی ایک مثال لکھتا ہوں - مَیں بوقتِ
شام چارپائی پر لیٹا ہوا تھا - باہر سے پھر کر آیا تھا - دو شخص مجکو دو طرف سے
پنکھا ہلا رہے تھے - میرے دل میں آیا کہ کیا خوب ہو - ایں پنکھا کے آرام
کے ساتھ کچھ گھٹوا بھی لوں تو پھر خیال آیا کہ اگر انمیں سے ایک کا پنکھا چھڑوا کر
گھٹوانے پر لگا دونگا تو وہ لطف جو دو پنکھوں کے ملنے سے حاصل ہو رہا تھا -
نہیں رہیگا - جی میں آیا کہ میرا چھوٹا پسر لالہ عزت رائے منصف بی اے
ایل ایل بی جو میرے قریب ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا - گھٹ دے تو کیا اچھا
ہو - بمجرّد میرے ایں خیال کرنے کے اُس نے کرسی اوٹھالی اور میری

Marfat.com

چارپائی کے قریب لے آیا۔ اور مجکو گھٹنا شروع کردیا۔ اسی طرح قیاس کرلو کہ دور شخص کی طرف اگر توجہ پاکیزہ دل کی مبذول ہوجائے تو دور مقام پر بھی اوس کے دل پر تصرّف ہوجاتا ہے۔ ایسے بہت معاملات کا تذکرہ بہی کتب سپرچولزم وغیرہ میں لکھا ہے۔ وہاں پڑہ سکتی ہو۔ پس خدا تعالیٰ توجہ ہے۔ عالم توجہ ہی۔ انسان توجہ ہے۔ جو کچہہ ہی توجہ ہی توجہ ہے۔ اور ذات تعالیٰ کا وجود جو توجہ ہے وہ قائم بالذات ہی۔ باقی ساری توجہات اُس توجہ اعلےٰ کی تابع ہیں۔ یہ پاک معاملہ ہے۔ مطاہر لوگ اسکو بخوبی سمجہتی ہیں ؎ سرمد غمِ عشق اہل ہوس را ندہند + سوزِ دلِ پروانہ مگس را ندہند

حافظ ؎ بشنو ایں نقشِ دلتنگی کہ در بازار یکرنگی + بہ نعمتہائی گوناگوں مئی احمر نمی ارزد

دل کی پاکیزگی سے پاکیزہ حالات معلوم ہوتے ہیں۔ افراط دولت اور زورِ طاقت سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ یہ وہ ملک ہے کہ ؎ بشمشیر میسر نشود سلطاں را۔ اس کے پانے کا راز یہی ہے کہ ؎

تہی آے تا پُر معانی شوی + انائے کہ پُر شد دگر چوں پُرد

؎ خاک شو تا گُل بروئد رنگ رنگ + در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

؎ کچہہ نہونا بن کی ساعی ہو دلا + یار پائے گا تو بیشک برکتا

برکت نابکار امرتسر

امرتسر۔ ۲۲ راگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ مَیں کتا کون کمین ہوں۔ تمام اجرام ظلمانی تیرے انوار شمس سے نورانی ہوجاتے ہیں۔ انمیں سے ایک جرم مَیں بہی ہوں۔ جس سے یہ عالی کام تحریر نکات کا کرا رہے ہو۔ شام کو حبس تھا۔ مَیں کھڑا ہوکر مناجات سعدی علیہ رحمت پڑھنے لگا تو نہایت پُر فضا خوشگوار ہوا چلنے لگ پڑی۔

Marfat.com

جب میں پڑھ کر چارپائی پر ہو بیٹھا پھر بند ہو گئی - بدستور حبس ہو گیا - مالک کی عنایات بے غایات - ؎ شبہائے دوستان ترا انعم الصباح + وال شب کہ بے تو روز شود اظلم المساء - برکت نابکار امرتسر ۲۲ راگست سنہ ۱۹۱۳ء -

مقام - تاریخ - وقت ایضاً

"نکتہ" - برہم سوتر بیاس مہاراج کے تیسرے ادھیار کے تیسرے پاد کی تیسویں اور بتیسویں سوتر میں لکھا ہے - کہ "سگن بدیا کا برہم لوک پھل ہے اور نرگن بدیا کا مکت" اس سے ایسا مذہب رکھنے والے کہ جو اعتقاد رکھتے ہیں کہ بعد وفات کے موکھش یہی ہے کہ آنند سرور بہشت کا ملیگا - حور قصور - غلمان - اچھرا ملینگی - گویا وشے بھوگ کے سامان ملیں گے اور اس بھروسہ پر وہ نیک کام پن سخاوت وغیرہ کرتے رہتے ہیں انکو موکھش نہیں ملیگی - انکا چت تو نیک خواہش - پن وغیرہ کرنے سے تو در اصل وشے بھوگوں کے سکھ حاصل کرنے کی ہی طرف لگا رہتا ہے - بیشک وہ ایسی خواہشوں سے بار بار جنم پاوینگے - نجات خواہشوں کا تاگا توڑے کے بغیر حاصل نہیں ہوتی - خواہشیں موجب بندہن کا ہیں - بے خواہشی موجب موکھش کا ہے - پس نرگن اپاسنا یوگ ہے - اسی بتیسویں سوتر میں بجواب معترض کے مذکور ہے کہ بسشٹ رشی - بھرگ - سنت کمار - دکش - نارد - باوجود گیانی عارف ہونے کے دیہہ دھاری بطور امر مستثنے کے ہوئے ہیں - ہر ایک کام میں مستثنے ہونے کا بھی قاعدہ قدرت کا ہے - اس لئے رشی ہائے موصوف بھی بطور مستثنے کے دیہہ دھاری باوجود حصول عرفان کے تھے - میرے خیال میں یہ رشی مہاراج ایشر کے اوتار

Marfat.com

ہتے اور دیہہ دھاری بغرض استرشاد خلائق کے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اپنے بچنوں کی امرت روپی برکھا (مثل جوگ باسشٹ کے) مردہ اخلاقی زندگی خلائق کے زندہ کرنے کی غرض سے کی ہے۔ برکت نابکار

امرت سر ۲۳ر اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ۔ عقلی دلائل والے مرکب لنگ پر سوار ہیں۔ اور پرتکھش بین اسپ عراقی پر ؎ پائے استدلالیاں چوبیں بود + پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

زیرکی ضد شکست است و نیاز + زیرکی گذارد با گولی باز

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ + در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

رہا کن عقل را با حق ہمے باش + کہ تاب خور ندارد چشم خفاش

ما را بمنع عقل مترسان و مے بیار + کیں شحنہ در ولایت ما ہیچکارہ نیست

اگیانی کے لئے جہان ہے۔ عارف کی نظروں میں خدا ہی۔ داینما تولوا فثم وجہ اللہ۔ اگیانی اپنی طرز نظر سے جہان کے تعلقات میں لپٹ کر اسیر ہوتا ہے۔ عارف اپنے طریق نظر سے دیدار الٰہی سے مستفید ہوتا ہے۔

برکت نابکار۔ امرتسر۔ ۲۳ر اگست ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

مقام وغیرہ ایضاً ایضاً

نکتہ۔ سچیتی بطون حق ہے۔ سپن جاگرت ظہور حق ہیں۔ تینوں سبھاؤ پرماتما دیو کے ہیں۔ جاگرت جگت کو نیاٹک پرکرتی کہتے ہیں اور پرماتما دیو سے الگ مانتے ہیں۔ غلطی کرتے ہیں۔ پرماتما کے سوبھاؤ کو الگ پرماتما سے سمجھتے ہیں۔ گویا چاندنی کو چاند سے اور دھوپ کو سورج سے الگ مانتے ہیں۔ ٹوپی۔ کرتہ۔ دھوتی۔ جاکٹ۔ کوٹ۔ پتلون۔ چادر۔ پگڑی۔ سب روئی ہی ہیں۔ روئی کے سوا کیا ہیں۔ کچھ نہیں۔ لہریں۔ گرداب۔ حباب۔ سمندر ہی

Marfat.com

ہیں اور کچھ نہیں۔ گو ایک لہر کو دوسری لہر کی۔ ایک حباب کو دوسرے حباب
کی خبر نہیں۔ برکت نابکار ۲۳ رصد۔

نکتہ۔ کوئی پرماتما کو قادر مطلق مانتا ہے۔ مگر افسوس کہ پھر گوشت خوری
کی ہدایت کرتا ہے۔ پٹے سنوار کر پلاؤ کھاتا ہے۔ کوئی خدا کو محتاج مانتا
ہے۔ مادہ ارواح کو قدیم جانتا ہے۔ بغیر انکے جہان کی پیدائش سے عاجز
سمجھتا ہے۔ کوئی خدا کا انباز (شریک) سمجھتا ہے۔ نیکی کا کرتا خدا کو۔ بدی
کا اہرمن کو سمجھتا ہے۔ کوئی ایک شخص پر ایمان ہی لے آنے سے نجات
سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کل مخلوق کے گناہوں کی سزا اُس نے پالی۔
؎ تو وطوبیٰ و ما و قامتِ یار ✤ فکر ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست۔
عارف اِن سب عقلی اختلاف والے مذاہب کو سلام کرتا ہوا خدا کو پرکاش
(عیاں بے دلیل) ویراٹ سروپ جگت کو دیکھتا ہے۔ اور اطمینان سے رہتا
ہے۔ بہشت اور دوزخ کے جھکنڈ سے نکل سلامتی کے کنارہ پر کھڑا
ہے ؎ ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✤ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام

برکت نابکار

مقام دقت ایضاً

نکتہ۔ اے میرے نکات کے پڑھنے والو۔ جب کبھی تمکو میرے کسی نکتہ کو
پڑھتے ہوئے کوئی شک پیدا ہو جائے تو تھوڑا صبر کرو۔ گھبراہٹ میں مت پڑو
نکات پڑھتے جاؤ۔ پڑھتے پڑھتے تمکو کوئی نکتہ ایسا نظر پڑیگا کہ تمہارا شک
رفع ہو جائیگا۔ بے سمجھوں کے لئے یہ نکات ردی کاغذ میں لپیٹنے یا باندھنے والے
ہیں۔ اور صاحب دل و فہم و ادراک کو ایک نسخہ معجون تسکین قلب کا ہیں

برکت نابکار

Marfat.com

امرتسر ۲۴ اگست ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجے صبح

نکتہ - کوئی کام دینی ہو یا دنیوی ہو صحت جسمانی پر ہی منحصر ہے ؎ دیہہ آروگ نانک دہن سارا - پس کل امور سے مقدم صحت ملحوظ رکھو القبض ام الامراض - قبض نہ ہونے دو - اگر نہ ہونے دو گے بخار سے درد سر سے - شکم درد - ہیضہ زکام - نزلہ سب سے بچے رہو گے - گل قند - بنفشہ - مربا - ہلیلہ زرد - اطریفل زمانی - ترنجبین - شیرخشت - سنا مکی - تربد سفید - جبولوٹہ - کسٹرائل ریائی - اینوفروٹ سالٹ - مگنیشیا - ایسب غول ڈون ونر پلز - یہ ادویہ قبض کھولنے کا علاج ہیں - شیر مادہ گاؤ گرم - بادام روغن ان سے بھی کشائش قبض ہو جاتی ہے - لیکن برعکس اسکے اسہال پیچش ..... زیادہ اجابت ہونے بھی بُرے ہیں - قابضات حب الآس اور افیون - پوڈایہ ٹنکچر سٹیل کشتہ فولاد اور کوئیشیا چرائتہ - تخم ریحان - تخم ملنگان وغیرہ ہیں - جو دوائی طبیعت کی موافق ہو - اُس سے کشائش زیادہ کو بند کر لو - ہاضمات گرم مزاجوں کے لئے زرشک آلو بخارا - امبلی - لیموں - مربا - سیب آملہ بہی - ترنج ہیں - سرد مزاجوں کے لئے زنجبیل - دارفلفل - اجوائن مصطگی - الائچی خورد کلاں - قرنفل دارچینی وغیرہ ہیں ؎ معدہ ہائے سرد را چیزیکہ قوت میدہد + زنجبیل و دارفلفل نان خواہ و مصطگی است - آنکہ از وے معدہ ہائے گرم میگردد قوی + آب لیموں آب سیب و تمر ہندی و بہی است - ؎ سُنڈہ سوہاگہ سیندہی کا ہندی (ہینگ) + رس سوہانجن گولی باہندی - چوسٹھ سول چوراسی واؤ + کہت دہتر جڑہ تے جاؤ - مائہ عیش آدمی شکم است + گر بتدریج میرود چہ غم است - گر بہ بندد چنانکہ نکشائد + گر دل از عمر

ہ یرقان کا علاج کوڑ سے زیادہ بہتر نہ دیکھا

Marfat.com

برکند شائد۔ ورکش دہنا نکہ نتواں بست ٭ گو بشوا زحیات دنیا دست۔

ادویہ تو بے اوڑک ہیں۔ مَیں نے اپنے تجربہ میں قبض کشائی کے لئے ایک سے تین گولیاں ڈون ڈنز پلز کی اکسیر پائی ہیں۔ بلا ہیچش ملنی کے قبض بسہولت کھولدیتی ہیں۔ اور اسہال اور پیچش دکنی کے لئے کونیا کو اکسیر اعظم پایا ہے۔ بچوں کے لئے گرگس پوڈر دونوں صورتوں قبض کھولنے اور بند کرنے کے لئے اکسیر پایا ہے۔ کھانسی اور ضیق النفس کو کف رمیڈی چیمبرلین مفید دیکھی ہے اور یہ نسخہ بہدانہ۔ اصل السوس خطمی سپستان۔ بنفشہ پہلی چیزیں تین تین ماشہ۔ بنفشہ ۹ ماشہ۔ خساندہ کرکے پینے سے کھانسی اور دمہ دور ہوتا دیکھا ہے۔ آزمودہ ہے۔ بخار کونین سے ۹۰ فیصدی رُکتا ہے۔ کونین بخار کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ سارسپریلا کو صفائی خون کے لئے اکسیر پایا ہے۔ آزمودہ ہے۔ پھوڑوں کے لئے پہلے پلٹس پھر مرہم مرکب از صندر ۷ ماشہ۔ رس کپور چار ماشہ۔ سوہاگہ یک ماشہ۔ روغن سیاہ تودکی اکسیر پائی ہے۔ اور سبزیوں۔ کدو۔ رام توری بینگی توری کاہنی پہل (حلوا کدو) ساگ پالک وخرفہ۔ ٹینڈہ کو درستی معدہ اور صفائی خون کے لئے بہت مفید پایا ہے۔ چار چیزوں کا سادہ چورن۔ اجوائن تولہ۔ مرچ سیاہ تولہ۔ ہینگ دو ماشہ۔ نمک لاہوری تولہ کو بہت ہی مفید درستی معدہ کیلئے پایا ہے۔ ماش منگ۔ نخود۔ ثابت اور ان کی دالیں اور روٹی گندم کی بہت صالح غذا ہیں۔ آلو اور بہنڈی۔ پیاز بھی بعض اوقات مفید ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ معدہ قوی ہو۔ صحت کے متعلق اپنی آزمودہ اور تجربہ کی چیزیں لکھدی ہیں کہ صحت کا ہونا کل امور حصول مال دولت وغیرہ سے بھی ضروری ہے۔ ایکہ تندرست شاد است۔ امیر مالدار مریض سے اچھا ہے۔ کل دینی دنیوی

Marfat.com

علوم امور صحت جسمانی پر ہی منحصر ہیں۔ رام رحیم سب تندرستی سے ہی یاد آتے ہیں۔ دہن پتر استری اسی سے بہاتا ہے۔ رنجورے را گفتند کہ دلت چہ میخواہد۔ گفت ہیچ نمے خواہد۔

معدہ چو پُر شد شکم درد خاست + سود ندارد ہمہ اسباب راست

آگے طبیب موجود ہیں۔ برکت نابکار۔

امرتسر۔ ۲۴ اگست ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجے صبح

**نکتہ**۔ جیسی صحبت ہو۔ ویسا آدمی کا دل ہو جاتا ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند + صحبتِ طالح ترا طالح کند
پسرِ نوح با بداں بنشست + خاندانِ نبوّتش گم شد
سگِ اصحاب کہف روزے چند + پئے نیکاں گرفت مردم شد
گلے خوشبوئے در حمّام روزے + رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری؟ + کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم + ولیکن مدتے با گل نشستم
کمال ہمنشیں در من اثر کرد + وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ناف تاتار سے کیڑہ معطر ہو جاتا ہے۔ اور ہینگ کی بو سے ہینگ کی بو والا ہو جاتا ہے۔ اے موکھش کے طالبو۔ مودبانہ عرض کرتا ہوں۔ اگر آپ کو صادق خواہش نجات کی، اور اللہ میاں کے دیدار کی ہے۔ تو اپنی [illegible] مہ جبینوں۔ پری پیکروں۔ نازنینوں کے قریب مت رکھو۔

دین و دل برد و قصد جان کند + الغیاث از جور خوباں الغیاث
فغاں کیں لولیانِ شوخ و شیریں کار شہر آشوب + چناں بُردند صبر از دل کہ ترکانِ خوانِ یغما را

ایسی جگہ قیام رکھو کہ دل ان ملائمات و مرغوبات کا گرویدہ نہ ہونے پائے

Marfat.com

رقت اور عبرت پیدا ہو۔ شمشان بھومکا یا قبرستان کے پاس مکان ہونا چاہیئے ورنہ کم از کم دو وقت یا ایک وقت ان مقامات پر ضرور گشت لگا آیا کرو۔ تاکہ آپکو انجام دنیا کا یاد رہے۔ اور دل میں جگہ پکڑ جائے۔ برکت نابکار

امرتسر۔ ۲۵ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷۰ بجہ صبح

نکتہ۔ حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے دنیا کے ظاہری اسباب آسائش انسانی کو دیکھ کر حقوق خدا شناسی کے لئے فرمایا ہے ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ۔ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار ۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

اسپر راقم خاکسار کو خیال گذرا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ موصوف نے جیسا کہ ظاہری اسباب آسائش کو قابل خدمت انسانی بتلا کر قابل شکریہ پروردگار بتلایا ہے ایسا ہی اگر اندرونی اعضاء کی خدمت کو دیکھا جائے جو خفیہ خدمت کر رہے ہیں۔ تو کتنا ایک شکریہ انسان کو عنایات ایزدی و کرامت ہائے خداوندی کا کرنا لازم ہے۔ کمترین خاکسار نے کہا ؎

جگر و معدہ و دل و شش ہمہ در کارند۔ تا تو آہے باقی تینوں مصرعہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے پیوند کر کر پڑھو۔ برکت نابکار

امرتسر۔ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶۰ بجہ صبح

نکتہ۔ پرسوں ہمنے ایک خاص قسم کا کھانا پکایا۔ جو میرے بڑے پسر کو بہت مرغوب ہے۔ وہ لاہور میں رہتا وکالت کرتا ہے۔ کھانا زیادہ پکایا تھا۔ میں نے اُس کے بڑے بیٹے سے ذکر کیا۔ کہ اگر تمہارا باپ ہوتا تو کہا جاتا کھانا چونکہ زیادہ تھا۔ افزود دوسرے روز کے لئے رکھدیا۔ قدرت الٰہی سے میرا بڑا بیٹا دوسرے دن صبح اچانک آگیا۔ اُس کھانا کو کھا گیا۔ سبحان

Marfat.com

اللہ وبحمدہ - کیا کیا ارادہ اس بندہ ناچیز کے پورے فرما دیتا ہے - برکت نابکار

مقام امرتسر - ۲۶ اگست ۱۹۱۳ء وقت صدر

نکتہ - ؎ غلام ہمت آنم کہ زیر چرخ کبود ٭ بہرچہ رنگ تعلق پذیرد آزاد است - فقیر وہ نہیں ہے جو شوچ اشوچ بہکش ابہکش کی فکر میں لگا رہی - فقیر وہ ہے جو یتہا پراپت کو گہرہن کر کر سنتو کہہ کرے - رنج وراحت کو برابر سمجہی - کسی چیز کا دلدادہ اور دل بستہ نہو - سکھ دوکہہ ؎ دونو سم کرمانے کھوجی پد نربانا - ایک سادہو کو ہمنی روٹی کہی - معرفت کا تو دم بھرے - کہنے لگا کہ نلکہ کا پانی نہ ہو - دیسی کھانڈ لگائی جائے - ایک پنڈت صاحب ہمارے دوست ودیا پربین ہیں - اپنے ہاتھ سی روٹی پکا کر کھاتے ہیں - ؎ برس کی عمر ہو چکی ہے - یہ کلیش اونکا نہیں مٹتا - روٹی کہی تو دودہ پیا - اور کچھ پھل کھا لیا - کیا دودہ جزو بدن حیوانی نہیں ہے - اتنی ودیا کے ہوتے ہوئے بہی انہیں قضیوں میں گرفتار ہیں - اسی سی نصیبوں کے نوشتے آشکار ہیں - علوم بیکار ہیں - راقم کہتا ہے کہ مذہب صرف ایک ہے - خدا کی ہستی کا قائل ہونا - اس کے اعلے اخلاقی اصول دو ہیں - ایک یہ کہ "ہرچہ برخود نہ پسندی بر دیگران ہم مپسند" دوسرا جیو ہنسا نہ کرنا - باقی سب سوسائٹی رولز ہیں - کسی انسان سے نفرت مت کرو - رل مل بیٹھو ؎ تلسی اس سنسار میں بہانت بہانت کی لوگ ٭ رلمل ہرگن گائی ندی ناؤ سنجوگ - سب انسانوں کو انہیں امور مندرجہ بالا کی تعلیم دو - باقی جو جسکی مرضی ہو کرے تم کیا ٹہیکہ دار ہو کہ اپنی خواہش کے مطابق اونکو بناؤ - سب انسانوں سی جو ان امور کے پابند ہوں میل ملاپ رکھو - برتو - برتاؤ - کسی کو نیچ سمجھ کر اون سی نفرت نہ کرو - نانک اوتم نیچ نہ کوئے - اگر تیلی نہ ہوتا تو چراغ کیونکر

Marfat.com

روشن ہوتا - جولاہہ نہوتا تو کپڑے کس طرح پہنتے - دُہنیا نہوتا تو سُوت کس طرح کاتا جاتا - ترکھان نہ ہوتا تو گھر کے دروازے - کھڑکیاں - طاق - کواڑ - حفاظتی صندوق وغیرہ اسباب رکھنے والے ضروری سامان کس طرح بنتے - لوہار نہ ہوتا تو طاقوں کے قبضہ - چاقو - چمٹہ - سنگلی - گنڈہ سوزن وغیرہ کس طرح بنتے جو اسباب آسائش ہیں - اگر ان قوموں کو نیچ سمجھا جائے تو پھر یہ ضروری سامان کون تیار کرے - ایک دن خاکروب نہ آئے تو ناک میں دم آجاتا ہے - چمار نہ ہوتے - پاؤں دھوپ میں جل جاتے - پاؤں میں کانٹے روز چبھتے - پاؤں زخمی کر دیتے - خواہ نخواہ لنگڑا پن ہو جاتا ساز لگام کاٹھی وغیرہ ، ہوتے تو حیوانات کیونکر قابو میں آتے اور انسانی آرام اُن سے حاصل ہوتا - جو لوگ ناستک اور دہریہ ہوں - اُن سے نفرت نہ کرو - اونہیں کے لئے تو ہدایات لیکچر ہیں - خیالات صنائع اونکو سناؤ سمجھاؤ بجھاؤ تاکہ موجودات کی باقاعدہ اور ضرورت کے مطابق بناوٹ کو سمجھ کر خداوند تعالیٰ کے وجود کے قائل ہو جائیں - اور اوس کی ہستی پر ایمان لادیں - اور افراط تفریط سے باز آویں - تکبر سے دُور رہو - سب انسان ایک برابر ہیں - سب کا رگ و پوست استخوان خون بینائی شنوائی ہاتھ پاؤں برابر ہیں - سب کو افاضہ ارب نے صرف برابر کیا ہے ؎

بنی آدم اعضائے یکدیگر اند ✤ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

کسی کو بُرا اور اپنے کو اچھا نہ سمجھو - سعدی فرماتا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب ✤ دو اندرز فرمود بر روئے آب

یکے آنکہ در خویش خود بیں مباش ✤ دگر آنکہ در عیب مردم مباش

پروفیسر مائیکل امرتسر

Marfat.com

وقت وغیرہ ایضاً

**نکتہ** - موکش راج یوگ اور ہٹھ یوگ دونوں سے ہوتی ہے - مطلب دونوں یوگوں کا قطع تعلق ماسوا اللہ کا ہے - اگر من کی برتی کو سمجھا بجھا کر تعلقات دنیوی سے ہٹا لیا - تب ہی موکش ہو گئے اور اگر ریاضت ہائے شاقہ کھینچ کر ہٹایا تو بھی کامیاب ہو گئے میں خیال کرتا ہوں کہ اصلی یوگ پہلا درجہ مذکورہ ہی ہے - دوسرا مجبوری کا ہے - کہ پولس سے دنبل نہ پھسا تو لوہا چکھایا - یعنی نرمی سے کام نہ نکلا تو سختی سے کام لیا - بھوکا پیاسا رکھنے زمین پر سونے خاص آسنوں سے بیٹھنے کا ڈنڈ دیا - برکت نابکار

مقام وقت تاریخ ایضاً

**نکتہ** - لوگ روایت کیا کرتے ہیں کہ رکھی نی لوگ بزرگان سلف ککھوں کی کلی ڈالکر رہا کرتے تھے - محل ماڑیاں بنا کر نہیں رہتے تھے - خواہ نخواہ آپ کو بے آرام رکھتے تھے - اسکا جواب تجربہ سے حاصل ہوتا ہے کہ وہ ٹھیک کام کرتے تھے - دیکھو جب طاعون پڑتا ہے تو سرکار بکثرت کمپ ککھوں کے ہی بنائے جاتے ہیں - اور اون میں مریضوں کو آرام کے لئے لیجاتے ہیں - اس سے معلوم ہوا کہ ککھوں کی کلیوں میں طاعون کے جرم پیدا نہیں ہوتے - اور مریض کو وہاں لیجانے پر مر جاتے ہیں - اس بات کو بزرگان سلف پہلے سے جانتے ہونگے - اسی لئے اینٹ لکڑی کے گھر نہیں بناتے تھے - ایک اور بہت بڑا بھاری فائدہ بھی اینٹ لکڑی کے گھر کے نہ بنانے کا اور ککھوں کی کلیوں میں رہائش رکھنے کا اب تجربات حال سے معلوم ہوا ہے - زلزلہ کے صدمہ سے ککھوں کی کلیوں میں محفوظ رہتا ہے - کانگڑہ ۱۹۰۵ء کے زلزلے ہزاروں مخلوق ہلاک کر دی اور اس کے بعد اٹلی کے شہر سسلی کے شہر لاکھوں کی آبادی

Marfat.com

کے زلزلہ نے ویران کردی۔ اگر کلہوں کی کلیاں ہوتیں تو اس بلا سے نجات ہوتی۔ فعل الحکیم لایخلوا عن الحکمۃ ؎

آنچہ در آئینہ جواں بیند ✤ پیر در خشت خام آں بیند

بزرگوں کے کام عبث نہیں ہوتے۔ دانائی سے لبریز۔ تجربات پر مبنی ہوتی ہیں

برکت نابکار امرتسر

امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ جب ہم دنیا (کرۂ ارض) میں انسانی مخلوق کی مختلف زبانیں اور مختلف صورتیں دیکھتے ہیں مثلاً سنسکرت زبان۔ عربی زبان۔ فارسی زبان۔ انگریزی زبان۔ لاطینی زبان۔ یونانی زبان۔ جرمن زبان۔ فرانسیسی زبان گجراتی زبان۔ مرہٹی زبان۔ تاملی زبان۔ کشمیری زبان۔ پشتو زبان اور پہاڑی بیکانیری زبانیں وغیرہ وغیرہ جدا جدا دیکھتے ہیں گو بعض زبانوں کے بعض الفاظ ملتے بھی ہیں جیسے ماتر (سنسکرت) مادر (فارسی) مدر (انگریزی) پتر (سنسکرت) پدر (فارسی) فادر (انگریزی) بھراتر (سنسکرت) برادر (فارسی) برودر (انگریزی) انگشت (سنسکرت) انگشت (فارسی) تشنہ (سنسکرت معنے خواہش) تشنہ (فارسی پیاسا وغیرہ وغیرہ) اور مختلف صورتیں خاص اشکال والی مثلاً گورکھا نیپال والوں جاپانیوں۔ تبتیوں۔ چینیوں کے ناک چپٹے ہوتے ہیں۔ اور قد پستہ ہوتے ہیں۔ کشمیری۔ انگریز۔ گورہ رنگ خوبصورت ہوتے ہیں۔ حبشی گھونگرے بالوں والے چپٹے ناک اور موٹے ہونٹھ والے اور پنجاب کے جاٹ ماجھا اور مالوہ والے دراز قامت اور پوربیہ اور راجپوت راجپوتانہ کے چوڑی چھاتی والے اور دراز قد والے ہوتے ہیں اسیطرح حیوانات ناگوری بیل گائے

Marfat.com

قد آدم پہاڑی گائے بیل پستہ قد گدیوں کے کتے اور کئی دیگر ممالک کے کتے بہت بڑے بڑے بھاری جسموں اور قدوں والے ہوتے ہیں۔ اور کئی ممالک کے چھوٹے چھوٹے پستہ قد ہوتے ہیں۔ اسی طرح بندر وغیرہ جانور چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ پہاڑی ٹٹو ٹٹو اور معمولی گھوڑے کتنے بڑے چھوٹے فرق والے ہوتے ہیں۔ ان امور کو دیکھ کر قیاس یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ مخلوق مختلف وقتوں میں مختلف ممالک میں جدا جدا زبانیں لیکر پیدا ہوئی ہے۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی طرح کی مخلوقات ایک ہی زبان لیکر (یعنی خصوصاً انسان) پیدا ہوئی۔ اور بعد میں مختلف ممالک کی تاثیر سے باختلاف خط استوا سے کم و بیش نزدیک ہونے کے اور گرم اور سرد ممالک کے ہونے کی صورتوں۔ قد و قامتوں۔ زبانوں میں فرق آگیا۔ (گو کہ اب ایسی تبدیلیاں کیوں موقوف ہو گئیں۔ اس امر کی کوئی کافی وجہ پائی نہیں جاتی) تو پھر قیاس یہ پیدا ہوتا ہے کہ کرۂ ارض کی پیدائش کا زمانہ اتنا لمبا ہے کہ جانا نہیں جا سکتا کہ کن کن لمبے اوقات میں یہ تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ بابا نانک صاحب نے جب دنیا کے زمانہ پیدائش کی طرف خیال دوڑایا تو فرمایا۔

دیل نہ پایا پنڈتیں جو کھوجن لیکھ پران۔ وقت نہ پایا قاضیاں جو لکھن لیکھ قرآن۔ تیتھ وار نہ جوگی جانے رت ماہ نہ کوئی + جا کرتا سرشٹی کو ساجے آپے جانے سوئے۔ لنڈا کی ۵ اطاعی کہ در آسمان و زمی ہست۔ اندازہ فکرت آدمی است۔ چو پایاں پذیرد حد کاملاں نداند۔ در اندیشہ حیات۔ نظرتا بایجاست منزل شناس ازیں بگذرے دوراں ندہد۔ حسابے کزیں بگذرد گمرہی است + زوار تو انند بے آگہی است۔ بہت جگہ ایسی ایسی بڑی بڑی عجیب الخلقت جانوروں کی ہڈیاں پائی جاتی ہیں کہ اب ویسے

Marfat.com

زمین پر اوس قسم کی مخلوقات پائی نہیں جاتی - تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے - کہ پہلے زمانہ مدید میں کئی کئی اقسام کی مخلوقات اس کرۂ ارض پر پیدا ہو کر معدوم النسل ہو گئی ہے - خدا کی باتیں خدا ہی جانے اون کی آوازیں اور بولیاں کیسی ہونگی - واللہ اعلم بالصواب - ؎

ہمہ طاعت آرند و مسکین نیاز + بیا تا بدرگاہِ مسکیں نواز -

برکت نابکار

امرتسر ۲۷ جون ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ - آوازہ - اے مالدارو - دنیا کے اسباب آسائش و آرائش کی بہتائت (افراط) سے رکہنے والو - اس مال و دولت پر بھروسہ نہ کرو - کہ اس سے پرمارتہہ سدہ نہ ہوگا سعدی ؎

تونگری نہ بمال است نزد اہل کمال + کہ مال تا لبِ گور است و بعد ازاں اعمال

حافظ ؎ بشو ایں نقش دل تنگی کہ در بازار یکرنگی + بہ نعمت ہائے گوناگوں مئے احمر نمی ارزد

ہم اوسوقت بہت تعجب کرتے ہیں کہ جب ایک مالدار بے وقوف کو دانشمند صاحب کمال آدمی سے تعظیم طلب پاتے ہیں - وہ سلام لینے کی توقع رکھتا ہے - سعدی فرماتا ہے ؎

گر بے ہنر بمال کند فخر بر حکیم + کون خرش شمار و گر گاو عنبریست

ہمکو وہ دولت لازوال و بے پایاں حاصل ہے کہ گنج قارون اوس کے آگے ایک پشیز کی وقعت بہی نہیں رکہتا ہے - برکت عاصی

امرتسر - ۲۸ اگست ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - پرلوک دہام - اس جہان ظاہری سے علیحدہ ہی - وہ وہ مقام ہے - جہاں سپن اور سکہپت واقعہ ہوتی ہیں - برکت نابکار

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - پرلوک دہام سے اس جہان کے پیدا ہونے کے بعد یومیہ تعلق بنا رہتا ہے - اور وہ سوپن اور سکھپتی کی حالتوں کا ہے - جنمیں منکہش پسو پنچھی روز جاتے اور واپس آتے ہیں - برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

پرم آتما ایک آشیانہ ہے - جیو اوس میں بحالت سکھپتی آرام کرتی ہیں - جیسے پنچھی رات کو آشیانہ میں آکر آرام کرتا ہے - پہر صبح ہوتے ہی نکل بھاگتا ہے - فضائے عالم کی سیر کرتا ہے - برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

نکتہ - موت عدم واپسی پرلوک دہام ہے - یعنی اس جہان میں یعنی سکھپتی یا سپن میں عارضی جاکر واپس آنا نہیں ہے - بلکہ دائمی مستقل طور پر جاتا ہے پہر واپس نہیں آتا ہے - جس متوفی کی خواہشات مرگئیں دائمی سکھپتی میں ہو جاتا ہے جسکی خواہشات باقی رہیں - انکے موافق مثل اس دنیا کی زندگی کے ایک لمبے سوپن میں پڑ جاتا ہے - پھر اوسکو اپنی زندگی سمجھتا ہے - اور اوس سوپن والے جہان کو جہان سمجھتا ہے - اپنی کلپنا سے شریر اپنی سوبہاؤ سے یعنی جو سوبہاؤ اوسکا بنام نہاد پرکرتی کے ہے - اس سے شریر اور برہمانڈ رچ لیتا ہے - اور اوس شریر میں نواس کر کر اس جہان کی لیلا کرتا ہے - سائیں بلہے شاہ - ۵ اربعہ عناصر آپے بنیا وڑ بیٹھا وچ آپے + آپے رووے آپے پٹے آپے کرے سیاپے - جبتک خواہشیں قائم رہتی ہیں - اسی طرح کے گورکھ دہندے میں پہنسا رہتا ہے - ایک شریر اور جہان رچا ہوا تیاگتا پہر بار بار دوسرا شریر و جہان رچ کر گہٹی جنتر کی طرح گردش میں رہتا ہے - اے

Marfat.com

موکش خواہو۔ نفس (خواہش) کو مارو۔ اور اس آواگون سے خلاصی پاؤ۔
بیشک آتما حصہ حصہ نہیں ہوتا۔ ایک ہی آتما انت بیاپک ہے اوسمیں
خواہشات مثل ترنگوں کے اوٹھتی رہتی ہیں۔ جہاں ایک ترنگ اُٹھی وہاں
شریر اور برہمانڈ بنگیا۔ جب خواہش نابود ہوگئی۔ وہ شریر اور برہمانڈ اوٹھا
ہوا مثل سوپنے کی سرشٹ کے جاگرت میں آنے کی صورت میں جاگرت میں
سمے ہوگیا۔ ؎ دلے ایں جائیگاہ آمد شدن نیست +
شدن چوں بنگری چیز آمدن نیست۔ برکت نابکار

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ۔ ملیچھ مجازاً کافر کو کہتے ہیں۔ اصلی معنے ملیچھ کے مل کی اچھیا کرنے
والے کے ہیں۔ مل خون کو کہتے ہیں۔ معنے یہ ہوئے کہ خون یا گوشت کی خواہش
کرنے والا۔ مراد گوشت خوار سے ہے۔ یعنی ملیچھ وہ ہے جو گوشت خوار ہے۔
گورو نانک فرماتا ہے ؎ کیتے ملیچھ مل بھکھیہ کھائیں + کیتے پاپی پاپ
کرجائیں۔ برکت نابکار

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ چونکہ خداشناسی کے متعلق میں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ روزی
کسب حلال سے کما کر کھانی چاہئے۔ دست منت کسی کے آگے دراز نکرنا چاہئے
اس لئے روزی حلال کو کمانے کے سامان بہی جتلانا مناسب سمجھتا ہوں کھیتی
اور دوکانداری کرنا کسب حلال ہے۔ اور بظاہر انمیں نقصان نہیں پڑتا ہے۔
تاوقتیکہ مرضی الٰہی۔ خدا کی طرف سے خلاف اور بے احتیاطی انسان کیطرف
سے واقعہ نہو جائے۔ ظاہر ہے کہ کھیت میں سیر بہر دانہ ڈالنے سے من بہر
دانا جہڑتا ہے۔ صرف محنت باقاعدہ زمانہ فصل کی شرط ہے۔ دوکانداری

Marfat.com

اون چیزوں کی کرنی چاہیئے جو بالکل ضروری ہوں - مثل آرد - گھی دال دانہ - نمک مرچ مصالحہ وغیرہ سیاہ - کپڑہ - ظروف - لکڑی - کوئلہ - دیا سلائی وغیرہ کی فصل پہ (دیا سلائی کا فصل یہ ہے کہ جب اوسکو تجار تھوک فروشی کے طور پر لاویں) - یہ اشیاء تھوک فروشی کے طور پر خرید لینی چاہئیں - بعد میں بوجہ خرچ پیداوار مذکور کے گرانی ضرور ہوگی - کہ مانگ تو بدستور رہیگی اور جنس کم ہوتی جائیگی - ایک طرح اکٹھا بیچنے کا منافع اسطرح سے اکٹھا حاصل ہو جائیگا - دوسری طرح جزو فروشی کا منافعہ جائز طور پر بچی ہوئی اشیاء پر پیسہ روپیہ یا دھیلہ روپیہ یا ۱۰ روپیہ وغیرہ منافعہ پہلا کر بیچنے سے ہو جائیگا - گویا دوکانداری میں جائز طور پر دو منافع حاصل ہونگے - اشیاء شوقینی اور غیر ضروری میں خسارہ واقعہ ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ اشیاء شوقینوں اور خواہشمندوں کی مانگ میں ہی آتی ہیں - اگر کوئی شوقین یا خواہشمند اون اشیاء کا نہ نکلا تو روپیہ کھیسہ مارا گیا - اور خسارہ سے بیچکر نیلام کرنا پڑا - یا اوزار پھینکنا پڑا - پس ہوشیاری سے ہوشیار ضرور یہ کی تجارت کرو - اور کسب حلال کی روٹیاں کھا کر جناب الٰہی کی طرف جھکو - اور شکر بجا لاؤ - بھیکھ ہرگز کبھی مت مانگو - ہاں - برکت اظہار

امرتسر - ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - عالم بے عمل سے بچو - خود افضیحت اور دیگراں را نصیحت کا مصداق ہے - ابوالفضل اکبر بادشاہ کے وزیر کا قول ہے کہ دانا سخن از زبان نادان شنود و نیابد فائدہ جہتد کہ کاہلی بندد - اس شخص کی نصیحت کا اثر نہیں کرتی جسکے اپنے اخلاق درست نہ ہوں - اور قول و فعل مساوی نہ رکھتا ہو ؎

علم چند انکہ بیشتر خوانی - + چوں عمل در تو نیست نادانی

Marfat.com

نہ محقق بود نہ دانشمند ۔ ✻ چار پائے بر و کتابے چند

علم بلا عمل محمول علی الجمل ۔ برکت نابکار

امرتسر ۔ مقام ۔ وقت ایضاً

نکتہ ۔ خداوند تعالیٰ نے اسوقت میرے دل میں ارشاد فرمایا ہے کہ اے برکت تو نابکار کا لفظ جو اپنے نام کے ہمراہ لکھتا ہے جھوٹھ لکھتا ہے ۔ تو تو بکا ہے نابکار نہیں ہے ۔ تو بڑا کام مفید عام تحریر نکات کا کر رہا ہے ۔ تو نابکار نہیں ہے ۔ پس دونوں جھوٹے الفاظ اپنے نام کے ہمراہ لکھا کر برکت عاجز لکھا کر کہ عاجزوں پر میری رحمت نازل ہوتی ہے ۔ عاجزوں کو میں چاہتا ہے لگاتا ہوں ۔ بیکاروں سے میرے محبوب نہیں ۔ میں بے نیاز ہوں نیاز نہیں رکھتا ہوں ۔ نیاز عجز پیدا کرتا ہے ۔ جو نیاز لیکر میرے حضور آوے

اسکی جھولی بھر دیتا ہوں ۔

بیا تا بدرگاہ مسکیں نواز ✻ بدرگاہ ما عجز بندد نیاز

بدرگاہ او سر زمین نیاز ✻ سر پادشاہاں بگردن فراز

گردن کشاں مطاوع کمتر دل گدا ✻ شہاں بر آستاں جبہا نہادہ سر

پس اے برکت آج سے آپکو عاجز جان اور عاجز لکھا کر ۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ ۔ جب ہم بناوٹ جسم انسانی پر غور سے نظر کرتے ہیں تو بعض اعضا ایک ایک اور بعض دو دو پاتے ہیں ۔ اعضا کام کرنے کیواسطے بنے ہیں ۔ اس سے اعضاؤں کی تعداد کے لحاظ سے ہمکو یہ معلوم ہوا کہ جو ایک عضو بنا ہے وہ کم کام کرنے کے لئے بنا ہے ۔ اور جو زیادہ بنے ہیں زیادہ کام کے لئے بنے ہیں ۔ مونہہ اور زبان اور آلہ تناسل ایک ایک بنے ہیں ۔ اسکا مقصد یہ ہے

Marfat.com

کم کھاؤ - کم بولو - کم مباشرت کرو - کان دو - آنکھ دو - سوراخ بینی دو - ہاتھ دو - پاؤں دو بنائے گئے ہیں - اسکا مطلب یہ ہے - زیادہ سنو - زیادہ دیکھو - زیادہ تازہ ہوا بدن کے اندر پہونچاؤ - زیادہ کام کرو - زیادہ چلو - دوڑو - ایک نظر زیادہ آگے دیکھنے سے بتائید اسکی شہادت ملتی ہے دیکھو چوپایہ جو چار پاؤں رکھتے ہیں زیادہ چلتے دوڑتے ہیں جیسے گھوڑا ہرن وغیرہ - قانون قدرت کو سمجھ کر مطابق اوس کے عمل کرتے رہو قانون قدرت کو مت توڑو - ہرکارہ اگرچہ علی التواتر چند میل دوڑتا جاتا ہے - آخر ہف جاتا ہے - گھوڑا سینکڑوں میلوں تک دوڑتا چلا جاتا ہے ہفتا نہیں ہے - بوجہ دو گنے پاؤں بموجب قانون قدرت کے رکھنے کے - برکت عاجز ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء - امرتسر - وقت ۱ بجہ صبح -

مقام وقت ایضاً

نکتہ - بزرگان سلف نے نکات مفید عام کو چھوٹے چھوٹے فقروں مصرعوں شعروں میں بطور دریا کے کوزہ میں بند کر دینے کے تحریر فرما دیا ہے - وہ اقوال خود ہی نکتے ہیں - اس لئے چند ایک اشعار جو بڑی عالی مضامین اور حقائق بلند کی ہدایت کرتے ہیں - ذیل میں لکھتا ہوں - پڑھو - حرز جان بناؤ اور فائدہ اٹھاؤ - متعلق سخاوت - ؎

سخاوت مس عیب را کیمیاست + سخاوت ہمہ دردہا را دواست
بریں رواق زبرجد نوشتہ اند بزر + کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند
نبشت است بر گور بہرام گور + کہ دست کرم بہ ز بازوئے زور

متعلق بے ثباتی و بیوفائی عالم

ایں لطیفہ بر طاق ایوان فریدوں نوشتہ بود - ؎

Marfat.com

چنانکہ دست بدست آمدست ملک بما + بدست ہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت
اعتبارے نیست ہرگز طائر اقبال را + ایں کبوتر ہر زماں مشتاق بام دیگر است
دولت دنیا کہ تمنا کند + باکہ وفا کرد کہ با ما کند
ساقی بیار بادہ کہ ایں زال نو عروس + بسیار کشت شوہر چوں کیقباد و جم

متعلق وفا

دلا در وفا باش ثابت قدم + کہ بے سکہ رائج نباشد درم

الکریم اذا وعد وفا - کہر موچہہ - بہجہنگ من - سوری شرن پیان - (بہادر کی پناہ میں آنا) کرپن کے گھر لچھمی دین نہ باجہہ مویاں - فقرہ سوم اس قول کا متعلق وفا ہے - گورو تیغ بہادر فرماتے ہیں - بانہہ جیہاں کی پکڑئے - سر دیجے بانہہ نچہوڑئے - سعدی ؎

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند + لاف یاری و برادر خواندگی
دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشاں حالی و درماندگی -
ولہ - جوانے پاکباز و پاک رو بود + کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود
شنیدستم کہ در دریائے اعظم + بگردابے در افتادند باہم
چو ملاح آمدش تا دست گیرد + مبادا کاندراں سختی بمیرد
ہمے گفت از میان موج تشویر + مرا بگذار و دست یار من گیر

دیکہو اس حکایت منظوم کے جوان نے وفاداری کی شرط کو نہ چہوڑا اپنی موت پر وفا کو ترجیح دی ؎

یا وفا خود نبود در عالم + یا کسے اندریں زمانہ نہ کرد

کارونا اسی صفت حسنہ کی غیر موجودگی کی بابت ہی رویا گیا ہے - بیوفاؤں کی شان میں کہا گیا ہے ؎

Marfat.com

وفاداری مجو از بلبلان چشم + کہ ہر دم بر گلِ دیگر سرایند

برکت عاجز ۲۹ اگست ۱۹۱۳ء مقام امرتسر وقت ۶ بجہ صبح

مقام وقت ایضاً

**نکتہ** - میں یہ نہیں کہتا کہ دولت کے جمع کرنے والے زر دوست بن جاؤ لیکن دولت سے بھاگنا اور نفرت کر کر مفلس بننا بھی قرین مصلحت نہیں ہے۔ خیر الامور اوساطھا ؎

نہ چنداں بخور کز دہانت برآید + نہ چنداں کہ از ضعف جانت برآید

کلوا واشربوا ولا تسرفوا دنیا کے جو کام نکلتے ہیں دولت سے ہی نکلتے ہیں کوڑی نہ ہو تو کوڑی کے پھر تین تین ہیں۔ دولت کے ذریعہ بہت دوست اپنتے ہیں۔ خویش و اقارب سب دولت سے اپنت جتلاتے ہیں ؎

مات کہے میرا پوت سپوتا + بہن کہے میرا بہیا۔

نار کہے میرا سردا سائیں + سب تے بھلا روپیہ

ایک بزرگ دولت کی شان میں کہتا ہے ؎

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا + ستار عیوب و قاضی الحاجاتی۔

اگر اپنا پیسہ کافی اپنے پاس نہ ہو تو بڑھاپے کے وقت جبکہ مقوی غذاؤں مفرح معجونوں پورٹ وائیں وغیرہ شربتوں کی قیام طاقت کے لئے ضرورت پڑتی ہے۔ رُل کر مرنا ہے۔ ایسے وقت میں پیسہ کام آتا ہے۔ نوکر ملازم رکھکر بہی جہٹ ٹپ سکتا ہے۔ مجھکو ایک دُنبل نکلا تھا۔ اگر اوس وقت علاج کے لئے میرے پاس اپنا پیسہ نہوتا تو زندگی محال تہی۔ پہونچا کیا تہا۔ قہر خدا تھا۔ سل المجرب ولا تسال الحکیم۔ ہڈ ورتی بات کہتا ہوں۔ سوائے پیسہ کے پُتر فرزند۔ خویش و اقارب مصیبت کے وقت کوئی ساتھ نہیں دیتا [illegible]

Marfat.com

پیسہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اب تجربہ ذاتی تمکو بتلا دیا ہے۔ جیسا چاہو۔ عمل کرو۔ برکت عاجز۔

امرتسر۔ وقت ۹ بجہ صبح۔ ۲۹ راگست سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ راستی مذہب حقانی ہے۔ ؎

راستی موجب رضائے خدا است ✤ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

راستی را زوال نیست۔ کوڑ نکھٹی نانکا اوڑک سچ صحیح ؎

جب آدسچ جُگ آدسچ۔ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ۔ برکت عاجز

مقام امرتسر۔ ۳۰ راگست سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۳ بجہ بعد دوپہر

نکتہ۔ اصلی مذہب معرفت ہی ہے۔ باقی سوسائٹی رولز ہی ہیں ؎

می خور کہ شیخ و حافظ و مفتی و محتسب ✤ چوں نیک بنگری ہمہ تزویر میکنند

برکت عاجز

امرتسر۔ ۵ بجہ شام۔ ۳۰ راگست سنہ ۱۹۱۳ء

نکتہ۔ مسلمان اور عیسائی گوشت خوار ہیں۔ اسوجہ سے ہندو لوگ ان کو ملیچھ اور جمن کہتے ہیں۔ عیسائیوں میں حضرت عیسےٰ مسیح میں مُردوں کو زندہ کرنے اور اندھوں کو سوجھا کرنے کی طاقت تھی۔ اور بھی بڑی بڑی سینٹ اس مذہب میں ہوئے ہیں۔ مسلمانوں میں حضرت محمد صاحب صلعم کے ہزارہا معجزہ اور اولیاؤں کی کرامتیں مشہور ہیں۔ ہندو لوگ خود باؤ افرید۔ بھگت کبیر۔ سائیں بُلھے شاہ صاحب۔ شمس تبریز مسلمان فقراء کو مانتے ہیں۔ ایسے ایسے کرنی والے اس مذہب میں بھی ہوئے ہیں۔ جوگ واسشٹ جیسی متبرک کتاب میں لکھا ہے کہ راکھشوں میں بھی گیانی ہوئے ہیں۔ راجہ بل پرہلاد بھگت بھیکھن ان کو گیانی مانا ہے۔ پس نہ کوئی راکھش ہے

Marfat.com

نہ دیوتا ہے۔ عمل ہی راکھش ہیں عمل ہی دیوتا ہیں۔ انسان ہی جب بہائم صفت ہو جاتا ہے راکھش ہو جاتا ہے۔ جب ملائک صفت ہوتا ہی تب دیوتا ہو جاتا ہے۔ کرنی پروان ہے۔ دیوتا کے پاؤں میں پدم نہیں ہے راکھش کے سر پر سینگ نہیں ہیں ؎ ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے + ذات پات نہ پوچھے کوئی

؎ جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ + چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

؎ تا ز ہفتاد و دو ملت نگذری واصل نہ + کعبہ پنہاں کردہ اند ایں قوم در فرسنگہا

؎ با خدا گر بت پرستی کعبہ ات سنگ آورد + بے خدا گر کعبہ سازی بت ز تو ننگ آورد

مسلمان عیسائی۔ ہندوؤں کو بت پرست کہتے کہتے عمر گذار دیتے ہیں۔ اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ہندو مسلمانوں کو کوٹھہ پرست اور عیسائیوں کو صلیب پرست کہتے کہتے عمر گذار دیتے ہیں اور بدگوئی کے پاپ کے بہاگی بنتے ہیں۔ بجائے ایک دوسرے کی برا کہنے کہلانے کے اگر یاد خدا کیا کریں تو [illegible] ؎

اگر کافر ز بت آگاہ بودے + چرا در دین خود گمراہ بودے

مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست + بدانستے کہ دین در بت پرستی است

عشق میں آ عجب مزا دیکھا + خویش و بیگانہ آشنا دیکھا

[illegible] جا کی اماں پوچھیں گنگا جا کی پالی + میرا ایسی کرنی [illegible]

حکمت عاجز۔ ۳۰ [illegible]

مقام [illegible]

[illegible] ہے۔ اور [illegible]

اور حاذق سے حاذق طبیب کو عام لوگوں [illegible] زیادہ [illegible]

پس کوئی دوا یا تدابیر طبی باعث بیشی و ازدیاد عمر [illegible]

صحت و تندرستی بھی سب خدا کے اختیار میں ہی ہے۔ ؎

Marfat.com

بلہما ۔ ۔ ۔

چیر پھاڑ اور پھینکنے لگ جاتے ہیں۔ گندی کھجوریں ٹال پاؤں سے
آگ بجھانے لگ جاتے ہیں۔ اب دیکھو کوئی لوافو نہ کوئی گھڑی چوکیجاتی ہے
نہ کوئی درخت لگتا ہے۔ نہ کوئی عورت اشرف آدمی کی بغل میں بیٹھتی ہے
نہ کپڑوں کو آگ لگتی ہے۔ نہ بچھو کپڑوں میں داخل ہوتے ہیں۔ نہ کوئی دریا
ہوتا ہے نہ مچھلیاں۔ لیکن یہ سب امور لوگوں تماشبینوں کو سست (درست)
بہا سے (معلوم ہوتے ہیں) اس کی کیا وجہ ہے صرف یہی وجہ ہے۔ کہ
نظربندی کی جاتی ہے۔ اور ہر ایک شخص جانتا ہے اور کہتا ہے کہ جناب یہ
نظربندی کا کھیل ہے۔ تو یہ نظربندی کس طرح ہوتی ہے۔ شخص تماشا کنندہ
کی قوت ارادی یکسوئی قلب سے تماشبینوں کی قوت ارادی پر (پریکٹس
مشق کے سبب سے) غالب آجاتی ہے۔ جس طرح سے چاہتا ہے ارادی
تماشبینوں کو دکھلائی دینے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ ہوتا کچھ نہیں ہے انہوتا
ہی دکھلائی دینے لگ جاتا ہے۔ اور لوگوں کو بحالت تماشبینی ذرہ بھی
اوس کارروائی کی صحت کے بارہ میں شک نہیں ہوتا ہے۔ تو جب ایک
ذرہ ناچیز تماشہ گر یوگی کی قوت ارادی بڑھی ہوئی یہ کرشمے کر دکھلاتی ہے۔ تو
جو سرب شکتیوں کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ وہ کیا انہوتا کر کے نہیں دکھلا سکتا
ہے۔ راجہ لون اور گاہ برہمن کی داستانیں مندرجہ جوگ واسشٹ اسی
قسم کی ہیں۔ مایا (قدرت الٰہی) نے اونکو عجائب کرشمے ایک آن کی آن میں
کر دکھلائے۔ اور ہر ایک آدمی کو آناً فاناً دوزخ برزخ کی سیر دکھلائی
انہوتا باغ ارم کو دوزخ جلتے تماشہ دکھلا دیتا۔ اچھا خون سے
بغل گیر کرا دیتا ہے۔ جسکا کچھ نشان عالم ارث میں بھی موجود ہوجاتا ہے۔ اور

پیارو! اسی طرح سے سمجھو کہ یہ جگت انہوتا ہی اوہشٹان ستیا پرم دیو

Marfat.com

میں دکھلائی دے رہا ہے۔ اور ست بہاس رہا ہے۔ مسمرائزر۔ مداری کے کھیل کی طرح پرماتما دیو کی مایا کی شکتی سے پرکاش انہوتا (جگت) بہاس رہا ہے۔ ؎

دنیا خوابیست وزندگانی دروے ✤ خوابیست کہ در خواب بہ بینی آنرا

حق ہی حق ہے۔ لا الہ الا اللہ۔ ایکو برہم دوتیو ناستی۔ برکت عاجز بتاریخ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔

مقام۔ وقت ایضاً

نکتہ۔ یہ سمریتی کارخانہ ازل سے ابد تک چلا آتا ہے اور ہندستان ستیا میں رنگ بدلتا رہتا ہے۔ اونٹھ کا گھوڑا اور گھوڑے کا اونٹھ بن بن کر دیکھا جا رہا ہے۔ برہم صاحب اپنی سلطنت کا دور دورہ چلا رہے ہیں۔ اس میں ایک خاصیت پائی جاتی ہے۔ کہ کئی سابقہ جاووں خلائق بہرمی آئندہ یا حال کی خلائق بہرمی کے ساتھ اکٹھی کر دئے جاتے ہیں۔ ان میں باہم اُنس اور محبت محسوس ہونے لگ جاتی ہے۔ ایک رشتہ قرابت اور یگانگت پیدا ہوا معلوم ہونے لگ جاتا ہے۔ مفارقت سے سخت قلق بیقراری نمودار ہونے لگتا ہے۔ کوئی کہتا ہے ہائے او بھایا۔ کوئی کورلاتا ہے ہائے او ابا۔ خوب پٹ پٹونی ہوتی ہے۔ چھاتیوں کو پیٹوں سے کوٹا جاتا ہے اور مفارقت کے نوحہ اور گیت، اور مرثیہ بنائے اور گائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے دردناک شعر اور غزلیں پڑھی جاتی ہیں۔ عشق اور محبت کے اظہار کئے جاتے ہیں۔ عجیب رنگ نمودار ہوتے ہیں۔ ؎

گر عشق نہ بودے وغم عشق نبودی ✤ چندیں سخن نغز کہ گفتی کہ شنودی

برہم صاحب مکرم مہربان کہیں ماں باپ کے گھر بچہ پیدا کراتے ہیں۔ لاڈ

Marfat.com

لڈو اتے ہیں - موہنہ چوماتے ہیں - لوریاں دلواتے ہیں - لائق جوان ہنواکر
عالم فاضل بنواتے ہیں - ماں باپ کا سہارا کھڑا کردیتے ہیں - آپسمیں بیٹھ
کر محبت پیار ہوتے ہیں - پھر جدائی کی تیغ اوس مواصلت کا گلا کاٹ کر
مفارقت کا رنج وحزن کھڑا کردیتی - رنگ میں بھنگ ڈال اُلٹ
کا پلٹ کردیتی ہے ؎ غنیمت شمر صحبت دوستان ٭ کہ گل چند روزے دہد بوستان
؎ غنیمت جان اس پل بیٹھنے کو ٭ جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے
؎ غنیمت شمرای شمع وصل پروانہ ٭ کہ ایں معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند
اے محب فرزانہ یہ سب بہروپیہ کا کھیل ہے - اسپر دلدادہ ہوکر نہ رو - نہ پیٹ
سمجھ کہ سوپن وت سرشٹی خویش واقارب ہیں - واقعی رب ہی رب ہے
سب اُس کی مایا کے کرشمے ہیں - جادو ہیں - عالم کو نمود بے بود جان کر مئے
معرفت نوش جان کر اور شانت ہوجا - ؎

آکر عدم سے عالم ناسوت میں نصیر ٭ سوجا یہ مجھکو زندگی مستعار سے
ڈھونڈا نہ پاؤں سوزن رشتہ کیطرح ٭ تا نفس جو جائے نکس جسم زار سے

دیہہ چھٹے تے انت - جیہا گدھا تیہا سنت - پرم نے راجہ اور رنک
دکھلایا ہے - بشاش اور حزین بنایا ہے - مصنف ؎

سادہ ہوں تو بہرم بھلانا ٭ اپنے آپ کو نہیں پہچانا -
راج بھاگ کو ست کرمانا ٭ بہرم چوکا تو مٹیا جانا -

برکت عاجز - یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء ۱۰ بجے صبح -

امرتسر - واقعہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجے سہ پہر

نکتہ - رات میں سایہ تلے سویا - بوقت ۲ بجے رات ایسی پُرفضا ہوا چلی
کہ ایک ایک عضو کو تفریح بخشی - تنفس کو الگ تازہ کیا - قریب ایک گھنٹہ

Marfat.com

تک ایسی روح افزا ہوا چلتی رہی کہ عمر بھر میں کبھی چند دفعہ دیکھی ہوگی۔ گویا بہشت کا دروازہ کھل گیا تھا۔ ایسی نعمتوں کے بخشنے کا خداوند تعالیٰ کا شکریہ کس زبان سے ادا ہو سکے۔ ؎

ازدست وزبانے کہ برآید۔ ✤ کزعہدۂ شکرش بدر آید۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ جو شخص کسی جانور کو مار کر اوسکا گوشت کھاتا ہے۔ وہ کسی نہ کسی جنم آئندہ میں وہ جانور بنتا ہے اور وہ جانور اُس کو مار کر کھاتا ہے۔ کیونکہ جب مہاراج رامچندر بلا بدلہ نہ چھوٹے تو اَور کسی کی کیا مجال ہے۔ بالی پھندک (شکاری) بنا اور شری مہاراج رامچندر جیو شری مہاراج کرشن دیو بنے اور بالی پھندک کے تیر سے سرگباش ہوئے کہ کردہ را فتد۔ اسی طرح مَیں خیال کرتا ہوں کہ بازار سے بکتا ہوا گوشت جو ہم لوگ کھاتے ہیں لیکن ہم اونکو مارتے نہیں ہیں۔ اسکا بدلہ ہم اس طرح سے دیتے ہیں کہ وہ جانور مچھر۔ پسو۔ کھٹمل۔ جوآں۔ وغیرہ ہو کر ہمارا خون (بدلہ میں) چوستے ہیں۔ اس خون نوشی سے بدلہ گوشت خوری کا نکلجاتا ہے۔ خواہ وہ جانور جسکا گوشت کھایا ہوا ہوتا ہے اور مچھر پسو وغیرہ بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ اس جنم کے ہوتے ہیں یا کسی پہلے جنم کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح مَیں خیال کرتا ہوں کہ شہد کے نکالنے سے گھر بار کی چوری ہو جاتی ہے۔ اور کھکھروں کے جلانے سے اپنے گھر بار کی آتشزدگی ہو جاتی ہے۔ کسی جنم میں کسی کی بہو بیٹی نکالی ہوئی ہو۔ تو اس جنم میں ویسا ہی بدلہ دیکھتا ہے ؎ بفرزند مردم مکن بد نگاہ ✤ کہ فرزند تو نیز گردد تباہ

Marfat.com

؎ از مکافاتِ عمل غافل مشو ✣ گندم از گندم بروید جو ز جو۔

برکت عاجز ۲ ستمبر ۱۳ء مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ آج میں نے انار کھایا۔ جب پھاڑیوں سے دانہ نکال کر کھائے تو دیکھا کہ صدہا دانہ قطار در قطار کس اعلےٰ تدبیر سے باہم رکھی ہوئے ہیں۔ اور انکو ایک پتلہ پردہ جھلی کا ایک جانب کو دوسری جانب سے جدا کرتا ہے۔ جب اس ماجرا کو دیکھا تو خدا کی خدائی یاد آئی۔ پہلے اس انار کو سبز رنگ شاخ میں کیسے جانفزا سُرخ رنگ کے پھول میں نمودار کیا جاتا ہے اور پھر انار بنا کر اوس کے شیریں دانوں سے روح پروری کیجاتی ہے۔ اور دانوں کا ارینجمنٹ کیا کہئے۔ سبحان اللہ ؎

شہد لعل و فیروزہ در صُلب سنگ ✣ گلِ لعل در شاخِ فیروزہ رنگ

خربوزوں پر پھاڑیوں کے نشان پہلے سے ہی بطور رہنمائی بنائے گئے ہیں کہ پھاڑی پھاڑی کر کر کھاؤ۔ جیسے ایک بیج سے یہ خربوزہ و انار پیدا ہوئے تھے۔ ویسے ایک ایک انار و خربوزہ میں ہزارہا بیج پیدا کئے جاتے ہیں جو بڑے بڑے درخت اور بیلیں بن کر پھر وہ ہی میوہ بن جاتے ہیں۔ تربوز۔ میٹھا کھٹا۔ سنترہ۔ لیموں کے حالات بھی اسی طرح کے ہیں۔ اب ہوشیار ہو کر دیکھو۔ کون ایسا کودن شخص ہے کہ ان حالات کو دیکھ کر الوہیت اور عظمت کبریائی کا قائل نہ ہو جائے۔ مکی کے اور دیگر اقسام کے غلہ گندم جو باجرہ علیف ہیونگ۔ مصر وغیرہ کے خوشوں کے دانوں کا ارینجمنٹ کیسی خوش انتظامی کا شاہد ہے ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ✣ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

Marfat.com

؎ زلزلہ در گنبد خضرا فگن ✤ ایں دو سہ قارورہ بہم در شکن
تا ہمہ دانند کہ صانع توئی ✤ نظم کنِ جملہ بدائع توئی۔

اے کریم خالق! چاہِ ضلالت سے نکالکر چراغ ہدایت روشن کر۔ ربنا اھدنا الصراط المستقیم۔ برکت عاجز

مقام۔ تاریخ وقت ایضاً

نکتہ۔ جیسے حساب اور اقلیدس کا علم یقینی ہے اسی طرح سے حضرت خداوند تعالیٰ کا وجود پاک یقینی ہے۔ نہیں نہیں۔ کیوں غلطی میں پڑتا ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ حساب اور اقلیدس کا علم عمل کرنے سے درست ثابت کر کر دکھلایا جاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ پر تکہش متجلی ہیں کسی ثبوت کے محتاج نہیں ہیں۔ الدلیل باقی ہوس۔ ؎

من و تو جملہ یکے ذاتِ خدائیم ہمہ ✤ لیک از گردش یک نقطہ جدائیم ہمہ

وہ نقطہ کیا ہے نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے۔ الفاظ جدا اور خدا میں ظاہر ہے۔ اولٹ کا پلٹ معاملہ بنا ہوا ہے۔ جب یہ اولٹ پلٹ کی قلابازی مٹ جائیگی۔ جدائگی رفع ہو کر یکتائی ہو جائیگی۔ ؎

دوئی مطلق نہیں ہے یار میرے ✤ یکے بین و یکے دان و یکے خواں

برکت عاجز۔

۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء امرتسر۔ وقت ۹ بجہ صبح

نکتہ۔ جہان میں نظام تدبیر اور قوت جابرانہ پر تکہش معلوم ہوتی ہیں۔ پھر نہیں معلوم ناستک لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں۔ کہ اس طرف دھیان نہیں دھرتے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

Marfat.com

مقام امرتسر ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح۔

نکتہ۔ اہل اسلام گوشت خوار ہیں۔ انکی الہی کتاب قرآن شریف کی بہت سی آیات نہایت ہی پُر تاثیر ہیں۔ مَیں سخت حیرت میں ہوں اور ہوں کہ باوجود گوشت خوار ہونے اس قوم کے اِن کی الہی کتاب یوں ایسی پُر تاثیر ہے۔ خصوصاً مَیں نے سُورہ اخلاص = قل ھو اللہ احد اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد کا وِرد ایک سجادہ نشین صاحب کے کہنے سے کچھ عرصہ تک سونے کے وقت کیا تو میری مراد پوری ہو گئی۔ دلِ حزین کو تسکین حاصل ہو گئی۔ مَیں نے اس آیت میں تاثیر اسم اعظم کی دیکھی ہے۔ جسکا کام مُردہ کو زندہ کرنا ہے۔ علاوہ کامیابی مراد کے دل کی کمال صفائی حاصل ہو گئی ہے۔ نجات نزدیک نظر آرہی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ ان اللہ علی کل شئ قدیر۔ اس آیت کے حضورِ قلب اور پیش نظر ہونے سے شیطان اس طرح بھاگتا ہے۔ جیسے کوا گلیل سے۔ اس آیت کا وِرد ایک خیمہ فضل ایزدی کا سر پر بسیط کر دیتا ہے۔ مینے اپنے تجربہ کے بعد یہ بات لکھی ہے۔ جو شخص بلیات اور مصائب میں مبتلا ہو۔ اس آیت کا پاک صاف ہو کر رات کو سوتے وقت ایک سو ایک دفعہ وِرد کیا کرے۔ تو اس کو ضرور بلاؤں اور مصائب سے نجات ہو گی۔ برکت عاجز۔ ۴ ستمبر ۱۹۱۳ء در وقت [illegible]

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ حضرت نظامی کے یہ ابیات :۔

نبود آفرینش تو بودی خدا ✦ نہ باشد ہم تو باشی بجا
نہ خلوت بُدی کا فرینش نبود ✦ نہ چوں کردہ شد بر تو تحمت فزود

Marfat.com

زتعظیم تو پیش تو ہست و نیست ✤ اگر باشد و گر نہ باشد یکیست
وجودِ تو از حضرتِ تنگبار ✤ کند پیک اندیشہ را سنگسار
نیندیشد اندیشہ افزوں ازیں ✤ کہ ہستی نہ بلکہ بیروں ازیں
نظر تا بایں جاست منزل شناس ✤ ازیں بگذری در دل آید ہراس
حبابے کزیں بگذرد گمرہی است ✤ ز رازِ تو اندیشہ بے آگہی ست

اور حضرت سعدی کے یہ اشعار ؎

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش ✤ عذر بدرگاہِ خدا آورد۔
ورنہ سزاوارِ خداوندیش ✤ کس نتواند کہ بجا آورد۔
از دست و زبانے کہ بر آید ✤ کز عہدۂ شکرش بدر آید۔
اے برتر از خیال و قیاس و گمان و ہم ✤ وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر ✤ ما ہمچناں با وّلِ وصفِ تو ماندہ ایم

اور حضرت فردوسی طوسی کے یہ ابیات :- ؎

یکے را ز چاہ اندر آری بماہ ✤ یکے را ز ماہ اندر آری بچاہ
یکے را بداری دشاہی دہی ✤ یکے را بدریا بماہی دہی۔
یکے را بداری بچرخِ بلند ✤ یکے را کنی خوار و زار و نژند
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ✤ کہ بہ داں توئی ای جہاں آفریں
جہاں را بلندی و پستی توئی ✤ ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی

ایک منزلت اور ایک رتبہ رکھتی ہیں۔ درجہ مساوی قبولیت کا ان اشعار کو حاصل ہے۔ اعلےٰ ترین عبارت اِن شعروں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اِن کا وِرد کرنے والا ضرور منظورِ نظر یزدی اور مقبول خداوند تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ پس اِن ابیات کا ہر وقت وِرد رکھا کرو۔ طہارت ظاہری و

Marfat.com

بالمنی حاصل ہو جائیگی - اور تقرب آہی حاصل ہو جائیگا - نجات نصیب ہوگی - برکت عاجز -

مقام وقت ایضاً

نکتہ - پہلے زمانہ کے مصنفان شری بالمیک سوامی شری بید بیاس شنکراچارج مہاراج بید پاٹھ پنڈت - راجہ بھرتھری اور اس کے بعد کے مصنف حضرت سعدی خواجہ حافظ بابا نانک - بھگت کبیر - گورو تیغ بہادر سائیں بلھے شاہ - گسائیں تلسی داس - اور متاخر زمانہ کے مصنفان شاہ نیاز جی منشی گنپیا لعل الکھاری - بابو کیشب چندر سین - شیخ کل حسن اور سب سے نزدیک زمانہ کے مصنفان بابو پیاری لعل زمیندار بروٹھا - اور گوشائیں سوامی دیال اور میڈم بلیوٹسکی اور مسٹر لیڈ بیٹر صاحب اور مسٹر سٹیڈ صاحب کی تصانیف کا شکریہ ادا کرنے کو زبان قاصر ہے اس کے بعد عرض پرداز ہوں کہ میری تصانیف ان سب تصانیف کے بعد ضرور دیکھ لینا - یہ بھی کئی ایک خوش ذائقہ اغذیہ کے بعد آپ کو ایک لذیذ چٹنی ذائقہ سنوارنے والی معلوم ہوگی - غالباً اس چٹنی کے ذائقہ سے بہت سے خوشگوار ذائقوں کو بھول جاؤ گے - برکت عاجز

۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح - امرتسر -

آج والد صاحب کا شدہ کیا ہے

نکتہ - جسم میں خون مایۂ زندگی ہے - جب خون زیادہ خارج ہو جاتا ہے تو آدمی کمزور ہو جاتا ہے - یا مر جاتا ہے - اس سے بڑھ کر بیرج ہے - بیرج ستون بدن ہے - اس سے انسان حیوان کے اجسام پیدا ہوتے ہیں - اس امولک رتن کو ضائع نہ کرنا چاہیئے - حیوانات صرف بچوں کے پیدا کرنے

Marfat.com

پر بیرج کو صرف کرتے ہیں لیکن انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونے کی یوں ہی ضائع کرنے میں تامل نہیں کرتا ہے۔ اس سے جان کھو بیٹھتا ہے یا دائم المریض رہتا ہے۔ ؎

بہ بے رغبتی شہوت انگیختن ✣ کہ گویا بود خونِ خود ریختن

کبت کایاں ہوں سے کام جات ✣ گانٹھن سے دام جات

صحبت سے نام جات ✣ روپ جات انگ سے

ایشر سے پریت جات ✣ جگت میں پریتیت جات

ویدن کے ریت جات ✣ (ویر رج) جات جنگ سے

گورجن سے شرم جات ✣ درہوں کے دھرم جات

سندیا شبھ کرم جات ✣ وبہہ جات بہنگ سے

ونش سے نواس جات ✣ پتروں کے ہاتھ جات

بیکنٹھ کے نواس جات ✣ وشوا کے سنگ سے

سوائے ونش کے بڑھانے کے بیرج کو ضائع نہ کرنا چاہئے۔ اور طرح سے بیرج کے ضائع کرنے سے اس قدر نقصانات عائد ہوتے ہیں۔ جو اس کبت میں بیان کئے گئے ہیں۔ برکت عاجز

نکتہ۔ لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں شخص بڑی پرتاب والا اور پاکیزہ اخلاق والا اور بیدار مغز آدمی ہے کہ شب بیدار ہے۔ شب بیداری کے اچھے ہونے کی یہ وجہ ہے کہ رات کو جہان کا رولا مٹھا ہوا ہوتا ہے۔ طبیعت کے منتشر ہونے کے سامان نہیں ہوتے۔ اوسوقت میں انسان خوب سوچ سمجھ سکتا ہے۔ سمجھ سوچ کر کے زیرک عاقبت اندیش خداشناس بن جاتا ہے۔ یکسوئی قلب ایکانت کے سبب سے جلدی حاصل ہو جاتی

Marfat.com

ہے جو سب کامیابیوں کی بنیاد ہے ؎ سوتیاں بیٹھیاں کچھ نہیں ڈٹھا -
جاگدیاں شوہ پایا ای - برکت عاجز

مقام امرتسر - وقت ۷ بجے صبح ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

نکتہ - جہاں کی آب وہوا اچھی ہو - وہاں سکونت رکھنے سے انسان طبعی زندگی پاتا ہے اور بیمار کم ہوتا ہے - دیہات کے لوگ شہری آدمیوں سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں - جنگل کی آب وہوا سب جگہ سے اچھی ہوتی ہے - اسیوجہ سے رشی منی لوگ جنگل باسی سینکڑوں برس کی زندگی پاتے ہیں - آب ہوا کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے - کلائیمیٹس برکت عاجز -

امرتسر - تاریخ وقت ایضاً -

نکتہ - قضا کے بحر سے عالم فاضل - جاہل مطلق امیر غریب - بیر - کائر - سب اکسے چکنا چور ہو جاتے ہیں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً - اٹچرج

نکتہ - آج میں نے برہم چرج کے متعلق نکتہ لکھا تو آج پاٹھ برہم سوتر بیاس جی کا بھی ستر ہواں سوتر تیسرے پاد کے چوتھے ادھیا کا جو آج کا میرا پاٹھ تھا - برہم چرج کا مضمون ہی نکلا - دھن ایشور ہے - برکت عاجز

امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

نکتہ - کچھ نہیتوں تیرا + چپ کر کے بہہ جا -
ایہہ شریر بھی نہیتوں تیرا + بھوئیں (زمین) کمبا پے جا -
خواہ نخواہ لوکاں نال تعلق کر کے + آپ نوں ناں تڑپا

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - معرفت کی اور دوکانیں خوردہ فروش ہیں - جوگ واسشٹ تھوک فروش ہے - برکت عاجز -

مقام وقت ایضاً

نکتہ - بندگی کیا ہے -

۱ - اشعار - شلوکہا ، مناجاتیہ کا دل لگاکر رہا (سُر) سے گانا -

۲ - چُپ لگاکر یکسوئی قلب کرکر حضور کبریائی میں دوزانو ہوکر بیٹھ جانا -

معرفت کیا ہے - آتما کو بحر ذخار ہستی کا قائم بالذات سمجھنا - اپنے آپ کو ایک لہر - یا بُلبُلا اوس بحر ذخار کا سمجھنا - یتھا پرانت پرستھو کہہ رکھنا - رضائے الٰہی کو دارے رکھنا - مقام امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح -

مقام وقت ایضاً -

نکتہ - دعا کیا ہے - تمام خواہشوں کو ترک کرکر ایک خواہش دعا والی کو لئے ہوئے اپنی اصل ذات خالق میں محو ہو جانا - داعی کی جداگانہ حیثیت نہ رہے - مدعو ہی باقی رہ جائے - جب اس طرح کا استغراق داعی کا مدعا درطاقت میں ہو جاتا ہے - مدعو کی طاقت سے دعا مقبول ہو جاتی ہے مدعا براری ہو جاتی - کامیابی ہو جاتی ہے - بجز اس حیثیت کی استغراقیہ دعا کی مراد حاصل نہیں ہوتی کہ جزو میں کُل کی طاقت اور ہوا اور رہنے سے نہیں آتی - برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام امرتسر - ۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - سچ کہا ہے ؎ دل گذرگاہِ جلیل اکبر است + کعبہ بنیاد خلیل آذر است

کئی نکات اکٹھے یکدم دل میں دوڑ آتے ہیں - جو یاد رہ جاتے ہیں - ضبط تحریر میں آجاتے ہیں - کئی گذر جاتے ہیں - اون کی جہلک کا کچھ دہیان رہ جاتا ہے - بہتیرا چٹ پٹاتا ہوں - اون کے پیچھے تگ و دو کرتا ہوں - پکڑے نہیں جاتے تو میں اس سے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ پاکیزہ نکات آکاش میں کرنٹ (لہروں) کی طرح رواں رہتے ہیں - جو دل مثل آئینہ کے صاف ہوتا ہے اوس میں اونکا عکس پڑ جاتا ہے - جن دلوں میں قبولیت کا مادہ بوجہ پرکھش ابھیاس کے زیادہ ہوتا ہے - اوس میں مثل فوٹو کے آئینہ میں وہ لہریں جم جاتی ہیں - جو دل پہلے سے اور مواد تعلقات دنیاوی سے پُر ہوتے ہیں - اُن میں اون لہروں کا عکس نہیں پڑ سکتا ہے - ؎

انائے کہ پُر شد دگر چوں پُرد + تہی آے تا پُر معانی شوی -

؎ خانہ خالی کن دلا تا منزل جاناں شود ؎ ایں ہوسناکاں دل و جاں جائے دیگر میکنند - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ - ۲ بجہ رات کو مناجات الٰہی رہا (سُر) سے پڑھ رہا تھا - لیٹے ہوئے اوڈھی سے چوٹی تک اپنے بدن کو مثل ایک کلا کے پایا - جو رگوں نسوں پوست - استخوان - گوشت - خون - صفرا - سودا - بلغم وغیرہ ہاتھ پاؤں شکم سینہ - کلائی - بازو - ران - پنڈلی - زانو - سر سے مرکب ہے اُس میں مناجات گانے والا طوطی بول رہا تھا - اس نظر سے ایک عجیب کیفیت دیکھنے میں آئی - برکت عاجز -

Marfat.com

۵ ستمبر ۱۹۱۳ء مقام امرتسر۔ وقت ۹ بجے صبح

نکتہ۔ سب سے بڑا دکھ میں مفارقت پیارے کی سمجھتا ہوں۔ لیکن ایک دوسرا دکھ اور بھی بڑا ہے۔ جو اس سے کم نہیں ہے۔ خاکستر کر دیتا ہے۔ وہ دوسرا دکھ اولاد کا ناخلف اوٹھنا ہے۔ ناخلف اولاد میرے نزدیک مثل اوس دانت کے ہے جو جبڑہ سے ہل پڑتا ہے لیکن کچھ چپکا رہتا ہے۔ تا اخراج ہر دم دکھ دیتا رہتا ہے۔ یا مثل اوس مواد ریم کے ہے کہ جو جسم میں بطور پھوڑہ کے بن جاتا ہے۔ اور پھوڑہ کے پھٹنے تک تڑپاتا رہتا ہے۔ پھٹکر جب خارج ہو جاتا ہے تب سکھ ملتا ہے۔ جیسا کہ ہلا ہوا دانت اور پیپ بنا ہوا خون جزو بدن کا ہوتا ہے۔ ویسا ہی ناخلف پسر بھی جزو بدن کا ہوتا ہے۔ ؎

مرا دردی است اندر دل اگر گویم زباں سوزد ✤ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخواں سوزد

یا ناخلف پسر مثل انگشت ششم کے ہوتا ہے کہ رکھیں تو عیب ہے۔ کاٹیں تو درد ہوتا ہے۔ یا مثل بکری کے گلی (گلو) کی منہنی کے بے فائدہ (useless) ہوتا ہے۔ ؎ چھیلی کے گل منہنی ہاں اس دودہ نہ موت۔ پیارے کی مفارقت دوامی سے تو ایک دفعہ گھاؤ لگ جاتا ہے۔ پسر ناخلف ہر دم آنکھوں کے سامنے زخم دل کو تازہ کرتا اور خار کی طرح چبھتا رہتا ہے۔ اللہ یعلم وانتم لا تعلمون نہیں معلوم یہ ناخلف پسران کن کرموں کی سزا ہوتے ہیں۔ ؎

شامت اعمال ما ایں صورت نادر گرفت۔ اصبرا صبرا ان اللہ مع الصابرین۔

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ - ۲۴ گھنٹہ یوم بلیلہ میں سے ایک گھنٹہ صبح کا وقت جو قبل طلوع آفتاب کے ہوتا ہے - ایسا پُر فضا اور خوشنما ہوتا ہے کہ اسکو بہشتی وقت کہدینا غلط نہوگا - اس مبارک اور مقدس وقت میں کیا کام کرنا یوگ (لائق مناسب) ہے - میرے خیال میں یاد الٰہی اور استھوتر ہری ہر جیو کا اس وقت میں جپ کرنا مناسب ہے - اور کوئی کام نہیں کرنا چاہئے - گورو نانک دیو بھی فرماتے ہیں - ؎ امرت ویلا سچ نام وڈیائی ویچار + کریں آدے کپڑا ندرین موکھ دوار - برکت عاجز -

امرتسر - ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح -

نکتہ - ویدانتی (موحد) سرشٹی کا ظہور دو طرح سے حسب ذیل پرماتما سے بیان کرتے ہیں

| ۱ | ۲ |
|---|---|
| اوّل - اس طرح کہ پرماتما ایک بحر نامتناہی ہستی (وجود) کا ہے اوسمیں جہان وجہانیان مثل لہر و بلبلوں کے ہیں - گورو تیغ بہادر صاحب فرماتے ہیں جیسے جل تے بدبدا اُپجے بنسے نیت + جگ رچنا تیسے رچی جان لیو ری میت | دوم اس طرح کہ جہان کی ہستی مثل سپنی کی سرشٹ کے ذات واجب الوجود میں ہے جو ست بہاستی ہے لیکن فی الواقع موجود ہے نہیں - گورو تیغ بہادر موصوف ہی اس طرح پر ہونا بھی فرماتے ہیں جھوٹھا تن اپنا کر مانو [illegible] |
| حافظ ؎ چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید + عین دریا گشت چوں بیدار شد | رینائی - ایک [illegible] فرماتے ہیں ؎ دنیا خوابیست و زندگانی [illegible] خوابیست کہ [illegible] |

Marfat.com

۱ ۲

چشم حباب - جامی کہ بحریست
وجود جاوداں موج زناں
زاں بحر ندیدہ جز موج اہل
جہاں - ولہٗ ؎ دید کہ عالم
ز سمک تا سما نیست بجز
واجب ممکن نما -

اس طرح کے دو طور پر بیان کرنے سے کوئی اختلاف بیانات مذکور میں نہیں ہے - یہ دو طرح کے بیان ہستی جہان کو نمود بے بود دکھلانے کے لئے مثالیں ہیں - دونوں میں سے کوئی طرح ہو - اوہشٹان ستیا - پرماتما دیو (حضرت واجب الوجود) ہی ہیں - برکت عاجز -

مقام امرتسر - ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - ہم پہلے بھی مفصل کہہ چکے ہیں - کہ مدرک ہستی انسان میں آتما ہی ہے - جو ہر وقت کُل جہان میں پرکاشمان رہتا ہے - لیکن بہاستا وہاں ہے جہاں قابل مستعد ہوتا ہے - جیسے آگ سمان ستیا سے ساری بیاپک ہے - لیکن بہاستی بھٹھی میں ہے یا چراغ کی لاٹ میں بہاستی ہے - اسی طرح پرماتما دیو ہر جگہ بیاپک ہیں - لیکن انسان کے دماغ اور دل میں بہاستے ہیں - ہستی علیم کُل برہمانڈ آکاش میں بیاپک ہے - برہمانڈ آکاش علم (گیان) روپ ہے - جس طرح سورج کا پرکاش سب آکاش میں بیاپک ہوتا ہے - لیکن ستاروں کے اجرام پر پڑکر یا ابر کے ٹکڑوں پر پڑکر بہاستا ہے اور جیسے دیپک کا پرکاش بہی آکاش پر پڑتا ہے لیکن بہاستا نہیں ہے - دیواروں اور مکانات پر پڑکر بہاستا ہے - اسی طرح پرماتما دیو کا گیان روپ پرکاش بہی - دل اور

Marfat.com

دماغ میں بہاستا ہے اور جگہ بتوسط دل اور دماغ کے بہاستا ہی ویسے
نہیں بہاستا - ابہانی پُرش - ساکھشی بھوت کُل گیا توں (معلومات) کے
واقعی پرماتما دیوی ہیں - دماغ اور دل دُریعہ اون کے ظہور علمی کے ہیں -
ڈاکٹر لوگ دل کی حرکت بند ہوجانے اور دماغ کے مرجانے سے انسانی حیوانی
ہستی کا خاتمہ سمجھتے ہیں - کہ ایسا ہوجانے سے علم انسان حیوان کا ختم ہوگیا -
(سمجھتے ہیں) واقعی ایسا نہیں ہے سکھپتی سے اوٹھ کر اور کلورافارم کے ذریعہ
مصنوعی خواب سے بیدار ہوکر اور عام بیہوشی اور غشی سے سادھان ہوکر
انسان شہادت دیتا ہے کہ خوب آرام سے سویا یا ایسا بے ہوش ہوا کہ تن بدن
کی کچھ سُدھ بُدھ نہ رہی - یہ شہادت دینے والا جو شاہد ہے - وہ آتما دیو
سرب بیاپی ہے - جس نے جزوی جزوی طور پر جہان کی مخلوق انسان حیوان کے
دماغوں میں جلوہ افروزی کی ہوئی ہے - باوجود اس تعلق کے لاتعلق ہیں -
(نیاز ۱ - بے خبر ہوں میں باخبر ایسا) جبتک دماغ اور دل اعتدال (بناوٹ
خود) کی حالت میں رہتے ہیں - جسمانی اور جہانی معلومات کی تفصیلات کی آگاہی
انسان - حیوان کو رہتی ہے - جب اعتدال بگڑ جاتا ہے تو تفصیلی معلومات کا
ادراک انسان حیوان کو نہیں رہتا - گویا قوا دماغ و دل ہی حالات تفصیلی
معلومات کے جتلانے کے آلات ہیں - نہ کہ خود مدرک بالذات - کلورافارم
اور غذا کے اجزوں کا اثر صرف ان آلات پر پڑتا ہے - ساکھش بھوت ابہانی
پُرش آتما پر نہیں پڑتا ہے - مدرک پرماتما دیوی ہوتے ہیں - ہمنے اپنی کتاب
روح میں اور دلائل اثبات روح کے ساتھ لکھا ہے کہ جب کوئی بات یاد
سے جاتی رہتی ہے تو یاد آوری کی کمال کوشش آدمی (روح سے مراد ہے)
کرتا ہے اور جب پھر بھی یاد نہیں آتی - تو سخت افسوس [illegible] یاد رہی پر کرتا ہے -

Marfat.com

اور بہت دلگیر (غمگین) ہوجاتا ہے - وہ کوشش بلیغ یاد آوری کے کرنے
والا اور ناکامیابی پر تاسف کرنیوالا جو ہے وہ روح یا آتما دیو ہے - دماغ سے
وہ حافظہ جاتا رہا - جسپر ابہانی پرش ملول اور دل شکستہ ہوا - اس حالت افسوسناک
کے دیکھنے والا یا سکھیتی سے جاگ کر اور ہر طرح کی بیہوشی سے ہوش میں آکر عالم
نیند اور بیہوشی کے زمانہ کی شہادت دینے والا ہی آتما دیو ہے - جو قائم بالذات
لازوال وجود لامتناہی ہے - اور جسکا یہ سب پرپنچ اپنے تصور اور قدرت
سے رچا ہوا ہے - جیسے منو راج سے انسان کو ٹھے - فرش - فروش - ٹبر
کنبہ - ہاتھی - گھوڑے - رہتر رچ کر دل میں قائم کرلیتا ہے - اور ان اشیاء
کو خیالی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور جب ایسا خیال دلی دور کر دیتا ہے
تو اسباب مذکور سے کوئی چیز نہیں بھاستی - فنا ہوجاتی ہیں - ایسے ہی
دل دماغ کو بنا کر پرماتما دیو اوپر پرکاش فرماتے ہیں - اور سب صحیح اور
درست بھاستا ہے واقعی ہے نہیں بے بنیاد ہے - تفاصیل موجودات
عالم کی بتلانے کے یہ دل دماغ آلات ہیں - جان کو اور دماغ کو جدا جدا -
بزرگان سلف نے بھی جانا ہے - یہ نہیں کہ تذبذب کے گورکھ دھندہ میں پھنسے
رہے ہوں - دماغ کو خیالات کرنے والا حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے جانا ہے
فرماتے ہیں ؎ روزکی چند باش تا بخورد ✤ خاک مغز سر خیال اندیش -
جان کی بابت فرماتے ہیں - ؎

چو آہنگ رفتن کند جان پاک ✤ چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک

دل کہ بنام جہاندار جاں آفریں ✤ خواجہ حافظ فرماتے ہیں کہ ؎

ایں جانِ عاریت کہ بحافظ سپرد دوست ✤ روزی رخش بہ بینم و تسلیم وی کنم

دلم کہ دست از طلبش دارم تا کام من برآید ✤ یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

Marfat.com

مولوی روم فرماتے ہیں ؎ تن زجان و جان زتن مستور نیست ۔ لیک کس را دید جاں دستور نیست ۔ دل بجاں ماند مثل مردہ اندر گور تن ۔ ہر چہ او گوید بآواز شماں اندر کفن ۔ اسی جان کو مدرکہ سمجھتے رہے ہیں باقی بدن کو مدرک مولوی روم مدرک ہونا صاف بھی فرماتے ہیں ؎

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ۔ باقی استخوان و ریشۂ

(دماغ استخوان و ریشہ ہی ہے) ۔ تناسخ کیا ہے ۔ ایک دفعہ کا پرکاش ذاتی واجب الوجود کا ایک جسم مفروضہ واجب الوجود پڑا ہوا ۔ پھر کسی اور جسم مفروضہ پر پڑ جائے ۔ برکت حاجز ۔

مقام امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجہ بعد دوپہر

نکتہ ۔ قانون قدرت شاہد ہے کہ جو چیز دنیا میں پیدا ہوتی ہے ۔ وہ پہلی بہت چھوٹی ہوتی ہے ۔ مثلاً انسان کا بچہ ۔ ہاتھی ۔ اونٹ ۔ گھوڑا ۔ گائے ۔ بیل ۔ شیر چیتا ۔ باز ۔ کبوتر ۔ چیل وغیرہ درختوں کے پودے ۔ بڑے درخت کتنا بڑا ہے اسکا بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے ۔ پھر بڑھتا بڑھتا کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے ۔ [illegible] چشمہ سے دریا چھوٹا نکلتا ہے ۔ آگے بڑھتا بڑھتا دریا ہو جاتا ہے ۔ اسی سے تناسخ پیدا ہوتا ہے [illegible] چھوٹے روپے پیدا ہوئے ہونگے ۔ پھر بڑھتے بڑھتے [illegible] کے قطر اور دور دلے کرہ بن گئے ۔ اسی طرح سنسار و تمام برہمانڈ ابتداء میں ایک دانہ رائی سے بھی کمتر ہوگا ۔ جو بڑھتا بڑھتا برہمانڈ بن گیا ہے ۔ (انتہ ہمارے کہنے کا مطلب یہ ہے) ماتا جسودھا رانی نے جب شری کرشن جی کو مٹی کھانے سے منع کیا ۔ تو آنحضور نے منہ کھول کر دکھلایا ۔ برادا میں کہ مٹی نہیں کھائی ۔ تو

Marfat.com

ساری خدائی اُسی چھوٹے سے مونہہ میں نظر آگئی - اسی طرح اپنے شریر میدان کارزار میں ارجن بیر کو ویراٹ روپ دکھلایا - اور ہر کوئی رشی مُنی اِس حدقہ چشم بقدر یک دانہ رائی سے یہ لامحدود عالم دیکھتا ہے اور سوچنے میں ایک سوکھشم حصّہ دماغ میں کُل خدائی دیکھتا ہے - انت کارن کیتے بلا نہہ - تانکی انت نہ پائے جانہہ - برکت عاجز

مقام تاریخ وقت ایضاً

نکتہ - نقوش گوناگون جہان ہے ۔ ۱۰ ہشٹان یزدان ہے - برکت عاجز

امرتسر - ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

نکتہ - سکھمی آتما کا بطون اور سُتھن ظہور خفی اور جاگرت ظہور جلی ہے - آتما ہی آتما ہے - جہان نمود بے بود ہے ؎

کہاں ہے پردہ کہ ہر ہے متخفی — کب اوسکا مکھڑا نقاب میں ہے
قصور اپنی نگاہ کا ہے — وگرنہ کب وہ حجاب میں ہے

برکت عاجز مقام وقت صدر

امرتسر ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - تیری مایا اپرمپار ہے بڑی بڑی نیرنگیاں دکھلاتی ہے - مہاراجہ دشرتھ کے دل میں آتش عشق رانی کیکئی کی بھڑکا کر شری مہاراج رامچندر کو بن باس دلایا - اودھر رکھیوں کے گوشت سے جانکی جی بنا کر راون کی سونے کی لنکا دگدہ کرادی - دُرجودھن کو طلسمی حوض میں غوطہ لگوا کر دروپدی کی چیر ہرن کی لیلا کرا کر کروڑوں مخلوق تہ تیغ کرادی، جوئے کی نیت گتی دکھلا کر پانڈوؤں کو ناعاقبت اندیشی کی سزا دلادی - اِن واقعات پر مصنفوں کے مغز خرچ کرائے اور پاکیزہ فلاسفی آہی - راجنیت جنگ

Marfat.com

کی کتابیں رامائن مہابہارتہہ بنوادیں - ورنہ کس نے اپنی بہگتی کی بانیونمیں
چکہے پریم سے جوٹہی بہیلی کی بیر + چرن دہر کے اوسکی مکت چاکری
یہ بخشیش لنکاتیں اُسکو کری + رکہی شرم اوسکی نگن ناں کری
کے گیت گانے تہی اور بہگوت گیتا - سہسر نام - گجندر موکہش جیسے رتن
کیونکر پرگٹ ہونے تہی - اودہر ایران اور توران میں فساد برپا کرا کر ان جنگ
وجدل کے کارناموں کی بے بدل و بے نظیر کتاب شاہنامہ فردوسی طوسی
علیہ الرحمۃ سے بنوادی - پہر اوس کی دلشکنی کرا کر ایسے ہجو والے موزون شعر
کہلا دئے ؎ اگر شاہ را شاہ بودی پدر + بسر بر نہادی مرا تاج زر

اگر مادر شاہ بانو بُدے + مرا سیم و زر تا بزانو بُدی
درختی کہ تلخ است وی را سرشت + اگر در نشانی بباغ بہشت
گر از جوئے خلدش بہنگام آب + بہ بیخ انگبیں ریزی و شہد ناب
سرانجام گوہر بکار آورد + ہماں میوۂ تلخ بار آورد

فن شاعری کا کمال اس شعر ذیل میں کیا دکھلایا ہے - سلطان محمود کی
تنگ چشمی عاقلانہ شاعرانہ طور سے ظاہر کی ہے :- ؎

کف شاہ محمود عالی تبار + نُہ اندر نُہ آمد سہ اندر چہار
۹ ۹ ۳ ۴

کل ۲۵ عدد ہوئے - گدا کے ۲۵ عدد ہیں - گویا سلطان کو بوجہ تنگ چشمی
اور عہد شکنی کے بہکہشک ظاہر کیا - اگر سلطان وعدہ وفائی کرتا - تو ایسے
موزون شعر فردوسی نے کیوں کہنے تھے - ان شعروں سے بعد کے بادشاہوں کے
کان کھڑے ہوگئے - اور وفاداری اور پاس سخن کو پشتہ لگا دیا -
گاوہ برہمن کو ایک غوطہ لگانے کے بعد اور راجہ نون کو ایک مداری
کے مورچہل پہرانے کے بعد کیسی کیسی عجیب غریب لیلا دکھلائی - ہے بہگوان

Marfat.com

تیری جے تیری مایا بے انت ہے۔ فردوسی نے جو رونا رویا کہ ؎

بسے رنج بردم درین سال سی ✤ عجم زندہ کردم بدیں پارسی
چو عمرم بہ نزدیک ہشتاد شد ✤ امیدم بیک بارہ برباد شد

اگر وہ یہ تیس سال یاد الٰہی میں صرف کرتا تو بقول حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے کہ ؎ گر وزیر از خدا بترسیدے ✤ آنچناں کز ملک ملک بودے ملک بن جاتا۔ لیکن مایا دیوی نے تو ایک بے نظیر کتاب شاہنامہ اُس سے بنوانی تھی۔ اوسکی توجہ یاد الٰہی کی طرف کیوں پھرتی۔ ہے مایا تیری مہمان اپرا پار۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ ہے نرانکار۔ تیرا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ ۲۴ گھنٹوں دن رات سے ایک آدہ گھنٹہ میرا ایسا سپہل کرایا ہے کہ ان نکات کی تحریر سے مخلوق کا اودہار کرا رہا ہے اور میری نیک یادگار قائم کر رہا ہے۔

برکت عاجز

مقام امرتسر ۱۱ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح

اے لالہ سکھدیال صاحب جیو۔ آپکی رُوح مسرت سے بیکنٹھ میں اوچہلیگی کہ تو نے بہومی پر ایسا بیٹا چہوڑا کہ جس سے ایسے حقائق بلند اور پاکیزہ مضامین باری تعالیٰ نے لکہوانے پسند فرمائے۔ آپ جوگ باسشٹ کے بہت اُپاسک اور پیار کرنے والے تہے۔ حتے کہ کتاب جوگ باشسٹ فارسی مصنفہ شاہزادہ محمد دارا شکوہ صاحب خلد آشیانی آپ نے اپنی قلم سے زیب رقم فرمائی۔ آپ کے پسر ناچیز عاجز راقم سے پرماتما دیو نے جوگ واسشٹ کے ترجمہ اُردو کے مہاواک اکتر کراوئے۔ گویا لُب لباب جوگ واسشٹ کا بنوا دیا

جمع

دریا کو کوزہ میں بند کرا دیا - ایسا ہونے سے یقین ہوتا ہے کہ پرماتما دیو نے آپ کی مرضی ہی پوری کرائی ہے - سعدی فرماتا ہے - اگر پدر نتواند - پسر تمام کند - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ - بہگوتی جیو بن کر اے مالک پرماتما دیو آپ نے میری گھر میں نواس کیا پہر ؎ روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد - کا مقولہ صادق کرا کے مکہہ چہپا لیا - داغ مفارقت دیکر خس و خاشاک دل ناپاک کا جلا کر ایک کندن دل صاف باقی رکھدیا - اور اس سے یہ کارنامے - مہاداں جوگ باسشٹ کے اکتر کرانے کے اور ان نکات بعد وفات بہگوتی جیو کے لکہوانے کے ظہور پذیر کرا دئے - ؎

گر عشق نبودے و غم عشق نبودی + چندیں سخن نغز کہ گفتے و شنودی
ز شعر ایں نالۂ خونیں نوای است + شکست شیشۂ دل را صدای است
ز شعر ایں انتخاب عشقبازی است + تراوشہائے زخم جاں گدازی است

بہگوتی جیو حال جو مثل بہگوتی جیو سابقہ کے مکرمہ ہیں - حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکو کہو "اولی بدلی اولی بدلی" جیسے رام جیو کے بعد کرشن چندر ہوئے اسی طرح یہ بہگوتی جیو پہلی بہگوتی جیو کا اوتار ہوئی ہیں - چنانچہ جب میں نے بہگوتی جیو حال کے سامہنے الفاظ اولی بدلی اولی بدلی کہے تو سنکر کمال مسرور ہوئیں اور کھل کھلا کر عرصہ تک ہنستی رہیں - لا تقنطوا من رحمۃ اللہ (رب العلمین) سبقت رحمتی علی غضبی - حق تعالیٰ نے اس ناچیز بندہ عاجز کو فرمایا ہے کہ تیرے پر ایسی رحمت نازل فرمائی ہے کہ سابق کسی رشی منی کو حاصل ہوئی ہوگی - ایک کل جگ کے بندہ کو عجیب لیلا اور

Marfat.com

کرتب مایا اپنی کا دکھلایا ہے۔ اوّل بھگوتی بخشی۔ پھر مصلحتاً لے لی۔ کہ اس کارسازی سے تیرا من پوتر کرا کر خلاصہ جوگ ہاسشٹ بنوایا جائے اور یہ نکات لکھوائے جائیں۔ جب تیری پاکیزہ حالت دیکھی تو اپنے فیض نا متناہی سے تمکو محروم رکھنا مناسب نہ سمجھکر پھر بھگوتی جیو کو تیرے پاس لوٹا دیا ہے۔ اس طرح سے تیرا ایسا اودھار کر دیا ہے کہ بھگوتی دی بھگوتی اور موکھش واہدی دی۔ ؎ شکر بجا آر کہ احسانِ من + بر تو ببارید زابرِ کرم۔ برکت عاجز

امرتسر ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجے صبح۔

نکتہ۔ آدمی کی فضیلت اور جانوروں پر بوجہ علم کلیات کے تو عام و خاص جانتا ہے اور انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں۔ شبہ ہی کیا ہے۔ ایک خاص فضیلت ہی بناوٹ جسم انسان میں ہے کہ اوس سے بھی یہ اور حیوانات سے ممتاز پایا جاتا ہے۔ آدمی دو پایہ ہے اور سب حیوانات چرند چوپایہ ہیں۔

؎ بہائم بروئے اندر افتادہ خوار + تو ہمچوں الف ابر قدہا سوار

بگوں کردہ ایشاں سراز بہر خور + تو آری بعزت خورش پیش سر

شائد ترا باچنیں سروری + کہ سر جز بطاعت فرو آوری

قانون قدرت کے موجب مادہ حیوان بچہ جنتی ہے۔ خود بخود ہی جن چاٹ لیتی ہے۔ انسان نے عورت بچہ جننے کے لئے دائی (قابلہ) بنالی ہے۔ کوئی حیوان چلی نہیں کرتا۔ نہ آبدست لیتا ہے۔ انسان چلو سے موہنہ کی صفائی کرتا ہے۔ دانتن (مسواک) سے دانت صاف کرتا ہے۔ اور آبدست سے بول و براز کے اعضاء کو صاف کرتا ہے۔ حیوان تین عنصروں سے کام لیتے ہیں۔ اگن سے ڈرتے ہیں۔ انسان آگ سے یہی کام لیتا ہے روشنی کرتا ہے۔ کھانا پکاتا ہے۔ دور دراز کے سفر انجن تیار کر جلدی طے کر لیتا

Marfat.com

ہے۔ تار برقی سے ہزاروں میلوں کی خبریں آنا فانا میں حاصل کرتا ہے۔ اب ایروپلین وغیرہ بنا کر آسمان پر بھی چڑھائی شروع کر دی ہے ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی ✤ کہ بر آسماں نیز پرداختی

حیوان ننگے بدن برہنہ پا پھرتے۔ مٹی پر لیٹتے ہیں۔ انسان کپڑا بنا جوتہ پہنتا ہے۔ کھاٹ بچھا سوتا ہے۔ مٹی کو بدن سے چھونے نہیں دیتا۔ سب حیوانات پر قابو پا لیا ہے۔ سب عنصروں مقناطیسی برقی طاقتوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ مگر دستِ قضا کے آگے سرنگوں ہے۔ کال بھگوان سب پر بلوان ہے ؎

گزیدند فرزانگاں دستِ فوت ✤ کہ در طب ندیدند داروئے موت

پھر بھی کال بھگوان سے بچنے کے لئے لاکھوں تدابیر کرتا ہے۔ بہت چٹ پٹاتا ہے۔ آخر سر تسلیم خم کرتا ہے۔ ؎

چہ برخیزد از دست تدبیر ما۔ ✤ ہمیں نکتہ بس عذر تقصیر ما۔

ہمہ ہر چہ کردم تو برہم زدی ✤ چہ قوت کند با خدائی خودی۔

برکت عاجز

امرتسر مقام۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح

نکتہ ؎ کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد ✤ ہر چہ گیرید مختصر گیرید۔

عمر قلیل آمد و علمت کثیر ✤ ہر چہ توانی تو از و یاد گیر

علے قدر ضرورت اشیاء دنیوی سے تعلق پکڑو۔ باقی کل وقت عزیز سرمایۂ عمر کا یاد خداوندی کے لئے بچاؤ۔ کہ خداوند تعالیٰ سے ہمیشہ کا تعلق ہے۔ ہشیار ہو جاؤ۔ غافل نہ سوؤ۔ نقارہ کوچ سر پر بج رہا ہے۔ روانگی کی گھنٹی کھڑک رہی ہے۔ ؎

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی ✤ گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

Marfat.com

بہج لی

اللہ اللہ - رام رام - جاگ پیارے برکت رام - برکت عاجز

امرتسر ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح -

نکتہ - بیاس جیو کے برہم سوتر کے تیسرے ادہیا کے چوتھے پاد کی تیسویں سوتر میں لکہا ہے کہ آپت کال میں بدوان یا ابدوان جہاں تہاں سب اَن کہا لیوے پاپ سے (کمل پھول کیطرح) لپائمان نہیں ہوتا ہے - لیکن برہمن کسی کال میں (چاہے جیسی آفت ہو) سُرا (شراب) نہ پیوے کہ شراب کا پینا کسی حالت میں جائز نہیں - اگلے سوتر ۳۱ میں پراسچت برہمن کو مرجانا لکھا ہے - گویا شراب پینے کی برہمن کو ایسی سخت ممانعت ہے - آئندہ سوتر ۳۲ میں اگن ہوتر کو نت کرم لکھا ہے جسکا جیتے جی ہر ایک انسان پر کرنا فرض لکھا ہے - برکت عاجز

امرتسر - واقعہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجہ صبح -

نکتہ - واہ کیا پاکیزہ استہوتر زبان پہاڑی میں ہے - اگر اس استہوتر کو کوئی شخص من لگا کر ایک سو ایک بار نہا دہو کر روز مرہ پڑہا کرے - تو اوسکی کل جائز مرادیں حاصل ہو کر پاکیزگی باطن نصیب ہو - نجات کو پہونچے وہو ہذا

چارے سریو کھٹا اہوں کامے کرودہے کری
لوبہے میں ہاریا تانتے مہاڑے نہیں وس ہیں
گج گیدہ گنکا دے لیکہے کتے لائی کر چہوڑیاں
توڑیاں ناہیں نیوتہہ ایتے گل رنگ رس ہیں
مہاڑے اوگن وکہی کری کریاں ناہیں آل مال (ٹالم ٹولا)
اپنی سنبہال توں تو تارے پسو پچھ ہیں
رُہڑنے نہیں دیاں بہو ساگرے دیا روہڑی منج (منجھ)

Marfat.com

رکھی تکی رکھی تکی رکھی تکی جس ہیں +

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ صورت کے شکیل ماہ پارہ جوان۔ سیرت کے لقمان جنکی گنتی نہیں ہے۔ انت پرماتما دیوازل سے ابد تک اوتپت کرکے سنگھارتا جاتا ہے۔ لاؤس سُرخ۔ طولا ایسے ایسے خوبصورت جانور پیدا کرکر مارتا جاتا ہے۔ اسکی حکمت سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا کارن ہے۔ خواجہ نظام الدین اولیا نے کیسے اچھے ابیات سوال کے طور پر اس مضمون پر فرمائے ہیں ؎

گہ راست کند صورتِ مردی وزنی + گہ بشکند او جامۂ جاں را زتنے

کس نیست کہ او ستادِ قضا را پُرسد + کاے بارِ خدا چہ حکمت و چیست فنے

پھر ایسا نابود کرتا ہے کہ اونکے نام و نشان صفحہ ہستی پر نہیں رہتی۔ مانو ہوئے ہی نہیں تھے۔ مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے۔ ؎

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند + کز ہستیش بروی زمیں یک نشاں نماند

واں بیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک + خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

——— عبرت ——— پس ———

مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت + کہ او چوں تو بسیار پرورد و کشت

وہ ہی عالی ہو جسکی یہ سب رچنا رچی ہے۔ ہم فانیوں کا غرور عبث اور بے سود ۔ برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ۔ پاکیزہ آدمیوں کی مناجات پُرتاثیر ہوتی ہے۔ جو مانگیں عطا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ مسافرت میں کسی سرائے میں ٹھیرے تو اُس

Marfat.com

سرائے کی بھٹیاری کی بہو عسر ولادت میں اوسوقت مبتلا تھی۔ بارش ہو رہی تھی۔ ٹھیرنے کو کوئی اور جگہ نہیں تھی۔ بھٹیاری اس مصیبت کیوجہ سے حضرت کو سرائے میں قیام فرمانے نہیں دیتی تھی۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمکو ٹھیرنے دے ہمکو ایک جنتر آتا ہے تیکو دینگے تو آسانی سے بچہ تولد ہو جائیگا۔ اسپر بھٹیاری نے ٹھیرنے دیا۔ تو آں حضرت نے ایک ٹھیکری پر کوئلہ بھٹ سے (کہ قلم دوات۔ کاغذ موجود نہ تھی) یہہ الفاظ لکھدیئے۔ ؎

مرا جائے شد خرم را جائے شد ✤ تو خواہی بزا و تو خواہی مزا

اور فرمایا کہ یہ ٹھیکری شکم زچہ پر رکھدے چنانچہ بمجرد رکھنے کے بچہ فوراً آسانی سے تولد ہو گیا۔ اب تک لوگ عسر ولادت کے موقعہ پر ٹھیکری پر لکھوا کر بطور جنتر کے اس فرمودہ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کو استعمال کر کے فائدہ اوٹھایا کرتے ہیں۔ ؎ سادہ ہو بولے سہہ سہار ✤ اوسکا کہا برتا نہیں جائے۔ برکت عاجز

مقام امرتسر۔ ۳ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ۔ فقیری دل سے ہو نہ لباس سے۔ ؎

اگر مال و جاہ است و زرع و تجارت ✤ چو دل با خدا است خلوت نشینی

فقیری روشن ضمیری ہے۔ خواہ بوریا پر نصیب ہو۔ خواہ مسند پر۔ امیر خسرو دہلوی وزیر تھے۔ دیکھو آپکی کلام کیسی پُر تاثیر ہے۔ حضرت سعدی علیہ الرحمۃ گو بستی ہی تھے۔ لیکن دیکھو گلستان بوستان۔ صحرا گردینی کیا اور مسند نشینی کیا۔ پاکیزگی دل کی شرط ہے۔ جہاں پاکیزگی دل حاصل ہوئی۔ جلوہ خداوندی پڑ گیا۔ ؎ دل گذرگاہ جلیل اکبر است۔

؎ خانہ خالی کن دلا تا منزل جاناں شود۔ برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح

نکتہ - حاکم کو رعیت حکومت کیواسطے نہ سمجھنی چاہیئے - بلکہ حاکم رعیت کے آرام وحفاظت کے لئے ہے - ؎ گوسپند از برائے چوپاں نیست ٭ بلکہ چوپاں برائے خدمتِ اوست - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ - کھانا بدن کی پرورش کے اور قیام زندگی اور ہر کا نام لینے کے لئے ہے - نہ کہ زندگی کھانے کیواسطے کہ تمام عمر لذیذ کھانے بنا بنا کر کھاتا جائے اور موٹھ جاتے اور ایسیں برتی لگائے رکھے - سعدی ؎

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است ٭ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ - کانوں کو بند کرنے سے ایک نہایت میٹھی اور سُریلی آواز جو آکاش کا دھرم اور اصلی آواز ہے سُنائی دیتی ہے - کیونکہ ایسا کرنے سے تمام دنیاوی آوازوں سے کنارہ کشی ہو جاتی ہے - اور آکاش دیو کی اصلی آواز جو اوسکا ذاتی دھرم ہے سُنائی دینے لگ جاتی ہے - اس آواز کو انحد شبد اور سلطان الاذکار کہتے ہیں - بہت لوگ جو ایکاگر برتی اور قطع تعلق دنیا کے خواہشمند ہیں اس آواز کے سُننے کی مشق کرتے ہیں - اس مشق سے اونکو یک سوئی قلب حاصل ہو کر موکھش پراپت ہو جاتی ہے - چت سے اوٹھ جاتی ہیں - خواہشوں کے دُور ہونے کا نام ہی موکھش ہے - یعنی خواہشیں بندھن کی رسیاں ہیں - ان رسیوں سے چھوٹنے کا نام موکھش ہے -

برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶½ بجہ صبح

نکتہ - سماعت کا مقام دماغ میں پیشانی کے قریب ہے - کان جو آلۂ سماعت ہیں - اچھی طرح بند کر دو - کہ کوئی آواز داخل نہ ہو سکے - تو واچ (گھڑی) وقت دینے والی پیشانی پر لگاؤ - تو تمکو گھڑی کی رفتار کی آواز ویسی ہی اچھی طرح سُنائی دیگی جیسے کہ کان کے ساتھہ لگانے سے سُنائی دیتی ہے - سوچنے کا مقام دماغ کا بھی یہین معلوم ہوتا ہے - جب کوئی بات آدمی غور سے سوچنے لگتا ہے تو پیشانی پر ہاتھ رکھ لیتا ہے - کہ سمجھ میں بات آجائے - حافظہ کا بھی یہی مقام معلوم ہوتا ہے - کہ جب کوئی بات انسان یاد کرنی چاہتا ہے تو دو انگلی ہاتھہ کی پیشانی پر اور رنگوٹھہ ابرو چشم کے نیچے رکھ لیتا ہے - یا صرف ایک ہی انگل پیشانی کی ہڈی پر رکھ لیتا ہے - اپنی بدنصیبی کو بھی پیشانی میں ہی سمجھتا ہے سوتا ظلف پسر کی شکایت بیان کرتے ہوئے یا عورت کی نافرمانبرداری کے اظہار پر پیشانی کو پیٹتا ہے - اپنی قسمت کا نوشتہ بھی پیشانی پر ہی سمجھتا ہے کہ ناکامیابی اور بے مرادی کی صورت میں لوگوں کے اظہار ہمدردی کے جواب میں پیشانی پر انگلیاں رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ نوشتہ یا مقسوم - مشہور اقوال بھی ہیں ؎ ہے گمان تیرا کہ ہر کس دہم نادانی میں ہے ✤ پیش آتی ہے وہی جو کچھ کہ پیشانی میں ہے - ؎

گر رود سر بر نگردد سر نوشت ✤ این سخن باید بآب زر نوشت

کئی اشخاص کھوپری پر پیشانی کے نقوش کو دیکھا کرتے ہیں - لیکن وہ علم فارسی عربی نہیں ہے کہ پڑھا جا سکے - مولائی نقوش ہیں ان کو کوئی مولائی علم دانا ہی جانے - برکت عاجز - امرتسر - ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

Marfat.com

## مقام وقت ایضاً

**نکتہ** - اسمیں شک نہیں کہ میں بدترین گنہگار ہوں۔ واقعی مغفرت کے لائق نہیں ہوں۔ عفو تقاصیر کے معروضات پیش کرتے ہوئے بہی مرتکب عصیان ہوئے جاتا ہوں۔ گنہگاری کی دلیری اور جسارت اس درجہ تک ہے۔ ایسا ڈہیٹہہ اور بیحیا ہوں۔ لیکن تو فرما کہ میں کہاں جاؤں کسے عرض کروں کیا میرے لئے کوئی اور دروازہ ہے۔ کیا رحمت میں میرے لئے حصہ بخرہ نہیں ہے۔ میری لئے رحمت کا بخل ہے یا رحمت نکہٹ گئی ہی۔ کیا میں عزازیل سے بہی گیا گذرا ؎ وگر در دہد یک صلائے کرم ✤ عزازیل گوئد نصیبے برم۔ بیشک ؎ زجرمم دریں مملکت جاہ نیست ✤ ولیکن بملک دگر راہ نیست۔ بلطفم بخواں یا براں از درم ✤ ندارد بجز آستانت سرم جبکہ کوئی اور دروازہ مغفرت نہیں ہی۔ خواہ میں کیسا ہی کتنا بڑا شریر شوخ گنہگار بدکردار ہوں۔ لیکن ؎

ہمے شرم دارم ز لطف کریم ✤ کہ خوانم گناہ پیش عفوش عظیم
ناکردہ گناہ در جہاں کیست بگو ✤ آنکس کہ گناہ نکرد چوں زیست بگو
من بد کنم و تو بد مکافات دہی ✤ پس فرق میان من و تو چیست بگو
گر از در گہ ما شود نیز رد ✤ پس آنگاہ چہ فرق از صنم تا صمد
مپندار ایں در کہ سر بر نہی ✤ کہ باز آیدت دست حاجت تہی
محال است ایں در کہ ہرگز نہ بست ✤ تہی دست گردد برآورد دست
گناہ من ار نامدے در شمار ✤ ترا نام کے بودے آمرزگار
گر ایں خاک روی از گناہ تافتے ✤ بآمرزش تو کہ راہ یافتے

کیا سب گناہگار چھوٹ جائیں گے۔ اور مجھ اکیلے کیواسطے دوزخ کھلا رہیگا

Marfat.com

اور مجھ اکیلے آدمی کیواسطے دوزخ کا انتظام کرنا پڑیگا - لوگ کیا کہینگے کہ اس عاصی کے واسطے رحمت آپکے پاس باقی نہیں رہی تھی رحمت محدود تھی جو ختم ہوچکی - اس طرح سے میں زیادہ نامور ہوجاؤنگا - کہ سارے دوزخ میں بجز میرے اور کوئی دکھائی نہیں دیگا - بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا - معلم الملکوت سے میرا رتبہ بلند ہوگا - کہ وہ تو مغفرت پاکر صفِ ناجیوں میں شامل ہوجائیگا لیکن میں نہیں ؎

مرا نیست از خود حسابے بدست ✤ حسابے من از تست چندانکہ ہست
گر آسودہ در ناتواں میزیم ✤ چناں کہ فریدی چناں میزیم
سپردم بتو مایۂ خویش را - ✤ تو دانی حساب کم و بیش را -

برکت عاجز

مقام امرتسر ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء ۸ بجے صبح

نکتہ - موکھش کے لئے جوگ واسشٹ اور دیگر سچی زندگی حاصل کرنے کے لئے گلستان - بوستان - کریا - قصائد حضرت سعدی کے - دیوان حافظ - گنج حکمت - الکھ پرکاش - بھاگ بھری - جتھارتھ اشنان - منشی گنیش لعل الکھ دھاری کی - جوہر تحقیقات - کرامات - ملک عدم بابو پیاری لعل پروہتا کی کتاب تہیا صوفی میڈم بلیوٹسکی کی اور پھر میری تصانیف تحقیق روح - ادیب الاعتقاد - دھرم پرکاش - لب لباب جوگ واسشٹ اور یہ نکات میرے ضرور پڑھنے چاہئیں - جو اشخاص انکو پڑھیں سنینگے ؎

دریں عالم آباد گردد بجستجو ✤ دراں عالم آزاد گردد زرنج

کے مصداق بنیں گے - برکت رائے عاجز

Marfat.com

امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۲ بجے بعد دوپہر۔

نکتہ۔ جب انسان سوتے سوتے بڑا اٹھتا ہے۔ یا چیخیں مار دیتا ہے۔ تو کام لوک کی خبر اس جاگرت عالم میں پہونچاتا ہے۔ سکھپتی کے آنند کی شہادت جاگرت میں آنکر دیتا ہے۔ کہ بڑے آنند اور سکھ سے سویا۔ جب سوئے ہوئے کے پاس بہت زور سے کھٹ کھٹاہٹ کیجائے یا ہولناک آواز مہیب دی جائے یا بہت بلند آواز سے پکارا جائے تو سوتے ہوئے عالم میں خواہ عالم خواب ہو یا عالم سکھپتی کا ہو شخص خوابیدہ کو کچھ بدمزگی اور ہیبت غیر معمولی طرح کی معلوم ہوتی ہے۔ اور جاگ اوٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑا کھڑکا ہوا۔ میں اوٹھ بیٹھا ہوں۔ یہ تعلقات عالم سکھپتی یعنی برہم لوک اور عالم خواب یعنی کام لوک کے جاگرت جگت یعنی عالم بیداری کے ساتھ رہتی ہیں۔

موت مرنے کے پیچھے جب عالم ارواح کام لوک میں روحیں (جیو آتما) رہتی ہیں تو کبھی کبھی پسماندگان رشتہ داران یا دوستان پر نمودار ہوا کرتی ہیں۔ جسکو سایہ اور پرویش بولتی ہیں۔ کوئی بھوت چڑیل کا پرویش کہتا ہے۔ کوئی کسی ستی شہید۔ بزرگ۔ پیر فقیر کا پرویش کہا کرتا ہے۔ کبھی دیوتاؤں کا سدھوں کا پرویش بھی ہو جانا کہا جاتا ہے۔ کوئی دیوی کا کوئی مہابیر کا۔ کوئی بھیرو کا۔ کوئی سید کا پرویش کہا کرتے ہیں۔ بیوقوف معمولی اوقات قلبوت عالمانہ فاضلانہ باتیں کرنے لگ پڑتے ہیں۔ اور جب اجسام کے ساتھ روحیں تعلق پکڑ کر پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو بے وقوفوں اور مفلسوں کے گھر میں بچہ پیدا ہو کر بڑے بڑے کارنامہ چھوٹی عمر میں ہی کرنے لگ پڑتا ہے۔ پچھلے جنم کے فضائل کا سوکھشم سنسکار اس جنم میں آکر نشو و نما پکڑنے لگتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ بچہ تو کوئی اوتار ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ پچھلے جنم کے سنسکار جاگ

Marfat.com

ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ خلیل سنگ تراشوں کے گھر میں اسی طرح پیدا ہوئے۔ شوامی اشٹاوکر جیو چھوٹپن (طفولیت) سے ہی گیان چرچا کرنے لگے۔ حکیم بوعلی سینا کی بھی اسی طرح روایت ہے۔ روز مرہ دیکھتے ہیں کہ ایک ماں کے بطن سے پیدا ہوئے ہوئے ایک ہی نطفہ کے بچے مختلف پیرایہ کے کچھ کے کچھ نکل آتے ہیں۔ کوئی تیر کمان گلیل ہی بنا کر کھیلتا ہے۔ کوئی مکانات برج بناتا ہے۔ نہریں نکالتا ہے۔ کوئی مٹی کی سینا فوج ہاتھی۔ گھوڑے بنانے لگتا ہے۔ کوئی باغ لگاتا ہے۔ کوئی تصویریں بنانے لگ جاتا ہے کوئی مٹی کی ٹکیا گھڑتا ہے۔ گویا نان پُرزی کرتا ہے۔ کوئی گیان چرچا ست سنگ پند و نصائح کی باتوں پر زیادہ دھیان دھرتا ہے۔ کوئی تاش گنجفہ لاٹو کھیلتا بٹیر بازی۔ مرغ بازی کرنے۔ شرخ۔ چوسر۔ کبوتر رکھنے کا مشتاق ہوتا ہے۔ یہ مختلف اوضاع عادات کیوں ہیں۔ ان سب کا کارن پورب جنم کے سنسکار ہی ہوتے ہیں۔ جو سوکشم طور پر روح میں منجمد ہو کر نئے جسم میں آتی ہیں۔ اور یہاں آکر نشو و نما پکڑتے ہیں۔ یہ تعلق کام لوک یا عالم عقبیٰ کا یا پہلے عالم کا عالم حال سے پایا جاتا ہے۔ اسی طرح حیوانوں نیک و بد عادات دوسرے عالم کے سنسکاروں کی سوئیں ہیں۔ بعض بلیاں صرف چوہا ہی پکڑتی ہیں۔ مالک کا گھی دودھ نہیں بگاڑتیں۔ اکثر دوکاندار ایسی بلیوں کو بنظر حفاظت چوہوں کی رات کو دوکانوں میں چھوڑ جایا کرتے ہیں۔ بعض مالک کی روٹی۔ کھانا۔ گھی۔ دودھ۔ کچھ نہیں چھوڑتیں۔ بعض کتے صرف اوس غذا پر اکتفا کرتے ہیں جو مالک دیتا ہے۔ بعض سدھی ٹکڑ سالنا بھی کھا جاتے ہیں۔ بعض مالک کی جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں۔ بعض مالک اور اوس کے پسر کی ٹانگ بھی توڑ کھاتے ہیں۔ بعض گھوڑی۔ ہاتھی

فوج

Marfat.com

اطاعت سے مالک کو کام دیتے ہیں - بعض دولتہ مارتی اور جھنکارتے ہیں -
یہ تعلقات بھی سابقہ جنم کی عادات کی اس عالم میں نمودار ہوتی ہیں -

فقس علیٰ ھٰذا - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

بعد وفات جیسے تنوں میں تت سما جاتی ہیں اسی طرح گیان شکتی عالم گیر ہے - اوس میں متوفی شخص کا گیان سما جاتا ہے - جیساکہ کہا ہے ؎

پنج تت تے تن رچیو ہے - جانو چتر سجان
جہاں تے اوپجیا نانکا لین تاہیں میں مان

یہ تت پرکرتی ہیں - پرکرتی ایشر کا سوبھاو ہے - گیان شکتی (جسکو تین شبدست چت آنند میں سے تیسرا شد چت کہتے ہیں) ایشور پرماتما کی ذات ہے - یہ سب گن ایشور کے شامل ہوکر جگت بنتا رہتا ہے - اور سنگھار ہوتا رہتا ہے - پس سمجھ لو کہ متوفی روحیں اس فضائے آکاش میں بہری ہیں - وقتاً فوقتاً بعض بعض اجسام پرکرتی سے متعلق ہوکر جسیم (جسم دار) دکھلائی دینے لگ پڑتی ہیں - جیسے تم اوہم - اسکو یوں سمجھ لو کہ گیان شکتی کھوہ (چاہ) کا پانی ہے - پرکرتی کے اجسام ٹنڈیں ہیں - مرضی الٰہی چرخ ہے - ایک طرف سے یہ ٹنڈیں پانی سے پُر ہوکر بہری چلی آتی ہیں - دوسری طرف سرنگوں ہوکر اوسی آب چاہ میں گرتی ہیں - پانی کا پانی ایک ہوجاتا ہے - پھر ٹنڈوں میں پڑکر [illegible] اسی طرح کا سلسلہ وصل اور جدائی کا اول سے ابد تک مشیت الٰہی سے بنا ہوا ہے - اسکا نام جگت جال ہے - [illegible] مارگ کہ تیرے حل سے

Marfat.com

یہ نئی مثال توحید کی نکلوائی - برکت عاجز

امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجہ شام

## نکتہ

جو کام ہوتا ہے - قوت ارادی سے ہی ہوتا ہے - خیرات - دان - پُن بھی اِس قوت ارادی سے ہی ہوتا ہے - اِس لئے برہمن لوگ ہندوؤں سے جو چیز خیرات لینی چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سنکلپ کردی - سنکلپ ارادہ کو کہتے ہیں - مطلب یہ کہ دلی ارادہ سے چیز دے - چنانچہ جب اِس ارادہ سے کوئی چیز دیتا ہے تو پھر ہمیشہ کے لئے اُس سے ایسا دست بردار ہو جاتا ہے کہ شئے سنکلپ کردہ کو اپنے نفس پر حرام سمجھتا ہے - قوت ارادی کی اِس قدر قدر کیجاتی ہے - باپ بیٹی کو داماد کے پاس سنکلپ کر کر حقوق پدری سے دست بردار ہو جاتا ہے - اِسی سنکلپ کو مسلمان نیاز اور سکھ ارداس کہتے ہیں - یعنی عجز سے خدا کی نام پر چیز دی ہوئی کو نیاز اور ارداس یعنی نذر کہتے ہیں - قدرت الٰہی بھی قوت ارادی ہی مولا کریم کی ہی ہے - مرید بھی پیر کی خدمت میں ارادہ رکھنے والا ہی ہوتا ہے - قوت ارادی سے مطیع بن جاتا ہے - پس ارادہ مستقل اور عزم مصمم باندہ - کامیابی ہمرکاب سمجھ - برکت عاجز

امرتسر ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجہ صبح

## نکتہ

پسر ناخلف اور خلف دونوں موکھش کا کارن ہیں - ناخلف بھی بُرا نہیں ہے - ناخلف سے دل بُرا ہو کر کشیدہ ہو جاتا ہے - موہ ممتا اوٹھ جاتی ہے جو بندھن کا کارن نہیں رہتے - باسنا کٹ جاتی ہے - نرموہ ہونے سے پھر آواگون میں نہیں آتا ہے - یہ اوپکار ہی ناخلف پسران کا سمجھنا چاہئے -

Marfat.com

رزق

سہ عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد + اور خلف پسر تو بموجب احکام دہرم شاستر ترنتارن ہی ہی - اسی لئے دہرم شاستر سنتان کی اتپتی کی تاکید کرتا ہے - دنیا میں مرضی پدری پوری کر کر خلف پسر خوشنود کرتا ہے اور پرلوک کی اونتی شرادہ کرم اور دیگر دھارمک کرموں سے کرتا ہے - برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

## نکتہ

رات ۲ بجے جب چاند تیرس اور چودس کی درمیانی رات کا چمک رہا تھا - اس نورافشانی کی حالت میں میری آنکھوں کے سامنے ایک چھوٹا سا ٹکڑہ بادل کا یکایک بنگیا - دیکھتے دیکھتے اوس کے قریب ایک چھوٹا سا ٹکڑہ اور بن گیا - اور پھر فوراً ہی گھلنے شروع ہوگئے - اور دیکھتے دیکھتے معدوم ہوگئے - بعدازاں دور و نزدیک پھر بادل بننے لگ گئے - تو اس سے مجکو یہ معلوم ہوا کہ آکاش میں کئی کام قدرت الٰہی سے ہوتے رہتے ہیں - اس طرح سے ابر بنکر برس جاتا ہے - کہیں گرڈا ژالہ ہوکر گرتا ہے - بارش کیصورتمیں بنا سپتیوں کو ہرا بھرا کرتا ہے - گرڈے کی صورت میں فصلوں کو تباہ کر ڈالتا اور کرسانی دلونکو چھید کر ڈالتا ہے اور کئی جانوروں چیل - کوا - چڑیا - مرغ - چوہا کو مار ڈالتا ہے بارش سے ندی نالہ چھپڑوں کو بھر ڈالتا ہے - سالوں مہینوں کا پانی چھپڑ نالابوں میں جمع کر دیتا ہے - جو لوگ پانی پی کر آرام سے بسر کرتے ہیں [illegible] میں ملیریا اور مچھر پیدا کر دیتا ہے جو ملیریا - فیور - ہیضہ - طاعون [illegible] ہیں - ان امراض سے ہزاروں آدمی مر جاتے ہیں - [illegible] ڈالدیتا ہے - کئی گاؤں کے گاؤں [illegible] وارثان متوفیان کو اثاث البیت وراثتی ملتا ہے [illegible]

Marfat.com

کراتے ہیں - اولاد پیدا ہوتی ہے - کئی چور - جوارئے - ٹھگ - رہزن پیدا ہو جاتے ہیں - بُرے افعالوں کے مرتکب ہو کر عالم میں تہلکہ مچا دیتے ہیں - امن کو درہم برہم کر دیتے ہیں - کئی لائق فائق حکیم مدبّر عالم - فاضل پیدا ہو جاتے ہیں - اپنے کمال سے دنیا کا انتظام چمکیلا کر دکھاتے ہیں - لکچروں اور تصانیف سے دانائی اور حکمت فصاحت بلاغت کی روح دنیا کے جسم میں پھونک دیتے ہیں - نئی نئی سائنس کی ایجادوں سے دنیا داروں کے سُکھ اور آرام کے سامان مہیا کر دیتے ہیں - دیکھنے کو تو سمندر سے ایک ہوا اڑا اوٹھی جسکو ماونسون کہتی ہیں اور بادل بنگئی اور اُس کا نتیجہ اتنے اتنے کام ہوئے جو لکھے گئے ہیں - بظاہر دیکھنے والوں کو تو بارش تک کا ہی پتہ لگتا ہی - کہ ماونسون سے بارش ہوتی ہے عمیق نگاہ سے دیکھنے والوں کو ان تمام امور کا پتہ لگجاتا ہی جو مذکور ہوئے ہیں - دِب درشٹی والوں کو اس سے زیادہ کا بھی پتہ لگ جاتا ہے کہ کون شخص اِس انقلاب سے مر کر کہاں گیا ہے - دوزخ میں یا بہشت میں یا کسی جونی میں پھنسا ہے - یہی مانسون - بجلی بن کر کئی مکانات درختان - انسان - حیوان کو جلا ڈالتی اور قہر خداوندی کا نمونہ دکھا دیتی ہے کوئی بارانِ رحمت کہتا ہے کہ جسکا فصل پک جاتا ہے اور کوئی جسکا مکان گر جاتا ہے - اِس باران کو زحمت پکارتا ہے جسکا اسباب یا آدمی یا مویشی مکان گرنے سے دب جاتے ہیں - وہ بلا کہتا ہے ؎

نبارد ہوا تا نہ گوئی ببار ✦ زمین نا دردتا نہ گوئی بیار

ایک ہی حرکت سے لاکھوں اقسام کے کام مالک کر ڈالتا ہے - اوس کی حکمتوں کو کون جانے - واللہ اعلم بالصواب ؎

Marfat.com

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند ✤ تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرمانبردار ✤ شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری
کارسازِ ما بفکرِ کارِ ما ✤ فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً۔

## نکتہ

جب اسی وقت چاند کو امرت بہاتے اور نور افشانی کرتے دیکھا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسکی زمین اپنے مدار پر دورہ کرتے ہوئے پورنماشی بن جاتی ہے۔ اماوس ہو جاتی ہے۔ اگر ہم زمین کے کرہ سے اوپر اوٹھکر زمین کی اور چاند کے مداروں سے باہر ہو کر دیکھیں تو نہ پورنماشی رہیگی نہ اماوس ہی نمودار ہوگی۔ نہ ہی بارش کی خبر ہوگی۔ نہ ہی برف باری پرگٹ ہوگی۔ نہ ہی گندم کی روٹیاں۔ نان قلچے۔ نہ ہی رنگا رنگ کی مٹھائی میوہ جات۔ نہ ہی گھی۔ دودھ بالائی۔ ماکھن۔ نہ ہی پری پیکر مہ جبینان۔ نہ ہی طیور چارپائے نہ ہی باغ اروڑیاں نہ ہی نگاریں پہاڑی چوٹیاں۔ نہ ہی دریا۔ سمندر۔ نہ ہی گلزار سبزہ زار دکھائی دینگے۔ یہ سب سامان کرۂ ارض کے انتظام کے ہی متعلق ہیں۔ ان سامانوں سے لاواسطگی ہو جائیگی معلوم نہیں کہ مریخ۔ زہرہ۔ مشتری وغیرہ کروں کے اندر کیا سامان ہیں۔ ان کی کیا حال ہیں۔ اون میں سورج بھگوان کی روشنی اور تیز (گرمی) کی کیا تاثیر پڑتی ہے۔ وہاں کے لوگ کیسے ہیں۔ کیا سامان ہیں۔ یہ خیالات ایک عالم سفسطہ میں ڈالدیتے ہیں۔ اللہ یعلم وانتم لا تعلمون سبحانک (ما اعظم شانک) لا علم لنا الا ما علمتنا۔ برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح -

## نکتہ

تیرنا (علم شناوری) اور درخت پر چڑھنا ضرور سیکھنا چاہیئے - کہ بہت کار آمد مفید ہنر ہیں - درختوں پر چڑھنا زہریلے جانوروں سے بچاؤ کی پناہ بن جاتا ہے - اور تیرنا کشتی سے خطرہ کی حالت میں کام آتا ہے جان بچاتا ہے - جب کشتی پر سوار ہو تو لائف بیلٹ ضرور پہن لے - کچھ تیرنا جاننا کچھ لائف بیلٹ زندگی کے محافظ ہونگے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جنگل کے رستہ میں گذرنے پر ایک اژدہائی ٹوپی خاردار ڈھال جتنے سر پہ آجائے اور ٹوٹک اژدہائی خاردار جنکے خار چاقو کی طرح تیز ہوں اور بہت موٹے چمڑہ کا بوٹ زانوؤں تک پہن کر سفر کرے - اور ہاتھ میں ریوالور بھرا ہوا رکھے اگر ریوالور کی لائسنس نہ ہو تو تیز تر نوکدار کرد ضرور ہاتھ میں رکھے - اس طرح کے عمل سے سفر کرنے سے خونخوار جانوروں اور سانپوں کے حملہ سے محفوظ رہیگا - ایک شعل روغن سیاہ یا روغن نفطہ سے روشن کر کر اور روغنہائے مذکور کی کپی موہڈہ پر ڈالکر چلے - کچھ خوراک اور پانی کا چھوٹا سا مشکیزہ بھی رکھے - نقدی بھی کچھ مسافر کے پاس زاد راہ کے لئے ہونی ضروری ہے - برکت عاجز

مقام امرتسر - تاریخ وقت صدر

## نکتہ

انسان خواہ کیسا ہی نیک اخلاق رکھتا ہو - اور خود مرنج و مرنجاں پر

Marfat.com

عمل کرتا ہو۔ پھر بھی ؎

بے خرد چند ز خود بے خبر + عیب پسندند بر غم ہنر
دود شوند ار بدماغے رسند + باد شوند ار بچراغے رسند

اوس کے حاسد اور دشمن بن جاتے ہیں۔ گو انسان خلیق حافظ کی شعر پر
کہ ؎ آسائش دو گیتی تفسیر ایں دو حرف است + با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا۔
پر بہی عمل کر رہا ہو۔ لیکن یہ حسود لوگ حسد اور دشمنی کرنے سے نہیں ٹلتے۔
ان کا اور علاج کوئی نہیں ہے۔ صرف یہ ہے کہ ان سی غافل نہ ہووے۔
؎ بر تواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است + پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

اگر دشمن دو تا گردد ز تعظیمش مشو غافل + کماں چندانکہ خم گردد خدنگش کارگر آید
چار چیز است از خطاہا اے پسر + گوش دارش با تو گویم سر بسر
اول از زن داشتن چشم وفا + سادہ دل را بس خطا باشد خطا
ایمنی زابلہ خطائے دیگر است + صحبت صبیاں ازیں ہا بدتر است
چارمیں از مکر دشمن ایمنی۔ + کے کند دشمن بغیر از دشمنی

ان لوگوں سے انسان لاچار ہے ؎

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے + حسود را چہ کنم کو ز خود برنجی در است

بخود

پس ان لوگوں سے محتاط اور چوکنا رہی۔ برکت عاجز

امرتسر۔ وقت ۱۲ بجہ بعد دوپہر ۱۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

## نکتہ

میں خیال کرتا ہوں کہ تناسخ دو وجوہات سے ہوتا ہے۔ ایک بدلہ دینے
کے واسطے۔ دوم۔ خواہشات کے پورا کرنے کے واسطے۔ مثلاً ایک شخص
نے ایک شخص کو مار ڈالا یا اوس کی ناک کاٹ ڈالی تو دوسرا اوسکو دوسری

Marfat.com

جنم میں مار ڈالیگا - یا اوسکی ناک کاٹ ڈالیگا - یہ وجہ اوّل تناسخ کی ہوئی - دوم خواہشات پورا کرنے کی مثال یہ ہے کہ کامی پُرش کا م چیشٹا کی خواہش میں فوت ہوُا - تو وہ سانڈ بیل یا سانڈ گدھا یا چڑا (گنجشک نر) بنگیا - اور کام چیشٹا پوری کرنے لگا - استری کام چیشٹا میں مری تو کُتیا بنگئی یا چڑیا بنگئی یا بیسوا بنگئی اور کام چیشٹا پوری کرنے لگ پڑی - نرک (دوزخ) کیا ہے - شئے مرغوب اور عادت گرفتہ کا حاصل نہ ہونا - مثلاً عادت سیب - انگور - مٹھائی - لذیذ چیزوں کے کھانے کی پڑی ہوئی ہو اور دوسرے جنم میں یا بلا جنم روح کو ملے اُن کے عدم حصول میں روح کا تڑپنا یا بیقرار ہونا یہ نرک ہے - پس سوائے پرماتما دیو (خداوند تعالیٰ) کی یاد کے بیٹھے - سوتے - چلتے - پھرتے - پیتے - کھاتے - ایک دم بھی نہ گذارنا چاہیئے - کیونکہ پرماتما دیو (خداوند تعالیٰ) جیتے مرتے ہر وقت ساتھ ہونگے - اور اشیاء ساتھ نہیں ہونگی - اور ساتھ نہ ہونے کے وقت میں دوکھ کا کارن ہونگی - پس دست باکار و دل با یار (خداوند تعالیٰ) ہونا چاہیئے - ؎

ہر آنکو غافل از حق یکنے مان است ✤ ہماں دم کافر است اما نہان است
ہر خیالے غیر حق را دزد خواں ✤ عارفاں را ہر زماں ایں رو داں

دل بستگی ماسوا اللہ کی ترک کے لئے واسشٹ بھگوان اونچی پکار کر کر پکار رہے ہیں - جب اشیاء ماسوا اللہ کے ساتھ کوئی دل بستگی ہی نہوگی تو تناسخ کیوں پائیگا - اور نرک کیوں ہوگیگا - پرماتما دیو کی پوتر مقدس حضوری میں مگن اور مسرور رہیگا - جو کچھ عذاب عقاب ہے، وہ سب ازماست کہ بر ماست ؎ ہر کس از دست غیر ے نالد ✤ حافظ

سعدی

Marfat.com

از دست خویشتن فریاد۔ برکت عاجز

امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۲ بجے بعد دوپہر

## نکتہ

بھگوتی جیو سابق! آپ بیشک اوتار الٰہی یا رکھی منی تھیں۔ جس روز سے آپنے مفارقت فرمائی۔ راقم کے دل کو سوز و گداز سے معمور کر دیا۔ ۲۴ گھنٹہ تک عبادت شروع کرادی ایسے عالی کام لب لباب جوگ اسشٹ کمال استقلال سے راقم سے لکھوایا۔ نکات بے بدل اودھار خلق کے واسطے راقم کی قلم سے نکلوائے۔ اگر آپ اوتار یا رشی منی نہوتی تو یہ کام احقر راقم سے کس طرح ظہور میں آتے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جب کسی پر کوئی سختی نازل ہوتی ہے اور وہ فریاد کرتا ہے۔ ہال پکار کرتا ہے۔ تو خلائق اُس کی ہمدردی کے لئے جمع ہو جاتی ہے۔ میں کس طرح باور کردوں کہ میری آہ و زاری۔ سوز و گداز والی فریاد بابت دیدار بھگوتی جیو سابق کے حق تعالےٰ نے نہیں سنی یا نہیں سنتے۔ اور مجھ کو میری خواہش کے پورا کرنے سے محروم فرمائینگے۔ ؎

ہر کہ آمد بر درت امیدوار ✤ شاہد مقصود یابد در کنار

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

میرے خیال میں خلق اللہ کے اعضاء بدنی جزا و سزا اپنے اعمال

Marfat.com

جنم سابق کے بھوگ رہے ہیں۔ دایاں ہاتھ غذا مونہہ کو کھلاتا ہے۔ بایاں آبدست کرتا ہے۔ دایاں اشرف کام کرتا ہے اور بایاں ارزل کام کرتا ہے۔ سر سب اعضاؤں کے اوپر سردار ہے۔ پاؤں سب سے نیچ کل بدن کو اوٹھائے ہوئے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

شب گذشتہ یعنی ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء کی رات کو چاندگرہن تھا۔ اوس کو دیکھ کر مجکو یہ خیال پیدا ہوا کہ چاند اور سورج کے درمیان زمین کے حائل ہونے سے چاند پر سایہ زمین کا جو پڑا ہے۔ تو چاندگرہن ہم زمین والوں کو نظر آگیا ہے۔ چاند والوں کو زمین کے درمیان چاند اور سورج کے حائل ہونے سے اوس وقت سورج گرہن نظر آیا ہوگا۔ اسی طرح جب چاند کے درمیان سورج اور زمین کے حائل ہونے سے زمین والوں کو سورج گرہن نظر آتا ہے چاند والوں کو چاند کا سایہ زمین پر پڑنے سے زمین کا گرہن نظر آتا ہوگا۔ کیونکہ زمین چاند کو ایک بہت بڑا چاند اوسکا نظر آتی ہوگی۔ جو چاند سے قطر میں چار گنا بڑی ہے۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

صبح ہونے کی قریب رات ایسی طرح آہستہ آہستہ کافور ہوتی جاتی ہے کہ صبح صادق اپنا اثر جمالیتی ہے اور دن چڑھ جاتا ہے۔ ایسی طرح ست سنگ کے تعلق سے اندھیرا اگیانتا کا دور ہوکر یکایک آفتاب معرفت کا طلوع ہو جاتا ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سائیں بلھو شاہ صاحب جو ایک کامل فقیر ولی اللہ تھے ذبح جانور کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ دیکھو اُن کا قول ؎

پڑھ پڑھ ملاں علم کہاوے ✤ چک چک تبا منڈی جاوے
دمڑی لیکے چھری چلاوے ✤ نال قصایاں بہت پیار
علموں بس کریں او یار ✤ علموں الف سانوں درکار

ایسے عالم کو جو ذبح جانوروں کا کرے وہ مذموم سمجھتے تھے۔ ✤

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

چھوٹے چھوٹے جانوروں کو کیسی اعلےٰ گیات ہے کہ وہ چاند کی چاندنی میں بھی صبح ہونے کی وقت کو پہچان لیتے ہیں۔ دیکھو سُرخ رال ابھی چاندنی کافی چاند کی ہوتی ہے اور صبح ہونے کو ہوتی ہے۔ تو اپنی میٹھی اور سُریلی بولی بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ پھر یہ نفس ناطقہ سے کیوں معرا ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خداوندی کبریائی دیکھو کہ زنبور۔ بچھو۔ مچھر وغیرہ کیا چھوٹے جانور ہیں بڑے بڑے شہ زوروں۔ امیروں کو انکا ایک نیش پٹا دیتا ہے۔ آماس سے تبادلہ شکل کا کرا دیتا ہے۔ یہ آگ زہر کی کیسی اللہ تعالیٰ نے ان

Marfat.com

جانوروں کو دی رکھی ہے۔ سانپ تو مار ہی ڈالتا ہے۔ ؎

چو نیرد فرستی ز تقدیر پاک ✣ زمورے بمارے برآری ہلاک
چو برداری از راہ گذر دودرا ✣ پرد پشۂ مغز نمرود را

## برکت عاجز

مقام امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۱۳ء ۴ بجہ شام

## نکتہ

جب میں سیدھا پیٹھ کے بل لیٹا ہوا بوقت ۲ بجہ رات چاندنی شب میں مناجات پڑھا کرتا ہوں تو الفاظ زبان سے نکلتے ہوئے تو ضرور معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن میرا اپنا مقام جسم سالم میں یا اوس کے کسی حصہ دل یا دماغ میں نہیں معلوم ہوتا ہے۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ میں مناجات پڑھنے والا کہاں ہوتا ہوں جب کوئی شخص اپنے آپ کو میں کہتا ہے اور کرتا نظاہر کرتا ہے۔ تو چھاتی پر ہاتھ رکھکر کہتا ہے کہ میں ہوں یا میں نے یہ کام کیا ہے۔ یا میں نے فلاں بات کہی ہے۔ اپنی ذمہ داری کرتا ہوا بھی چھاتی پر ہاتھ رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ذمہ دار ہوں۔ جب کسی چوٹ کو لگتا ہے تو چھاتی کو ہی لگاتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی میں پن (انانیت) کا مقام چھاتی کے اندر ہی ہے۔ لیکن میں تعجب کرتا ہوں کہ مناجات خوانی کے وقت مجکو میرا مقام چھاتی کے اندر بھی معلوم نہیں ہوتا ہے۔ جو کوئی شخص ان باتوں کا دھیان دھرتا ہے اوسکو کئی اعجوبہ باتیں معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ جو بقول ؎

نیائد ز ما جز نظر کردنی ✣ دگر خفتنی باز یا خوردنی

یہ کھان پان نیش و عشرت کھیل کود میں ہی لگا رہتا ہے۔ اوسکو کچھ

Marfat.com

معلوم نہیں ہوتا ہے - اس طرف لگی رہو تو کوئی نہ کوئی غیبی بات پر گٹ ہو ہی جائیگی - برکت عاجز - مقام وقت صدر
امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۶ بجے صبح

## نکتہ

۱- جب میں لیٹا ہوا آنکھیں بند کرتا ہوں تو مجھکو بڑے بڑے مختلف اشخاص مختلف مذاہب کی شکلیں نظر آنی لگ جاتی ہیں - عموماً مردوں کی بعض بعض اوقات عورات کی بھی - شاذ و نادر کسی لڑکا لڑکی کی بھی نظر آتی ہیں - اچھے لباس سے ملبس ہوتی ہیں - کبھی کبھی مرصع بجواہر چمکتے ہوئے اسباب بھی اور بڑے بڑے محل ممٹ ماڑیاں نئی چونہ گچ کی بنی ہوئی بھی دکھائی دیتی ہیں - عموماً آنکھوں کے بند کرتے ہی ایکانت حالت میں یہ مشاہدات شروع ہو جاتی ہیں - پہلے نہیں ہوا کرتے تھے - کوئی دو برس سے ایسا ہوتا ہے - میں خیال کرتا ہوں - کہ عنایت ایزدی سے اب کام لوک اور پرلوک باسیوں کے درشن ہونے لگ گئے ہیں - کامنا سدھ ہونے لگ گئی ہیں - اور یہ مشاہدہ از خود ہونے لگ گیا ہے - وہ اشخاص جو کبھی زندگی میں نہیں دیکھے تھے دیکھے جاتے ہیں - کبھی کسی پشو - گھوڑا - ہاتھی - اونٹھ - بچھی طوطا - مور وغیرہ کو نہیں دیکھا - یہ دو حالتیں از خود ہی عبادت الٰہی کرنے اور کتب معرفت کے مطالعہ کرنے اور ہر وقت ایشر پرماتما کی چرنا ربند کی طرف متوجہ رہنے سے حاصل ہو گئی ہیں - جو شخص میری خواہ نخواہ مخالفت اور بدخواہی کے درپے ہوتا ہے - اوسکو کوئی نہ کوئی نقصان پہونچتا ہے - اللہ پاک (پرماتما دیو) اپنے شرناگتوں کے رکھشک ہیں ؎

Marfat.com

جو صیاد مرگ نار کو دُکھ دیا ✤ وہ آتر بھی نام تیرا لیا
جلی دام صیاد اہ ڈس گیا ✤ چھوڑائی مرگ نار جی ہر ہری

برکت رائے عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

سوال - مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔

جواب اناڑی - بہشت و دوزخ ملتا ہے - نیک اعمال والی - پُن کرنے والے بہشت میں حوروں - قصوروں اچھراؤں کے مزے اوڑائینگے باغ گلزار کی بہاریں لوٹینگے - اچھے اچھے خوش ذائقہ طعام پھل پھول کھائینگے - بُرے اعمال والے (کُکرمی) دوزخ یعنی نرک میں پڑکر بڑے بڑے عذابوں میں مبتلا ہونگے - مار کرڑ دم کاٹینگے گرم ستونوں سے باندھ جائینگے - گرم تیل کے کڑاہوں میں تلے جائینگے - بدبودار متعفن جگہ رہائش کے لئے ہوگی - خون و ریم کھانے کو ملیگا - وغیرہ وغیرہ -

جواب نیم ٹر - آواگون کے پھندن میں پھنسینگے - نیک کرموں والے راجہ امیر بنکر راجگدی اور امارت کا سُکھ اوٹھائینگے - اور تندرست صحیح القوٰی ہونگے - اور بُرے کرموں والے غریبوں - چوہڑے چماروں شودروں اور لیسو پنچھیوں کی جونوں میں پڑکر دکھ اوٹھائینگے - روگی رہینگے اندھے کانے گنجے - بہرے - گونگے - لولے لنگڑے بنینگے -

جواب گیانی - یہہ سنسار ویراٹ روپ برہم سمندر ہے - ہم اسی کے ایک بلبلے ہیں اسی میں لین ہو جائینگے - ؎

چشم دل بیدار شد معشوق را در خویش دید ✤ عین دریا گشت چوں بیدار شد چشم حباب

Marfat.com

تو و طوبیٰ و ما و قامتِ یار ✤ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

برکت عاجز

امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

تفاوت خیالات

نکتہ

سوال - چہار چیز کہ دل میبرد کدام چہار -

جواب دنیا پرست - شراب نغمہ و آب روان و روئے نگار -

جواب دین پرست - نماز و روزہ و تسبیح و توبہ استغفار -

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا -

زاہد بہ نماز و روزہ ربطے دارد ✤ رندے بمے دو سالہ ضبطے دارد

معلوم نشد کہ یار خورسند زکیست ✤ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

برکت عاجز

امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

متوفی کے مرنے کے بعد اوسکو آرام پہونچانے کے لئے ہندو مسلمان برہمن ملاؤں کو بہوجن کھلاتے ہیں - اسی طرح سالانہ بطور شرادہ وغیرہ کے بہوجن دکہنا وغیرہ دیتے رہتے ہیں - یہ سامان خوراک وغیرہ کے تو جسمانی اشخاص کے ہیں - جب متوفی اشخاص جسمانی نہیں رہتے تو پہر بہوجن وہ انکو کس طرح پہونچتا ہے - اور وہ کس طرح کھا سکتے ہیں - معترض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شرادہ کرم وغیرہ عبث ہیں - میں کہتا ہوں نہیں - پسماندگان کی نیک نیت اور شردہا ضرور موثر اور پہلدائک ہوتی ہے - انما الاعمال بالنیات - خداوند تعالیٰ نیتوں کو

Marfat.com

دیکھتا ہے ۔ نابردں را بنگریم و قال را ۔ نادروں را بنگریم و حال را
بمقتضائے اس کے حق تعالےٰ درمیان میں کفیل ہو جاتا ہے ۔ اِن اشخاص
کی نیک نیتی کا ثمرہ متوفیان کو سرور اور خوشی خرمی کا پہونچا دیتا ہے ۔
مثل مشہور ہے کہ نیکی کن و در دجلہ انداز ۔ جب دریا میں ڈالی ہوئی
نیکی ضائع نہیں جاتی تو پھر خداوند تعالےٰ کے بہروسہ ہو کر جو سب کائنات
کا خالق مالک ہے اور عالم اجسام و عالم ارواح کا ہمدان ہے ۔ سب
جزو و کل کو جانتا ہے تو اوسکے بہروسہ پر نیکی کی ہوئی کیونکر ضائع جا سکتی
ہے ۔ اور بقول معترض کس طرح شہزادہ کرم اور پسر کرم عبث ہو سکتے ہیں ۔

برکت عاجز

۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء ۔ امرتسر وقت ۷ بجہ صبح

نکتہ

ستارے چونکہ پرتکھش دکھائی دے رہے ہیں انکا مفصل حال بھی
پرتکھش ہی انہی آنکھوں سے معلوم ہو سکتا ہے اور انہی کانوں سے سنا
جا سکتا ہے ۔ اور اسی جسم کے ذریعہ انہیں آمد و رفت کر سکتے ہیں ۔ صرف
دوربین کی طاقت بڑھانی چاہیئے ۔ اور کانوں کی سماعت کے بڑھانے کا آلہ
(مثل ٹیلیفون وغیرہ کے) بنانا چاہیئے ۔ کوئی آلہ آکاش میں اڑنے کا تیز رو
جسمیں ہر طرح کی حفاظت جان و جسم کی مہیا کی جائے (مثل ایروپلین وغیرہ
کے) بنانا چاہیئے ۔ تب سب امور میں کامیابی ہو سکتی ہے ۔ ممکن ہے کہ بلندی
آکاش میں کوئی مخلوق بلا آدھار اور آشرے کی مثل سدھوں وغیرہ کے بھی
رہتی ہو ۔ اور دیکھی جانے کے قابل ہو ۔ اور بوجہ دوری کے نظر نہ آتی ہو ۔
وہ بھی بذریعہ ایسی دوربینوں اور ایروپلینوں وغیرہ کے دریافت ہو سکتی

Marfat.com

ہے۔ کسی دب درشٹی کی ان امور کی دریافت میں ضرورت نہیں صرف زر اور کوشش انکی دریافت پر موقوف ہے ؎ رقص کردن خود نداند صحن را گوئد کج است۔ چاند۔ زہرہ۔ مریخ۔ ستارے زمین کے بہت نزدیک ہیں۔ مناسب کوشش سے آلہ دوربین کی طاقت کی ترقی کرکر انکے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہ امر صرف زر پر منحصر ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جنکے پاس زر نہیں ہے اونکو شوق ہے اور صاحب زر لوگوں کو ان امور کا شوق نہیں ہے۔ وہ زر سے عیش و عشرتوں میں مصروف رہتے ہیں۔ ادہر توجہ ہی کہاں ؎

کریماں را بدست اندر درم نیست + خداوندانِ نعمت را کرم نیست

اگر دوربین کی طاقت بڑہ جائے اور اوس سے ستارگان کی موجودات کا پورا پورا مشاہدہ ہو جائے اوسکو دیکھکر کیسی خوشی و مسرت حاصل ہو۔ ممکن ہے کہ کبہی کوئی زمانہ خوش نصیبوں کے لئے ان ستارگان کی موجودات دیکہنے کا بہی آجائے۔ کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

جس چیز کے خارج از بدن کرنے سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ اگر اوسکو بدن میں جمع رکھا جائے تو کیسا آنند حاصل ہو۔ جتی آدمی۔ برہمچرج کرنے والی سردی کی صعوبت اور گرمی کی تمازت کو برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کی کچہہ حقیقت نہیں سمجہتے ہیں۔ دونوں موسموں میں نگن (برہنہ بدن) رہکر بسر کر لیتے ہیں۔ کبہی تہوڑی بہبوت (خاکستر) بدن پر مل چہوڑتے ہیں۔ لچہمن جتی اور ہنومان جتی مشہور ہیں۔ بہیشم پتاسہ بہی جتی تہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت صدر

## نکتہ

موت تو ضرور ہی کسی نہ کسی بہانہ سے آ ہی جاتی ہے۔ خواہ شریر کی کیسی ہی حفاظت کیجائے ؎ چلے رزق بہانہ موت۔ کسی کو تپ کا کسی کو ہیضہ طاعون کا کسی کو کسی اور مرض کا کسی کو زہر خورانی کا کسی کو خودکشی کا۔ کسی کو دشمن کے ہاتھوں ماری جانے کا کسی کو پانی میں غرق ہونے کا۔ کسی کو جل کر مرنے کا۔ کسی کو کوٹھہ سے گرنے کا کسی کو کوئی کسی کو کوئی بہانہ موت کا بن جاتا ہے۔ ؎ لین آیا آپ۔ تے ناں دہرایا تاپ۔ اس موت کے وقت کی نزع اور کرب کیحالت دیکھی نہیں جاسکتی۔ کیسی مشکل اور تکلیف سے جان کندنی ہوتی ہے۔ ایسے وقت کے خوف سے بزرگان سلف سہولت سے جان نکلنے کی دعائیں حق تعالیٰ سے مانگتے چلے گئے ہیں۔ نظامی ؎

دراں ساعت کہ ما باشیم وآہے ✤ زبخشائش مرا بنمائے راہے
چناں گرم کن عزم راسم بتو۔ ✤ کہ خرم دل آئم چو آئم بتو
جامی ؎ دراں تنگی کہ ما نیم دہ ہوئے ✤ زبخشائش خروگذار موئے۔
سعدی ؎ کہ مارا دراں ورطۂ یک نفس ✤ زننگ دو گفتن بفریاد رس

اے پدیو سرب شکتیمان دیالو پتا بھگت وتسل۔ میں ہر روز حضرت نظامی کے یہ دو اشعار کہ ؎ رہے پیشیم آور کہ انجام کار ✤ تو خوشنود باشی و من رستگار
اور ؎ چناں گرم کن عزم راسم بتو ✤ کہ خرم دل آیم چو آیم بتو
تیرے حضور میں بطور ورد پڑھا کرتا ہوں۔ کسی اپنے پیارے منظور نظر کی طفیل یقول سعدی علیہ الرحمۃ ؎

Marfat.com

شنیدم کہ در روز امید بیم ✤ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

مجھکو نزع اور کرب کی حالت نہ دکھلائیو - ہے مہاراج ایسا یوگ اپنے چرنار بند سے کرایو کہ مثل مہاراج بیتو رکھیشر کے جان آپ کے وجود مبارک میں لین ہو جائے - کچھ سُدہ بدہ نہ رہی - بدن سُوکھے پتے کیطرح جھڑ پڑے - برکت عاجز

## مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اے بدن ہاتھ پانو ناک مونہہ سر میں سخت بیوفا ہوں - تجھکو ترک کر کے چلا جاؤنگا - غیروں کے ہاتھ میں تجکو چھوڑ جاؤنگا - تیری کیسی گتی ہوگی - تجھکو اغیار لوگ جلا ڈالیں گے - اگن دیوتا کا گراس کر دینگے یا دفنا دینگے - تو لوگ تیرے اوپر قدم رکھکر چلینگے - گائی بھینس تجکو تلا رینگی گھاس چرینگی ؎ فریدا اک دن ایسا آوسی جنگل ہوسی باس ✤ اوپر تیرے ہل چلینگے گوآں چگن گیاں گھاس - تو ریختہ ہو جائیگا - کرم چل جائینگے - تیرے ان مبارک متبرک ہاتھوں کا جن سے تو یہ نکات لکھ رہا ہے بڑا ہی زیر بار منت ہوں - تیری ان آنکھوں کا جو سادہ کتاب پر دیکھکر یہ موزون نکات لکھوا رہی ہیں کس زبان سے شکریہ ادا کروں - اے میرے پرم متر میں بڑا بیحیا اور بیوفا ہوں کہ تجھکو چھوڑ دونگا - تو غیروں کے ہاتھ پڑ جائیگا - اور تیری ایسی گتی سڑنے دبنے کی ہوگی مجھکو سخت شرم آتی ہے - پر میں بھی پربس ہوں - پنچ رقصا کا جکڑا ہوا مجبور تجھ سے جدا ہونگا میرا دل تجھ ایسے فرمانبردار مطیع عقیدت کیش وفادار کو چھوڑنے کو کب چاہتا ہے - تو میرے حکم سے تو میرا براز و بول دھونے تک تو دریغ

Marfat.com

نہیں کرتا۔ چلّو کرلو کراتا ہے۔ بینی صاف کرتا ہے۔ آنکھوں کی گیڈ
دھو دیتا ہے۔ رات کو سلاکر سکھپتی کے عالم برہم لوک کا سکھی دکھاتا
ہے۔ سنتان کو پیدا کرا دیتا ہے۔ جو کوئی شبہہ سیانا اوٹھ کھڑا ہو تو میں
تو کیا میرے بزرگوں پتا پتامہہ پتامہوں ماتا ماتاؤں کو بھی تار
دیتا ہے۔ تیرے اوپکاروں کی گنتی کہاں تک کرتا جاؤں۔ تیرے اوپکاروں کا
صلہ کیا دوں۔ میں سخت بے شرم کرت گھن ہوں۔ تیرے واسطے بھی
اوسی پرم پتا خالق مالک برہمانڈ کے آگے سفارش سے پرارتھنا اور دعا
کرتا ہوں کہ تیرے پر لطف وکرم کی نظر رکھیں تو مجھہ پر کھمان کرتا۔

بے بس زار زار برکت عاجز۔ مقام وقت صدر
مقام امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء۔

## نکتہ

قانون قدرت شہادت دیتا ہے کہ گوشت ہماری غذا نہیں ہے۔
جیسے درختان اور بیلیں اور بوٹے ہمکو پھل پھول انار۔ انب سیب
ناشپاتی۔ کیلہ۔ انگور وغیرہ پھل اور مختلف اقسام کے غلہ گندم۔ مکی۔
ماش۔ مونگ۔ موٹھہ۔ جوار۔ باجرا وغیرہ کھانے کو اور پھول گلاب
موتیا۔ چنبیلی۔ کیوڑہ۔ بید مشک وغیرہ سونگھنے کو دیتے ہیں۔ ایسے ہی شیر
مولشی گائی بھینس بکری۔ بھیڈی وغیرہ دودہ پینے کے واسطے دیتی ہیں
یہ جزو دودہ اونکا کھانا جائز ہے۔ نفس اتارہ کے خوش کرنے کو اونکو ذبح
کرکر مردہ بنا دینا اور پھر مردار بدن اونکی کو ٹکڑہ ٹکڑہ اور قیمہ قیمہ کرکر کھا
جانا کہاں مقتضائے اشرف المخلوقات انسانی کی ہے۔ اے انسان خلیفۂ
خدا کچھہ انصاف کر۔ ایس مردار خوری سے باز آ۔ زندہ حیوان کو جک

Marfat.com

مارا ہی نہیں جاتا۔ آخر اوسکو مُردہ کر کر ہی کھاتے ہو ناں۔ پس مُردار خور مت بن۔ دال روٹی کھا۔ نان قلچہ کھا۔ حلوا مٹھائی کھا۔ سبزی ترکاری کدو۔ توری۔ کانسی پہل۔ آلو۔ اروی۔ کچالو۔ ساگ پات کھا۔ سیب۔ انگور۔ انب۔ مٹہا۔ لیموں۔ میوہ جات۔ خوش گوار کھا۔ دہی۔ دودہ بالائی۔ ماکہن۔ گہی۔ نعمت ہائے عظمیٰ کھا۔ اتنی بے نہایت خوشگوار لذیذ نعمتیں تیرے کھانے کو بنی ہیں۔ تیری نظر ان میں سے کسی سے نہیں بہرتی۔ نہ تیری ان سے شکم پُری ہوتی ہے۔ کیا یہ تیری اغراض قیام حیات کے لئے مکتفی نہیں ہیں۔ کہ تو طماع اور حریص ہو کر مخلوقات آلہی کی جڑہ اوکھاڑتا ہے اور مُردار خور بنتا ہے۔ یہی تیری شرافت انسانی ہے۔ اسی سے تو دیوتا اور فرشتہ بننے کی خواہش رکھتا ہی۔ واہ ری اشرف المخلوقات۔ برکت عاجز ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

انگریزی مہینہ ستمبر کی آج کی تاریخ کو ابویصاحب بزرگوار لالہ سکھدیال صاحب آنجہانی نے ۱۸۷۱ء میں اس دنیا سے کوچ فرمایا تھا۔ میں تیرا اکلوتا کپوت یا سپوت تیرے حق میں مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ اے باری تعالےٰ ؎

امیدم بتو ہست ز اندازہ بیش + مکن نا امیدم ز درگاہ خویش

والد صاحب مرحوم کو مغفرت دی۔

برکت عاجز امیدوار رحمت آلہی۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

امرتسر ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

چاند کا قطر دو ہزار (۲۰۰۰) میل کا ہے۔ جو ہماری کرہ ارض کا ½ ہے۔ اور ہماری زمین کے گرد گھومتا ہے۔ سورج بھگوان کا قطر نو لاکھ میل کا ہے خداوند تعالیٰ نے دونوں کو ہماری زمین سے اسقدر دوری پر رکھا ہے کہ دونوں ہمکو حجم میں برابر نظر آتے ہیں۔ یہ نسبت دوری کی خداوند تعالےٰ کی حکمت بالغہ پر ہمکو سربسجود کرائی ہے۔ کہ چاند اتنا چھوٹا اور سورج بھگوان اتنے بڑے۔ جب سورج گرہن سرب گراس ہوتا ہے تو چاند چھوٹا سا کرّہ اونکو پورا پورا ڈھانپ لیتا ہے۔ برکت عاجز

مقام امرتسر - ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

تعصب بُری بلا ہے۔ خدا اِس مرض صعب سے بچائے۔ بعض ہندو صاحبان برہمن۔ کھتری۔ ولیش جب کسی مسلمان کو کلمہ تکبیر یا کوئی اور آیات سورہ فاتحہ یا سورہ اخلاص پڑھتے ہوئے یا اذان کہتے ہوئے دیکھتے ہیں حالانکہ یہ کیسی متبرک کلامیں ہیں۔ دشن دشن کہکر بھاگتے ہیں۔ اسی طرح بعض اہل اسلام ہنود کے اوتاروں شری رامچندر شری کرشن چندر۔ سداشو برہما جیو کے نام اور کام سنتے ہوئے تنفر ظاہر فرماتے ہیں۔ حالانکہ یہ اکابرین کیسے بزرگوار منبع خوبیوں کے ہوئے ہیں۔ برکت عاجز

امرتسر ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح۔

## نکتہ

اوم [illegible] کی فضیلت

Marfat.com

؎ من از پیر مغاں دیدم کرامتہائے مردانہ - تین شخص جنہیں سے دو مجھ سے زبردست تھے ایک جگہ میرے قیام کے مخالف تھے - میں نے اوم اسم اعظم کا دل سے اوچارن بدیں نیت شروع کر دیا کہ میرا قیام برقرار رہے - اور یہ اشخاص نکل جائیں - ایسا ہی ہوا میں قائم رہا اور وہ تینوں نکل باہر ہوئے - ؎

چو نام تو ام جاں نوازی کند + من دیو کے دستبازی کند

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

دعا کرتے رہو کہ خداوند تعالیٰ اپنی قوت جلالی کسی کو نہ دکھلائے ہمیشہ اپنی قوت جمالی کا ہی ظہور فرماتا رہے - ؎

چو سلطان عزت علم درکشد + جہاں سر بجیب عدم درکشد

جسوقت ہونہار خوش کردار شیریں مقال - یوسف جمال بچوں کو والدین کے سامنے مختلف امراض سے گال گال کر ہلاک کرتا ہے اوسوقت کا منظر دیکھو دونوں طرف والدین اور بچہ کے دلوں کی بے قرار پُر قلق مایوسی کی کیا حالت ہوتی ہے - ہول قیامت بھی اوس کے سامنے ہیچ ہے - اس حالت کو ظہور قوت جلالی کا کہتے ہیں - کوئی قہر کہتا ہے - کوئی غضب کہتا ہے - لیکن اوس مالک الملک بے پرواہ کے سامنے معمولی بات ہے ؎ ز تعظیم تو پیش تو ہست و نیست + اگر باشد و گر نباشد یکیست

دل ٹکڑہ ٹکڑہ ہو جاتا ہے - جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے - مالک بے پرواہ - کون کہے صاحب نوں آئیں نہیں تول آکھ کر - سب کائنات کا

Marfat.com

مالک جو وہ آپ ہی کس کا مقدور رحم مارنے کا ہی ؎
گر جملہ را عذاب کنی یا عطا دہی ✤ کس را مجال آن کہ ایں چون و آں چرا
بعض دلوں کو اس قیامت فراق سے ٹکڑہ ٹکڑہ کر کر بقول ؎
سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق ✤ تا بگویم شرح دردِ اشتیاق
کسی سے مثنوی توحید کسی سے نکات بنواتا ہے۔ کسی کو تلوار کی دھار کے نیچے۔ کسی کو دار کے سر پر لے آتا ہے۔ اپنی خدائی کی موجیں اڑاتا ہے ؎ کر کر دیکھی کیتا اپنا جیوں لس دی وڈیائی۔ برکت ہاجز

امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

روح کے وجود کو جس نے دیکھا ہو۔ آکاش کو دیکھی۔ یہی روح کا وجود ہے۔ ابدان میں جو ارواح ہوتے ہیں۔ اسی آکاش سے ایک سوکھشم انش اون ابدان میں عموماً اور اُن ابدان کے دل و دماغ میں خصوصاً پرکاشتا ہے۔ اوسکو روح کہتے ہیں۔ یہ آکاش جو نظر آرہا ہے اور اسمیں ساری سرشٹی نمودار ہے ایک ہستی علیم بالذات لازوال قائم بالذات انت آتما ہے۔ لیکن اُس قوتِ علیم کا ظہور عام طور پر نہیں ہوتا ہے۔ جب اسی انت آتما کی سوبھاؤ پرکرتی (قوت ارادی) سے اسی آکاش میں چتر (نقوش) بن جاتے ہیں۔ اوس میں دل اور دماغ ہو کر اونمیں پرکاش علم اور گیان کا معلوم ہونے لگتا ہے۔ جسمیں قوۃ ارادی (پرکرتی) انت آتما لازوال سے وہ دل اور دماغ کے چتر کند پڑ جاتے ہیں تو گیان شکتی نہیں بہاستی ہے۔ پس نہ کوئی جنمتا ہے نہ مرتا ہے ؎ وجودِ ما معمائیست حافظ ✤ کہ تفسیرش فسونست و فسانہ۔

Marfat.com

اسی پر کہا ہی ؎ ما در پیالہ عکس رُخ یار دیدہ ایم ✤ ای بیخبر ز لذت شرب دوام ما -
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ✤ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

برکت عاجز - مقام وقت صدر

مقام وقت صدر

## نکتہ

کب کی سرشٹی اوتپت شدہ ہے اور کبتک رہیگی - اسمیں لا انتہا مخلوق اوتپت ہوئی اور سنگہار ہوئی - اور اسی طرح اوتپت اور سنگہار ہوتی رہیگی - لیکن وہ لوگ جنہوں نے عمدہ تصانیف چہوڑیں مثل بالمیک بیاس - سعدی - محقق طوسی - جلالی - حافظ وغیرہ کے فوت شدہ نہیں سمجہی جا سکتے - ان تصانیف سے اُنکے اجسام تو دکہائی نہیں دیتے - تاہم اونکی دل و دماغ کی اندرونی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے کہ کس اعلےٰ اخلاقی زندگی کے مرد تہے - ارواح اونکی اننت آتما آکاش میں لین ہیں - خیالات پاکیزہ اونکے عالم میں منور ہیں - فیض کی روشنی سے ہر کہہ و مہ مستفید ہو رہا ہے - گویا اونکی زبان سے سبق لے رہا ہے - یا اعلےٰ مقاصد کے لکچر سن رہا ہے - آج کل زمانہ فوٹوگراف کا ہے - اگر آجکل بزرگان کے فوٹو بہی لئے جائیں بلکہ بُت بنائے جائیں اور ساتھ ہی اونکی کتب تصانیف اون تصاویر کے سامنے بعد وفات اونکی پڑہی جائیں تو وہ بزرگان بعد شریر چہوڑ چکنے کے بہی ملاقی اور حاضر متصور ہونگے - اور اگر اونکے لکچر اونکی زندگی میں فوٹوگراف (گراموں فون) میں بھر لئے جائیں اور تصاویر بتوں کے قریب رکہکر اونکو کہولا جائے تو بمثل زندہ حالت کے وہ موجود تصور ہونگے - پُل چاہ - مسجد - مہمان سرائے کی بنانے والوں کی چند خواص عالی معلوم ہوتی

Marfat.com

ہیں۔ کہ رفاہ عام میں انٹرسٹ لینے والے تہے۔ اور بقولیکہ ؎

نمرد آنکہ از وے بماند بجاء + پل و مسجد و چاہ و مہمان سراء

اُن کے نام زندہ رہتے ہیں لیکن تصانیف عالی مثل جوگ واسشٹ۔ آتم پُران۔ اپنشد۔ گیتا۔ گلستاں۔ بوستاں وغیرہ کی مجموعی عالی فضائل کے لحاظ سے مصنّفان کے نام ابد تک زندہ رہتے ہیں۔ بلکہ وہ خود زندہ ہی سمجہنے چاہئیں۔ کہ اون کے مبارک وجود سے کلامیں صادر ہو کر اعلےٰ زندگی اور موکہش بندگانِ خدا حاصل کرتے ہیں۔ پس تعلیم عام ہونی چاہیئے۔ اور ہر ایک کو اعلےٰ تصانیف سے فیض عام عالم میں چہوڑنا چاہیئے۔

برکت عاجز۔ امرتسر۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

مقام امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۳ بجہ بعد دوپہر

## نکتہ

مَیں نے خواہش کی کہ کوئی عالی مضامین لکہوں۔ بہت چٹ پٹایا کوئی مضمون نہ پُہرا۔ خدائی جناب کی طرف توجہ کی تو جواب ملا کہ جب ہماری مرضی ہوتی ہے۔ تمہارے دل پر اپنے حضور سے ایسے مضامین بیٹ دیتے ہیں۔ جب مرضی ہوگی لقا کرینگے تم کیوں کوشش کر کے ناحق سوچ وبچار کی اُلجہن میں پڑتے ہو۔ کیا تم نکات کے چاچے لگتے ہو۔ عشق نہ شد چٹی شد۔ جو کچھ ہم نے چاہا کرایا۔ جو چاہینگے کرائینگے۔ تم کون اور تمہارا واسطہ کیا۔ خاموش۔ تن زن۔ برکت عاجز حیران۔ مقام تاریخ وقت صدر۔ مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جو عالی مضامین مبادی عالیہ سے مجہہ پر لقا ہوتے ہیں مثل بجلی کی

Marfat.com

چمک کے دو چار یک دفعہ ہی نازل ہو جاتے ہیں - اگر حافظہ نے قابو کر لئے تو لکھتے وقت تک رہ جاتے ہیں - ورنہ چھین ہو جاتے ہیں - کئی دفعہ حافظہ سے بھی کافور ہو جاتے ہیں - اس قدر عرصہ تحریر میں پانچ مضامین تین چار پہلے اور ایک آج مفقود ہوا ہے - پچھلی مضامین سے ایک یاد ہی آ گیا جو لکھ چکا ہوں - برکت عاجز - مقام وقت صدر امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجے صبح -

## نکتہ

چاند کی روشنی استفادہ نور کا اوس نے سورج بھگوان سے حاصل کیا ہوا ہے - اسی طرح مریخ - زہرہ - زحل - عطارد - مشتری پر سورج بھگوان کا ہی نور پرکاشتا ہے - جب سورج بھگوان لوپ ہوتے ہیں - یہ سب چمک دمک سے چمکتے اور نور افشانی کرتے رہتے ہیں جب سورج بھگوان طلوع ہوتے ہیں تو اُن کے نور میں انکے انوار جو دراصل سورج بھگوان کے ہی انوار ہیں - اپنے اصل میں لین (محو) ہو جاتے ہیں اسی طرح ارواح انسان وحیوانات جو پرماتما دیو کا ہی پرکاش ہیں - مفارقت بدن کے بعد پرماتما دیو میں لین ہو جاتے ہیں - کل شی یرجع الی اصلہ ؎ ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش ٭ باز جوید روزگار وصل خویش

برکت عاجز - مقام وقت صدر

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

تیرے خیال میں مناجاتیں وہ پڑھنی چاہئیں جن سے اثبات واجب ہوتا ہو یعنی خدا کی ہستی کے دلائل اُن مناجات میں مذکور ہوں - اس

Marfat.com

سے مناجات سننے والوں کو خدا کی ہستی کا یقین پیدا ہوگا اور وہ پہر پریم بھگتی سے خداوند تعالیٰ کی توحید گایا کرینگے۔ اوسسے ڈرینگے۔ حمد وثنا پڑھا کرینگے۔ اگر پہلے سے ہی خدا کو موجود سمجھکر جو مناجاتیں ہیں پڑہی جائیں توانہیں کسی ناخدا شناس کی بہکاوٹ سے وہ کبھی بدیں حجت بہک بھی جائینگے کہ خدا کا ماننا سیر کی فقیری چلی آتی ہے۔ جب خداشناسی کے دلائل سے اونکی دل میں پہلے سے مناجاتوں اثبات واجب والی سے ابھیاس ثبوت خدا تعالیٰ کا جما ہوا ہوگا تو وہ معنوی شخص کی بہکاوٹ میں آنکر ایمان نہ کھوئینگے۔ مَیں نے جو ایسی مناجاتیں مطالعہ کتب بزرگان سلف سے معلوم کی ہیں ذیل میں رقم کرتا ہوں۔ ان کا ورد مناجاتی کو یوگ ہے۔ از کتاب دُرّہ فاخرہ حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ۔ دلیل اثبات واجب:۔

ان فی الوجود واجبًا۔ والا لزم اخصار الوجود فی الممکن فیلزم ان لا یوجد شئ اصلا لان الممکن ان کان متعددا لا یستقل بوجودہ فی نفسہ وھو ظاھر ولا فی ایجادہ لغیرہ لان مرتبۃ الایجاد بعد مرتبۃ الوجود اذ لا وجود ولا ایجاد فلا موجود لابذاتہ ولا بغیرہ فاذا ثبت وجود الواجب۔

یہ دلیل نہائت آسان قریب الفہم اور پُرزور مدلل ہے۔ اس دلیل کو بطور مناجات کے سب سے اوّل پڑہنا چاہیئے۔ اسکے بعد خیالات صنائع کی مناجاتیں پڑہنی چاہئیں۔ جو حسب ذیل لکھتا ہوں۔ سعدی علیہ الرحمۃ بوستان میں فرماتے ہیں ؎

ببیں تا یک انگشت از چند بند ✤ باقلیدس صنع در ہم فگند

Marfat.com

پس آشفتگی باشد و ابلهی ✣ که انگشت بر حرف صنعش نهی
تامّل کن از بهر رفتار مرد ✣ که چند استخوان بے زدو صیل کرد
که بے گردشِ کعب و زانو و پا ✣ نشائد قدم برگرفتن ز جا
ازاں سجده بر آدمی سخت نیست ✣ که در صُلب او مهره یک لخت نیست
دو صد مهره صد یکدگر ساخت است ✣ که گل مُهره چون تو پرداخت است
رگت بر تن است ای پسندیده خو ✣ زمین در وسی صد و شصت جو
بصر در سر و فکر و رائے و تمیز ✣ جوارح بدل دل بدانش عزیز
بهائیم بروے اندر افتاده خوار ✣ تو همچوں الف بر قدمها سوار
نگوں کرده ایشاں سر از بهر خور ✣ تو آزمی بعزّت خورش پیش سر
نشائد ترا با چنیں سروری ✣ که سر جز بطاعت فرآوری
ولیکن بدیں صورتِ دلپذیر ✣ فرفته مشو سیرتِ خوب گیر
رهِ راست باید نه بالائے راست ✣ که کافر هم از روئے صورت چو ماست
ترا آنکه چشم و دهن داد و گوش ✣ اگر عاقلی در خلافش مکوش
گرفتم که دشمن نه کوبی به سنگ ✣ مکن بار ے از جهل با دوست جنگ
خردمند طبعانِ منت شناس ✣ بدوزند نعمت بمیخ سپاس
ولله - بنام جهاندار جاں آفریں ✣ حکیم سخن بر زباں آفریں
دلله - زبر افگند قطرهٔ سوئے یم ✣ زصلب آورد نطفهٔ در شکم
ازاں قطره گوئے لالا کند ✣ وزیں صورتِ سرو بالا کند
قدیے بنکوکار و نیکی پسند ✣ بکلکِ قضا در رحم نقش بند
دهد نطفه را صورتِ چون پری ✣ که کرد است بر آب صورت گری
نهد لعل و فیروزه در صلب سنگ ✣ گل لعل در شاخ فیروزه رنگ

Marfat.com

## ولہٗ در گلستاں

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند + تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار + شرطِ انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

## مولوی نظامی در سکندر نامہ

توئی گوہر آماے چار آخشیج + مسلسل کن گوہراں در مزیج
ز سردی و گرمی و از خشک و تر + سرشتی باندازہ در یک دگر
چناں برکشیدی و بستی نگار + کہ بہ زاں نیارد خرد در شمار
چناں بستی ایں طاق نیلوفری + کہ اندیشہ را نیست زو برتری
مہندس بسے جوئد از رازشاں + نداند کہ چوں کردی آغازشاں
ہمہ صورت پیشِ فرہنگ و رائے + بہ نقّاشِ صورت بود راہ نمای
مرا ہست بینش نظرگاہِ تو + چگونہ نہ بینم بدو راہِ تو۔
ترا بینم از ہرچہ پرداختہ است + کہ ہستی تو سازندہ او ساختہ است

## مولانا جامی علیہ الرحمۃ در تحفۃ الاحرار

گر نہ ز پشتِ کرمت زادہ بود + نافِ زمین از شکم افتادہ بود
ولہٗ۔ روی بتو آریم کہ قادر توئی + نظم کنِ سلکِ نوادر توئی
ایں ہمہ آثار کہ نادر نماست + بر صفتِ ہستیٔ قادر گواست
کون و مکاں شاہدِ جودِ تو اند + حجّتِ اثباتِ وجودِ تو اند
رنگ رزِ باغ توئی باغ ما + کارگرِ صنعتِ صبّاغِ ما۔
باغ نشاں گر ندہد زیبِ باغ + باغ شود بر دلِ نظّارہ داغ
بودی و ایں باغِ دل افروز نی + باشی و میدانِ شب روز نے
بحرِ بقائی تو و باقی سراب + منک المبدء والیک المآب

Marfat.com

گرفتم از پاے مرا دستگیر + انت نصیری والیک المصیر

بیاس مہاراج در وشنو سہنسر نام

اوم یس سمرن ماترین جنم سنسار بندہ نات و مچتی نمس
تس مئی نمہ سمت بہوتا ناد بہوتاے بہو پہرتے زمین کو آکاش
میں بلا آدہار اور سہارے کے معلق فرمانے والا م انیک روپ روپار
وشنوے پربہہ وشنوے - برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

جب ایک والدہ یہ امید رکہتی ہوئی کہ بچہ جنوں گی - وہ بڑا
ہوگا - میری پرورش کریگا - میری پیران سالی کا سہارا ہوگا - بچہ جنکر
مرجاتی ہے - اُسوقت کی سینری کیسی ہیبت ناک ہوتی ہے - اُس کی
دل کی دل میں ہی رہی - اور اب بچہ کو کون پالیگا - جب دو تین چار
سال کے بچہ ہوتے ہیں اور ماں باپ پر لاڈ کیا کرتے ہیں - اور تب
ماں باپ مرجاتے ہیں - اب اونکی نازکشی کون کریگا - اونکی ننہی ننہی
یتیم صورتیں دیکھ کر دل کیا کہتا ہے - یہ نظارہ کیسا خوفناک اور دل دہلانے
والا ہوتا ہے - جب کوئی جہاز یا کشتی ڈوبتے ہیں - اونکی سواریوں اون
بچہ کی فریادیں نعرے سننے کی کس میں طاقت ہوتی ہے - اے بے پرواہ
ذوالجلال مالک تیریاں بے پرواہیاں ؎

ایس جوگی دے سنو اکھاڑی + حسن حسین نبی دے پیارے
ماریوس وچ جدال نی + پانی باجہہ ترسا کے

سچ ہے ؎

Marfat.com

ز تعظیم تو پیش تو ہست و نیست ✤ اگر باشد و گر نباشد یکیست

جلال خداوندی سے ڈرو۔ کانپو۔ خود ہی امان میں رکھی۔ برکت عاجز

امرتسر ۲۲ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۰۶ بجہ صبح۔

## نکتہ

پرمارتھ سے بے بہرہ دہن وان پُرش موٹر کاروں پر سوار پھرتے ہیں۔ اہل ہنر پرمارتھ گیانیوں سے تعظیم کی خواہش رکھتی ہیں۔ پرمارتھ گیانی ایسے بے خبر لوگوں کی موٹر کی سواری کو گدہے کے برابر سمجھتا ہے۔ اور اپنے پاپیادہ چلنے کو موٹر سے بھی اعلےٰ ترین سواری تصور کرتا ہے۔ میں کسی ایسے شخص کو سر جھکانا نہیں چاہتا۔ جو مجھ سے کم عقل ہی خواہ وہ مسند امارت پر بیٹھتا ہے۔ خواہ وہ موٹر کی سواری پر کرتا ہی میری تعظیم صرف اوس کو ہے جو سچا برہم گیانی برہم روپ ہے۔ میں ایسے شخصوں کو جھکتا ہوں جنکی شان میں یہ اشلوک کہا ہی۔ وہو ہذا:۔

یدوا کیاے امرت پانا پرت پدم بیتنگ سدھا نیرسا۔

یدوا کیاے ارتھ وچارنا ردو بہمتا سورگوپی کاراگرہنگ۔ یدبانی بکھدا تم پورن مین شانت تچھنگ جگت تول وت۔ تسمئے شری گوروے واسشٹ منے نتینگ نمس کورمہی۔

میں نے ایک فقرہ اور بنایا ہے جو نہائیت ضروری تہا۔ وہ حسب ذیل ہے:۔ تسمئے شری گوروے بالمیک منے نتینگ نمس کورمہی۔

ایک مستثنےٰ بہی میں نے سر جھکانے کے لئے رکھی ہی وہ شخص جو برہم گیانی برہم مورت اور پرمارتھ کی علم والا نہ بہی ہو اور مجھ سی کم عقل بہی ہو۔ لیکن صدق دل سے مجھ سے محبت کرتا ہو۔ اور میری ٹہل سیوا

Marfat.com

پوری رغبت سے کرتا ہو۔ اوسکو بھی میں پرنام کرنے کو طیار ہوں۔
جو کوئی چاہے آپ کو اوس کی چاہئے باپ کو۔ آدت کو آدر کریں۔
چلت نوائیں سیس ۔ تلسی ایسے میت کو ملئے بسوا بیس۔

تا امکان میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ایسے پیارے محب کو گیان سکھلاؤں۔ کہ اس دولت بے پایاں نکھٹ بھنڈار سے ایسا جن محروم نہ رہنا چاہئے۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

میں نے بھگوتی جیو سابق کی حیات میں چند نکات لکھے تھے۔ وہ پرمارتھ گیان کے لئے پوری کافی تھے۔ اور نکات لکھنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی تھی۔ لیکن پرمدیو کی اچھیا یہ معلوم ہوئی کہ جگت اوپکار کے لئے اور نکات بھی تحریر ہوں جو تا تحریر ہذا لکھے جا رہے ہیں۔ اس لئے پرمدیو نے مناسب سمجھا کہ بھگوتی جیو کے فراق میں راقم عاصی کو مبتلا کر دیا جائے تاکہ صابون درد سے تمام میل گناہوں کی دل عاصی سے دھل جائے ایکاگر برتی سے زنگ دل زدودہ ہو جائے۔ العشق نار یشتعل فی القلب ویحرق ما سوی المطلوب۔ دل پر تو انوار تجلی الٰہی کے لئے قابل بنجائے۔ اس لئے حکمت خداوندی سے بھگوتی جیو سابق کا جو اونہیں کا اوتار تھیں۔ مانو سرستی دیوی تھیں مجھ سے اوٹھالیا۔ تاکہ اس بیقراری ہجر کی آگ سے تمام خس وخاشاک گناہان کا جو دل مضطر میں جمع تھا جل گیا۔ دل صاف ہوگیا۔ توتب (ترجمہ) جوگ واسشٹ کمال پریم سے پڑھوایا۔ اور لب لباب جوگ واسشٹ (ترجمہ اردو) کا

Marfat.com

پوری مستقل برقی اور مصمم ارادہ سے کرادیا - ابھی جوگ واسشٹ مذکور
پڑھا ہی کیا کرتا تھا کہ بھگوتی جیو حال کو عطا فرمایا - جنکے بچتر چرتروں کی
ایک الگ کتاب مَیں نے لکھی ہے - پھر طبع موزون ہوگئی اور بھگوتی جیو
حال جو بھگوتی جیو سابق ہی ہیں - اور مثل سرستی دیوی کے ہیں اون کی
پرتو تجلّی سے دل میں ایک بارش فضل رحمانی کی ہوگئی - پہلے لُب لباب
جوگ واسشٹ مرتب کرایا - پھر نکات کے سیلاب شروع ہوگئی - جو
لکھی جا رہے ہیں - سب نکات افضال ایزدی سے ہیں - مجھہ عاجز کی
ایک حرف لکھنا بھی کیا مجال ہے - مرضی آلٰہی حسب مذکورہ تحریر نکات
ہذا میں پوری ہو رہی ہے - لا تتحرک ذرۃ الّا باذن اللہ - برکت عاجز

مقام امرتسر ۲۲ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

پہلے نکات جو زمانہ حیات بھگوتی جیو اوّل کی تحریر پا چکے ہیں - اون
میں تناسخ کو اور جیو آتماؤں کو تسلیم نہیں کیا گیا ہے اور بعد کے نکات
میں تناسخ اور جیو آتماؤں کو مانا گیا ہے - اور مختلف امور کو میری تحریر
میں تناقض مت سمجھو - اسمیں بھی ایک نکتہ ہے - وہ سمجھائے دیتا ہوں
پہلے مضمون میں تناسخ اور لا انتہا جیو آتما حسب عقیدہ دیانند سرستی
کی تردید کیگئی ہے - جو کرنی ضروری تھی - کیونکہ دیانند نے اصلی صحیح
صورت تناسخ اور جیو آتما کو غلط طور پر تاویل کرکر بیان کیا ہے - تناسخ
اور جیو آتما جیسے کہ ویدانتی مانتے ہیں - اور جو ویدوں کے مطابق ہیں
اونکو مَیں نے تسلیم کیا ہے - وہ صورت درست ہے - میرے پہلے
مضامین میں امر واقعہ تناسخ اور جیو آتماؤں کی تردید نہیں ہے - بلکہ

Marfat.com

طریق تاویل دیانند سرستی کی تردید ہے۔ مضامین نکات غور کر کر پڑہنے والے کو خود اس امر سے آگاہ کر دینگے کہ جیسا کہ میں نے اب بذریعہ تحریر ہذا وضاحت کر دی ہے ویسا ہی ہے ورنہ کوئی تناقض میرے نکات میں نہیں ہے۔ کوئی پڑہنے سُننے والا اس ابہام اور اوہام میں نہ پڑنے۔ لا یخفیٰ علی الابرار۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت صدر

## نکتہ

خوش قسمت وہ ہے جو روشنی عرفان میں سدہارے۔ بدبخت وہ ہے جو جہالت اگیان میں مرے۔ برکت عاجز

مقام امرتسر۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

میری نکات اصلاح اخلاق کے لئے کافی معلوم ہوتی ہیں۔ زیادہ بارش نکات کی چاہتے ہو۔ تو عیار دانش۔ گلستاں۔ بوستاں۔ کلید دانش۔ بہگوت گیتا جوگ واسشٹ۔ آتم پوران۔ دیوان حافظ۔ مطالعہ کیا کرو۔ ان سے سب امیدیں بر آئینگی۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

بہگوے کپڑوں میں ٹہگ بہی ہوتے ہیں۔ مگر کبہی کبہی مقابر [illegible] پرست پُرش لوگ بہی ملجاتے ہیں۔ [illegible]

خورش دہ یہ کنجشک کبک و حمام [illegible]

برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجہ صبح

آج شدہ جنابہ مکرمہ معظمہ معفورہ مرحومہ جدہ صاحبہ مائی روپ کنور دیوی کا ہے - جنہوں نے بعد وفات والدہ احقر کے احقر کو تا عمر پالا اور پالنے احقر میں بہت تکلیف اوٹھائی - الیشر پرماتما آنجنابہ مرحومہ کو موکھش عطا کریں - ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء - نویں شرادہ

## نکتہ

دنیا داروں کے سر پر ہی آفتیں پڑتی ہیں - جو جنگل نواسی ہیں اُنکو وہاں جاکر کوئی تکلیف نہیں دیتا ہے - چنگیز خاں نے اگر کوفہ میں قتل عام کی یا نادر شہ نے دہلی میں کی تو دنیا دار ہی مقتول اور تباہ ہوئے - بیشک کوفہ میں ایک عارف صاحب کمال شیخ فریدالدین عطار بھی مارا گیا تھا - لیکن اسوجہ سے کہ کوفہ میں دنیا داروں میں سکونت رکھتا تھا - حضرت عیسےٰ مسیح - سقراط - دارا شکوہ - سرمد - شمس تبریز - منصور - مولوی روم گورو تیغ بہادر - " " " - گورو گوبند سنگھ صاحبان جو شہید ہوئے تو وہ بھی بوجہ آبادی میں سکونت رکھنے کے - اگر جنگل نواسی ہوتے تو وہاں جاکر اونکو کوئی تکلیف نہ دیتا - ہیچ آفت نرسد گوشۂ تنہائی را -

کیل مین کو جاکر جنگل میں تکلیف دی گئی تو اونکی چشم کے شعلۂ آتشین سے ساٹھ ہزار سپاہی جل گئے - کھر دو کھر مریچ وغیرہ نے جنگل میں بسوا متر وغیرہ عارفوں کو تکلیف دی تو شریرام جیو کے ہاتھوں سے ماری گئے ؎

آنانکہ بکنج عافیت بنشستند ✤ دندانِ سگ دہانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند ✤ از دست و زبانِ حرف گیراں رستند

Marfat.com

دنیا مثال بحر عمیق است پُر نہنگ + فرخندہ عارفاں کہ گرفتند ساحلی

السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین

کس نیاید بخانۂ درویش۔ + کہ خراجِ زمین و باغ بدہ

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

کیلہ۔ سیب۔ ناسپاتی۔ انار۔ شکر کندی۔ سنگھاڑا۔ انگور۔ کھیرہ کھکڑی۔ خربوزہ۔ پھوٹ۔ انب۔ اخروٹ۔ چلغوزہ وغیرہ میوہ جات اور ہر قسم کا غلہ۔ سبزی۔ آلو۔ کدو۔ توری۔ وغیرہ یہ سب قدرت کی بنائی ہوئی ہیں۔ اور خود رَو ہیں۔ آدمی اور حیوان ماں کے پیٹ سے ہمراہ نہیں لائے۔ ایسا ہی شیر دار گائی بھینس وغیرہ قدرت نے مرغن غذا کے لئے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ جنگل نواسی رکھی منی وغیرہ کیلہ وغیرہ پھلوں کوڑہ پر اور شیر مادہ گاوان پر گذارہ کیا کرتے تھے۔ غلہ کی بوائی (کاشتکاری) میں تکلیف تھی۔ اسکو نہیں کھایا کرتے تھے۔ اب بھی جنگل نواسی پھل پھول اور شیر پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ تکلیف کا کام دنیاداروں نے اپنے گلے آپ ڈال لیا۔ کاشت کاری شروع کردی۔ تجارت۔ حرفت وغیرہ تکالیف اپنے اوپر بوجھ ڈال لیں۔ جنیاں جائیں اونیاں بلائیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

کثیر مقداریں پرمانو جمع ہو کر خاص خواص بناتے ہیں مثلاً تیل دار مشعل کی اور ہینگ کی بدبو کستوری کی خوشبو۔ جب آکاش میں ان پرمانو

Marfat.com

پرمانو جدا جدا ہو کر پہیل جاتے ہیں - تو سب بوئی خوشبوئی بدبوئی محسوس نہیں ہوتی - اسی طرح عالم جب سوکہشم روپ پرکرتی یعنی ایشور کے سوبہاؤ میں لطیف صورت میں ہوتا ہے - اُسکا بہان نہیں ہوتا ہے - جب گاڑہا ہو کر زمین ستاری پہاڑ درخت سمندر بن جاتا ہے - بہاسنے لگ جاتا ہے - پہر گاڑہا پن سے واپس ہو کر اوّل پرمانو پہر پرمانوں سے انو - انووں سے آکاش - آکاش سے پرکرتی پرکرتی سے ایشور روپ ہو جاتے ہیں ایشور ایسے سوکہشم ہیں کہ آکاش اونکے سامنے استہول ہے - برکت عاجز

امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

جیسے ہماری جسم میں ہاڈ رگیں خون گوشت پوست بال وغیرہ وغیرہ ہیں - اسی طرح سے پرماتما دیو ویراٹ کے وجود میں تاراگن سورج - چاند پہاڑ سمندر نہریں - درختان وغیرہ ہیں جیسے سمندر میں مچہلیاں مینڈک وغیرہ اور ہوا میں پنکہیرو - کبوتر - باز - طوطا - مکہی - مچھر وغیرہ اُڑتے پھرتے ہیں اور جیسے ہمارے بدن میں خون دورہ کرتا ہے - اور کئی اجرام چہوٹے چہوٹے جانور خون ہمارے میں دورہ کرتے ہیں اسی طرح سے ویراٹ مہاراج کے وجود میں تاراگن گہومتے آندہی آتیں - ہم انسان حیوان حرکت کرتے اڑتے تیرتے پھرتے ہیں - برکت عاجز

امرتسر - ۲۵ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۴ بجہ صبح

## نکتہ

جب ماس اہاری پرش گہوڑیں پگڑی باندہ کر اچہا لباس پہنکر موچہوں کو تاؤ دیتے ہوئے - داڑہی اور پٹی سوارے ہوئے گھر سے باہر نکلتے ہیں اور

Marfat.com

نیک کرداری اور بہل منسایت کا دم بھرتے ہیں - گلے میں یا ہاتھ میں مالا یا تسبیح بہی لئے ہوئے ہوتے ہیں - اور موکہش اور نجات کی امید رکہتے ہیں - اور اوروں کی اصلاح کا دم مارتے ہیں - مجہکو اوسوقت بڑا تعجب ہوتا ہے کہ دیکہو یہ اشخاص گوشت خواری سے خداوند تعالیٰ کو اپنے پر راضی سمجہتے ہیں اور مصلح قوم بنتے ہیں ؎

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت + دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

گورو نانک صاحب نے کیا اچہا کہا ہے ؎

پئیں پیالے دکہائیں کباب + دیکہو رے لوگو یہ ہوتے خراب

دنیا کا دیوانہ کہے ملک میرا + جب آئی موت سر پہ نہ میرا نہ تیرا

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

حضرت فردوسی - سعدی - حافظ مولوی روم - سائیں بلہے شاہ - صاحبان - معلوم ہوتا ہے کہ گوشت خوار نہیں تھے - انکی پاک کلامیں اس امر کی شہادت دیتی ہیں - فردوسی فرماتا ہے ؎

میازار موری کہ دانہ کش است + کہ جان دارد و جان شیریں خوش است

سعدی کے بہت سے اقوال پہلے نکات میں متعلق اس مسئلہ کے لکھ چکا ہوں انہوں نے اسی شعر کو بوستاں میں تضمین فرمایا ہے کہ ؎

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد + کہ رحمت بر آں تربت پاک باد

میازار موری کہ دانہ کش است + کہ جان دارد و جان شیریں خوش است

ولہ - ہمچناں در فکر آں یتیم کہ گفت + پیلبانے بر لب دریائے نیل

Marfat.com

گرندانی زیر پائت حالِ مور۔ ✤ ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل

حضرت سعدی نے اپنی تصانیف گلستان بوستان وغیرہ سے ایسا اوپکار سرشٹی پر کیا ہی۔ کہ اگر وہ زندہ ہوتے تو مَیں اُنکا چرنامرت لیتا پاؤں دہو کر پیتا۔ مگر اب بھی اونکی تصاویر اور قبر موجود ہیں جنکو دل سے سجدہ کرتا ہوں۔ حافظ فرماتا ہے ؎

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود ✤ سالہا سجدۂ صاحب نظراں خواہد بود

بر سرِ تربتِ ما چوں گذری ہمت خواہ ✤ کہ زیارت گہ رندانِ جہاں خواہد بود

خواجہ حافظ بھی فرماتے ہیں کہ ؎

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن ✤ کہ در طریقت ما غیر ازیں گناہی نیست

مولوی روم فرماتے ہیں ؎

لحم خوردن گفت سالارِ جہاں ✤ لحمِ خود گفتہ نہ لحمِ دیگراں۔

سائیں بلھے شاہ فرماتے ہیں ؎

پڑھ پڑھ ملاں علم کہاوے۔ ✤ چُک چک تمبا منڈی جاوے

دمڑی لیکے چھُری چلاوے ✤ نال قصایاں بہت پیار

پس ایسے بزرگوار اہل اسلام مثل دیوتاؤں کے ہیں۔ اہل ہنود کو دیوتوں کیطرح اونکو پوجنا چاہیئے۔ فرض کیا کہ ماس اہاری بھی یہ صاحبان تھے تو یہ تہا پرابت انہوں نے بھوجن کیا ہوگا۔ دُرباسا اور کرشن بھگوان کی داستان مشہور کی طرح من کامنا سے نہیں کھایا ہوگا۔ برہم سوترشری بیاس جیو کے چوتھے ادھیائے کے چوتھے پاد کے تیرھویں سوتر میں بحوالہ وید بھگوان کی شرتی کے لکھا ہے کہ برہم بیتا کو پن پاپ کرم اسپرش نہیں کرتا۔ نہ اگامی نہ سنچت۔ اسصورت میں باوجود ماس اہاری ہونے کے بھی یہ بزرگان

Marfat.com

مقدس اشخاص نزاپ ہوئے ہیں۔ برکت عاجز

مقام امرتسر تاریخ ایضاً وقت ۵ بجہ صبح

## نکتہ

سورگ آشرم کیا ہے ؎

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد ✣ کسے را با کسے کارے نباشد

ایک کمرہ ہوا دار ہو۔ اوسمیں مہاراج راجیندر کرشن دیو۔ واسشٹ بھگوان۔ عیسےٰ مسیح گورو نانک۔ تیغ بہادر۔ بھگت کبیر۔ بالمیک بیاس دتاتریو جاگولک۔ کپل من۔ شنکراچارج۔ منشی گھنیا لعل الکھ ہاری بابو کیشب چندر سین۔ میڈم بلیوٹسکی۔ حضرت سعدی شیرازی۔ خواجہ حافظ مولوی روم۔ مولوی جامی۔ مولوی نظامی۔ سائیں بلھے شاہ۔ بابا فرید صاحبان کی تصاویر ٹنگتی ہوں اور جو صاحب تصانیف ہیں اون کی تصنیفات اون کی تصاویر کے نیچے کھلی ہوں۔ شردھالو پرش اونکو پڑھتے بچارتے۔ گائین کرتے ہوں۔ تعصب۔ تکبر۔ حسد۔ بغض۔ کینہ۔ طمع۔ غضب کو اُس کمرہ میں دخل نہ ہو۔ نرمتا شوشیلتا دیا دھرم سنتوکھ کا نواس ہو۔ دال روٹی سبزی ترکاری کھانے کو اور ٹھنڈا پانی پینے کو ملے۔ آگے پتاجی مہاراج لالہ سکھدیال صاحب اور بھگوتی جیو کی تصاویر رکھی ہوں۔ جوگ باسشٹ مثل چاند کے ستاروں میں کھلا ہوا ہو۔ ایسے کمرہ میں ہم بیٹھے ہوں۔ رل مل ہرگن گا رہے ہوں ؎

ملسی اس سنسار میں بہانت بہانت کے لوگ ✣ رل مل ہرگن گائیے ندی ناؤ سنجوگ

ہم طاعت آرند و مکیں نیاز ✣ بیا تا درگاہ مسکیں نواز

تو ایسا آشرم ہمارے لئے سورگ آشرم ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جُوا سب سے بُری بلا ہے۔ حرام خوری کا عادی بناتا ہے۔ جاہل اسپر قسمت کا فیصلہ سمجھتے ہیں۔ جنگ ڈوبل جو بعض ممالک یورپ میں رائج ہے۔ اوسمیں سچائی کا فیصلہ سمجھا جاتا ہے۔ دراصل یہ امور قسمت کی فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں۔ کوئی نہ کوئی پاسہ پڑیگا کسی نہ کسی کو زخم لگیگا۔ اسمیں قسمت کا فیصلہ کیسا دھارمک خیال رکھکر کوئی خواہ کیسے معنے لگائے۔ سائنس کے امر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ جسکا نشانہ درست بیٹھیگا۔ بازی جیتے گا۔ خواہ سچا ہو۔ خواہ جھوٹا ہو۔ ؎

اگر صد سال گبر آتش فروزد ✤ چو یکدم آندراں افتد بسوزد۔

ایسے مذموم افعال سے اجتناب واجب۔ ظالم کے ظلم کو خدا پر چھوڑنا چاہئے۔ خود ایسی ترکیبیں نہ کرنی چاہئیں۔ صبر واجب ہے۔ کہا ہے کہ صبر کی مار بے اثر نہیں جاتی۔ اصبر اصبر ان اللہ مع الصابرین۔ ؎

پنداشت ستمگر کہ ستم بر ما کرد ✤ بر گردن او بماند و بر ما بگذشت

ستم بر ضعیفان مسکین مکن ✤ کہ ظالم بدو رخ رود بے سخن

مکن بر ضعیفان بیچارہ زور ✤ بیندیش آخر ز تنگی گور

جوئے نے پانڈوں کا کیا حال کیا تھا۔ جسکا نتیجہ کیسی خونریز معرکہ آرائی ہوئی تھی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اگر چاندی چاندنی کم چھٹہ اشٹمی وغیرہ کی ہو تو ایک لمحہ ایک طرف کو

Marfat.com

روشنی مذکور میں جلا کر رکھدو۔ تو مثل پورنماشی کے روشنی بڑھ جائیگی منظر خوشنما ہو جائیگا۔ برکت عاجز

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۶ بجہ صبح

## نکتہ

مناجات خوانی ضرور دل کو صفا کر دیتی ہے۔ وشنو سہنسر نام۔ گائیتری منتر۔ سورہ فاتحہ۔ سورہ اخلاص۔ استہوتر ہری ہر۔ جپ جی صاحب۔ مناجات نظامی در سکندر نامہ۔ دعائے سریانی۔ مناجات گلستان بوستاں۔ مناجات جامی در تحفۃ الاحرار۔ مناجات حکیم ثنائی اور اور بھی جو ہمیشہ پڑھتا رہے مغفور ہو جاتا ہے۔ مرادیں سدہ۔ بیاس تر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے سوترلے میں لکھا ہے۔ کہ ادیا سنا تا وقت مرگ کرتا رہے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

بیاس سوتر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے سوترلے میں لکھا ہے کہ برہم بتیا (عارف) کے پُن کرم بھی ناش ہو جاتے ہیں۔ تاکہ اون کے پھل بھوگنے کے لئے سورگ بیکنٹھ میں اوسکو نجانا پڑے (کیونکہ یہ سکھ بھوگنا بھی عارف کے لئے ایک قسم کی قید ہی ہے۔ گویا سونے کی بیڑیاں ہیں۔ عارف کے لئے آزادی موکھش ہے ؎

شوقے کہ شود بجز خدا پابندیست ✤ عقلے کہ شود مائل دنیا بندیست
در راہِ خدا بجز خدا ای سالک ✤ دنیا چہ بود خواہش عقبیٰ بندیست
ہر خیالے غیر حق را دزد دان۔ ✤ عارفاں را ہر زماں ایں درد داں

Marfat.com

احمد بہشت و دوزخ برعاشقاں حرام است ✤ ہرچہ رضائے جاناں رضواں شدست مارا

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

عارف اوسکو کہتے ہیں کہ جسکی سب قسم کی خواہشیں جل جائیں۔
ایسے عارف کو چاہئے کہ کسی بلند مکان برج وغیرہ پر بیٹھے اور خلق اللہ کا نظارہ کیا کرے۔ کسی کو حال مست۔ کسی کو حال مست۔ کسی کو کسی رنگ میں۔ کسی کو کسی ہیئت میں مست دیکھ سمجھا کرے کہ بحر زخار ناپیدا کنار برہم کی یہ لہریں اور ترنگیں ہیں ؎ رام بہروپ کے بیٹھ کے ہر کا مجرا دیکھ۔ مغربی ؎

یار ما ہر ساعتی آید بہ بازار دگر ✤ تا بود حسن و جمالش را خریدار دگر
کسوتے دیگر بپوشد جلوہ دیگر کند ✤ مظہرے دیگر نماید بہر اظہار دگر

یا سمندر یا ندی کنارے جا بیٹھے۔ اوسمیں چھلیں۔ ترنگیں اوٹھتی بیٹھتی۔ اوچھلتی گرتی دیکھ کر سمجھے کہ سنساری بیوہار بحر وجود میں اسی طرح پر ہے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

ہے دیوآتما۔ اگر آپ آکاش روپ ہیں تو اور اگر اگنی بنے ہوئے ہیں تو اور پون۔ جل۔ پرتھوی۔ ندی۔ نالہ۔ پہاڑ۔ چاند۔ سورج۔ تارا گن۔ پسو پنچھی برچھ آدک بنے ہوئے ہیں۔ توئیں آپ کو خوب پہچانتا ہوں۔ اوہشٹان ستیا سرب سرشٹی کی آپ ہی ہیں۔ سوتر کے لئے بھی روئی۔ کپڑہ کے لئے بھی روئی۔ چادر کے لئے بھی روئی۔ کرتہ پاجامہ کے لئے بھی روئی

Marfat.com

آپ ہی ہیں ۲ ہر طرف کے لئے نرنکا آپ ہی ہیں برف روپ بلبلا - بھنور -
ترنگ روپ سب کا آپ ہی ہیں - تجھ ماتر رائی پہاڑ سب آپ ہی ہیں
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ✣ من انداز قدت را می شناسم

برکت عاجز

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح

## نکتہ

تندرستی ہزار نعمت ہے - گنوں تو ہزار ہی پوری ہو جائینگی - بلکہ بے شمار - اگر بجائے ہزار نعمت کے بے شمار نعمت کہا جائے تو زیادہ موزون ہے - تندرستی سے جہان کی کرشموں کو دیکھتے ہیں - ٹہنڈی ہوا بہکتے ہیں - سبزہ باغ کے نظارے لوٹتے ہیں - اچھا کھاتے اچھا پیتے - موجیں اڑاتے ہیں - تندرستی سے ہی طبع آزمائی کرتے - شعر و سخن دلربا کہتے سنتے - وعظ سپیچ لکچر دیتے - حتی کہ موکھش کے گرنتھ رچتے ویا کھیان کہتے سنتے اور موکھش کے بھاگی (تندرستی) سے ہوتے ہیں
رنجورے را گفتند کہ دولت چہ میخواہد - گفت کہ ہیچ نمے خواہد -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

سخن گوئی میں چار چیزیں مشیت ایزدی سے آجمع ہوتی ہیں
وہ سخن پر تاثیر ہوتا ہے :-

۱ - الفاظ کی موزونی -

۲ - وزن بحر کی موزونی -

Marfat.com

۳۔ کافیہ کی موزونی۔

۴۔ مضمون کی موزونی۔

دیکھو اِس شلوک کو کہ اسمیں یہ سب خوبیاں موجود ہیں۔ اسلئے کیسا مؤثر ہے:۔

بھوگا نہ بھگتا، وے میو بھگتا ✣ تیو نہ تپتا، وے میو تپتا
کالو نہ یا تو وے میو یا تو۔ ✣ ترشنا نہ جیرنا وے میو جیرنا

اِسی طرح دیکھو اِس شعر کو

بیشک است بر گور بہرام گور ✣ کہ دست کرم بہ زبانوئے زور

اور دیکھو

خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ✣ در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

غزلوں کے بہت شعر باوجود دو مصرعوں کے مقفّٰی نہونے کے (کہ سب غزل کا اخیر اشعار میں ایک قافیہ ہی ہوتا ہے) رنگین اور خوبی مضمون کے لحاظ سے کیسے مؤثر اور دلربا ہوتے ہیں۔ مثلاً

بریں وواقِ زبرجد نوشتہ اند بزر ✣ کہ جز نکوئی اہل کرم نخواہد ماند
غنیمتے شمر اے شمع وصل پروانہ ✣ کہ ایں معاملہ تا صبحدم نخواہد ماند

ملک آزادگی و گنج قناعت گنجے است

(گنج اور گنج کا تناسب اور تجنیس خطی کیسی آنکر موزون پڑی ہے اور مضمون تو عالیشان ہے ہی)

کہ بشمشیر میسر نشود سلطان را

راہ کمتر زن من مسند مصر آنے تو شد ✣ وقت آنست کہ پدرود کنی زندان را
حکمت از مطرب و می گو و راز دہر کمتر جو ✣ کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمارا

Marfat.com

در کوئے نیک نامی ما را گذر ندادند + گر تو نمے پسندی تغیر کن قضا را
ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار + کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست
زاہد شراب کوثر و حافظ پیالہ خواست + تا در میان خواستہ کردگار چیست
فی الجملہ اعتماد مکن بر ثباتِ دہر + کایں کارخانہ الیست کہ تغییر میکنند
دہ روز مہر گردوں افسانہ ایست افسوں + نیکی بجائے یاراں فرصت شمار یارا
حسدچہ مے بری ای سست نظم بر حافظ + قبول خاطر و لطف سخن خداداست
بشوایں نقش دل تنگی کہ در بازار یکرنگی + بہ نعمتہائے گوناگوں مئے احمر نمے ارزد

یہانتک لکھ چکا تو مولا کریم نے فرمایا (دل میں) کہ ہمکو وارث عاشق مجازی کے بہی یہ دو مصرع پسند ہیں۔ موزونیت کے لئے لکھدی یہ تعمیل امر الٰہی لکھتا ہوں۔ وہو ہٰذا:۔

دذرات نہ جوگی نوں لکن دیندی تیری چاہ اوہ دلبرا وا سطائی۔
گل کپڑا عشق دے گہنیاں نوں مونہہ گہا او دلبرا وا سطائی۔

حکم ہوا کہ یہ چار مصرع بیدل کی بہی لکھدی:۔

محل موج نفس دوش طپیدن میکشد + عافیت در کشور ما دارد از آرام ما
مژدہ ای لب تشنگان دشت بی آب جنوں + گریہ دارم کہ خواہد شد دریں ایام ہم

چار مصرع اور بہی لکھ ے

کو رشد چشمش ز سوزن کاری دست قضا + پیش ازاں کز نرگس چشمت نزد بادام ہم
بے لب نوشین او بیدل بہ بزم عیش ما + گشت مینا و قدح را بادہ در جام ہم

وارث شاہ کا شعر لکھتے ہوئے آنکھوں سے جھڑی شروع ہوگئی تھمنے میں نہ آئی۔ ڈاٹیں نکلیں۔ ارشاد ہوا کہ یہ عبث نہیں ہیں۔ ایک ایک قطرہ اشک رہی ہے زنگ گناہ تیرے کو دہو رہا ہے۔ اور جہاں میں کئی نیکی

Marfat.com

کے پودوں کی آبپاشی کر رہا ہے۔ شانتی کر۔ میرے مونہہ سے نکلا۔

کدہر جائینگا مکہڑا موڑ کے وی ✣ کدہر جائینگا نہیوں نوں توڑ کے وے

حکم ہؤا کہ صبر کر اور بچار

تو خود دیکھ رہا ہے کہ مَیں اننت آتما بحر زخار ناپیدا کنار ہستی کا ہوں۔ موجودات عالم مثل چہلوں۔ ترنگوں کے مجھ سے اوٹھتی اور مجھ میں لین ہو رہی ہیں۔ تو بہی ایک ترنگ ہی۔ رامچندر اور واسشٹ بہی ترنگیں تھیں۔ بہگوتی روپ جسکے قلق میں تو روتا ہے۔ ایک ترنگ ہی تہیں۔ مجھ میں اُٹھی مجہہ میں لین ہو گئی۔ مَیں ہستی کا جل آبحیات ہوں۔ مَیں نے از راہِ رحم و کرم پہر تیری تسکین خاطر کے لئے اب دوبارہ تیرے پر بہگوتی روپ ظہور فرما دیا ہے۔ اسکو دیکھ اور شکر بجا لا۔ کس طرح کی محبت اور ناز تجھ سے یہ ترنگ کر رہی ہے۔ واقعی مَیں چُپ۔ برکت عاجز

مقام امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

کُل اشعار اور اقوال بزرگان سلف کے نکات ہی ہیں۔ متفرق کتابوں میں تھی۔ مَیں نے اپنے نکات میں تائیداً اونکو درج کر دیا ہے۔ کوئی زمانہ ایسا نہیں ہؤا کہ جب نکات نہ کہی گئے ہوں۔ اون اشعار و اقوال کو خوب بچارو۔ انند حاصل کرو۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء

## نکتہ

اسقدر جان لینا کہ برہم ویراٹ سروپ ہے یا ویراٹ برہم ہے۔ یہی گیان ہے۔ یہی معرفت ہی۔ صرف من نہ پیا کا شرط ہے۔ کئی اس میز کو پا کر

Marfat.com

جر گئے بقولیکہ ؎ ستانی زباں از رقیبانِ راز ٭ کہ تا رازِ سلطان نگویند باز
کئی نخ کھلوتے جامہ سے باہر ہوگئے۔ پکارنے لگی انا الحق۔ سولی پر
آویزان ہوئے۔ کسی نے قم باذنی کہا کھلڑی اتروائی۔ نشۂ وجد میں کسی
نے پوکارا کہ میں وہی رے میں وہی رے۔ جان کو بید پران پکاریں کہوج
دیکہو من کوئی رے۔ گڈے کے ساتھ باندہے ہوئے گھسیٹے چلے آئے۔ سر
پاش پاش ہوا۔ بدن چھلکے چھلکے ہوگیا۔ اس پر شبلی صاحب سے نہ رہا گیا
سوال کر ہی دیا۔ ؎

شبلی سوال کرد بدرگاہ رب کریم ٭ منصور را بدار چرا کردی ای حکیم

جواب آمد

منصور بود واقفِ اسرار سرِّ دوست ٭ آنکس کہ سرّ فاش کند ایں سزائے اوست

برکت عاجز۔ مقام امرتسر۔ وقت ۸ بجہ صبح

امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح۔

## نکتہ

مزے اور لطف کی بات ہے کہ جب کبہی کسی عالم پنڈت صاحب یا مولوی
صاحب سے اس خاکسار عصیان پناہ کی گفت گو ہوتی ہے تو فرمانے لگتے ہیں
کہ بڑی تیکہن بدی ہے۔ بڑی معلومات ہے بڑا علم ہے۔ اور ان باتوں سے
ہے کچہہ نہیں۔ من آنم کہ من دانم۔ جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ یہ راقم فونوگراف
یا گریموفون ہے اسمیں کوئی اور راگ الاپ رہا ہے۔ اس بنسری کو کوئی
اور بجا رہا ہے۔ ؎

من نمی گویم انا الحق یار میگوید بگو ٭ آستین و جبہ و دستار میگوید بگو

یہ انجن کسی اور کا تپایا ہوا ہے۔ وہی چلا رہا ہے۔ اور سیٹی بجا رہا

Marfat.com

ہے۔ برکت عاجز۔ مقام امرتسر۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۳ء ۸ بجہ صبح۔

مقام امرتسر۔ وقت ۱۲ بجہ بعد دوپہر۔

## نکتہ

کسی کو دولت حسن وجمال عطا کیگئی ہے۔ وہ اوس نشہ میں مست ہے۔ کوئی شہ زوری۔ تہوّر۔ شجاعت میں کمال رکھتا ہے۔ کسی کو دولت لا انتہا گنج قارون عطا کی گئی ہے۔ کوئی نشۂ حکومت میں سرشار۔ کوئی اولاد کثیر سپوت رکھتا اسی میں مسرور ہے۔ کوئی علم ہیئت ہندسہ نجوم فلسفہ ظاہری طب میں ید طولیٰ رکھتا ہے۔ کسی کو علم موسیقی میں کمال حاصل ہے۔ کوئی رموز سلطنت ملک گیری ملک داری کا ہم دان ہے۔ کوئی سمرتی شرع فقہ کا ہی دم بھرتا ہے۔ کوئی پیراک جہاز ران ہے۔ کوئی ایرو پلین غبارے بنا کر اوڑا کرتا ہے۔ کوئی فوٹو گرافی کا مشاق ہے۔ کوئی دستکاری کا ماہر ہے۔ کوئی انجنیری کی ڈینگ مارتا ہے۔ غرضکہ تمام وہ اشخاص جو ان دولت ہائے سے معمور ہیں وہ سب مفلس نادار ہیں۔ اور عزیز سرمایۂ عمر کو گھٹی کوڈاں رلا بیٹھے ہیں۔ جبکہ وہ علم برہما رتھ سے محروم اور یوگ اور ویدانت فلاسفی سے بے بہرہ ہیں۔ اے ہائے اے وائے جنکو یہ معرفت اور گیان کی دولت عطا فرمائی گئی ہے۔ وہی مبارک انسان اور سعادت مند ہیں۔ من یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مَیں کون اور میری حقیقت کیا۔ جب حضرت سعدی جو ایسے ریفارمر تھے۔ اپنی ڈیوٹی بجا کر رخصت ہوئے تو ہم نے کیا بیٹھ رہنا ہے۔ گلستان بنا کر

Marfat.com

حضرت ممدوح زیب رقم فرماتے ہیں۔ کہ ؎

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم ✤ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

برکت عاجز

امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۱۰ بجے صبح۔

## نکتہ

ناخلف پسران مثل دشٹا کے کیڑوں اور مُڑکے (پسینہ) کی جوؤں کے ہوتے ہیں جو ہوتے تو بدن سے ہی پیدا ہیں لیکن ناکارآمد ؎

زنان بردار اے مرد ہشیار ✤ اگر وقتِ ولادت مار زائید

ازاں بہتر بود نزدِ خردمند ✤ کہ فرزندانِ ناہموار زائید

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

آمد میٹھی ہے۔ آورد پھیکی ہے۔ آمد کیا ہے جو دل سے اُٹھے۔ آورد وہ ہے جسمیں دل شامل نہ ہو۔ ڈھونڈ بھال کر بنائی جائے۔ آمد دل میں برما کی طرح گھُب جاتی ہے۔ آورد دل چسپ نہیں ہوتی۔ ؎

کہن جامۂ خویش پیراستن ✤ بہ از جامۂ عاریت خواستن

بہتہ بیگانہ بہاگ اپنی کمبختی جگی۔ جو بات دل سے نہ ابھرے۔ اوسکو خواہ کیسا ہی حاشیہ فصاحت بلاغت اور مبالغہ کا چڑھایا جائے۔ اوپری [illegible] ہوتی ہے۔ جو دل سے اوٹھکر آتی ہے۔ بہلی معلوم ہوتی ؎

حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

؎ زعشقِ ناتمام ما جمالِ یار مستغنی است ✤ بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

Marfat.com

بہت سے بے شمار نکات کتب اخلاق ناصری - اخلاق جلالی - اخلاق محسنی میں بھرے پڑے ہیں - لیکن وہ مضامین آورد پائے جاتے ہیں - گلستان اور بوستان کے مضمون آمد پائے جاتے ہیں - اوّل الذکر کتابوں کے مضمون مثل پتھر کے سنگین اور گلستان اور بوستان کے مضامین گل گلاب اور نسرین کی طرح ہیں - اسی لئے میں نے ان نکات میں اخلاق ناصری وغیرہ مذکورہ کتب کے مضمون کو چھوا نہیں ہے - میں منع نہیں کرتا - جسکا جی چاہے اون مضامین کو پڑھے اور انکا فائدہ حاصل کرے - کتب مذکور میں اور آتم پوران میں مصنفان نے فاضلانہ طبع آزمائی کی ہے - اور حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے سدہ سدھارن پند و نصائح کو ذہن نشین کرانا ملحوظ رکھا ہے - بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا - جیسا کہ بمقابل آتم پوران کے واسشٹ بھگوان کا مضمون شیریں اور کومل ہے ایسا ہی سعدی کی کتابیں اخلاق مذکورہ کی کتابوں کے مقابل دلچسپ ہیں - مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح -

## نکتہ

پہنا پھرنا صحت کے لئے بہت مفید ہے - اس سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے - کل اعضاء اپنے اپنے کام میں چست ہو جاتے ہیں - بھوک لگتی ہے - بول و براز باقاعدہ آتے ہیں - مسام کھل جاتے ہیں - بہت سی امراض کافور ہو جاتی ہیں - امراء لوگ سواری پالکی و گاڑی کے عادی ہو کر صحت بدنی بگاڑ لیتے ہیں - ادویہ و معجونوں کے طلبگار رہتے ہیں طبیبوں کے ذرا ذرا سی بات میں محتاج - قدرتی قانون کی پیروی چھوڑ ہلتھ کی مٹی خراب

Marfat.com

کر لیتے ہیں - بہلے مانسو کچھ چلا پھرا کرو - ہاں - برکت عاجز -

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

موت مرضی الٰہی کا نام ہے - خدا کی مرضی کے خلاف جو جد و جہد کرتا ہے - مونہہ کے بل گرتا ہے - ناکامیابی کا دیو سامنے نمودار - میں نے بہگوتی جیو سابق کی رکہیا کے لئے بہت علاج معالجہ تدابیر کیں - یونانی ڈاکٹری ویدک دوائیں دیں - بدل بدل کر کئی نسخہ جات دیئے - دو برس علاج کیا - کونین وغیرہ مقویات ٹانک - یخنی - شوربا - بیضہ - سنٹوجن - گھی - ماکھن - دودھ - دودھ کاست - سکاچ املشن مالٹ - مربائے آملہ - سیب - بہی - ورق طلاء - نقرہ - میوہ جات - انگور - انار - ناسپاتی - ایسبغول - فسخس الائچی - طباشیر وغیرہ - خوراک متواتر دیں - بدن پر روغنوں کی مالشیں بہی ساتہہ ہی کرائیں - مفرحات کیوڑہ - بید مشک - گاؤزبان - عرق الائچی - سرب سرنشائی - سوڈا واٹر لیمونیڈ - برف وغیرہ بہی علی التواتر پلائے مگر ہائے کچہہ پیش نہ گئی - کسی دوا غذا نے کچہہ تاثیر نہ کی - آخر راقم کے جگر کو لکڑ کوب کر کر پرلوک دہام کو روانہ ہوئیں - سینہ میں ٹہنڈی سانس اور آنکہوں میں نہر اشکبار اپنی نشانی چہوڑ گئیں ؎

ہمہ ہر چہ کردم تو برہم زدی + چہ قوت کند با خدائی خودی
گزیدند فرزانگاں دست فوت + کہ در طب ندیدند داروئی

برکت عاجز

امرتسر - ۲۰ ستمبر ۱۹۱۳ء - وقت ۵ بجے شام

نکتہ

ستارے میرے خیال میں اندر سے پولے ہیں۔ پہلے گیس تھے۔ اوپر خاکستر کی طرح مٹی پانی آگئے ہیں۔ چونکہ انکے اندر آگ ہے۔ ہوا ٹھنڈی کے اوپر مثل غبارہ اور بُرج آتشبازی کے تیرتے ہیں۔ یعنی اُڑتی پھرتے ہیں۔ آکاش میں ہوا پھیلی ہوئی ہے۔ ایک دوسرے ستارے کی مرکز ثقل کی کشش سے دُور سے انکے قائم ہو گئے ہیں۔ آگ کا ہونا کوہ آتش فشاں زلزلہ وغیرہ سے ثابت ہے۔ لاوہ کوئلہ زمین سے نکلتے ہیں۔ جو ایک ستارہ ہے۔ برکت عاجز۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۱۳ء مقام وقت صدر

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

زمانہ کی رفتار چپ چاپ چلی جا رہی ہے۔ اوقات معینہ پر طفولیت جوانی پیری۔ اور موت جنم۔ خود بخود ہوتے جاتے ہیں۔ دانت اُگتے و گر جاتے ہیں۔ بال سیاہ سفید ہو جاتے۔ جھُرّیاں بدن چہرہ پر پڑ جاتی ہیں کھانسی دمہ پڑھ جاتا ہے۔ بیحواسی ہو جاتی ہے۔ جوان بالک بھی بیمار یوں چپ چاپ لد جاتے ہیں۔ پس سب قاعدے معین ہیں جنمیں ناگزیر سب سرشٹی جکڑی ہوئی ہے۔ جو ہونا ہے ہو کے رہیگا۔ پس فکر و غم ناواجب

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

سب دکھوں بیماریوں دردوں سے بُرا غم ہے۔ تعلقات سے پیدا ہوتا ہے۔ ظاہر میں کچھ روپیہ نہیں رکھتا۔ اندرون سے خون کو پیتا ہے ؎

بیکسے مرغ دیدم نہ باد نہ پر ٭ نہ از شکم مادر نہ پشتِ پدر

Marfat.com

نہ بر آسمان و نہ زیر زمیں ✣ ہمیشہ خورد گوشتِ آدمی

برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

جس کے گھر رات کو پُتّر (فرزند) پیدا ہو جاتا ہے۔ اوسکو کالی رات نورانی ہو جاتی ہے۔ جسکا متر پیارا دن کو مر جاتا ہے اوسکو دن کالی رات مثل مشہور ہے کالیاں کنداں ہو جاتا ہے ۔ اسی طرح امید کا برآنا لولہی کو کھڑا کر دیتا ہے۔ مایوسی ٹانگ لنگڑی کر دیتی ہے۔ مایوسی سے پرے سزا نہیں۔ برکت عاجز

امرتسر ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۳ء ۔ وقت ۵ بجہ ۔ صبح ۔

## نکتہ

قصائی جب جانور کو ذبح کرتا ہے اوسکو کچھ گلاں نہیں آتی ۔ جب اوسکا خویش و اقارب مر جاتا ہے۔ تو روتا ہے ۔ اپنا نینگر پرایا ڈھینگر۔

برکت عاجز

مقام امرتسر ۔ وقت ۷۔ بجہ صبح تاریخ ایضاً

## نکتہ

جب گوشت خور مُرغی کو ذبح کرتا ہے یا شکار سے مرغابی کبوتر مارتا ہے تو صرف پاؤ بھر گوشت کھاتا ہے۔ لیکن اون جانوروں کو دوام کے واسطے جہان کے لطف اوٹھانے زندگی کے مزے اُڑانے سے محروم کر دیتا ہے ۔ پاؤ بھر گوشت اتنی بیشی سے کھایا تو کیا کامیابی۔

برکت عاجز ۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کتنا چٹ پٹا ئیے - ہوتا وہی ہے - جو خدا چاہتا ہے -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

عالم فاضل ہو لیکن زیادہ شادیاں کرلے تو وہ وشے پرست ہے

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کم بینائی والے کو عینک آنکھیں ہیں - افیونی کو افیون عصا ہے - عارف کو خدا پر بھروسہ ہے ؎ کسے را کس بود - کس را کسے + مرا امید رب العالمین بس -

زنگی بہ زیادتی لشکر نازد + رومی بہ سنان و گرز و خنجر نازد
ہر کس بہ وسیلہ مربی نازد + من بیکسم و مرا مربی ربی

خداوند تعالیٰ آپ میرا سہارا ہیں - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

بزرگ کون ہے جو چہاندیدہ زمانہ کا ہوتا ہے - سرد و گرم نشیب و فراز آزمودہ ہوتا ہے - جو بزرگوں کے نصائح نہیں سنتا - پھر سنکر عمل نہیں کرتا پیچھے پچھتاتا ہے - ؎ دست بر دست میزند کہ دریغ + نشنیدم حدیث دانشمند
سیانے کا کہا اور آنولہ کا کہا پیچھے یاد آتا ہے - ؎

Marfat.com

آنچہ در آئینہ جواں بیند - + پیر در خشت خام آں بیند
جوانا سر متاب از پندِ پیراں + کہ رائے پیر از بختِ جواں بہ
نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں دوست تر دارند
جوانانِ سعادت مند پندِ پیر دانا را -

برکت عاجز
مقام وقت ایضاً

## نکتہ
### خدائی رنگ

ایک ہی امید ہوتی ہے کسی کی اُلٹ پلٹ ہو جاتی ہے - کسی کی زائد از امید بر آتی ہے - ایک کی عورت حاملہ ہوتی ہے - امید رکھتا ہے کہ پسر تولد ہوگا - خوشی دیکھونگا - اوسکی عورت بھی بچہ جن کر مر جاتی ہے - خانہ تباہ ہو جاتا ہے - ایک شک میں ہوتا ہے کہ عورت بچگی بھی یا نہیں - دو پسر قوام تولد کر کے صحیح و سالم رہتی ہے ؎

خوش بخت اگر تشنہ رود بر سر کوہے + یا ابر فرو افتد و یا چشمہ بر آید
بدبخت اگر تشنہ رود بر سر چاہے + یا دلو فرو افتد و یا رسن گم آید

برکت عاجز
مقام وقت ایضاً

## نکتہ

گھڑی کا گھڑیال بیٹھلی اوتے ایک منٹ میں کچھ کا کچھ انقلاب ہو جاتا ہے - ایک شخص قالین بچھائے گاؤ تکیہ لگائے بیٹھا ہوتا ہے - حکم چلاتا ہوتا ہے کہ اتنے میں کسی چیز کو اوٹھانے کو طاق میں ہاتھ ڈالتا ہے - سانپ ڈس جاتا

Marfat.com

ہے - پس کہرام مچ جاتا ہے کوئی ڈاکٹر کیطرف کوئی منتری کی طرف دوڑتا ہے۔ کوئی دوائی لینے کو بھاگتا ہے - لالہ صاحب یا خواجہ صاحب بستر مرگ پر جان توڑنے لگ جاتے ہیں۔ آن کی آن میں کیا کا کیا کچھ ہو جاتا ہے۔ جہاں چنگ و رباب بجتے اور راگ گائے جاتے تھے۔ پٹنا پڑ جاتا ہے۔ آہ وزاری کے شور و فغاں بلند ہونے لگ جاتے ہیں۔ دم کے دم میں کیا ہو جاتا ہے۔ ایشر کی مہا مایا ؎

کمن نفس امارہ را پیروی + کہ ناگاہ چو فرماں رسد جاں دہی

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام امرتسر وقت ۹ بجہ صبح - تاریخ ایضاً -

## نکتہ

آنند بلا بگھن چاہیئے۔ جس آنند میں کلیش پڑ گیا - مانو کھیر میں مکھیاں پڑ گئیں - برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

امرتسر - ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء - وقت ۵۰ بجہ صبح

## نکتہ

من کے ہارے ہار۔ من کے جیتے جیت - جب من بجھا ہوا ہو کوئی کام نہیں بن پڑتا - نہ دنیا کا نہ پرمارتھ کا - جھکی جیسی منجی (چارپائی) پر بیٹھے ٹھوڈی (زنخ) کے نیچے یا پیشانی پر ہاتھ رکھی بیٹھا رہتا ہے - آہ سرد کھینچتا ہے - حالات پراگندہ ہوتے ہیں۔ دلجمعی عنقا ؎

اگر خود ہفت سبحہ از بر بخوانی + چو آشفتی الف با ما ندانی -

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

موت آہستہ آہستہ اپنے وقت معین پر آپہونچتی ہے۔ چارہ اوسکا فضول۔ برکت عاجز۔

مقام وقت صدر

## نکتہ

دنیا کی جو مخلوق ہے۔ کوئی غم و فکر سے خالی نہیں ہے۔ چوہے کو بلی کا ڈر ہے۔ بلی کو کتے کا۔ علیٰ ہذا القیاس کتے کو شیر۔ چیتا۔ بگھیاڑ (بھیڑیا) کا۔ انکو انسان شکاری کا۔ انسان کمزور کو بالاتر کا۔ اور بالاتر کو غنیم کا۔ اور غنیم کو غنیم دیگر کا۔ مچھر کو مینڈک کا۔ مینڈک کو سانپ کا۔ سانپ کو گرڑ کا۔ گرڑ کو باز کا۔ باز کو شکاری کا۔ مکھی کو کھٹا کا۔ کھٹا کو چھپکلی کا۔ چھپکلی کو گرڑ کا۔ گرڑ کو باز کا فکر و خوف لگا رہتا ہے۔ انسان کو روزی کا۔ خویش و اقارب کی مفارقت کا۔ ہر کوئی ملول رہتا ہے۔ بے رنج و غم و فکر کوئی نہیں ہوتا ہے۔

جہاں پیریست بے بنیاد ازیں فرہاد کش فریاد + کہ کرد افسوں و نیرنگش ملول از جان شیرینم

جاناں دو کہہ موہ کو وہ کہہ سمانا جگ + کوٹھے تے چڑ دیکھ لے گھر گھر ایہو اگ۔

البتہ جو لوگ خواہشیں ترک کر کر کنارہ ہو بیٹھتے ہیں۔ اوسکو کوئی دم سکھ کا ملجاتا ہے۔ نانک دکھیا سب سنسار + سکھیا سو چو نام آدھار۔

فرصت نگر کہ فتنہ چو در عالم اوفتاد + عارف بجام مے زدہ از غم [illegible]

مے دہ کہ ہر کہ آخر کار جہاں بدید + از غم سبک برآمد و رطل گران گرفت

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت صدر

# نکتہ

سب سے بڑا اپکار (احسان) دنیا پر حضرت نیّر اعظم سورج بہگوان کا ہے۔ (چھ کہڑک گئی) جب آپ غروب ہو جاتے ہیں عالم میں تاریکی طاری ہو جاتی ہے۔ جیسے پہول مُرجھا جاتا ہے یا جیسے بشاش چہرہ غمگین ہو جاتا ہے۔ یہ حالت دنیا کی ہو جاتی ہے۔ خلق اللہ کو بیہوشی مستولی ہو جاتی ہے۔ خواب غفلت میں پڑکر از خود رفتہ ہو جاتے ہیں۔ تمام کائنات کی موجودات میں سے حضرت نیر اعظم قابل شکریہ کے ہیں۔ اور پرتکہش بہگوان ہیں اس واسطے آتش پرست اور اہل ہنود انکی خاص پرستش کرتی ہیں بہت دانا لوگ انکا درشن عزت سے کرتے ہیں۔ سر جہکاتے ہیں۔ ہاتھ جوڑتے ہیں۔ گائیتری منتر اور سورج منتر پڑہا کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں گائیتری منتر یہ ہے:۔ اُوم بہُو اوم بہوا اوم سواہا اوم مہاں اوم جنا اوم تیا اوم ستیا اوم تت سوتر ورینینگ بہرگو دیو سیہ دہی مہی دہو یونہ پرچو دیات۔" سورج منتر یہ ہے:۔ اوم نمو دیّ وشتے برہمن بہاستے تے جسوتے جگت پوترے کرم سوترے سچی سوترے۔ کرم ساکہشتے پرتکہش دیوتا سری سور جا رنمسہ" عام مشہور ہے کہ حضرت نیر اعظم کی پرستش کا بڑا پہل ملتا ہے۔ گدا کو شہنشاہی ملجاتی ہے۔ شہنشاہ اکبر سورج کی پرستش کیا کرتے تہی۔ جو مشہور ہے کہ مکندا برہمچاری سی شہنشاہ اکبر بن گئے تہے۔ اسی طرح چاند سے امرت برستا ہے۔ اور اس سے جوار بہاٹا بہی ہوتا ہے۔ اور شکر ستارہ کہتے ہیں مینہ برساتا ہے۔ کوئی ستارہ زلزلہ کا باعث ہوتا ہے۔ کوئی کوئی کام کرتا ہے۔ اسی طرح تت (عناصر)

Marfat.com

پون - پانی - بیسنتر مٹی - آکاش اپنا اپنا کام کرتے ہیں - اور موجب قیام زندگی کا ہیں - مٹی کا بدن بنا ہوا ہے - آگ سے حرارت غریزی بنی ہوئی ہے - پانی کا ایک گھونٹ نہ ملے تو جان نکلتی ہے - پون تو پران ہی ہے - اگر چند منٹ دم گھٹ جائے تو موت حاضر ہو جاتی ہے - آکاش نہ ہو تو چلیں پھریں کس میں ؎

ابر باد و مہ و خورشید و فلک در کارند + تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار + شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرمان نبری

اہل ہنود جنکی ہائی فلاسفی علم الٰہی کی ہے - درست اور صحیح طور پر عناصر کو دیوتا مانتے ہیں - برکت عاجز

## مقام دقت ایضاً

## نکتہ

سنسکار کا مطلب ہم سمجھ گئے - سنسکار کیا چیز ہے - مرغوبات کی رغبت کا خوگر فتہ ہونا طبیعت کا - یہ رغبت آئندہ جنم میں بصورت شوق کے ظاہر ہوتی ہے - کسی کو زیادہ شوق میٹھا کھانے کا ہوتا ہے - کسی کو مصالحہ دار ترشی کھانے کا ہوتا ہے - کسی کو راگ سننے کا - کسی کو تاش گنجفہ شطرنج چوپٹ وغیرہ کھیلنے کا - کسی کو سونچی کبڈی کھیلنے کا - کسی کو کشتی لڑنے کا - کسی کو تیرنے کا - کسی کو دوڑنے کا کسی کو شکار کھیلنے کا - کسی کو سبزی ترکاری میوہ جات کھانے کا - کسی کو گوشت کھانے کا شوق ہوتا ہے درحل یہ شوق کیا ہے - پورب جنم کی عادت گرنتگی ہے - جسکو دوسرے معنوں میں سنسکار کہتے ہیں - اگر یہ شوق حد سے زیادہ طبیعت میں بڑھ جاتا ہے - تو اوسی طرح کے جانور بنجاتے ہیں - ہوا خوری والے شوقین طیور بنجاتے

Marfat.com

ہیں - بہت عمدہ لباس طرح طرح کے رنگین اور زیورات پہننے والے طاؤس بنتے ہیں کہ رنگا رنگ کا خوشنما بدن رکھتا ہے - تیرنے والے مچھلیاں مینڈک وغیرہ - گھر بنانے والے زنبور گھرین - بجڑا وغیرہ بنجاتے ہیں - کثرت شوق اور غلبۂ رغبت کا مزہ لوٹتے ہیں - جو تناسخ نہیں مانتے - وہ قدرت پر ان امور کو ٹھونستے ہیں - مولوی روم کہتا ہے ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند ❊ مہر او اندر دلش انداختند

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

میرے نکات میں جو مضامین کئی دفعہ بار بار آجاتے ہیں - تو وہ نیا نیا لباس پہن کر آتے ہیں - جو ادنیٰ لباسوں سے اونکا آنا ضروری اور موزون تہا جو ضروری تکرار مضامین کا نہیں ہے - معترض انگشت اعتراض سے باز رہے - برکت عاجز -

امرتسر ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجے صبح -

## نکتہ

کوئی علم موسیقی کا مدرسہ کھولتا ہے - تو کان اندری کی خاطرداری کرتا ہے - کوئی بڑا کمرہ بناکر خوبصورت تصاویر لٹکا کر عجائب گھر بناکر قالین بچھا کر بیٹھتا ہے - اور خوبصورت مہ جبینوں کے کوچہ میں چکر لگاتا ہے تو آنکھ اندری کی خاطرداری کرتا ہے - کوئی باغ گلزار لگاکر گلاب چنبیلی موتیا سے اور عطر کلوا کرناک اندری کی خوشبو سے خاطرداری کرتا ہے - کوئی سیب - انگور آنب - ناشپاتی خربوزہ وغیرہ سے ذائقہ اندری زبان کی خاطرداری کرتا

Marfat.com

ہے۔ اسی طرح تو چاندی کی خاطرداری طوائف منگوانے سے کیجاتی ہے۔ مگر ہائے غضب آتم پرماتما کی تپسیا کی جو بنام نہاد جیوآتما دیہہ کے کوٹھہ میں براجمان ہیں خاطرداری کی کوئی تدابیر نہیں کرتا۔ اگر مندر وغیرہ بناکر ٹل کھڑکا رے۔ یا اوان دیدی تو آتم دیو کی کیا پوجا ہوئی ؎

بندگی تیری نہ کیتی من لگا کر ایک بار ٭ اسطرح پڑھیاں نمازاں جیویں کوئی ٹر جاوے

آتما دیو صرف برہم ودیا کے پرچار سے راضی ہوتے ہیں۔ کہ اس ودیا سے اونکو واقعی پہچانا جاتا ہے۔ اس برہم ودیا کے پرچار کے لئے بڑی بڑی لائبریریاں کتب خانے۔ مندر۔ ست سنگ کے بنائے جانے اوچت ہیں۔ کہ پرماتما دیو پرسن ہوں اور سب مخلوق موکھش پاجاوے۔ نرک سرگ کا ڈھکوسلا اوٹھہ جاوے۔ آواگون کا دھندا مٹ جاوے بھگت کے جاکے اتاں فیض گنگا جاکے پانی ٭ کیہا ایتی کرنی کرلیم جوش ناپاوے

برکت عاجز مقام وقت ایضاً

اکرتسر ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجے صبح۔

## نکتہ

سچ برتو سچ کماؤ۔ بناوٹ اور جھوٹھ کی کوئی بنیاد نہیں ؎

راستی موجب رضائے خدا است ٭ کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

کوڑ بکھتے ناتکا اوڈک سچ سمیچ۔ جگ واسشٹ۔ گلستاں۔ بوستاں وغیرہ تصانیف سعدی۔ گنج حکمت۔ الکھ پرکاش وغیرہ تصانیف بشنی کہیا لعل الکھ دھاری۔ میری تصانیف ادیب الاعتقاد۔ دہرم پرکاش تحقیق روح۔ اور خصوصاً میرے یہ نکات ہر وقت پڑھتے رہو۔ مطالعہ میں رکھو۔ دین دنیا سنور جائیگے۔ موکھش نجات حاصل ہوگی۔ ؎

Marfat.com

گر نیاید بگوشش رغبت کس ✦ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اگر کسی جگہ کی آب و ہوا اچہی نہو۔ زندگی کا خطرہ ہو۔ ملیریا ستائے۔ پیٹ [illegible] رہے۔ کھانا اچھا ہضم نہ ہو۔ گلہڑ ہو جائے۔ سستی نازل رہی وغیرہ وغیرہ۔ لیکن رزق وہاں کشائش سے ملے تو کوشش کر کے اُس جگہ کو چہوڑ دو اور جگہ رزق تلاش کرو۔ جہاں کی آب و ہوا اچہی ہو۔ اپنی اور قبائل کی جان کو خطرہ میں نہ ڈالے رکھو۔ جان ہے تو جہان ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رزق وافر موت کے بعد کیا فائدہ دیگا۔ رزق [illegible] رام ہے ؎ رزق را روزی رساں پر میدہد۔

مقام وقت ایضاً۔

## نکتہ

دشمنی کا پیدا ہونا اچھا نہیں۔ جہاں دشمن پیدا ہو جائیں۔ وہاں سے نقل مقام کرو۔ اگر ایک دشمن ہو اور چہوٹا سا ہو۔ تو اوس سے یہی بے فکر نہ رہو ؎

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد ✦ دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

[illegible] عاجز۔ مقام امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح۔

مقام امرتسر وقت ۸ بجہ صبح۔ تاریخ ایضاً

## نکتہ

اپنے متروں پیاریوں کو بہی کبہی کبہی صدمات مالک پرماتما دیو پہونچا دیتے [illegible] دل شکستہ رہی۔ تکبر پیدا نہ ہو۔ جو ادبار کی جڑہ ہے ؎

Marfat.com

تکبر مکن زینہار اے پسر ✤ کہ روزے ز دستش در آئی بسر
تکبر عزازیل را خوار کرد ✤ بزندان لعنت گرفتار کرد
تکبر بود مایۂ مُدبری ✤ تکبر بود اصل بد گوہری

واسشٹ بھگوان بارمبار اہنکار کو مارنے کی ہدایت فرما رہے ہیں۔ اگر موکھش چاہتے ہو۔ تو اہنکار کو مارو یہ بڑا شترو ہے ؎

خویش را عریاں کن از فضل ای فضول ✤ ترک خود گو تا کند رحمت نزول
خاک شو تا گل بروئد رنگ رنگ ✤ در بہاراں کے شود سرسبز سنگ

## برکت عاجز

امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ایک بجے بعد دوپہر

## نکتہ

حسد ایک ایسا عیب ہے جس سے سوائے حاسد کے جلنے کے کسی قسم کا حظ اوسکو نہیں پہونچتا۔ جیسا کہ دیگر عیوب کام چیشٹا سے حظ نفسانی کا پُرش کو ملتا ہے۔ یا طامع اور حریص کو دولت یا شئی مطلوبہ ناجائز طور پر حاصل شدہ کا فائدہ پہونچ جاتا ہے۔ یہ حسد دیوتا صرف بشکل گناہ یا لذت یا آتش جاں گداز کے ہی ہیں۔ اس نکمے عیب کو زینہار نزدیک نہ پہنچنے دو

بمیرتا برہی ای حسود کین نجیت ✤ کہ از مشقت آں ہم برگزیند

الحسد داء لا یزول الا بھلاک الحاسد او موت المحسود۔ برکت عاجز

امرتسر ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجے صبح

## نکتہ

انسان گوشت خور کی اُستادی۔ حضرت انسان ایسا اُستاد ہے کہ باز اور کُتے۔ چیتے جو جانوروں پرند چرند کو مارنے والے ہیں۔ ان سے

Marfat.com

آشنائی گانٹھ بیٹھا ہی۔ انکو ہمراہ اپنے شکاری جانوروں کے طور پر رکھتا ہی۔
ان جانوروں سے بے گناہ جانور مرواتا ہے۔ کچھ آدمی بھی اسی قسم کے جاہل
اور بے رحم اپنے ہمراہ بطور ملازموں کے رکھ لیتا ہے۔ وہ میر شکار کہلاتے
ہیں۔ اس طرح سے جانوروں کو مار کر اون کے مُردہ اجسام سے شکم پُری کرتا
ہے۔ اور بہت خوش ہوتا ہے۔ جانور کو مار کر کامیابی سے بغلیں بجاتا ہی سے
بیڑیاں موت گواراں ہاسا۔ سے ہُمیں پیالے اور کھائیں کباب۔ دیکھو ری
لوگو یہ ہوتے خراب۔ تب مزہ پھیکا جب لیا جائیگا حساب۔ برکت حاجز

آئینہ

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اے بھائی لوگو جو تم اسقدر دماغ نہیں رکھتے کہ اس نرالے دربار کی کچھ
سکو کہ یہ پرلیس جہان و براے بوب برہم ہے۔ تو اس مسئلہ کو ماننے والوں
پر یہ بہتان مت لگاؤ کہ دیکھو جی ایسا ماننے والے لوگ نا ستک ہیں۔ خدا کو
نہیں مانتے۔ اسی جہان کو خدا مانتے ہیں۔ جو جڑ بوب متغیر بتلاتا ہی۔
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمہ آفتاب را چہ گناہ
برف کو برف جاننے والا پانی نہ جان سکے۔ کیڑا گوبر نہ پہچان سکے۔ تو
اسکا کیا گناہ ہے۔ اوسکو اسقدر جستجو چوئی اور تشفی اور تحقیق کا مادہ
نہیں ہے۔ کہ اصل واقعہ اور حقیقت حال کو معلوم کر سکے۔ وہ معذور ہے
اسی لئے تو سائیں بلھے شاہ صاحب کا قول ہے کہ بلھا کیہ جاناں میں کون
اکھیں توں اکھیا اکھیو آکھ۔ جسکا دماغ بند ہے اور گوبر کا ڈھیر نا یا
گوشت نظر آتا ہے۔ تو خوشبوئی سے بہرہ یاب نہیں ہوتا۔ اوس کے نزدیک
کاغذ خوشبودار چیز نہیں ہے۔ پس ایسے جہلا تو تم جہان میں عجیب غریب

Marfat.com

کاری گریاں دیکھہ کر خدا کے وجود کو علیحدہ مان رکھو۔ اور اوس کو اپنے سے بڑے برہمانڈ کا مالک خالق کرتا ہرتا جان کر اوسی سے ڈرا کرو۔ اور اوسکو ہیجا کرو۔ پریتی (محبت) بڑہا کر شبانہ روز سوتے جاگتے اوٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اوسکی عبادت کیا کرو۔ ہر ایک چیز کی بناوٹ میں تم کو عجیب غریب کاریگری پائی جائیگی۔ اوس سے خدا کی ہستی کا قیاس پیدا کر کر جہان کو از خود بلا پیدا کنندہ کے موجود اور قائم نہ سمجھو۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ✤ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

برکت عاجز

مقام امرتسر۔ تاریخ ایضاً۔ وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

جب مکان آباد ہوتا ہے اوس میں کوئی شخص سکونت رکھتا ہوتا ہے۔ تو اوس وقت اوس مکان میں کوئی چور گھسے یا مکان کو آگ لگے یا سانپ نکلے تو وہ ساکن مکان شور مچاتا ہے۔ کہ چور ہے سانپ ہے آگ لگی ہے۔ لیکن جب مکان کو قفل لگا ہو۔ سنسا پڑا ہو۔ تو خواہ چور داخل ہو۔ خواہ آگ لگے۔ خواہ سانپ نکلے۔ کوئی آواز اوس مکان سے نہیں نکلتی ہے۔ اسی طرح جب آتما دیو جسم کے مکان سے تعلق اوٹھا لیتے ہیں۔ جسم کو خواہ جلاؤ۔ یا دبوا دو۔ اُس سے کوئی آواز نہیں نکلتی ہے۔ حال بکار نہیں اوٹھتی ہے یہ مکان بے مکین کے ہوتا ہے۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جیسے خشک پھول میں خوشبو نہیں ہوتی۔ ایسے [illegible]

Marfat.com

آتما دیو نہیں ہوتے ۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

نکتہ

جیسے سوپن اوستھا میں پُرش میں سرشٹی ہوتی ہے ۔ ویسے ہی برہم میں برہمانڈ ہے جیسے سوپن اوستھا کی سرشٹی ست ہے ۔ لیکن ست ہو کر بہاستی ہے تیسے ہی جہان ہے نہیں لیکن ست کی طرح بہاستا ہے ۔

برکت عاجز

امرتسر ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء ۔ ۸ بجے صبح

نکتہ

انسان ایک طرف تو خدائی کا دم بھرتا ہے ۔ ادھر ایک مکھی اسکی برابر کو خراب کر دیتی ہے ۔ صاحب جاہ ہے تو ایسا ہی ۔ عاجز ہے تو ایسا

؎ چو بر داری از رہگذر دودرا ✤ خورد پشۂ مغز نمرودرا ۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

وشے بھوگ کے لئے پُرش استری کا اور استری پُرش کی محتاج ہے کیوں نہ ایسی برتی قائم کیجائے کہ احتیاج مابغیر اوٹھہ جائے ۔ ؎

ہر کہ شیراں را کند روباہ مزاج ✤ احتیاج است احتیاج است احتیاج

مجردی بحقیقت عظیم سلطنت است ✤ شنوز من تن آزاد خود بہ بند مسان

یک دو قطرۂ شہوت گہ خاک بر سر او ✤ اسیر زن نتوان شد بسال ہا چو دراز

برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

سکھپتی میں جیسا آنند ہے جہان میں اور کوئی ایسا آنند نہیں ہے انسان سکھپتی کے آنند کو سب آنندوں پر ترجیح دیتا ہے۔ جب گوہڑ ندرا والے کو جگاتے ہیں۔ لڑنے کو طیار ہوتا ہے۔ بہت ناراض ہوتا ہے۔ کہ ایسے آنند میں خلل ڈالا مشہور ہے کہ نیند چھوٹی بہن موت کی ہے۔ النوم اخ الموت۔ جب سکھپتی میں اسقدر آنند ہے۔ تو بڑی بہن کی گود میں کیوں بڑا بھاری آنند نہ ہوگا ؎

بقدر ہر سکون راحت بود بنگر تفاوت را + دویدن رفتن استادن نشستن خفتن و مردن

معلوم ہوا کہ انسان کی سب دکھوں کلیشوں بے آرامیوں مصیبتوں کی جڑ [illegible] صاحبہ ہی ہیں۔ ان کو بہت بہت سلام ہے ؎

عقلے است کہ سرمایہ صد درد سر است + فارغ بال آنکہ از جہاں بیخبر است

در بیضہ نمیکنند مرغان فریاد + ہر چند کہ بیضہ از قفس تنگ تر است

کیا ہی چین خواب عدم میں تھا + نہ تھا زلف یار کا کچھ خیال

سو جگا کے شور ظہور نے + مجھے اس بلا میں پھنسا دیا

بصحرائے عدم خوش خفتہ بودم + مرا با نیستی خویش خوش بود

ازاں خواب خوشم بیدار کردی + ندانم تا ازینت چیست مقصود

برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

مشہور ہے کہ کل اس مرہون باوقاتہا ؎

Marfat.com

تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست + سودے ندہد یاری ہر یار کہ ہست

سب چیز اوقات معینہ پر تاثیر پکڑتی ہی۔ قبل از وقت اوس کے حصول کی اوتاولی نہ کرنی چاہیئے۔ مولوی روم بہی فرماتا ہے ؎

مدتے ایں مثنوی تاخیر شد + مہلتے بایست تا خوں شیر شد

فصل بہی چہہ مہینہ کے بعد پکتا ہی۔ بالغوں کے بچہ پیدا ہوتا ہے نابالغوں کے نہیں۔ کسی نے کیسا سودمند اور اچھا کہا ہے۔ ؎

روزہا باید کہ تا یک مشت پشم از پشت میش + زاہدی را حلہ گردد یا حمارے را رسن

ہفتہ ہا باید کہ تا یک پنبہ دانہ ز آب و گل + عابدی را خرقہ گردد یا شہیدے را کفن

ماہ ہا باید کہ تا یک قطرہ آب اندر رحم + صفدری خیزد بمیداں یا عروسی گلبدن

سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ز آفتاب + در بدخشاں لعل گردد یا عقیق اندر یمن

قرن ہا باید کہ تا یک کودکے از درس علم + عالم دانا شود یا شاعر شیریں سخن

عمرہا باید کہ تا گردون گرداں یک شبی + عاشقے را وصل بخشد یا غریبی را وطن

پس ای عاشق صادقو علم توحید کے طالبو وصل الٰہی کے لئے کتنا زمانہ درکار ہے۔ اہل ہنود جنم جنمانتر حصول اس مدعا کے لئے کہتے ہیں جو سچ معلوم ہوتا ہی

اللہ اکبر اللہ اکبر ان اللہ علیٰ کل شئ قدیر۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

میری کتاب کو پڑہنے کے مستحق صلح کل لوگ ہیں۔ جو کسی مذہب کے ہٹ دہرمی ہوں کچہہ لاہب نہیں اوٹہا سکینگے۔ تب میرے نکات کو ہاتہہ لگاؤ جب صلح کل بنکر آؤ۔ چہلا پلانا مذاہب کا طاق پر دہر آؤ۔ پہر آؤ۔ ؎ میں صدقے جی آیاں نوں۔ برکت رائے عاجز

Marfat.com

امرتسر وقت دو بجہ بعد دوپہر

## نکتہ

منتر کی ستیا - میرے خیال میں منتر کی ضرور تاثیر ہوتی ہے - منتر مجموعہ ایک ایسے الفاظ کا ہوتا ہے جو شئے متعلق منتر کے ساتھ بہت ربط رکھتے ہیں - ہم ظاہری حالات آواز میں ایسی کیفیتیں دیکھتے ہیں کہ جنمیں اچھی بُری تاثیر ہوتی ہے - جب وہ آواز پُر تاثیر ہوتی ہے تو کوئی معقول وجہ نہیں ہے کہ منتروں کی کلام مؤثر نہووے - معمولی کلامیں تو مؤثر ہوں لیکن منتروں کی کلامیں مؤثر نہ ہوں - دیکھو جب غصہ سے بولا جاتا ہے تو مخاطب پر بڑا خلاف اثر پیدا ہوتا ہے - وہ گھبرا جاتا ہے - مضمحل ہونے لگتا ہے خوشامد لجاجت کرنے لگتا ہے - کبھی بھاگ جاتا ہے - اور اگر طاقتور ہوتا ہے - تو وہ بھی جھڑپتا ہے - مقابلہ کرتا ہے - غصہ کا جواب غصہ سے دیتا ہے - دشنام دہی سخت گوئی کیسی خراب اثر پیدا کرتی ہے - مار کٹائی کشت و خون پر نوبت لے آتی ہے مشہور ہے کہ جرح الکلام اشد من جرح السہام - اسی طرح پیار اور خوش خلقی سے تقریر کرنے سے بیگانہ نا آشنا عنایت فرما ہو جاتا ہے - ؎ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش - ؎

ادب تاجے است از لطف الٰہی + بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی

بچے پیار اور نرم آواز سے بہت ہی گرویدہ ہو جاتے ہیں - میٹھے اور معذرت کے بچنوں سے غصے فرو ہو جاتے ہیں - بلی اور کتا بچکارنے سے مطیع ہو جاتے ہیں - دُرے چھرے کہنے سے بھاگ جاتے ہیں - سُریلی آواز پر جنگلی ہرن عالم سکتہ میں ہو جاتے ہیں - بین دستار کی آواز پر سانپ مست ہو جاتا ہے - راہ چلتے لوگ راگ پر اور بنسری کی آواز پر جمع

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔ پیچوں اور وعظوں و کہانوں کے موقع پر سپیکر اور واعظ کی
کلام کئی سامعینوں کو وجد و حالت میں لے آتی ہے چیخیں نکلوا دیتی ہے۔ نعرہ
بہا دیتی ہے۔ زار زار رولا دیتی ہے۔ جب عام طور پر کلام ایسا اثر رکھتی
ہے تو مقرروں کی کلام کو بھی اسی طرح کی پُر تاثیر سمجھو۔ اوسکو بے اثر سمجھنے کی
کیا دلیل ہے۔ یہ کلام صیغہ تاثیر سے کیوں مستثنےٰ ہے۔ فافہم۔ برکت عاجز

## مقام وقت ایضاً

## نکتہ

## حقیقت موت

زندہ جسم کے بعض حصے بتدریج ساکت (ساقط) ہو جاتے ہیں۔ زندگی
کی حالت سے بے معلوم سرتے جاتے ہیں۔ کوئی تکلیف زندہ جسم کو محسوس
نہیں ہوتی ہے۔ جیسے ناخن بڑھ جاتا ہے۔ انگلی سے اوپر ہوا کو نوچ
ہوا۔ بال جو جڑھ کے اندر ہے۔ وہ تو زندہ ہے۔ جڑھ سے اوپر کٹا ہوا
ہو جاتا ہے۔ کٹوانے ناخن و بالوں مذکورہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔
اسی طرح جب کوئی عضو یا نصف بدن فالج سے یا کسی اور مرض کی
تاثیر سے یا کسی اور طور پر اپنے فعل سے معطل ہو جاتا ہے تو کوئی تکلیف
محسوس نہیں ہوتی ہے۔ اس سے برہما دیو والے [illegible]
بندگان خود کو ذہن نشین کرایا ہے کہ کل جسم کے مرنے کی صورت میں
کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی ہے۔ صرف [illegible]
حقیقت پائی جاتی ہے۔

اگر یک پردہ غفلت شود از پیش ۔ ذبیم مرگ نہ ہر دم ہزار بار بمیرد
بلکہ موت سے کئی زخموں کی تکالیف سے نجات ہو جاتی ہے۔ پس موت

Marfat.com

اصلی تکلیف دہ نہیں ہے۔ صرف خلق اللہ اوس کو دائمی مفارقت خویش اقارب کیوجہ سے خوفناک اور طوفان سمجھتی ہے۔ ورنہ مرنے والے کے لئے دوکہہ دائک نہیں ہے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

امرتسر ۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۴ بجہ صبح در روشنی لالٹین

## نکتہ

اے مالک کائنات ؎

چہ خواہی زمن با چنیں بود سست + ہماں گیر نابود بودم نخست۔
نیاوردم از خانہ چیزے نخست + تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست
اقرار میکند دو جہاں بر یگانگیت + طیار پشت عالمیاں بر درت دوتا
زباں تازہ کردن باقرار تو + نینگیختن علت از کار تو
کرا زہرہ آنکہ از بیم تو + کشائد زباں جز بہ تسلیم تو
ز تعظیم تو پیش تو ہست و نیست + اگر باشد و گر نباشد یکیست

ہر وقت میں تیرے چرنار بند میں دہیان رکھتا ہوں۔ کسی وقت اے جناب عالی حضور مجکو فراموش نہیں ہیں۔ صرف میرا یہی کام ہے کہ میں آں حضور مالک خالق خود اور جملہ سرشٹی کو فراموش نہ کروں۔ سو آپ کو کچھ چھپا نہیں۔ میں آپکو کسی وقت فراموش نہیں کرتا۔ اور آپ کے جلال کبریائی سے ڈرتا رہتا ہوں۔ شب و روز و ہر شام و ہر بامداد چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے پاخانہ بیٹھے بول کرتے میتھم کرتے ہوئے۔ آپ کو روشن ہے کہ میں کسی وقت آپکو فراموش نہیں کرتا ہوں۔ اے میرے مالک خداوند) تو بر یادی از ہر چہ دارم بیاد۔ میں کسی وقت اپنی ڈیوٹی سے گرا ہوا نہیں ہوں۔ ؎

Marfat.com

وو کار است با فرّ و فرخندگی ✤ خداوندی از تو ز ما بندگی

بلے کارِ تو بندہ پروردن است ✤ مرا کار با بندگی کردن است

نبود آفرینش تو بودی خدا ✤ نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا۔

نہ خلوت بدی کافرینش نبود ✤ نہ چون کردہ شد بر تو زحمت فزود

برتقدیر بندہ بشر ہوں

سرشتِ مرا کافریدی زخاک ✤ سرشتہ تو کردی بہ ناپاک پاک

گر آسودہ ور نا تواں میزیم ✤ چناں کافریدی چناں میزیم

اگر کوئی بھول مجھ سے ہو گئی ہو تو

بمکن چو کردارِ خود کارِ من ✤ بکن کار با من چو کردار من

رہی پیشم آور کہ انجام کار ✤ تو خوشنود باشی و من رستگار

چناں گرم کن عزم را ئم بتو۔ ✤ کہ خرّم دل آئم چو آئم بتو

برکت عاجز آپکی رحمت کا امیدوار۔

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اے آفریدگار پروردگار خالق مالک کائنات۔ کتنا ہی کوئی عقل کا گھوڑا دوڑائے تیرے بھید کو پانا محال ہے۔ تو اپنی ہی کرپا سے جس بات میں ہمارا بھلا ہو۔ وہ کرتا رہو۔ فردوسی کیسا اچھا کہتا ہے ؎

یکے را ز چاہ اندر آری بماہ۔ ✤ یکے را ز ماہ اندر آری بچاہ

یکے را برآری دشاہی دہی ✤ یکے را بدریا بماہی دہی

یکے را برآری بچرخِ بلند ✤ یکے را کنی خوار و زار و نزند

ندانم چہ بینند و دریابند کیں ✤ کہ بر داں توئی ای جہاں آفریں

Marfat.com

جہاں را بلندی و پستی توئی - + ندانم چہ ہر چہ ہستی توئی -
نانک - انت کارن کیتے بلا نہہ + تا نکے انت نہ پائے جا نہہ -
بلہے شاہ - لکھاں گئی ہزاراں آئے + اوسدے بھیت کسے نہیں پائے
گلاں تاں موسلے نال نی + پر کوہ طور چڑھا سکے -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خاک از تودۂ کلاں بردار - جب علاج کرو بڑے حکیم کا کرو - جب بیٹھو داناؤں کی صحبت میں بیٹھو - ؎

صحبتِ دانا مثالِ کیمیا - + زاں مسِ اعمالِ تو گردد طلا
گلے خوشبوئے در حمام روزے + رسید از دستِ محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری - + کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گلِ ناچیز بودم + ولیکن مدتے با گل نشستم
کمالِ ہمنشیں در من اثر کرد + وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم
صحبتِ صالح ترا صالح کند + صحبتِ طالح ترا طالح کند
پسرِ نوح با بداں بنشست + خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحاب کہف روزے چند + پئے نیکاں گرفت مردم شد

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

مقام وقت ایضاً

نکتہ

خواہ کتنا چٹ پٹا کھانا ہوتا وہی ہے - جو خدا چاہے

Marfat.com

مقام وقت ایضاً۔

نکتہ

دوست وہ ہے جو مصیبت کیوقت کام آئے۔ نہ کہ وہ جو چکنی چپڑی اُڑائے۔ ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست ٭ در پریشاں حالی و در ماندگی
دوست مشمار آنکہ در نعمت زند ٭ لاف یاری و برادر خواندگی

ایک صاحب نے دوستوں کے اقسام بیان فرمائے ہیں اور اُن سے برتاؤ کا طریق بھی ساتھ ہی بتلا دیا ہے۔ کیسے اچھے اشعار قابل عمل ہیں۔ وہو ہٰذا:-

دلا یاراں سہ قسم اند ار بدانی ٭ زبانی اندونانی اند و جانی
بنانی ناں بدہ از در بدر کن ٭ تواضع کن بیارانِ زبانی
دلا یارانِ جانی را بدست آر ٭ زبہرش جاں بدہ ار میتوانی

مقام وقت ایضاً۔ برکت عاجز۔

مقام وقت ایضاً

نکتہ

کمائی کس کی سپہل ہے۔

۱۔ جو راہِ مولا دے۔

۲۔ والدین کو جو مجازی خدا ہیں بھینٹ کرے۔ والدین کی احسانات کا صلہ کوئی ادا نہیں کرسکتا ہے۔ والدین آپ بھوکے رہتے ہیں اولاد کی شکم پُری جوں توں جس طرح ہو کر دیتے ہیں۔ آپ پالے (جاڑہ) مرتے ہیں۔ اولاد کو نگہا (گرم) رکھتے ہیں۔ سب سے مقدم اولاد کے آرام کا خیال مدنظر

Marfat.com

رکھتے ہیں۔ اسی دُھن میں سرگردان رہتے ہیں۔ ؎

شب چو عقدِ نماز بربندم ✤ چہ خورد بامداد فرزندم

ماں باپ کا سایہ اولاد کے سر پر رحمت الٰہی سمجھا جاتا ہے ؎

من انگہ بسر تاج زر داشتم ✤ کہ سر در کنارِ پدر داشتم

۳۔ قبائل یعنی عورت اور آل اولاد کی پرورش کرے۔ ہمنے ایسے بہت دیکھے ہیں کہ پائے خاں بنے گھوٹوں پگڑیاں باندھے ؎ کامدار بوٹ پہنے چرب وتر کھاتے شاپین برانڈی اوڑاتی۔ یاروں دوستوں میں بیٹھ قہقہ لگاتے۔ لیکن گھر کی خبر نہ لیتے۔ باہر میاں پنجہزاری۔ گھر بیوی چھتراں دی ماری۔ اپنی شکم پُری کرتے اور پیٹ پر شکم سیری سے ہاتھ پھیرتے۔ عورت اور لڑکے بالے۔ اُنکی جان کو روتے ؎ مبیں آں بے حمیت را کہ ہرگز ✤ نخواہد دید روئے نیک بختی۔

تن آسانی گزیند خویشتن را۔ ✤ زن و فرزند خود دارد بسختی

برکت عاجز مقام امرتسر پانچ کھڑک گئی

مقام امرتسر ۳ر اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۵ بجہ صبح

## نکتہ

اے خلق تمہاری قسمت اچھی ہے کہ سعدی فرما گیا ہے اور مَیں تمہاری توجہ اوس طرف دلاتا ہوں۔ اگر حضرت موصوف کی اس امرت بانی پر کان دھروگے اور ان اشعار لآلی آبدار کا روزمرّہ ورد کروگے تو تمام گناہوں اور افراط تفریط سے بچ رہوگے۔ پھر تمہارے نجات میں کیا شبہ ہے۔ ان اشعار میں بے ثباتی عالم ہست آلہ کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ کوئی چیز جہان کی دل بستگی کے لائق نہیں۔ آں حضرت یہ تو ہمدمی کتاب کریما

Marfat.com

میں ہی ان لآلی آبدار کو زیب رقم فرما دیا ہے۔ مگر ان پر کون توجہ دہری بہت عالم لوگ فضیلت کے نشہ میں ہی سرشار اخلاق ناصریاں و جلالیاں کے مطالعہ میں مصروف رہتے ہیں۔ حضرت موصوف کے اشعار یہ ہیں ؎

وزیں پس مکن تکیہ بر روزگار + کہ ناگاہ زجانت برارد دمار
مکن نفس امّارہ را پیروی + کہ ناگاہ چو فرماں رسد جاں دہی
مکن تکیہ بر لشکر بے عدد + کہ شائد ز نصرت نیابی مدد
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم + کہ پیش از تو بود است و بعد از تو ہم
بسا پادشاہانِ سلطاں نشاں + بسا پہلوانانِ کشورستاں۔
بسا تُند گردانِ لشکر شکن + بسا شیر مردانِ شمشیر زن
بسا ماہرویانِ نوخاستہ + بسا نوعروسانِ آراستہ
بسا نازنینانِ خورشید خد + بسا خوبرویانِ شمشاد قد۔
بسا نامدار و بسا کامگار + بسا سرو قد و بسا گلعذار
چو کردند پیراہنِ عمر چاک + کشیدند سر در گریبانِ خاک
چناں خرمنِ عمر شاں شد بباد + کہ ہرگز کسے زاں نشانے نداد
منہ دل بریں کاخ خورم ہوا۔ + کہ میبارد از آسمانش بلا۔
منہ دل بریں منزلِ جاں ستاں + کہ از وے نہ بینی دلی شادماں
منہ دل بریں دیر ناپائدار + ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام امرتسر ۵ بجہ صبح۔ تاریخ ایضاً

## نکتہ

مشہور قول ہے ؎ کیا بہروسا ہے زندگانی کا + آدمی بُلبلا ہے پانی کا۔

Marfat.com

پس جیو بلبلا ہیں جو سنسار سمدر میں اوتپت ہوتے رہتے ہیں۔ بلبلا کا کام بِنس جانا ہے۔ اسی لئے جیو حباب آسا اوتپت ہوتے اور بنستے رہتے ہیں۔ دوام قیام کسی کو نہیں۔ بلبلا کی رنگت دکھائی۔ لہروں کی ترنگ دکھائی اور پہر پانی کا پانی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مول منتر۔ برہم ست ہے۔ اور سب اِست ہے۔ ؎

قرارِ ہمہ ہست برنیستی۔ + توئی آنکہ بریک قرار ایستی

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

### ہماری ہستی

در عدم بودیم اوّل در عدم خواہیم رفت + ایں تماشائے جہاں را مفت می بینیم ما

از بیابانِ عدم تا سر بازارِ وجود + مثلِ شئی کفن آمدہ عریانے چند۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے + اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

عاجز برکت۔ مقام وقت ایضاً۔

امرتسر۔ تاریخ ایضاً وقت ۶ بجہ صبح۔

## نکتہ

کامی پرش تیل پہلیل سے بدن کو چوپڑتا ہے۔ اس سے بدن کی پشٹی نہیں ہوتی نہ زندگی بڑھتی ہے۔ بدن کی پشٹی اور درازی عمر صرف برہم چرج سے ہوتی ہے۔ ویرج کو پات کرکے بدن کو خواہ کتنا ملے دلے دھوئے

Marfat.com

چوپڑے تھوتھا ہی رہیگا۔ جب نبّو (لیموں) کو نچوڑلیں اور پھر دھودیں چوپڑیں تو کیا اوسکی جھوڑیاں ہٹ سکتی ہیں۔ تیسا ہی کامی پُرش کا حال ہے۔ تیل پہلیل سے بدن کا چوپڑنا کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اوستہا کٹ گئی۔ خودکردہ را چہ درماں۔ کی ہُندا وقت وہانیاں کی ہُندا پچھوتانیاں۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

اندریوں کے بہیئت مجموعی درست ہونے سے کام چلتا ہے۔ اگر ہاتھ آنکھ زبان کان درست نہوں تو لکھنا۔ پڑھنا۔ سُننا نہیں ہو سکتا ہے پس اندریاں قوت ادراک کی بڑی معاون و ممد ہیں۔ دماغ اکیلا کچھ ایسا کام نہیں کر سکتا۔ ایسا ہی تمام بدن بھی اروگ ہو۔ روگ کے وقت بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔ ؎

ایکہ دستت میرسد کارے بکن۔ ✤ پیش ازاں کز تو نیاید ہیچکار

برکت عاجز

امرتسر ۵ راکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح۔

نکتہ

مناجات الٰہی وضو (پنج اشنانان) کرکر پڑھنی چاہئیں۔ لیکن اگر کوئی ایسا موقع سفر وغیرہ کا آجائے کہ پانی دستیاب نہ ہو سکتا ہو۔ تو ہاتھوں کو مٹی ملکر صاف کرلے اور مجکو یہ حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں پر ظاہر کردوں کہ یہ تین اشعار ذیل مناجات استہوتر پڑھنے سے پہلے (ایسے موقعہ پر) پڑھ لے۔ خود وضو ہو جائیگا۔ اشعار یہ ہیں ؎

Marfat.com

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب ✤ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

۲- اگرچہ کافرم یا بت پرستم ✤ قبولم کن خدایا ہرچہ ہستم

۳- من نگردم پاک از تسبیح شاں ✤ پاک ہم ایشاں شوند و دُر فشاں

اِن اشعار کو پڑھکر پہر خواہ کوئی وید منتر یا آیات قرآن شریف یا شبد گرنتھ صاحب یا کسی اور بزرگ کی فرمودہ مناجات و شنو سہنسر نام وغیرہ پڑھ لے۔ کوئی دوش نہوگا۔ مناجاتیں پڑہی ہوئی مقبول ہونگی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مناجاتیں کیا ہیں۔ تین اقراروں سے درگاہ مالک میں جھکنا۔ اوّل اوسکی ذاتی صفات قائم بالذات سچدانند ہونے کا اقرار پیش کرنا۔ مثل ؎

نبود آفرینش تو بودی خدا ✤ نباشد ہمہ ہم تو باشی بجا۔

قرار ہمہ ہست بر نیستی۔ ✤ توئی آنکہ بر یک قرار ایستی

پہر صفاتی صفتوں کا پیش کرنا مثل ؎

توئی گوہر آمائے چار آخشیج ✤ مسلسل کن گوہراں در مزیج

ز سردی و گرمی و از خشک و تر ✤ سرشتی باندازہ در یکدگر

چناں برکشیدی دلستی نگار ✤ کہ بہ زاں نیارد خرد در شمار

پھر اُس کی کرامتوں کا شکریہ پیش کرنا۔ مثل ؎

اے کریمی کہ از خزانۂ غیب ✤ گبر و ترسا وظیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محروم ✤ تو کہ با دشمناں نظر داری

چناں پہن خوانِ کرم گستری ✤ کہ سی مرغ در قاف قسمت خورد

خدائے رہ است مسلم بزرگی و الطاف ✤ کہ جرم بیند و ناں برقراری دارد

Marfat.com

اِن اقراروں سے ذات الٰہی سے جوگ کرنا - مطلب توجوگ کرنے سے ہے ایسی مناجاتیں جوگ کا ذریعہ ہیں یعنی ایک خریطہ یا لفافہ جوگ الٰہی کا خط ڈالکر روانہ کیا جاتا ہے - اصلی مقصد نیت مناجات خوانندہ یا استھوتر پڑھنے والے کا دیکھا جاتا ہے - جیسا کہ فرمایا ہے - ؎

مابروں را ننگریم و قال را - ✣ مادروں را بنگریم و حال را -
ناظر قلبیم گر خاشع بود - ✣ گرچہ گفت لفظ ناخاضع بود
موسیا آداب دانان دیگراند ✣ سوختہ جان و روانان دیگر اند

صرف دل کی حالت ہی دیکھی جاتی ہے - نزع کی حالت میں جسوقت جوگ اور دھیان الٰہی کی زیادہ ضرورت ہے - بقول ؎ اوتپا کا ہے کہیا انت متا سوگتا - صرف جوگ اور دھیان پرماتما کا ہی سنسار بندھن سے چھوٹنے کیواسطے درکار ہے - اوسوقت زبان بند ہوتی ہے - مونہہ خشک ہوتا ہے - کوئی لفظ مونہہ سے نہیں نکل سکتا - کیا ایسی حالت میں دل سے مناجات نہ پڑھنی چاہیئے - میری رائے میں پاخانہ بیٹھے ہوئے پیشاب کرتے ہوئے بھی اگر دل خدا کی طرف جڑا رہے تو ایوگ (ناجائز) نہیں ہے شریک کریا ہگنے موتنے کی ہوتی جائیں - یوگ آتمک کریا ہے - وہ الگ ہوتی رہے تو کیا مضائقہ ہے بلکہ اچھا ہے کہ ایک لمحہ بھی یاد الٰہی سے دوری مہجوری یا کسی قسم کی معذوری نہ رہے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

انسان کو پانی فرض کرلو - خداوند تعالیٰ کو بھی ایک بحر زخار مان لو انسان خودی کی سختی سے برف ہوا ہوا مانو - جب یوگ محبت الٰہی سے

Marfat.com

بحر خاریں پڑیگا - خود سختی دور ہو جائیگی - برف پانا گل جائیگا - پانی ہو کر پانی میں سما جائیگا - برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

امرتسر ۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

دماغ ایک آلہ خیالات کا ہے - جب قوت ارادی سے (جو کہ آتما ہے) کل خیالات کو سنکوچ کر بے خیال ہو جاتا ہے - تو دماغ اپنے فعل خیالات کرنے سے معطل ہو جاتا ہے - باقی صرف آتما رہتا ہے - سائیں بلھے شاہ صاحب اسپر فرماتا ہے ؎ "ذرا خیال نوں چھڈ بے خیال ہو کھاں (دیکھ اندر چھپکر کون کھلوتا)" یہ آتما بلا انقسام و بلا تجزیہ واقعی ہونے کے محیط عالم ہے - جو جو اجسام (جو دراصل آتما کے ہی سنکلپی ہیں) اوس کے پرتو کے نیچے آتے ہیں نور گیان سے منور ہو جاتے ہیں - آتما بدستور محیط کل رہتا ہے - جز جز علیحدہ علیحدہ نہیں ہو جاتا ہے -

برکت عاجز - مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جب اور جسوقت بری خیالات اور افعال سے طبیعت اوچاٹ ہو - تو اُن خیالات اور افعال کو قطعی طور پر اوسی وقت دوام کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے - یہ نہیں کہ کسی آئندہ وقت پر ملتوی کرنا چاہیئے - کہ کسی مناسب وقت پر چھوڑا جائیگا - انکے چھوڑنے کا وہی وقت مناسب ہے کہ جسوقت طبیعت اون سے اوچاٹ ہوئی ؎ درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

نیک خیالات یا نیک تعلیم کیطرف طبائع بہت کم رجوع ہوتی ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اندریوں کے وشے جو مرغوب اور ملائم ہوتے ہیں (اور جو یہی سنسار کے قیام اور آواگون کا کارن ہیں) اِن خیالات اور تعلیم کیطرف رجوع کرنے نہیں دیتے۔ مرغوبات اور مطبوعات کا چھوڑنا کارے دارد۔ جتنا جتنا کم یا زیادہ بعض اشخاص کو نیک خیالات یا نیک تعلیم کیطرف راجع دیکھتے ہو۔ میرے نزدیک یہ امر اونکی جنم جنمانتروں کی صفائی حاصل کردہ کا ہے یکلخت نیک تعلیم وشے بہوگوں کے راغبوں کو مثل دیئے (سنسکار) کے لگتی ہے۔ آہستہ آہستہ (نیک تعلیم) اثر کرتی ہے۔ ؎

ایں دلِ دیوانہ را گفتم کہ عاقل شو نشد ✤ آں ہمہ آں ہی طفل را میلِ سبق خوانی کجا

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

خدا وند تعالیٰ کسی کو صرف حُسن صوری اور کسی کو معنوی دیتا ہے۔ کسی کو دونوں بخشتا ہے۔ اخلاق حمیدہ والا بدصورت بھی ہو تو محبوب ہوتا ہے ؎

سیرت کے ہم غلام ہیں صورت کو کیا کریں ✤ سُرخ و سفید مٹی کی مورت کو کیا کریں

سبحان اللہ۔ لفظ سُرخ کو اِس شعر میں دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ اِس چھوٹے سے مطبوعہ خوبصورت جانور کو جیسا کہ لباس خوبصورتی اُستاد ازل نے پہنایا ہے۔ ویسی ہی میٹھی اور سُریلی دل خوش کُن آواز بھی اسکو عطا کی ہے۔ اگر اِس چھوٹے سے جانور کی حیثیت و ہستی کے لحاظ سے اسکو حسن صوری

Marfat.com

معنوی سے مزین اور متحلی کہا جائے تو نا موزون نہیں ہوگا۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

محتاج از چشم و دست و پا یا مریضان یتیمان اور ضعیفان قابل امداد ہیں۔ انکی امداد و دستگیری کے لئے متمول اور اہل دول کا فرض ہے کہ ملک میں خیرات خانہ و پورہاؤس کھولیں۔ اور ملک کو بیٹے کٹے مشٹنڈوں کے دق کرنے والے سوالات اور بھیک مانگنے والے مکروہ اور دل آزار (نگوں دآوازوں) سے بچائیں جو بزرگوں کے ناموں کے واسطے آل اولاد کی قسموں کے نعرے اپنی صدا میں لگاتے ہیں۔ اللہ رسول کے واسطے۔ دیوی کے واسطے۔ بھگوان کے واسطے ڈالتے ہیں۔ بیٹوں کو ہمراہ دیکھ کر کہتے ہیں کہ انکے تصدق دو۔ یہ جیتے رہیں۔ ایسے برے طریق سے ناحق بھیک مانگتے ہیں جس سے دل بہت دکھتا ہے۔ بعض اولیا بن کر کہتے ہیں کہ ہم کو دو گے تو مراد پاؤ گے۔ بیٹا ہوگا۔ درجہ بڑھیگا۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ تم تو قوت لایموت کے لئے کاسہ گدائی لئے پھرتے ہو۔ تمہارے تو ہیں یہ قدرت کیسی ہے کہ دولت بیٹے سخی کو بخشدو گے۔ کیا خدا تعالےٰ کے تم سالے لگتے ہو۔ ایسے مشٹنڈوں دست و پا کو معطل کئے ہوئے اشخاص کو محنت اور مزدوری لگانے کی تدابیر کرنی چاہئیں +

اس امر پر محتاجوں کے لئے خیرات خانے آرام کا ہیں اور پورہاؤس کھولے جائیں اور سلسلہ سوالات محتاجوں کا بند ہو جائے۔ مجھے ایک حکایت گلستان کی یاد آئی ہے جو بہت مناسب مقام ہے اور وہ یہ ہے

Marfat.com

"خواہندہ مغربی در صفِ بزازانِ حلب میگفت کہ اے خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودی وما را قناعت رسم سوال از جہان برخاستے"

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مکھی اور مچھر بیماری لازمی اور متعدی ضرور لاتی ہیں۔ پسو اور کھٹمل بھی بہت جسمانی ضرر پہونچاتی ہیں۔ اِن سے حفاظتِ جسم لازم وضروری ہے کسی طرح کے پاؤڈر وغیرہ ایجاد کرو کہ اِن سے پناہ میں رہیں۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح۔

## نکتہ

بیاس سوتر برہم شاستر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے سوتر ۱ میں مذکور ہے۔ کہ سگن اپاسک سرگ حاصل کرتا ہے۔ لیکن پر برہم جاننے والا گیانی پُرش برہم ہوجاتا ہے۔ ؎ با خاکِ کوئے دوست بفردوس نگریم۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر۔ ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح۔

## نکتہ

چاروں اوستھا۔ جاگرت۔ سوپن۔ سکھپتی اور تُریا کی بہت بڑی اچھی اور عمدہ تشریح بیاس مہاراج نے برہم شاستر۔ برہم سوتر خود میں چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے دوسرے سوتر میں فرمائی ہے۔ بہت صاف دل چسپ اور پُرتاثیر سریع الفہم ہے۔ حکم ہوا کہ اِس سوتر کو پورا پورا اِن نکات کی کتاب

Marfat.com

میں درج کر دو۔ تاکہ موکھش کے بھاگی لوگ لابھ اوٹھاویں۔ حسب منشاء
پرماتما دیو تعالیٰ شانہٗ کے سوتر مذکور کو رقم کرتا ہوں۔ وہو ہذا۔ صفحہ ۲۰۰
دوسرا سوتر मुक्त प्रतिज्ञानात्
موکھش پدا سلئے از ہم بہتر ہے۔ کہ ہر کوئی جاگرت اوستھا میں دیہہ کے آن
دہیادک دھرم आन्द्यादि کر کے جگت اور سپن
اوستھا میں پتر وغیرہ سے لیکر جو سنسار میں شوک ہیں سو کسی نہ کسی شوک کر کے
سپن اوستھا میں روتے ہوئے کی طرح اور جاگرت اوستھا کے دیکھے سنے سمجھے
پدارتھوں کے سنسکار سے متہیا سنکلپ بکلپ کرتا اور جھوٹھے پدارتھ دیکھتا
اور سکھپتی اوستھا میں بنشٹ विनिष्ट مردہ کی طرح اچیت
अचेत استہت رہتا۔ مگر موکھش پنے سب بندہ سے
بمکت विनिर्मुक्त (تمام تر بری) شدہ سروپ چیتن
کر کے استہت رہتا ہے۔ چنانچہ دوسری شرتی مطابق شرتی مندرجہ سوتر
کے اور یہ ہے:۔

स्वेन रूपेणा भिनिष्पद्यते स उत्तमः पुरुषः

اور اس شرتی سے مکت آتما کا پرتی گیان ہوتا ہے جو اپنے سروپ
کر کے برہم سبھاد کو پراپت ہوتا ہے۔ اور وہ ہی اوتم پرش ہے۔ جو شرتی
میں کہا۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔
امرتسر ۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۹ بجہ صبح

## نکتہ

خیالاتِ فاسد کا پاٹھ کرتے وقت یا پاکیزہ خیالات لکھتے وقت آنا وہ

Marfat.com

مثال رکھتا ہی جو رکھیوں منیوں کے جگّوں کے خراب کرنے کی عفریت راکہش رکھتی تھے۔ وہ شیطان عفریت وغیرہ شریرام چندر کی بان سے ماری جاتے تھی یہ خیالات جب آویں۔ شریرام نام کے جپ سے اِن کو مارو۔ جہنم واصل ہو جائینگے۔ کوئی تاثیر انکی نہ رہیگی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

من میں آیا کہ تجھ سے ایسا پاکیزہ مقدّس کام تحریر نکات کا لیا جاتا ہی ہر محنت کا اجر ملتا ہے۔ کیا تجکو کچھ نہ ملیگا۔ یہ محنت عبث جائیگی۔ حکم ہؤا کہ ضرور انعام ملیگا۔ غلامانِ غلام نے آنسو بہا کر گذارش کیا کہ کوئی اور انعام نہیں چاہیئے۔ کفر کافر را و دیں دیندار را ٭ بہگوتی ایں بندۂ بدکار را۔ بہاونا کے مطابق بہگوتی جیو ملینگی۔ غلامانِ غلام عاجز برکت ناچیز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

کہیں خوشیاں ہوں شادیانی بجیں ٭ کہیں چاک دل کے ترانے بجیں۔
نہ با آنت مہر و نہ با اینت کیں ٭ کہ بہ داں توئی ای جہاں آفریں

برکت عاجز۔ عاجز سے عاجز

امرتسر۔ وقت پانچ بجہ شام۔ ۶ر اکتوبر ۱۹۱۳ء

## نکتہ

میری قوت ارادی بابو پیاری لعل صاحب زمیندار بروٹھا کو علیگڈہ سے بمعہ قبائل کھینچ لائی۔ امرتسر میں آنکر درشن دئی۔ دوسرہا نہ جو مَیں نے بدیں امید بنوا رکھی تھے کہ وہ آوینگے تو آرام پاوینگے۔ آج اونکو شرف

Marfat.com

حصول آرام کا بخشا - میرا یہ ارادہ بھی پورا ہوا - بابو صاحب نے خدا کی طرف سے سختیوں کو معشوقانہ امتحان بتلایا - اور ایک کتے کی جو ریل میں سوار تھا اور گھبرا رہا تھا - مثال دیکر آخر منزل مقصود پر پہونچ جانے کا تذکرہ فرمایا - قریب ۱ بجہ تشریف لائے تھے چار بجہ تشریف لے گئے - برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

امرتسر ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

میرا پوتہ جیوا رام چھوٹا پسر حکومت رائے میرے پسر اکبر کا ہے - بعمر ۷ سالہ ہے - رات مجھکو کہا کہ میرے پاؤں پر خارش ہوتی ہے میں نے نازد (لاڈ) سے کہا کہ ایک رنبہ (ہینا) بنوالو اوس سے کھورکا کرو - پوچھا کہ رنبہ کیا ہوتا ہے میں نے کہا کہ گھاس کاٹنے کا آلہ آہنی ہوتا ہے کہا کہ اوس سے تو میرا پاؤں کٹ جائیگا - جہانوہ سے - ہاتھ سے - برش سے اور بچھی کی ڈنڈی سے اور بہورہ سے کھورکا جاسکتا ہے - فوراً پانچ تدبیریں مذکور پاؤں کھورکنی کی مجھ سے اچھی بتلادیں - اوسوقت مجکو قول سعدی علیہ الرحمہ کا یاد آیا - جو یہ ہے ؎

گاہ باشد زپیر دانشمند + برنیائد درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودک ناداں + بغلط بر ہدف زند تیرے

برکت عاجز

امرتسر - مقام وقت ایضاً

## نکتہ

رکھی منی پتسوی لوگ جنگل باسی جو آگ کی دھونی اپنے پاس لگا چھوڑتی

Marfat.com

ہیں۔ اور بدن پر خاکستر مل چہوڑتے ہیں۔ اون سے فوائد ذیل سمجھ میں آئے۔ آگ کے رکہنے سے۔ ۱۔ حرارت غریزی قائم رہتی ہے۔ دوم۔ آگ کے دہوئیں سے مچھر وغیرہ جانور کاٹنے والے بھاگتے ہیں جو جنگل میں بوجہ سبزی کی زیادتی کے زیادہ ہوتے ہیں۔ ۳۔ خود آگ سے جانور تُند بار۔ شیر۔ چیتا۔ بھیڑیا۔ سانپ وغیرہ خوف سے نزدیک نہیں آتے۔ بدن پر خاکستر لگانے سے یہ فوائد معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۔ جاڑہ اور گرمی محسوس نہیں ہوتی۔ خاکستر کپڑہ کا کام دیتی ہے۔ ۲۔ مچھّر پسُّو وغیرہ کا نیش اثر نہیں کرسکتا۔ ۳۔ زمین پر سونے سے جِرم خاکی جو مضر ہوتے ہیں سرائتِ بدن نہیں کرسکتے۔ برکت رائے عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

امرتسر۔ تاریخ ایضاً۔ وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

اوسوقت کے لوگ موجود نہیں ہیں کہ جنہوں نے حالت وفات خداشناس بزرگان سعدی۔ مولوی روم۔ نظامی۔ جامی۔ نانک۔ کبیر وغیرہ کی دیکھی ہو۔ آیا ایسے بزرگان بہی دست موت سے کچہہ دق ہوئے۔ کیا حالت نزع وکرب اِنپر بھی طاری ہوکر موجب بے چینی و بے قراری کا ہوئی۔ یا سُکھالی سانسیں انکے دم نکل گئے۔ ایسے بزرگان ایسی سختی کے مستوجب نہیں ہوسکتے۔ میرا خیال ہے کہ انکو تکلیف نہیں ہوئی ہوگی۔ خدا انکا مددگار رہا ہوگا۔ کیونکہ انکو ہردم خدا تعالیٰ کی حضوری رہتی تہی حافظ ؎ شبِ رحلت من از بستر روم تا قصر حور العین + اگر در وقت جاں دادن تو باشی شمع بالینم کبیر ؎ جاں مرنے تھیں جگت ڈرے میرے من آنند + مرنے تے ہی پائے پورن پرم آنند۔ نانک۔ میری کنت نہ بھاوے چولڑا

Marfat.com

پیاری کیوں دہن چھیجے جائے ۔ حافظ ۔ خورم آں روز کریں منزلِ ویراں بروم ۔
ولہٗ ۔ چاک خواہم زدن ایں دلق ریائی چہ کنم ٭ روح را صحبت ناجنس عذابیست الیم ۔
مولوی روم ۔ مرگ اگر مرد است گو نزدِ من آ ٭ تا در آغوشش بگیرم تنگ تنگ
من از و عمرے ستانم جاوداں ٭ او زمن دلقے ستاند رنگ رنگ
حافظ ۔ حجاب چہرۂ جاں میشود غبار تنم ٭ خوشا دمے کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم
چنیں قفس نہ سزائے منِ خوش الحان است ٭ روم بگلشنِ رضواں کہ مرغ آں چمنم
چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ٭ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم ۔

جب اِن بزرگان کے ایسے خیالات تھے تو ضرور اونہوں نے خوشی اور مستعدی سے شریر کو تیاگا ہوگا ۔ برکت عاجز ۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد سب خون جسم کا پائزن (زہر) ہو جاتا ہے ۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ نہیں ہوتا ۔ ۱ ۔ اسوجہ سے کہ مُردے کے گوشت کو بُھوکے خموشاں میں چیل وغیرہ مُردار خور جانور کھا جاتے ہیں ۔ اگر جسم پائزن ہو گیا ہوتا ۔ تو سب خورندہ جانور مر جاتے ۔ حیوانات چرند پرند کو ذبح کر کر گوشت خور آدمی کھا جاتے ہیں ۔ اگر مرنے کے بعد جسم پائزن ہو جائے تو پھر خورندہ آدمی کیوں نہ مر جائیں ۔ اور قبر کے کیڑے جو مُردہ لاشوں کو کھاتے ہیں ۔ کیونکر زندہ رہتے ہیں ۔ ایک اخبار میں دیکھا تھا ۔ کہ ایک ڈاکٹر نے کلورافارم سے کچھ [illegible] پھر کوئی دوائی اونکی رگوں میں دیکر زندہ کر دی ۔ ایک جانور یا مُردہ آدمی کا پتہ یاد نہیں ہے ۔ اوسی ڈاکٹر نے سینہ چاک کر کر اوس کے دل کو انگلی سے حرکت دیدی تو وہ آدمی یا جانور آدھ گھنٹہ تک زندہ ہو گیا ۔ اگر بلڈ (خون) پائزن

Marfat.com

ہو جاتا ہے تو ایسے جانوران کس طرح زندہ ہو گئے - کئی وحشی آدمی بھی مُردوں کو قبروں سے اوکھاڑ کر وحشی ملکوں میں کھا جاتے ہیں - تو وہ کس طرح زندہ رہتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعبیریں بلڈ (خون) کے پائزن ہو جانے وغیرہ کی درست نہیں ہیں - موت ایک مرضی الٰہی ہے کہ جسکا سر پیر کسی کو نہیں آیا

برکت عاجز مقام وقت ایضاً -

مقام امرتسر تاریخ ایضاً وقت ۹ بجہ صبح -

## نکتہ

خواجہ حافظ کی کلام نہایت ہی سحر خیز - دلربا - مؤثر ہے - یہ شوخیاں خواجہ حافظ کا ہی حصہ تھیں - اس قالب میں آکر حضرت واجب الوجود تعالےٰ سے وہ اشعار فرمائے - خواجہ صاحب کے زمانہ میں اونکی پدوی (رتبہ) کا کوئی شخص نہیں تھا - نہ خاص نہ عام جیسا کہ خود فرماتے ہیں ؎

محرم راز دلِ شید ائے خود ✤ کس نمے بینم ز خاص و عام را

حضرت سعدی اور نظامی کو پسند فرماتے تھے - انکی تعریف اپنے ساقی نامہ میں فرمائی ہے - برکت عاجز - مقام وقت ایضاً -

مقام امرت سر - ۸ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء وقت ۱۰ بجہ صبح

## نکتہ

جب میں کسی بوڑھے آدمی کو طمطراق اور اکڑوں سے چلتے ہوئے دیکھتا ہوں تو یہ ضرب المثل درست پائی جاتی ہے کہ "رسی سڑ گئی لیکن وٹ نہ گیا" العادت لا یرد الا فی الموت - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مَیں نے شروع کتاب میں بحوالہ آتم پُران لکھا ہے کہ ظہور کثرت میں آتما حصّہ حصّہ نہیں ہوتا ہے۔ ایک ہی اپنی ہستی سے پرکاش ڈالکر مختلف اقسام موجودات کو منوّر کر ڈالتا ہے۔ شری بیاس مہاراج کا سدھانت بھی یہی ہے۔ جیساکہ وہ اپنے برہم سوتر کے چوتھے ادھیا کے چوتھے پاد کے چوتھے سوتر میں فرماتے ہیں۔

अमि भावेन दृष्टत्वात्

جو پر برہم کو پراپت وہ پر برہم سے پرتھک (علیحدہ) بیبھاگ کر سکے نہیں رہتا۔ ابیبھاگ کر کے پر برہم میں شدہ سروپ ہوا۔ استھت رہتا ہے کیونکہ تت مسی तत्वमसि (ارتھ) سوتو ہے اور اہم برہماسمی अहं ब्रह्मास्मि (ارتھ) مَیں برہم ہوں ایسے مہاباک ابیبھاگ ابکتا۔ (ابھیدتا) کر کے ہی آتما کو دکھاتے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

سوتر چہارم مذکورہ کے آگے پانچویں سوتر میں آتما کی تعریف یوں رقم فرمائی ہے۔ आत्मेति तूपगच्छन्ति ग्राहयन्ति च

یہ آتما پاپ رہت ہے۔ ست کام ہے۔ ست سنکلپ ہے۔ ارتھات ایسے ایسے اُپ تیاس उपन्यास ہونے سے برہم ورتی کر کے برہم بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے۔ جیمنی اچاریہ ایسا مانتا ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اسی دہیا اور پاد کے دسویں سوتر میں بحوالہ شرتی لکھا ہے کہ "جو برہمہ لوک میں جاتا سومن کر کے ہی سب کاموں کو دیکھتا ہے اور مانتا ہے۔ بدون کے شریر میں اندریہہ نہیں ہوتی۔ یہ بادرائن اچاریہ کا مت ہے (یعنی قلب مومن میں الوہیت کا لقا ہو جاتا ہے) برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

امرتسر ۹ر اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

چند روز میں نوکر نے چند نقص کام میں کئے۔ خواب میں شب گذشتہ اپنی بڑائی اور تعریف کرنے لگا۔ میں نے اوسکو اوس کے سب نقص جتلادئے اس سے میں اس دنیا کے خیالات کام لوک میں ہمراہ لیگیا۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

صغر سنی میں شادی ہائے دختر و پسر دونوں کرنی نامناسب ہیں۔ کہ جسم اور قد و قامت بڑھنے نہیں پاتا ہے۔ ہمیشہ دائم المریضی کی شکایت رہتی ہے۔ شادی دختر کو نہ کرنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ نابالغی کی عمر میں نابالغ دختر کو ہم بستری سے بچایا جائے۔ شادی کر دیجائے لیکن موکلاوہ کی جو رسم بنائی ہے اوسپر عمل کیا جائے۔ جب رجسلا ہو تب موکلاوہ دیا جائے۔ لڑکا دختر سے پانچ سال بڑا ہونا چاہیئے۔ ورنہ دو تین سال تو ضرور بڑا ہو۔ مرد موئے زنہار کے پیدا ہونے پر بالغ ہو جاتا ہے۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

وید خدائی (الہی) کلام ہے - اس کے رچوں سے جکڑے ہوئے عورت مرد دوام کے واسطے بعد موت بھی شوہر عورت ہو جاتے ہیں - اس لئے شادی بیوگان ناواجب - بیوہ کو صبر کر بیٹھنا اوچت ہے - اگر کوئی بیوہ نہ رہ سکے تو بجائے اسکے کہ جگہ بجگہ خراب ہو ایک اوس کے دل پسند شخص کے ساتھ چادر اندازی کرا دینی چاہئے - اس صورت میں اوس سے برت برتاؤ کا پرہیز نہ کرنا چاہئے - عام بدکاری کی صورت میں اوسکا مونہہ نہ دیکھنا چاہئے - ایسی عورت کے بطن کی آل اولاد ایسی ہی عورت کے بطن کی آل اولاد سے بیاہنے یوگ ہوگی - سوچی کی آل اولاد سوچی کے گھر لگے - ایسی کی ایسی کے گھر لگے - خلط ملط نہ کرنا چاہئے - چم چمیاراں متھے - برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

خوبصورت لڑکی کیواسطے خوبصورت صحیح القوٰی لڑکا تلاش کرنا چاہئے - ورنہ کسی ایک کے بدصورت ہونے میں آئندہ زندگی اُن کی فساد سے گذرے گی - اسپر ایک ہنسی کی مثال مشہور ہے - کہ بدصورت عورت نے خوبصورت شوہر سے کہا کہ تم مجکو دیکھتے ہو - صبر کرتے ہو - مَیں تمکو دیکھ کر شکر کرتی ہوں - پس مَیں اور تم دونوں بہشتی ہیں - کہ صابر شاکر دونوں بہشتی ہوتے ہیں - اس مثال کا کمال ادب کرتے ہوئے مَیں گذارش کرتا ہوں - کہ دل دونوں کا اس سمے (زمانہ) میں اس مثال پر عمل کر کر نہیں ملتا ہے - اور جوت پیزار ہوتا ہے - اگر ایک جیسے دُولہا دولہن ہوں تو خوب بن آتی

Marfat.com

ہے۔ بدصورت عورت بدصورت مرد کو ہی حوالہ کرنی چاہئے۔ رب ملائی
جوڑی اِک انہاتے اک کوہڑی۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

ہمیشہ اوہم حیثیت کے گھر شادی ہونی چاہئے۔ تاکہ لڑکی کو لڑکا والہ کی گھر
جاکر کچھ نئی اور عجیب بات نہ معلوم ہو۔ جیسا کہ پکہ گھر کھاتی پہرتی جائے
ویسا ہی سُسرال کے گھر دستور دیکھے تو تمام عمر اچھی گذریگی۔ کیونکہ عادت
طبیعت ثانی ہو جاتی ہے۔ انقلاب گھبراہٹ اور حیرانی کا موجب ہوتا ہے۔
شیخ سعدی کی منظوم حکایت مشہور ہے۔ جو مختصراً یہ ہے ؎

پیر مردی لطیف در بغداد ✣ دخترش را بکفش دوزی داد۔
مردکِ سنگدل چناں بگزید ✣ لبِ دختر کہ خوں از و بچکید

اس بات کو دیکھ کر دختر کا باپ داماد کے پاس رونیا کی ہوا:۔ ؎

اے فرومایہ ایں چہ دندان است ✣ لب دختر نہ آنکہ انبان است

نتیجہ شیخ صاحب فرماتے ہیں:۔

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ✣ نرود جز بوقت مرگ از دست

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مسئلہ مشہور ہے کہ اوّل خویش بعدہٗ درویش۔ اس مسئلہ کی ادب سے
تعظیم کر کر میری گذارش یہ ہے کہ اگر خویش نابکار ہو تو پھر رفاہ عام میں صرف
زر کر دینا اچھا ہے۔ کہ عندالناس نیک نامی وعنداللہ ثواب ہو۔ برکت عاجز

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

پہلے کسی آل اولاد خویش واقارب یگانہ وبیگانہ سے اگر سلوک کیا جاتا رہا ہو اور وہ کرت گہن (ناسپاس بیوفا) نکلیں تو پھر اُن سے سلوک کرنا بند کردینا چاہیئے۔ جنّی نہاتی اونا ای پُن۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

امیروں کو امیروں میں غریبوں کو غریبوں میں سکونت رکھنی چاہیئے۔ ورنہ امیروں کے وسائل خوش گذرانی دیکھ کر غربا جلینگے۔ اور طمع کے سبب غربا کی عورات کی پاکدامنی مخدوش ہو جائیگی۔ اور اُمراء کو چوری چکاری کا غربا سے اندیشہ ہوگا۔ غربا پر بعض اوقات نامناسب سختی اور جبر امراء کی طرف سے بھی ہو جائیگا۔ جو نامناسب برکت عاجز

امرتسر ۱۱ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

خواجہ حافظ بہت نکتہ ہائے رکھتے تھے۔ لیکن نکتہ فہم لوگ کم پاتے ہیں۔ یا نہیں پاتے ہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں۔ نکتہ ہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اہل ہنود نے بعض ستاروں کے نام کئی پورانوں کے افسانوں کی رو سے رکھے ہوئے ہیں۔ قطب جنوبی کا نام اگستہ مُن۔ قطب شمالی کا نام دھرو بھگت

Marfat.com

دوستاری جو مابین قطب شمالی اور بنات النعش (دُب اکبر) کے ہیں ایک کا نام اوتم برادر دہروبہگت اور دوسری کو دہروبہگت کا باپ کہتے ہیں۔ بنات النعش کو سپت رکھی کہتے ہیں۔ مشتری کو برہسپت اور زہرہ کو شکر مریخ کو منگل اور زحل کو سنیچر۔ عطارد کو بدھ۔ کہتے ہیں۔ چاند کو چندر منڈل اور سورج کو سورج منڈل کہتے ہیں۔ ایک چھوٹے سے ستارہ کو جو سپت رکھیوں میں ہی ارندھتی کہتے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت صدر

## نکتہ

جتنی معاش کی چادر ہو۔ اوسی قدر خرچ کے پاؤں پھیلائے تو دکھی نہوگا ورنہ قرضہ اوٹھائیگا۔ قرضہ بھی جوئے کا دوسرا بھائی ہی سمجھو۔ اسکے مارے ہوئے بھی ریوڑی کے پھیر سے سود کی زیر باری سے خاندانوں کے خاندان تباہ ہو گئے عموماً سوخ والے اور محبتی ہی قرضہ دیتے ہیں۔ اُن سے محبت ٹوٹ جاتی ہے۔ مقروض کی قرضہ لیکر وہ آنکھیں نہیں رہتیں۔ جو قرضہ لینے سے پہلے تھیں۔ راجہ یدھشٹر کا جواب راجہ بل کو اسبارہ میں مشہور ہی۔ کہ قرضہ انہیں آنکھوں سے ادا نہیں کرونگا۔ اب جن آنکھوں سے لیتا ہوں"۔ القرض مقراض المحبّت۔ جیتے ہووے پیار اوتہی نا دیئی اودھار۔ جو دیئے تا دیئی وسار۔ مشہور ضرب المثلیں ہیں۔ حضرت محمدؐ صاحب صلعم نے اپنی امت پر یہ بڑا ہی خاص اوپکار کیا ہے کہ سود کو حرام قرار دیدیا۔ ایسی اِس سے پہلے یا بعد میں کسی کو نہیں سُوجھی۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

ایک مکوڑہ کو سردی سے ٹھٹہرے ہوئے چلتے دیکہکر مولا کریم کی سخت گیری واضح ہوئی کہ جیووں کو بغیر پاداش عملوں کے نہیں چہوڑتے ہیں۔ ایسے کیڑے مکوڑے مچھر مکہی کی جونوں میں اون کے عملوں کے پہل اُن سے بہوگواتے ہیں بدعمل لوگ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ بدعملی کرکر بلا برداشت نتیجہ کے رہینگے ایسی حشرات الارض کی خراب زندگی کو دیکہہ کر عبرت پکڑیں ؎

از مکافاتِ عمل غافل مشو۔ + گندم از گندم بروید جو ز جو

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

پشو تو پشو ہیں ہی پر وہ انسان بھی جنکو پرمارتھ کا گیان نہیں پشو ہی ہیں۔

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

اس بات کا جان لینا ہی گیان ہے کہ سب جہان ظاہری روپ ایشور کا ہے۔ ادہشٹان ستیا ساکھشی بہوت ابہمانی پُرش ہونا ایشر بھگوان کا باطنی روپ ہے ؎

من و تو عارضِ ذاتِ وجودیم + مشبکہائے مشکوٰۃِ وجودیم

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

امرتسر مقام وقت ایضاً۔

## نکتہ

کاش کہ ایسی دُوربین ایجاد ہو جائے۔ کہ جس سے ہم ستاروں کی آبادی دیکھ سکیں۔ تاکہ اُن منڈلوں کی مخلوقات کی خوئے بوئے راہ و رسم طریق۔ مذاہب ہمکو معلوم ہو جائیں۔ اور اون حقائق سے ہم افاضہ حاصل کر سکیں اور اون اصطلاحات سے ایشور کے گناواد گائیں۔ مَیں پہلے بھی اوپر لکھ چکا ہوں۔ کہ دو چیزوں کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔ ایک دُوربین کو مکمل کر کر سیارات کی آبادیاں دیکھنی کی۔ دوم خلع بدی کے علم سیکھنے کی جس سے اپنی رُوح کو اپنی مرضی سے جسوقت چاہیں بدن سے علیحدہ کر سکیں۔ موت کے پنجۂ تصرّف سے حفاظت میں ہو جائیں۔ پس دُوربین کی ترقی میں کوشش بصرف زر و صناعی سے کرنی چاہئے۔ اور علم اویش جوگ حاصل کرنا چاہئے۔ تب دیکھو آنند۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً۔

## نکتہ

ایک ملک اور ایک بستی میں محبوس رہکر عجائبات عالم نہیں دیکھ سکتا ہے خیالات کا تبادلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ سیر ذریعۂ حصولِ کمالات ہے ؎

تا بدکان خانہ در گردی۔ ✤ ہرگز اے خام آدمی نشوی۔

اس لئے چھوت چھات ابنائے جنس انسانوں سے اوٹھا دینی چاہئے۔ سوائے گوشت خوری کے اور ایک دوسرے مذاہب کے بزرگان کو بُرا کہنے کے اور پرہیز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ سفر اور غیر ملک میں آرام خورد و نوش سونے بیٹھنے کا چھوت رکھنے اللہ تعصب مذہبی رکھنے سے

Marfat.com

نہیں مل سکتا ہے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ اتوار وقت ۸ بجے صبح

## نکتہ

پیاریو۔ بھائیو۔ سب سنسار ایشور اچھیا میں ہے۔ خواہ نخواہ کیوں چنتا کرتے ہو۔ مرضی آہی کے باہر کچھ نہیں ہوتا ہے۔ جس طرح گذرتی ہے۔ گذار لو۔ آخر فنا۔ آخر فنا۔ ہماری مرضی پوری ہونی۔ ناممکن مجبوری مجبوری بے بسی معذوری ؎ دنیا نے کس کا راہِ فنا میں دیا ہے ساتھ + تم بھی چلے چلو یونہی جب تک چلی چلی

برکت عاجز

امرتسر۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۴ بجے شام

## نکتہ

اناد کال سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ کہ دنیا میں آکر کوئی سدیو کال قائم نہیں رہا۔ کون رہا ہے۔ نہ راجا نہ رانا نہ غریب نہ امیر۔ سب کو کال بھگوان نے گراس کر لیا ہے۔ تو کیوں چنتا کرتا ہے۔ نہ کوئی کسی کا پتر فرزند ہے۔ نہ کوئی خویش اقارب ہے۔ نہ مات پتا ہے نہ بھائی۔ بہن ہے نہ دختر ہے۔ نہ یگانہ بیگانہ ہے۔ جب اپنا سمجھ کر غارقت میں سر پیٹتا چلاتا ہے۔ خواہ چوں کر خواہ پوں کر جس نے جل بسنا ہو چل ہی بسنا ہے۔ ایسی ہی اچھیا نارائن جی کی ہے۔ خاموش ؎ غیر کی چیز میں دبا رکھنی بڑی سمجھی تھی عقل ۔ چھین لی اوس نے تو تب جانا کہ ہم نادان تھے

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

نکتہ

جو چاہتا ہے مالک کرتا ہے جو کرے سو بھلا کر مانیئے۔ حکمت حکم چکائیئے رضا میں سر جھکائیئے۔ ؎

بحق تسلیم شو تا وارہی ازاں وآں سہل ✤ چو قطرہ محو دریا گشت دریا داند و کارش

؎ دیہوئی دلبر کی کردا۔ نکل میتوں ٹہاکر دوارہی وڑدا۔ جو چاہے سو کردا

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح۔ دوشنبہ

نکتہ

پرماتما اپنے دربار سی وے۔ کسی کا محتاج نہ کری۔ منکھ کو چاہیئے کہ کیول اُسی پرماتما کا آسرا بھروسہ رکھے۔ وہ ہی داتا ہے۔ اللہ غنی وکلنا فقراء لبابہ ؎ دہر جیوڑیا ایک ٹیک لاہ بیگانی آس ✤ دہر گ تہاں کا جیویا جنہاں پرائی آس۔ ؎

براں دارم اے داورِ کارساز ✤ کزیں با نیازاں شوم بے نیاز

برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

نکتہ

حصول علم اور دیگر ہنروں سے ایک "قابلیت" انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ جس طرح تمام عمر میں اعلےٰ کام علم و ہنر کے انسان کرتا رہتا ہے۔ گو ابتدائی مدارج حرف و نحو وغیرہ علم و ہنر کے باقاعدہ انسان کو یاد بھی نہیں رہتے۔ اسی طرح سے میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ قابلیت جسمی جمائی روح

Marfat.com

کے ساتھ اور جنم میں بھی چلی جاتی ہے جو باعث جلدی حصول علم و ہنر کا اُس جنم میں ہو جاتی ہے۔ جسکو آئندہ جنم کے ہم عصر ذہن کی رسائی بولتے ہیں۔ اور ایسے شخص کو ذہین اور زود فہم کہتے ہیں۔ ؎

چو شمع از پئے علم باید گداخت ✦ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

کپٹی کون ہوتا ہے جسکا ظاہری وطیرہ باطن کے خلاف ہو۔ کپٹی بگلا بھگت ہے ؎

او جل پنکھ ادہین گت ایک چرن دو دہیان ✦ میں جاناں کوئی سنت جن نری کپٹ کی کھان

ٹھگ لوگ اسی طرح کے موموں ٹھگنے ہوتے ہیں۔ ایسے اشخاص مسافروں کو ریل میں سرائے پڑاؤں میں منشی زہریلی اشیاء کھلا کر بہت لوٹتے ہیں۔ ان سے بچو۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً۔

## نکتہ

سب کاموں کو غفلت خراب کرتی ہے۔ خواہ دینی ہوں خواہ دنیوی ہوں۔ غفلت سے دُزد سرقہ کر کے لیجاتا ہے۔ سر مُنا کر جمعرات پوچھنی بے فائدہ ہے۔ لُٹوا کر تحقیقات کرانی فضول۔ اپنا گھر راکھئے تے چور کسی نہ رکھی ؎ رخت را دُزدی برد چوں پاسباں ہوشیار نیست۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

جو بُری کام سے بعد شرماتا ہے۔ نکروں۔ گوشوں میں چھپتا ہے۔ آنکھیں اونچی نہیں کرتا۔ سر جھکاتا ہے۔ وہ کانشنس (انتش کرن) آدمی کا عین ہے۔ جیسا کہ گیتا میں سری کرشن بھگوان نے فرمایا ہے کہ بناس پتی میں ہیں اور پھولوں میں سگندھ اور منکھوں میں راجا وغیرہ وغیرہ میں ہوں۔ اسی طرح عورتوں میں شرم حیا۔ عفت۔ مردوں میں سخاوت۔ شجاعت تہور وغیرہ عین انکا (آتما کا) ہیں برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

مشکل بوجھ تو آساں ✣ آساں بتغافل تو مشکل۔

برہم سوتر ویدانت شاستر بیاس دیو جیو کا جو میں نے پڑھنا شروع کیا تھا بلا ناغہ آج سماپت ہوا۔ پہلے یوگ شاستر پاتنجلی مُنی کا ختم کیا تھا ؎

ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد ✣ اگر خارے بود گلدستہ گردد

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

گورو نانک دیو مہاراج۔ ایشور۔ برہما۔ دیوی سے بالاتر خدا تعالےٰ کو سمجھتے اور اُسکی اوپاسنا کرتے تھے۔ جیسا کہ اون کے قول سے روشن ہے۔ دہو ہذا:۔ گاویں تُدہ نوں ایشور۔ برہما۔ دیوی ورسوہن سدا سوارے۔ برکت عاجز مقام وقت ایضاً۔

Marfat.com

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

تمام آسمان بہت دور ہماری گرد پھرتا معلوم ہوتا ہے لیکن پہیت رکھی اور دُب اصغر ہماری سر پر پھرتے ہیں۔ یہ پہیت رکھی جو دب اکبر کے تمام سی موسوم ہیں۔ اور دُب اصغر قطب شمالی کے ارد گرد ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہماری زمین کا مدار گردش انہی کے نیچے ہے۔ اور ہماری زمین سورج بھگوان کے گرد پھرتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سورج بھگوان بمعہ اپنے تمام نظام شمسی کے شکل الجائی کی طرف جسمیں دھرو بھگت (قطب شمالی) کا ستارہ ہے۔ جارہے ہیں۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

مُرغ صبح ہونے سے پہلے اور بیڑہ چنگ بھی اسی وقت اور سُرخ بھی صبح ہونے سے پہلے ہی بانگ دیتے۔ پٹاخیہ اور میٹھی بولیاں بولتے ہیں۔ اور کیڑیاں اور مکوڑی جہاں مٹھاس رکھی ہو اپنے سُوراخوں سی قوت بوپائی کے ذریعہ معلوم کرکے مشکل سے مشکل دشوار گذار جگہ پر جا پہونچتے ہیں اس سے واضح ہوا کہ پرماتما دیوتے ان جانوروں کے صبح صادق کے دریافت کرلینے اور مٹھاس پر پہنچ جانے کے قاعدہ خاص قسم کے علیحدہ ہی بنائے ہوئے ہیں۔ جو انسان کی دریافت کے قاعدہ سے نرالے ہیں اس لئے جیو جیو سے پرماتما دیو کا الگ الگ انتظام اور حساب ہے۔

برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً

Marfat.com

امرتسر - ۱۵ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

سادہ کارن اشعار جو پُر مغز اشعار کے ساتھ ہوتے ہیں - وہ مثل نوکروں کے امیروں کے ساتھ ہوتے ہیں - برکت عاجز

معتام وقت ایضاً

## نکتہ

عقل بڑی کہ بھینس - بڑی عقل والا - چھوٹی عمر کا - تھوڑی عقل والے بڑی عمر والے سے اچھا ہے - بزرگی بعقل است نہ بسال - برکت عاجز

امرتسر ۱۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ء - وقت ۶ بجہ صبح -

## نکتہ

بعض بزرگان کی تصانیف اور دساتیر وغیرہ بعض کتب آسمانی میں افلاک گردندہ کا ذکر کیا گیا ہے - جسکو دیکھکر افسوس ہوا کہ اس پارہ میں صحت کا لقار اون پر نہیں ہوا ہے - حکیم بطلیموس، ایسا عقیدہ رکھتا تھا اس کی کتاب تشریح الافلاک اسی مضمون پر ہے - کہ زمین کو ساکن مرکز آسمان کی گردش کا قرار دیتا ہے اور آسمانوں کو گردندہ بتلاتا ہے - پیاز کے چھلکوں کیطرح آسمانوں کو ہمدگر جڑا ہوا بتلاتا ہے اور سیاروں کو نیچے کے سات آسمانوں میں اور ثوابت کو اوپر کے آٹھویں آسمان میں جڑا ہوا بتلاتا ہے - ایک سادہ آسمان فلک اطلس سب سے اوپر بتلاتا ہے - آٹھوں نچلے آسمانوں کی حرکت مغرب سے مشرق کو اور نویں فلک اطلس کی گردش شرق سے غرب کو بیان کرتا ہے - تقاطع کے مقامات پر گرہوں کا ہونا بتلاتا ہے - ناویں آسمان کی گردش یوم بلیلہ ظاہر کرتا ہے -

Marfat.com

حکیم فیثا غورث اس کے خلاف آسمان کوئی نہیں مانتا۔ سیاروں ستاروں کو خلا د آکاش میں معلق اور گردندہ مانتا ہے۔ ہماری زمین کو بھی ایک ستارہ مانتا ہے۔ چاند کو ہماری زمین کے گرد پھرتا اور ہماری زمین کو بمعہ دیگر سیاروں وینس (شکر) مارس (منگل) وغیرہ کو سورج کے گرد گردش کرنا بتلاتا ہے۔ یہ پچھلا اعتقاد فیثا غورثی مشاہدہ دوربینوں کے مطابق درست پایا گیا ہے۔ برکت عاجز۔ مقام وقت ایضاً۔

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

سوامی صاحب میں گورو نانک دیو مہاراج جو سکھ مذہب کے اوّل گورو بانی مبانی ہیں۔ ایشور برہما دیوی چت گپت (کرامات الکاتبین) سدھوں ویدوں تیرتھوں کو مانتے ہیں۔ جپ جی صاحب آپکی بہت متبرک اور مقدس بانی (کلام) ہے۔ ویدوں کو اوس میں ہتھیار یعنی آلات اصلاح نفس ناطقہ کا بتلایا ہے۔ دیکھو یہ فقرہ جناب ممدوح کا "اہرن مت وید ہتھیار بہو کہلاں۔ اگنی تپاد بھانڈا گھڑنیے امرت تت ڈھال" ست (عقل) کو اہرن بتلایا ہے اور ویدوں کو ہتھوڑہ چھینی زنبور وغیرہ بھانڈا طیار کرنے کے آلات بتلایا ہے۔ (اور کسی کتاب آسمانی زبور توریت انجیل وغیرہ کا ذکر بطور ہتھیار کے نہیں فرمایا ہے) خوف خدا کو کھلان۔ تپ یعنی ریاضت کو اگنی بتلایا ہے۔ امرت کا بھانڈا یعنی زندگی جاوید کا بھانڈا [illegible] طیار ہو جانا فرمایا ہے۔ جیسا کہ خواجہ حافظ نے فرمایا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق + ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

سائیں باہو شاہ بھی فرماتے ہیں۔ بلھے شاہ اساں مرنا نہیں مر گیا کوئی

Marfat.com

ہور۔ پس جبکہ گورو نانک دیوجی مہاراج ویدوں کو مُصلح خصائل ذمیمہ اور گیان کا پرکاشک بتلاتے ہیں تو کیسا افسوس ہے کہ آجکل کے نوین سکھ وہ اتما ویدوں کی مرجادا قائم نہیں رکھتے۔ اوہ لنگھن کرتے ہیں۔ شادی جو بیدرچوں سے ہونی ضروری ہے اوسکی پرواہ نہیں کرتے۔ گرنتھ صاحب کو درمیان میں رکھ کر گرنتھ کے شبدوں سے بیاہ کردیتے ہیں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

قول حافظ علیہ الرحمۃ ذیل کا مطلب ہے

چگونہ طوف کنم در فضائے عالم قدس ✤ کہ در سراچۂ ترکیب تختہ بند تنم

کا مجکو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ چونکہ میں جو شدہ آتما نرنکار ہوں بطور اگنش بھاگ (جزو) کے متعلق جسم خاکی ہوکر جسم میں پھنسا ہوا ہوں۔ فضائے عالم قدس یعنی حالت اطلاقی واجب الوجود میں کس طرح طوف کروں۔ یعنی کس طرح آتما آزاد کے طور پر ہوجاؤں۔ برکت عاجز

مقام وقت ایضاً

## نکتہ

قول شاعر ؎ خوبروئی ہوگے بادفا ہووے ✤ مَیں نہ مانوں اگر خدا ہووے

میری تک بندی

لحم خور ہوکے بُت دیا ہووے ✤ مَیں نہ مانوں اگر خدا ہووے

مانس کھاکر کی من صفا ہووے ✤ مَیں نہ مانوں اگر خدا ہووے

برکت عاجز

Marfat.com

## نکتہ

عورت نافرمان۔ آپ ہودی بدزبان زندگی شوہر کا وبال ہوتی ہے۔ مانو شوہر اوسکا زندہ درجہنم ہے۔ اسکے سوا چارہ نہیں ہے کہ ایسی عورت سے دستکش ہو جائے۔ ایسا گرہست نرک ہے ؎

زنہار از قرینِ بدزنہار ✤ وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

## نکتہ

جس روز پورنماشی ہو۔ چاند طلوع اور آفتاب غروب بوقت شام ہو۔ چاند سے لیکر آفتاب تک خط استوا سمجھو۔ خط استوا کہکشان کو کاٹ جاتا ہے پروین اور دُبران کے ستاروں کے بیچ سے گذرتا ہے۔ آگے شعریٰ الشامیہ اور توام کے ستاروں کے درمیان ہوتا ہوا قلب الاسد ستارہ کے پاس سے گذرتا ہے۔ جو شخص چندر اتین آکاش میں دیکھتا رہے۔ خطِ استوا [illegible] برج کی شکلوں حمل ثور جوزا سرطان اسد وغیرہ سے ضرور واقف ہوتا ہے۔

## نکتہ

[illegible] کرکے دل کو لوٹا کر [illegible] چند روز تک خدا کی طرف لگائے۔ ایسا کرنے سے رفتہ رفتہ [illegible] کی [illegible] اسی انسان کے دل میں پڑ جائیگی خود بخود مقناطیس کا سا [illegible] عمل پیدا ہو جائیگا۔ خود بخود جو [illegible] کی [illegible] ہو جائیگا۔ [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible]

## نکتہ

آکاش میں اندھیرا ہے تاریک سیاہ معلوم ہوتا ہے۔ نیلا پن نہیں ہے
نیّر اعظم کی سفید روشنی اور سیاہ تاریکی آکاش کی ملکر نیلا پن بھاستا ہے۔ شعاعیں
دیگر نیّروں۔ چاند۔ شکر۔ برہسپت۔ شعریٰ الیمانیہ وغیرہ کی روشنی سے
آکاش سفید بھاستا ہے۔ بڑے نیّروں کے قریب مثل آفتاب کی نزدیکی
کے نیلا بھاستا ہوگا۔ اگر کوئی آکاش میں اڑنے کی طاقت حاصل کر سکے
تو بہت لطف دیکھے۔ کہیں اندھیرا۔ کہیں تھوڑی روشنی سفید۔ سرخ۔ سبز
وغیرہ اور کہیں بہت پرکاش اور آکاش کو نیلا دیکھیگا۔

امرتسر ۱۷ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

آدم درد کا ناش۔ آدمی کو چاہئے کہ سب سے پہلے پراتاکال وشا پانی
ہوکر اشنان کرلے اور پرشاد چھک لے۔ اوّل طعام بعدہٗ کلام پھر
تمام کارج دنیا کے کرے۔ تب بہت سکھی رہیگا۔ ورنہ ناوقت وشا پانی
اور اشنان کرنے سے اور بے وقت کھانے سے صحت خراب ہو جائیگی۔

## نکتہ

الٰہی آواز سب پسو پنچھیوں انسانوں کی ایک ہی ہے جو تدبی طور پر من
نکلتی ہے۔ زبان پر آکر جدا جدا قالب پہن لیتی ہے۔ پانی پینے کے لئے
سب چشمہ آب پر چلے جاتے ہیں۔ پیکر پانی پینے سے پہلے بعضے انسان حیوانی آواز
نکالتے ہیں۔ انسان کوئی ماء کہتا ہے۔ کوئی پانی کہتا ہے۔ کوئی آب کہتا ہے
کوئی واٹر کہتا ہے۔ جب کسی ایک انسان کی بولی دوسرا انسان نہیں سمجھتا
ہے۔ جیسا گونگا اشارہ سے ہاتھ مونہہ کے آگے رکھکر پانی کی خواہش بتلا دیتا

Marfat.com

ہے۔ اسی طرح مختلف بولیوں والی انسان ایسے اشارات سے الہی بولی خواہش پانی کا مطلب سمجھا دیتے ہیں۔ پیٹ پر ہاتھ رکھکر غریبانہ مونہہ بنا کر بھوکہ کو بتلا دیتے ہیں۔ دودھ کو اس اشارہ سے کہ جیسا کہ ہاتھوں سے دودھ دوہا جاتا ہے۔ دودھ کے حصول کی خواہش یعنی الہی بولی بتلا دیتے ہیں۔ بیقرار لوگ درد اور ٹیس کی صعوبت ہائے ہائے کرنے کی بغیر بے چینی کے طور پر بتلا دیتے ہیں۔ پسو بچھو بھی ایسے سول وغیرہ بے چینی سے بتلا دیتے ہیں جاڑے میں جانور پسو بچھو سکڑنے ٹھٹھرنے سے دلی خواہش الہی بولی بتلاتی ہیں۔ جو سب سمان ہے۔ کل انسانوں مختلف زبانوں والوں کا ہنسنا رونا ایک ہی آواز رکھتا ہے۔ پس قدرتی اور نیچرل آواز اور بولی سب انسانوں حیوانوں پسو بچھوؤں کی ایک ہی ہے۔ زبان پر آکر سرشٹی میں جدا جدا لباس پہنتی ہے پس اس بچار سے ہمنے اصلی کلام الہی کو دیکھ لیا۔ اسی بولی کو پرماتما دیو دیکھتے ہیں سے ماروں رانگریم و قال را + ہادروں را بنگریم دحال را

سن رہا ہے دوہا سے یہ نباموش کو۔ بہت سے الہی غریبوں اور حیوانوں دکھیا کی فریاد رسی کی بابت ہندو پورانوں اور اہل اسلام کی کتابوں میں مذکور ہیں۔ مثلاً ہندوؤں کی مثالیں۔ مرگ نار کی سہائتا پھندک سے پرہلاد بھگت کی رکھیا تھم چھوڑ کر ہرناکش سے نرسی بھگت کی ہنڈی کارنی دروپتی کو نگن ہونے سے بچانا دہودا سے گوچھر باندہ کر جاڑا سے بچانا۔ سدھنا کو گرم کڑاہ تیل سے بچانا۔ وغیرہ وغیرہ ہیں۔ مسلمانوں کی مثالیں خلیل پر آگ کا گلزار ہونا وغیرہ مولوی روم کا قصہ ؎ مرغکے بر شاخ بے برگ نشست + زیرا و صاحب کماں تیرے بدست وغیرہ وغیرہ ہیں۔ یہ سب مثالیں الہی بولی کے ذریعہ فریاد رسی کی ہیں جو تم کو بتلا دی گئیں +

Marfat.com

مقام امرتسر - وقت ۷ بجہ صبح - ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۳ء

## نکتہ

جو کلا دیکھنے میں آتی ہے وہ ضرور بگڑ جاتی ہے - قالب انسانی بھی کلا ہے ضرور بگڑ جائیگا - مگر ایک بات ہے کہ جس نے پرمارتھ سدہ کر لیا - خواہ اوسکی کلا جسمانی بگڑ بھی جائیگی - مگر اوسکے مقصد زندگی کے حاصل کر لینے سے وہ کلا بگڑنے کے نقصان سے بچگیا +

نکتہ - شری مہاراج رامچندر جی کے ایشور کے اوتار ہونے کے متعلق تین بڑے دلائل میرے پاس یہ ہیں :- ۱- آنحضور باپ کے بڑے مطیع اور کمال نیک چلن ہوئے ہیں - ۲- اوس زمانہ میں وہ ایسے شہ زور تھے - کہ کوئی اور ایسا نہ تھا - اور اونکا نشانہ تیر کبھی خطا نہیں جاتا تھا - ۳- کتاب جوگ واسشٹ کی بنیاد اُنہوں نے ڈالی - گیان کا ساگر دنیا میں بہا کر بہوم لوک کے نواسیوں کو کرتارتھ فرما دیا - اگر وہ اپنے آپ کو بعمر سولہ ۱۶ سالگی دنیا سے اوجاٹ ہونا ظاہر نہ فرما کر بیراگ پرکرن اپنا مکھ واک نہ فرماتے - جو پرکرن خود ہی ایک بے نظیر امولک رتن ہے - تو اگلے پانچوں پرکرن شری مہاراج واسشٹ جیو نہ فرماتے اور تمام دنیا میں بعد موجودگی اس کتاب کے گیان کا سورج نمودار نہ ہوتا - اور اگیان کے اندھیرے میں تمام مخلوق ڈوب مرتی +

## نکتہ

اشنان کرنے اور پینے کی غرض سے قدرت نے اپنا قانون واضح فرما دیا ہوا ہے - گرمیوں میں کنوؤں کا پانی ٹھنڈا اور سردیوں میں کوسا (نیم گرم) ہوتا ہے - قانون قدرت یہ سکھلاتا ہے کہ تازہ پانی ہر موسم میں پیو - اور اسی سے اشنان کرو - جو کوئی قانون قدرت پر عمل کریگا - اوس کی

Marfat.com

صحت کبھی نہ بگڑیگی ؛

امرتسر ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۳ء - اتوار - وقت ۸ بجہ صبح

## نکتہ

گورو تیغ بہادر صاحب ناواں گرو سکھوں کا رام کا بھگت تہا - اونکی بانی میں رام جیو کا بہت ذکر ہے - مثلاً "سب کا داتا رام ہے - دوسر ناہیں کوئے" اور "جن نانک جگ جانو متہیا رہو رام شرنائی" اگر معترض کہے کہ رام کے معنے رمی ہوئے کے ہیں - جو ایشر سے مراد ہے - کہ ہر ایک میں رما ہوا ہے - شری مہاراج رام چندر جیو دشرت مہاراج کے کمار سے مراد نہیں ہے - تو اسکے جواب میں دیکہو گورو مہاراج موصوف کا صاف قول کہ "گہو نانک اس بپت میں ایک ٹیک رگناتھ - شری مہاراج رام چندر راگہو بنش میں تھے - اسی لئے آنحضور کا نام رگناتہہ اور رگہبیر مشہور ہے - اس قول سے تو صاف ثابت ہوگیا - کہ گورو تیغ بہادر مہاراج شری مہاراج رامچندر جیو کے ہی اپاسک تھے - جو دشرت مہاراج کے ٹیکا (پسر اکبر) تھے جنکو تمام سناتن دہرمی اہل ہنود خدا تعالیٰ (وشنو بہگوان) کا اوتار مانتے ہیں - اور یہ غلامانِ غلام انہیں حضور کا خاص اوپاسک ہے - پس سکھ بہائیوں کو اوتاروں میں شردہا رکھنی چاہئے ؛

## نکتہ

سنساری جیو ایشور کے کلپت ہیں - یعنی ایشور کے سنکلپ کے رچے ہوئے ہیں - پرکرتی جسکو ہیولائے عناصر کہتے ہیں - ایشور کا سبہاو ہے خواہ سنکلپ ہو - ٹھیک سپنے کی سرشٹ کی طرح یہ جیو ہیں - جیسے اپنا شریر اور اپنی سپن سرشٹ والے دیگر جیووں کے شریر سپنے والا شخص سپنے میں رچ لیتا ہے

اور اون سب سے آپ ہی تعلق جیو آتما ہونے کا پکڑ کر اونکی کریا کرتا ہے۔ خود بولتا ہے۔ چلتا پھرتا ہے۔ اور اور جیو بھی اوسکی پیدا سرشٹ کے چلتے پھرتے اور دیگر کام کاج کرتے ہیں متکلم بن کر اپنی کلام سپن والا شخص سناتا ہے۔ مخاطب بنکر خود جواب سناتا ہے۔ وہ متکلم پھر وہ جواب سنتا ہے۔ اسی طرح رد و کدح ہوتی رہتی ہے۔ اسی طرح دنیا کے سب جیووں میں جو ایشور کے کلپت ہیں خود ایشور پرماتما کہیں متکلم کہیں مخاطب سامع بنے ہوئے ہیں غرضیکہ سب سرشٹی کا ادھشٹان پرماتما دیو ہیں۔ جیسے سوپن سرشٹی کا ادھشٹان سوپنے والا جیو ہوتا ہے۔ جیو میں وہی سبھاو ہیں جو ایشور میں ہیں۔ کیونکہ جیو ایشور انش ہے جیسے سوپن سرشٹ ہی نہیں انہوتی بھاستی ہے ویسے ہی یہ سرشٹ جسمیں ہم تم ہیں ہے نہیں انہوتی بھاستی ہے +

## نکتہ

ہم اس طرح کا بہشت دوزخ نہیں مانتے جس طرح کہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جسد عنصری چھوڑنے کے بعد مطابق اعمال کے بہشت و دوزخ میں جیو جاتے ہیں۔ ہم نے پہلے نکات میں انتظام عالم کو قائم رکھنے کی غرض سے بہشت دوزخ کو روچک بھیانک دو اک بیان کیا ہے۔ ہم نے کہا ہوا ہے کہ ہم پرتکھش دادی ہیں۔ کسی فرضی چیز کو نہیں مانتے۔ اسی لئے ایسے بہشت دوزخ کو نہیں مانتے جیسا کہ عالم غیب میں بہشت دوزخ کا ہونا لوگ مانتے ہیں۔ ہم اسی دنیا میں بہشت و دوزخ مانتے ہیں۔ جنم کا ہونا اور لوگ بہشت و دوزخ بھگتنے کے بعد مانتے ہیں۔ ہم جنم ہونے کے بعد بہشت و دوزخ کا ہونا مانتے ہیں جو پرتکھش ہے۔ اوستھا کے حصوں بالکپن جوانی۔ بڑھاپے میں بہشت اور دوزخ انسان حیوان بھوگتے رہتے ہیں۔ جو بیان کیا جاتا ہے کہ سانپ۔

Marfat.com

اٹھوئیں۔ زنبور وغیرہ جانور پاپیوں کو کاٹتے ہیں۔ سو جنکو اس دنیا
میں کاٹتے ہیں سمجھو کہ وہی اس سزا کے مستوجب ہیں۔ چوہڑے گوہ کی ٹوکری
اوٹھاتے ہیں۔ میلہ موہریاں صاف کرتے ہیں۔ یہ اسی سزا کے مستوجب ہیں
جو قید ہوتے ہیں۔ بیڑیاں ہتکڑیاں آہنی اونکو پڑتی ہیں۔ یہ اوسی دوزخ
کے زنجیروں کے جکڑے ہوئے ہونے کی مثال ہیں۔ جنکو دوزخ والے مانتے
ہیں سخت رنج سے جلتا کڑاہی میں تلے جانے اور گرم تھموں (ستونوں)
کے ساتھ باندھے جانے کی مثال ہیں۔ بعض پاپیوں کا گوشت جو کیڑے مکوڑے
جانور کھاتے ہیں۔ ملیریا اور طاعون کے جرموں سے مراد ہے۔ بعض پشتارہ
بوجھاں اوٹھاتے محنت سے عرق عرق ہو جاتے ہیں۔ دھوپ جاڑا میں کام
کرتے ہیں۔ باسی ناقص غذا کھاتے ہیں صعوبت اوٹھاتے ہیں۔ بعض جیو
جانوروں کے جسم میں مُردار جانوروں کے ترکتے ہوئے سڑے گلے کرم چلے
ہوئے مانس کھاتے ہیں۔ بعض پرانا بھی کھا جاتے ہیں۔ یہ دوزخ کی مثالیں
ہیں۔ اس کے معکوس اچھی غذا کھانے والوں اچھے لباس پہننے
والوں۔ تندرستوں۔ مخمل کے گدیلوں۔ قالینوں۔ نواری سوتی پلنگوں۔
گاؤ تکیوں پر آرام کرنے والوں۔ گاڑیوں پر سواری کرنے والوں۔ باغ
باغیچہ گلزاروں میں نواس کرنے والوں۔ خوبصورت عورات کے وصل
حاصل کرنے والوں کو بہشتی سمجھو۔ ایسی عورات ہی اچھرا حور و غلمان سے
مراد ہیں۔ ایسے مکان مذکورہ ہی باغ ارم ہیں۔ پہلا ان دونوں [illegible]
ہوئے۔ اچھے کرموں کے کرنے والوں اور [illegible]
کے کرنیوالوں کی اگلے دور میں سیر معکوس ہوتی ہے۔ اسی کی جانب المثل مشہور
ہے۔ کہ نرکوں راج۔ راجوں نرک۔ برکت ماجد

Marfat.com

امرتسر ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء - سوموار وقت ۸ بجے صبح

## نکتہ

انسان کو صوفیاء عالم صغیر نمونۂ عالم کبیر کہتی ہیں۔ پسینہ اور آنسوؤں کو بارش۔ ہنسنے کو بجلی۔ ہڈیوں کو پہاڑ۔ رگوں کو دریا۔ بالوں کو درخت اور گھاس۔ آنکھوں کو چاند سورج۔ تنفس کو ہوا۔ جسم کو زمین وغیرہ وغیرہ کہتی ہیں۔ یعنی انسان چھوٹا دیاٹ ہے۔ عالم بڑا دیاٹ ہے۔ برکت عاجز

**نکتہ**۔ گوشت خور قومیں مرغی۔ انڈا۔ بٹیرا۔ مچھی۔ بکری بھیڑ وغیرہ سب کھاتی ہیں لیکن سبزی دال خوروں سے زیادہ زندگی نہیں پاتیں۔ نہ زیادہ تندرست رہتی ہیں۔ جب یہ فائدے گوشت خوری سے اونکو نہیں ہیں۔ تو پھر جانور آزاری کیوں کرتے ہیں ؎

حیف دنیا کے لئے اسکندر و دارا مارا ✤ آپ کے روز جیا جس لئے دارا مارا

## نکتہ

یہ پہلے زمانہ میں بھی ہتھ ناٹک یا ہتھ کھنڈا ہوا کرتا تھا۔ وہ زمانہ بھی بُری جلن سے خالی نہیں تھا۔ فارس میں ہتھ کھنڈا ہتھ ناٹک کو دست بازی کہتے ہیں چنانچہ حضرت نظامی گنجوی فرماتے ہیں ؎

چو نام تو ام جاں نوازی کنند ✤ بمن دیو کے دست بازی کنند

وہ آپر اور تریتا چگ کے زمانہ تک گنہ گاریوں اور بدرویہ پن کا پتہ ملتا ہے۔ وہ اُپریں اوگرسین کی استری سے ایک جنگلی بدجلن ۔۔۔ جبراً مونہہ کالا کیا۔ ترکبس پیدا ہوا۔ پراسر نے ملاح کی بیٹی سے ہم بستری کی بیاس پیدا ہوئے۔ تریتا میں اندر نی اہلیا گوتم کی استری کو زنا کیا وغیرہ وغیرہ ست یگ خالد گنہ سے خالی بچا ہو۔

Marfat.com

امرتسر ۱۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۸ بجے صبح

## نکتہ

سب کوٹھڑیوں میں ایک ہی پرکاش ہے - ایک ہی سٹیم سے سب کلا جہان کی چل رہی ہے - سب کپڑوں میں ایک ہی روئی ہے -

نکتہ - بھگتی اور ریاضت سے صفائی باطن خود بخود ہو جاتی ہے - کیونکہ بھگتی کے پریم سے - تعلقات دنیاوی سے - من ہٹ جاتا ہے - یکسوئی قلب طرف مبادی عالیہ کے ہو جاتی ہے - آج صبح مناجاتیں سعدی - نظامی - جامی - گورونانک دیو وغیرہم اصحاب کی - آنکھیں موند کر بوقت ۴ بجے صبح ایک دل ہو کر پڑھ رہا تھا یکایک دیکھا کہ میرے پہلوئی چپ کے موقعہ سے جسم سے مجھکو اوٹھایا گیا - ایسی پاکیزہ اور سرور بخش حالت کچھ سکنڈ رہی کہ پھر کام لوک نظر آگیا - پہلے ایک مسلمان شریف آدمی نظر پڑا جسکی ابھی داڑھی اور موچھیں سیاہ تھیں - پھر ایک پادری صاحب یورپین نظر پڑے - جنکی داڑھی لمبی کرڑ بڑی تھی - پھر ایک عرب یا مصر کی عورت جسکا کل پیراہن شلوار تک سفید تھا نظر پڑی - اور پھر بھگوتی جیو سابق خوش لباس زرد رنگ کے گورنمنٹ کی سُتھن اور اوپر کے لباس کے بھی اچھے کپڑے - فتوحی - کرتہ - چُنی سے لبس ایک بہت عمدہ مکان کے صحن میں خراماں نظر پڑیں - اوسوقت راقم کے دل کی حالت کمال صفائی کی تھی - زنگ تعلقات دنیاوی سے صاف تھی - اوسوقت مجکو اقوال ذیل خواجہ حافظ علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگان کے، جو معلوم تھے - اور حسب ذیل ہیں - درست مطابق واقعہ صحیح معلوم ہوئے - جو حسب ذیل ہیں

دوش وقت صبح ازغصہ نجاتم دادند + کاندراں ظلمت شبہا آب باتم دادند

Marfat.com

دوش دیدم کہ ملائک درمیخانہ زدند ✤ گلِ آدم بسرشتند و بہ پیمانہ زدند
خانہ خالی کن دلا تا منزلِ جاناں شود ✤ ایں ہوسناکاں دل و جاں جائے دیگر میکنند
زسوائے جہاں بگذر اگر سوائی ماداری ✤ ہوائے خویشتن بگذار گر ما را ہوا داری
تواز دکانِ دل اکنوں متاعِ غیر بروں کن ✤ کہ آید خود خریداری کہ چوں دل ہا صفا داری

جب آئینۂ دل صاف ہوتا ہے تو کام لوک وغیرہ مبادی عالیہ خود بخود معکوس ہو جاتے ہیں۔ معکوس تو وہ ہمیشہ ہی ہوتے رہتے ہیں لیکن اونکی کیفیتیں بوجہ زنگ آلود ہونے آئینہ دل کے تعلقات مابغیر ما سوا اللہ کے معلوم نہیں ہوتیں

ہر چہ ہست از قامتِ ناسازیٔ اندام ماست ✤ ورنہ تشریفِ تو بر بالائے کس کوتاہ نیست

جامی۔ آمد سحر آں دلبر خونیں جگراں ✤ گفتارِ تو بر خاطرِ من بارِ گراں
شرمت باد اکہ من بسوئت نگراں ✤ باشم تو نہی چشم بسوئے دگراں
من بتو مشغول و تو با عمرو و زید

بھیکہا بہو کہا کوئی نہیں سب کی گٹھری لال ✤ گرہ کھول دیکھیں نہیں ایت بدہ ہیں کنگال۔ صاحب داکی پاؤنا۔ ابدہر دل پٹنا۔ ادوہر لاؤنا۔

## تحقیق

ویراٹ روپ عالم مثل سمندر کے ہے۔ آکاش جسکا پہلا بڑا ظہور ہے اسی میں سب مخلوق مثل حباب اور لہروں کے اوتپت ہو کر لین ہو جاتی ہے۔ اوسی کا جسم و جان مثل بلبلے کے اسی میں اوتپت ہو کر کچھ عرصہ نمودار ہو کر جب دم نکل جاتے ہیں۔ اسی میں سما جاتا ہے۔ ماٹی میں ماٹی رلی اور پون میں پون یعنی تنفس وغیرہ ملجاتے ہیں۔ آکاش میں آکاش اور آتما میں آتما رل جاتی ہیں۔ بہ ظاہر ایک دم نکلتا ہی معلوم ہوتا ہے ؎ دنیا سے عدم تک نفسِ چند ہے راہ ✤ دنیا سے گذرنا سفر ایسا ہے کہاں کا۔ برکت عاجز

Marfat.com

امرتسر - ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء - وقت ۷ بجے صبح

## نکتہ

جیسے غلہ قیام جسم انسانی کے لئے ضروری ہے ویسی ہی روٹی یا محتاج ضروری سے ہی جاڑے سے بچاتی ہے سردی ہٹاتی ہے۔ کہنہ مچھر کے نیشوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ سرہانہ رضائی تولائی بن کر خواب استراحت کی مددگار ہے۔ آب وہوا کی عمدگی بھی صحت انسانی کیلئے لازمی ہے۔ آب وہوا کی تازگی کی خوبیاں طب کی کتابوں میں بھری پڑی ہیں۔ لیکن ایک عارف کامل کے کلام سے بھی اسکی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔ خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بدہ ساقی مئے باقی کہ در جنت نخواہی یافت ✤ کنار آب رکناباد و گلگشت مصلے را۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کنار آب و گلگشت خوش گوار مقامات صحت آب و ہوا کے ہیں۔ اس سے ضروری ست سنگ گیان ہے کہ روحانی غذا ہے۔ اس غذا سے سیر ہو کر انسان تخت شاہی کی پرواہ نہیں رکھتا ہے اور امارت کی گدی کو لات مارتا ہے۔ عالم کو بے ثبات اور اپنی ہستی کی ادھشٹان ستیا پرماتما دیو کو دیکھتا ہے۔ تب فرماتا ہے۔ ؎

گدائے کوئے تو ام لیک وقت مستی بیں ✤ کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

جہان فانی و باقی قدری شاہد و ساقی ✤ کہ سلطانی عالم را طفیل عشق می بینم

ملک آزادگی و کنج قناعت گنجیست ✤ کہ بہ شمشیر میسر نشود سلطان را

اشلوک - یدوا رکیا رامرت پائینا پرت پدم ستینگ سدا سیا یدا کیا وارتہ وچارنا رود بہمتا سورگوپی کا راگرہنگ یدیا نی بکھیدام۔ پورن من شانت تپھنگ جگت تول وت۔ تسمئی شری گوروے دا شٹ منے نتینگ نمس کورمہی۔ قول برکت ہا خیر ایں شلوک تسمئی شری گوروی

Marfat.com

شری بالمیک منے نتینگ نمس کورہی۔ برکت عاجز

## نکتہ

دنیا کے تمام دکھوں۔کلیشوں۔تھکاوٹوں سے نجات اور آرام دینے والی جیسی مائی نیند صاحبہ ہیں۔ کوئی اور اسباب آرام و آسائش نہیں ہیں جب یہ ماتا اپنی آغوش میں انسان حیوان کو لیتی ہے۔ تو سب کلیش دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں آنند کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ نیند ماتا کی بڑی بہن مائی صاحبہ موت جسوقت اپنی بغل میں انسان حیوان کو سلا لیتی ہے۔ تو تمام بیماریوں مختلف طاعون ہیضہ۔ تپ۔ استسقا۔ کا رینکر سب کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور ضعیفی کے عذاب سے نجات پا جاتا ہے۔ یہ ماتا ایسی محسن مہربان دستگیر بیکساں ہے کہ کسی عذاب لئیم کو اسکے مقابلہ کی تاب نہیں۔ سب بے چینی۔ بے تابی۔ غم و فکر کے اور مفلسی تنگدستی کے جھمیلے اسکی گود میں لیٹ جانے سے تمام ہو جاتی ہیں۔ یہ ماتا جیو تو ایسا دائمی سکھ آرام دیتی ہے۔ برعکس انسان ہمیشہ اسکا شاکی اور گلہ گذاری رہتا ہے۔ کہ کچہ بچہ تک نہیں چھوڑتیں۔ سخت سنگدل ظالم اور سفاک ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## نکتہ

معرفت کی کتابوں کا مطالعہ بہ نسبت آدمیوں کے صحبت سنگ کے بہتر ہے۔ کیونکہ آدمی صحبت سنگی کی وقت بقول ؎

گہے برطارم اعلیٰ نشینیم ✤ گہے برپشت پائی خود نہ بینیم

کشیدہ خاطر ہی ہو جاتا ہے۔ لیکن کتاب اس نقص سے معرا ہے۔ ؎

ہم نشینی بہ از کتاب مخواہ ✤ کہ انیست بود گاہ و بیگاہ

Marfat.com

## نکتہ

کیا مبارک قول ہے اور کیا فرخندہ گوئر۔ یعنی حول دریافت حالات دلی واندرونی انسانوں حیوانوں کا یہ چھوٹا سا فقرہ ہے "رنگش ببیں حالش مپرس" حسب مضمون اس فقرہ کے جب ہم کسی سادھو مہاتما یا اور کسی شخص کو موڑے پر بستر اور تونبا وغیرہ اشیا لٹکائے دیکھتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص آرام کرنے کی پرواہ رکھتا ہے۔ غصہ والا کا موٹہہ لال دیکھکر ہم کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اسکا اندر اُبلا ہوا ہے۔ برقرار نہیں ہے خندہ زن کو دیکھکر اندرونی مسرت خندہ زن کی پڑی ظاہر ہوتی ہے۔ جب چکلہ کو جاتے کسی پُرش کو دیکھتے ہیں تو اوس کی کام چیشٹا واضح ہو جاتی ہے۔ شراب خانہ چنڈو خانہ کو جاتے دیکھکر نشہ کا شوقین ہونا انسان کا پایا جاتا ہے جب تندور کر جاتا ہے تو اوسکا بھوکا ہونا اور چاہ کو جاتے دیکھکر اوسکا پیاسا ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ جب چہرہ مرجھایا ہوا دیکھتے ہیں تو غم واندوہ کا ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ پنڈت صاحب مولوی صاحب کے مکان کو جاتے دیکھ کر علم دوستی کا یقین ہو جاتا ہے۔ عارفوں کے چرنار بندمیں جھکتے دیکھکر رکھش اور نجات کا خواہشمند پایا جاتا ہے۔ پس یہ فقرہ کیسا درست یوگ وِدیا ضمیر شناسی کا سار ہے۔ کہ ظاہری حالت انسانی حیوانی کو غور سے تاڑنے سے سب اندرونی راز اور حالات اون کے معلوم ہو جاتے ہیں۔ اون سے دریافت کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

امرت سر۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۱۳ء وقت ۷ بجہ صبح

## نکتہ

کوئی مرگ کو کوئی قضا کو۔ کوئی جراح کو۔ کوئی عزرائیل کو۔ کوئی کسی

Marfat.com

بیماری صعب کو۔ کوئی کسی فساد بدن کو۔ کوئی بے ثباتی عالم کو بدنام کرتی ہیں۔ کسی کا کیا مقدور کہ کسی کو مار ڈالی۔ رُوح کو تن سے جدا کردے۔ سب کرتا ہرتا مالک جہان وجہانیان خداوند تعالیٰ ہی ہیں۔ جو پیدا کرتے۔ اور مار ڈالتے ہیں۔ اسپر بعض بزرگوں نے رائے زنی بہی کی ہے۔ مولوی نظامی فرماتی ہیں ؎ پدید آورِ خلق و عالم توئی + تو میرانی و زندہ کن ہم توئی۔

سعدی فرماتے ہیں ؎

مکن تکیہ بر ملکِ دنیا و پشت + کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کشت

بہگت کبیر جیو فرماتے ہیں "جیاں مار جوائے سوئی اور نہ کوئی رکھے" ایک اور بزرگ فرماتا ہے "لین آیا آپ ناں دہرایا تاپ" پس خدا تعالیٰ ہی مارتے جوالتی ہیں۔ موت بیچاری ناحق بدنام ہے۔ موت۔ جمراج عزرائیل کا کیا مقدور ہے کہ ماریں۔ جور نہ جیون۔ مرن نہ جور۔

## نکتہ

جو فضل وکمال ودیا اعلیٰ تعلیم ہم حاصل کرتے ہیں اوسکا سوکہشم سنسکار (اسٹریکٹ) ہماری آتما میں جمع ہوتا جاتا ہے۔ خواہ یوں کہو کہ سارا کا سارا۔ جو بہاری بہاری جلدوں کتابوں میں بہرا ہوتا ہے۔ وہ مثل اوس گھاس کے انبار کے کہ جسکو دبا کر اینٹ بنا دیتے ہیں۔ آتمک خزانہ میں بھرا جاتا ہے یا جیسے ایک بڑی بستار والے سونے کے زیور کی ڈہال کر رینی کردی جاتی ہے۔ یہ فضل وکمال صورت پکڑ کر ہماری آتما میں منجمد ہو جاتے ہیں۔ زندگی میں بہی امتحان کے وقت امتحان دہندہ اونکو اُگلچہ دیتا ہے۔ اور ایک دفعہ سیکہہ کر چہاپہ یا فوٹو کی طرح بار بار اون مضامین کو اپنے اندر سے نکالتا رہتا ہے۔ اسیطرح سے جو بچہ ذہین ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ

Marfat.com

اون کی آتما جنم جنمانتروں کے کسب کمال اور حصول ودّیا پربل سے پشٹ ہوئی ہوئی ہوتی ہے۔ جو دودھ کی طرح جاگ لگتے ہی دہی (حجرات) بن جاتا ہے۔ اسمیں مجھکو ذرا شبہ نہیں میں خود ایسا ہی ہوں۔ ورنہ اس دنیا میں جس قدر تعلیم میں نے پائی ہے۔ اوسکو میں خوب جانتا ہوں من آنم کہ من دانم۔

## نکتہ

مقصد اعلےٰ اور فرض مقدم زندگی انسانی کا یہ ہی کہ فیض صحبت عارفاں ومطالعہ کتب معرفت سے اپنی آتما کو پشٹ کرے۔ یہ صحبت عارفاں و کتب معرفت روحانی غذا ہے۔ جیسا کہ پہلوان اپنے جسم کو برہم چرج اور ورزش سے پشٹ کرتا ہی۔ اسی طرح عجائبات قدرت کا نظارہ انسان کیا کرے کہ جس سے ثبوت ہستی خدا تعالیٰ کا ملتا ہے اور اوسکی قدرت کاملہ کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ دولت معرفت لازوال ہے۔ جو ہمیشہ آتما کی ہستی میں مستقر ہو جاتی ہے۔ اور دولتیں انسان کی زندگی تک ہی مفید ہوتی ہیں۔ اور ساتھ دیتی ہیں۔ سعدی ؎ تونگری بمال است نزد اہل کمال ÷ کہ مال تا لب گور است و بعد ازاں اعمال۔

قوی

**نکتہ**۔ لاٹھی ہر وقت آدمی کو چلتے پھرتے اوٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ کہ بڑا ممد و معاون ساتھی ہی۔ مانو دوسرا آدمی ہے۔ سہارا ہے۔ اور دفعیہ مضر دشمنوں کا آلہ ہے۔

## نکتہ

لمبا سفر تنہا نہ کرنا چاہئے ایسے سفر میں جیوڑی۔ گڑوی۔ گلاس۔ چھوٹی تھالی۔ بسترہ اوڑھنا۔ ایک دوائی ہاضم ایک قابض ایک مسہل ایک حرارت غریزی کو قائم رکھنے والی۔ خصوصاً ہینگ جوائن سیاہ مرچ

Marfat.com